

تَظْهِيمُ الْمَدَارِسِ
اهل سنت
پاکستان

کے نصاب کے مطابق

جلد اول

انتخاب احادیث

مُتَّحَم

علامہ ابوالتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

صحیح مسلم
شریف

صحیح بخاری
شریف

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پروگریسو بکس

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

انتخابِ احادیث

منتخب

علامہ ابوالتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد اول

جميع حقوق الطبع محفوظة للناشر
جميع حقوق بنی ناسر محفوظ ہیں



جنوری 2017ء

بار اول

آصف صدیق، پرنٹرز

پرنٹرز

النافع گرافکس

سرورق

1100/-

تعداد

چوہدری غلام رسول - میاں جواد رسول

ناشر

میاں شہزاد رسول

قیمت دو جلدیں = 1500/- روپے

ملنے کے پتے

ملٹ پبلی کیشنز

۱۲۔ منج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-8836776

ملٹ پبلی کیشنز

فیصل مسجد اسلام آباد 051-2254111 Ph:

E-mail: millat_publication@yahoo.com

شوروم ملٹ پبلی کیشنز دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیوار دو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

یوسف مارکیٹ - غزنی سٹریٹ
آرمو بازار - لاہور

فون 042-37124354 فکس 042-37352795

پروگریسو بکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فہرست

صفحہ	عنوانات
25	✽ عرض ناشر
27	✽ ابتدائیہ
	صحیح البخاری
	تعارف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
29	✽ نام اور ولادت
29	✽ حسب و نسب
30	✽ امام بخاری کی بے نظیر ثقاہت
30	✽ وجہ تالیف الجامع الصحیح البخاری
31	✽ طریقہ تالیف الجامع الصحیح البخاری
32	✽ اساتذہ
32	✽ وفات
	وحی کا بیان
33	1 - نبی ﷺ پر نزول وحی کی ابتداء کیسے ہوئی؟
	ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب
45	1 - ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب
46	2 - تھوڑی چیز ہبہ کرنا
46	3 - جو شخص اپنے ساتھیوں کو ہبہ کرنے کے لیے کہے

صفحہ	عنوانات
48	4- جو شخص پانی مانگے
49	5- شکار کا ہدیہ قبول کرنا
50	6- ہدیہ قبول کرنا
52	7- جب کوئی اپنے کسی دوست کو ہدیہ بھیجے اور بطور خاص اس کی کسی خاص بیوی کے ہاں بھیجے
55	8- کون سا تحفہ لوٹا یا نہیں جاسکتا
56	9- جن کے نزدیک غیر موجود ہبہ بھی جائز ہے
56	10- ہبہ کا بدلہ لینا
	11- اولاد کو ہبہ کرنا جب کوئی اپنی ایک اولاد کو کوئی چیز دے تو یہ جائز نہیں ہے جب تک تمام اولاد کے درمیان مساوات نہ کرے اور دوسروں کو بھی اس کی مثل کوئی چیز نہ دے اور اس پر گواہ بنانے کی حاجت نہیں ہے
57	12- ہبہ کرنے میں گواہ بنانا
57	13- خاوند کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے خاوند کو ہبہ کرنا
58	14- عورت کا اپنے خاوند کی بجائے کسی اور کو ہبہ کرنا، یا کسی غلام کو آزاد کرنا جبکہ اس کا خاوند موجود ہو، اور وہ عورت بیوقوف نہ ہو، اگر وہ عورت نا سمجھ ہو تو یہ جائز نہیں ہوگا
60	15- تحفہ دینے میں ابتداء کس سے کیا جائے
61	16- جو شخص کسی سبب ہدیہ قبول نہ کرے
62	17- جب کوئی شخص کچھ ہبہ کرے یا کوئی کچھ دینے کا وعدہ کرے اور پھر اس سے پہلے ہی فوت ہو جائے
63	18- غلام یا سامان کا قبضہ کیسے ہو؟
64	19- جب کوئی ہبہ کرے اور دوسرا اسے قبضے میں لے اور یہ نہ کہے: میں نے قبول کیا
65	20- جب کوئی شخص قرض ہبہ کر دے
66	21- ایک شخص کا کچھ لوگوں کو کوئی چیز ہبہ کرنا
67	

صفحہ	عنوانات
67	22- وہ ہبہ جو قبضے میں لیا جاسکے یا جو قبضے میں نہ لیا جاسکے یا جو تقسیم کیا جاسکے یا جو تقسیم نہ کیا جاسکے
69	23- جب ایک جماعت لوگوں کے لیے کوئی چیز ہبہ کر دے
70	24- جس شخص کو کوئی ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس اور افراد بھی موجود ہوں تو وہی شخص اس کا حقدار ہوگا
71	25- جب کوئی کسی کو کوئی اونٹ دے اور وہ اس پر سوار ہو تو یہ جائز ہے
72	26- وہ ہدیہ جسے پہننا حرام ہو
73	27- مشرکین سے ہدیہ قبول کرنا
75	28- مشرکین کو ہدیہ دینا
76	29- یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ہبہ یا صدقہ کو واپس لے
78	30- عمری اور رقبی کے متعلق جو کچھ مروی ہے
78	31- جو لوگوں سے گھوڑا یا کوئی جانور، یا کوئی اور چیز ادھار لے
79	32- رخصتی کے وقت دہن کے لیے کچھ ادھار لینا
79	33- منیجہ کی فضیلت
82	34- جب کوئی یہ کہے میں نے یہ کنیز تمہیں خدمت کے لیے دی، تو یہ لوگوں کے عام عرف کے حساب سے جائز ہوگا
83	35- جو سواری کے لیے گھوڑا دے وہ عمر بھر کے لیے صدقہ اور ہبہ ہوگا
	مناقب کا بیان
83	3- ارشاد باری تعالیٰ ہے:
86	4- بلا عنوان
87	5- قریش کے مناقب
90	6- قرآن قریش کی لغت پر نازل ہوا ہے
91	7- یمن کی نسبت حضرات اسماعیل علیہ السلام کی جانب ہے

مقدمات

- 8 - جہانگیر 91
- 9 - سمر، فخر، مزین، حبیبہ، اشج (قبیلوں) کا ذکر 93
- 10 - قبیۃ کا بھرنجا اور ان کا آزاد کردہ غلام ان کا حصہ ہوتا ہے 95
- 11 - زم زم کا قصہ 95
- 12 - فتنہ کا ذکر 99
- 13 - جاہلیت کی جس چیخ پکار سے ممانعت کی گئی ہے 99
- 14 - نزاع کا قصہ 100
- 15 - عربوں کی جہالت کے بارے میں 101
- 16 - جو شخص اسلام اور جاہلیت میں خود کو اپنے آباء کی جانب منسوب کرے 101
- 17 - حبشیوں کا واقعہ اور نبی ﷺ کا یہ ارشاد: اے بنو ارفدہ! 103
- 18 - جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کے نسب کو برا نہ کہا جائے 103
- 19 - نبی ﷺ کے اسماء مبارکہ کے متعلق روایت 104
- 20 - خاتم النبیین ہونے کے بارے میں 105
- 21 - نبی ﷺ کے وصال ظاہری کے متعلق 105
- 22 - نبی ﷺ کی کنیت کا بیان 106
- 23 - بلا عنوان 106
- 24 - مہر نبوت کے بارے میں 107
- 25 - نبی ﷺ کا حیلہ مبارک 107
- 26 - نبی ﷺ کی آنکھ سوجاتی ہے مگر دل نہیں سوتا 117
- 27 - اسلام میں نبوت کی علامات (یعنی نبی ﷺ کے معجزات) 118

صفحہ	عنوانات
28	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ترجمہ کنزالایمان: وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں (پ ۱۲ البقرہ آیت ۱۳۶)
158	
29	مشرکین کا یہ مطالبہ کہ نبی ﷺ انہیں کوئی علامت دکھائیں اور نبی ﷺ کا انہیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھانا
159	
160	30- باب
164	31- نبی ﷺ کے صحابہ کے فضائل
165	32- مہاجرین کے مناقب اور فضائل کا بیان
168	33- نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے: ”ابوبکر کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کر دو“
169	34- نبی ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت
170	35- نبی ﷺ کا ارشاد پاک ”اگر میں نے کسی کو ظلیل بنانا ہوتا“
170	36- بلا عنوان
185	37- حضرت ابو حفص عمر بن خطاب القرشی العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان
194	38- حضرت ابو عمرو عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرشی کے مناقب
	39- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر بیعت اور اتفاق کا واقعہ اور اسی میں حضرت عمر کی شہادت کا ذکر بھی ہے
199	
206	40- حضرت ابوالحسن علی بن ابوطالب القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
211	41- حضرت جعفر بن ابوطالب الہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
212	42- تذکرہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
213	43- نبی ﷺ کے قریبی عزیزوں کے مناقب، نبی ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی منقبت
215	44- حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
218	45- تذکرہ حضرت طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صفحہ	عنوانات
218	46- حضرت سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
220	47- نبی ﷺ کے دامادوں کا بیان، ان میں حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں
221	48- حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں، کے مناقب
222	49- تذکرہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
223	50- باب
224	51- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بن خطاب کے مناقب
226	52- حضرت ثمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
228	53- حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
228	54- تذکرہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
228	55- حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب
231	56- حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب، یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں
232	57- تذکرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
232	58- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان
233	59- حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ”سالم“ کے مناقب
233	60- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
235	61- تذکرہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
236	62- سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب
236	63- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کے متعلق
240	64- انصار کے مناقب
242	65- نبی ﷺ کا یہ فرمان ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوتا

صفحہ	عنوانات
242	66- نبی ﷺ کا مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارگی قائم کرنا
244	67- انصار سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے
245	68- نبی ﷺ کا انصار سے یہ فرمانا: تم میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو
246	69- انصار سے تعلق رکھنے والوں کے متعلق
247	70- انصار کے گھرانوں کی فضیلت
248	71- نبی ﷺ کا انصار سے یہ فرمانا ”تم صبر کرو حتیٰ کہ تم حوض پر مل جاؤ“
250	72- نبی ﷺ کا یہ دعا کرنا ”اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی بہتری فرما“
251	73- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔ (پ ۲۸ الحشر آیت ۹)
252	74- نبی ﷺ کا یہ ارشاد ”ان کے اچھے لوگوں (کی اچھائی) کو قبول کرو اور بروں کی (برائی) سے درگزر کرو“
253	75- حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان
255	76- حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
256	77- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
256	78- حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت
257	79- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان
257	80- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان
258	81- حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان
259	82- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
261	83- نبی اکرم ﷺ کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنے اور ان کی فضیلت کا بیان
264	84- تذکرہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- 265 85- تذکرہ حضرت حذیفہ بن یمان العبسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- 266 86- تذکرہ ہند، جو عتبہ بن ربیعہ کی صاحبزادی ہیں
- 266 87- زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ
- 269 88- خانہ کعبہ کی تعمیر
- 269 89- عہد جاہلیت کا بیان
- 275 90- عہد جاہلیت میں قسامت
- 280 91- نبی ﷺ کی بعثت کا بیان
- 280 92- نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو مکہ میں مشرکین کی جانب سے جن تکالیف کا سامنا ہوا
- 284 93- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام
- 284 94- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام
- 285 95- جنات کا ذکر
- 286 96- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام
- 289 97- حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام
- 289 98- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام
- 292 99- چاند کا شق ہونا
- 293 100- حبشہ کی جانب ہجرت کرنا
- 299 101- نجاتی کی وفات
- 300 102- مشرکین کا نبی ﷺ کے خلاف اکٹھے ہو کر قسم اٹھانا
- 300 103- ابوطالب کا واقعہ
- 302 104- اسراء کا واقعہ

صفحہ	عنوانات
302	105- معراج کا بیان
309	106- انصار کے وفود کی مکہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری اور بیعت عقبہ
	107- نبی ﷺ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مدینہ منورہ آنا اور ان کی رخصتی
311	
313	108- نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مدینہ منورہ کی جانب ہجرت
338	109- نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مدینہ منورہ تشریف آوری
345	110- حج کرنے کے بعد مکہ میں قیام
345	111- تاریخ کا بیان، لوگوں نے تاریخ کی ابتداء کہاں سے کی؟
	112- نبی ﷺ کی یہ دعا! اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو برقرار رکھ اور آپ کا اس شخص کے متعلق صدے کا اظہار جو مکہ میں فوت ہو گیا ہو
346	
347	113- نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کیسے قائم کیا؟
348	114- بلا عنوان
350	115- نبی ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر یہودیوں کی آپ کی خدمت میں حاضری
353	116- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام

صحیح مسلم

تعارف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

354	✽ خاندان اور سلسلہ نسب، پیدائش
354	✽ تعلیم و تربیت
354	✽ شیوخ و تلامذہ
355	✽ تصانیف
355	✽ وفات

کتاب الایمان

362

1- نماز کا بیان جو اسلامی تعلیمات کا بنیادی رکن ہے

363

2- ارکان اسلام سے متعلق سوال کرنا

3- ایمان وہ چیز ہے جس کے سبب انسان داخل جنت ہوگا اور احکام شریعت پر عمل کرنے والا جنت میں داخل ہوگا 366

368

4- اسلام کی بنیادی تعلیمات اور ارکان کا بیان

5- اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور شریعت دینی پر ایمان لانے کا حکم دینا، ان کی جانب بلانا، ان کے متعلق دریافت

370

کرنا، انہیں یاد کرنا اور اسے دوسروں تک پہنچانے کا بیان

375

6- کلمہ شہادت اور شریعت اسلام کی دعوت

377

7- لوگ جب تک کلمہ نہ پڑھیں، ان سے جنگ کرنے کا حکم

8- اس بات کی دلیل، حالت نزع سے پہلے قریب المرگ شخص کے اسلام قبول کرنے کا درست ہونا، مشرکین کے لیے

دعائے مغفرت کا جواز منسوخ ہونا اور اس بات کی دلیل حالت شرک میں مرنے والے جہنمی ہیں اسے کوئی چیز اس سے

نہیں بچا سکے گی

380

9- اس بات کی دلیل کہ توحید پر مرنے والا ضرور جنت میں داخل ہوگا

383

10- جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو، وہ مومن

شمار ہوگا، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو

11- ایمان کی مختلف شاخیں اس کے افضل اور کم تر درجے کا بیان، حیا کی فضیلت اور حیا ایمان کا حصہ ہونے کا بیان 394

397

12- جامع شریعت اسلامی کا بیان

397

13- اسلامی احکام کی فضیلت اور سب سے افضل حکم کا بیان

399

14- ان خصوصیات کا بیان جن کے ہونے سے ایمان کی لذت نصیب ہوتی ہے

15- اہل خانہ اولاد و والدین بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ نبی ﷺ سے محبت کرنے کے وجوب کا بیان نیز جو آپ سے ایسی

محبت نہ رکھے، اسے مومن قرار نہیں دیا جائے گا

400

صفحہ	عنوانات
400	16- ایمان والے کی خصوصیت یہ ہے، وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرتا ہے، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے
401	17- پڑوسی کو تکلیف دینا حرام ہے
401	18- پڑوسی اور مہمان کی عزت اچھی بات کے سوا خاموشی اختیار کرنے کی ترغیب اور ان تینوں کاموں میں خصوصیت کا ہونا
403	19- برائی سے منع کرنا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان میں کمی و بیشی کا ہونا
405	20- اہل ایمان کی ایک دوسرے سے فضیلت اور ایمان کے اعتبار سے اہل یمن کی برتری
	21- جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے، اہل ایمان سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور سلام کو عام کرنا اس
409	محبت کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے
409	22- دین خیر خواہی ہے
	23- گناہوں کی بدولت ایمان کم ہو جاتا ہے گناہ کرتے وقت گناہ گار سے ایمان کی نفی کی گئی ہے اور اس سے مراد کامل
411	ایمان کی نفی ہے
414	24- منافق کی عادات
415	25- کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کے اپنے ایمان کا حکم
416	26- اپنے حقیقی نسب کا دانستہ انکار کرنے والے کے ایمان کا بیان
417	27- نبی ﷺ کے اس ارشاد پاک کے متعلق کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے
418	28- نبی ﷺ کے اس ارشاد پاک کی وضاحت: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح آپس میں جنگ و جدال نہ کر دینا
419	29- نسب میں طعن کرنے اور نوحہ کرنے پر کفر کا اطلاق کرنا
420	30- بھاگے ہوئے غلام کو کافر کا نام دینا
421	31- ستاروں کو بارش کا حقیقی سبب بتانے والے کے کفر کا بیان
	32- انصار اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت ایمان کا حصہ اور اس کی نشانی ہے، اور ان سے بغض رکھنا منافقت کی
423	نشانی ہے

33 - عبادات میں کمی ایمان کا سبب بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انکار کے علاوہ امور جیسے کفران نعمت یا کفران حقوق پر بھی ”کفر

424

کا اطلاق“ کیا جاسکتا ہے

426

34 - نماز نہ پڑھنے پر ”کفر“ کے اطلاق کا بیان

427

35 - اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا سب سے افضل عمل ہے

430

36 - شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور اس کے بعد والے بڑے گناہوں کا بیان

431

37 - کبیرہ گناہوں اور سب سے بڑا کبیرہ گناہ کا بیان

433

38 - تکبر اور اس کی حرمت کا بیان

434

39 - جو شخص مرتے وقت مشرک نہ ہو، وہ جنت میں جائے گا اور جو مشرک ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا

436

40 - کسی کافر کے کلمے پڑھ لینے کے بعد اسے قتل کرنے کا حرام ہونا

441

41 - نبی ﷺ کے اس ارشاد کا بیان: ”جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے“

442

42 - نبی ﷺ کے اس ارشاد کا بیان: ”جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں“

443

43 - گال پیٹنے، گریبان پھاڑنے اور زمانہ جاہلیت کی طرح بین کرنے کے حرام ہونے کا بیان

445

44 - چغل خوری کے شدید حرام ہونے کا بیان

45 - ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے، کچھ دے کر احسان جتانے، جھوٹی قسم اٹھا کر سامان فروخت کرنے کے شدید حرام

ہونے کا بیان اور ان تین لوگوں کا ذکر، جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور ان کی جانب نظر

رحمت نہیں فرمائے گا اور ان کا تذکیہ نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا

46 - خودکشی کے سخت حرام ہونے کا بیان اور جو جس چیز سے خودکشی کریگا، اسے اسی چیز سے جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور

جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے

47 - مال غنیمت میں چوری کرنے کا شدید حرام ہونے کا بیان، اور جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے

48 - خودکشی کرنے والے کے کافر نہ ہونے کی دلیل

455

صفحہ	عنوانات
456	49- قیامت کے قریب چلنے والی وہ ہوا جو تمام اہل ایمان (کی ارواح) قبض کر لے گی
457	50- فتنے ظاہر ہونے سے قبل ہی نیک اعمال کی جانب جلدی کرنے کی ترغیب
457	51- اپنے اعمال کے تلف ہونے سے خوف زدہ رکھنے کا بیان
459	52- کیا دور جاہلیت کے گناہوں پر مواخذہ ہوگا؟
460	53- اسلام پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، حج اور ہجرت بھی ایسا ہی کرتے ہیں
462	54- جب کافر اسلام قبول کر لے تو اس کے پچھلے اعمال کے حکم کا بیان
464	55- سچے اور خالص ایمان کا بیان
465	56- اللہ تعالیٰ خیال سے درگزر کرتا ہے، بشرطیکہ وہ جم نہ جائے، نیز اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی طاقت کے مطابق مکلف کرتا ہے، نیکی یا برائی کے پختہ ارادے کے حکم کا بیان
472	57- ایمان میں آنے والا دوسوہ اور دوسوہ آنے پر کیا پڑھے؟
476	58- جھوٹی قسم اٹھا کر مسلمان کا مال کھا جانے والے کے لیے جہنم کی وعید کا بیان
480	59- کسی اور کا مال ناحق چھیننے والا اپنی جان کے درپے ہوتا ہے اور اگر اس دوران وہ مارا جائے تو جہنم میں جائے گا، اپنے مال کی حفاظت کے دوران مارا جانے والا شہید ہوگا
481	60- رعایا سے خیانت کرنے والا حکمران جہنم کا حقدار بن جائے گا
483	61- بعض لوگوں کے دل سے امانت اور ایمان کا اٹھ جانا اور بعض دلوں کا آزمائشوں میں مبتلا ہو جانا
487	62- اسلام شروع میں غریب الوطن تھا، یہ دوبارہ غریب الوطن ہو جائے گا اور دو مساجد کے درمیان سمٹ آئے گا
488	63- آخری زمانے میں ایمان رخصت ہو جائے گا
488	64- خوف زدہ شخص اپنے ایمان کو چھپا سکتا ہے
488	65- جس شخص کے ایمان کی کمزوری کے سبب اس کا ایمان (زائل ہونے) کا خوف ہو، اس کی تالیف قلب کا بیان اور کسی قطعی دلیل کے بغیر کسی شخص کو قطعی طور پر مومن قرار دینے کی ممانعت کا بیان

- 491 66- دلائل کے واضح ہونے کے سبب دل کے اطمینان میں اضافہ ہوتا ہے
- 67- ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لیے رسول ہیں، اس بات پر ایمان رکھنا واجب ہے اور دوسرے تمام ادیان کے منسوخ ہونے کا بیان
- 492 68- حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کے نازل ہونے کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کا بیان
- 493 69- اس زمانے کا بیان جس میں ایمان قابل قبول نہ ہوگا
- 497 70- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نزول وحی کی ابتداء کا بیان
- 500 71- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان کی سیر فرمانا اور اس دوران نمازوں کا فرض ہونا
- 506 72- اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کا بیان: ترجمہ کنز الایمان: اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا (پ ۱۲۷ انجم
- 525 آیت ۱۳) اور کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کا دیدار کیا تھا؟
- 531 73- اس کے ثبوت کہ اہل ایمان آخرت میں اپنے رب کا دیدار کریں گے
- 544 74- شفاعت کا اثبات اور توحید کے قائلین کو جہنم سے نکالنا
- 574 75- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر شفقت کے سبب ان کے لیے دعا کرنے اور رونے کا بیان
- 76- جو شخص کفر کی حالت میں مرے گا وہ جہنم میں جائے گا اسے شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور اسے مقرب بندوں کے ساتھ قرابت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا
- 575 77- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوطالب کیلئے شفاعت کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ان کے عذاب تخفیف ہونا
- 579 78- کفر پر مرنے والے شخص کا کوئی نیک عمل اسے نفع نہیں دے گا
- 582 79- اہل ایمان سے دوستی رکھنا غیر مسلموں سے لا تعلقی اختیار کرنا اور ان سے برأت کا اظہار کرنا
- 582 80- مسلمان کے بعض گروہ بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے
- 583 81- اہل جنت کی نصف تعداد اس امت سے ہوگی
- 588

عنوانات

معرفہ

حج کا بیان

- 591 1- حج یا عمرے کا باندھنے والے کے لیے پہننا جائز ہے اور کیا ناجائز ہے؟
- 597 2- حج کے موافقت کا بیان
- 600 3- تلبیہ کا طریقہ اور اس کا وقت
- 603 4- اہل مدینہ کو مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے احرام باندھنے کا حکم دیا جائے
- 5- افضل یہ ہے کہ تلبیہ پڑھنا اس وقت شروع کیا جائے جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو، افضل یہ ہے کہ تلبیہ پڑھنے کی ابتداء اس وقت کی جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو، دونوں اقل کے بعد
- 603 6- احرام باندھنے سے پہلے جسم پر خوشبو لگانا مستحب ہے اور مشک لگانا مستحب ہے اور اگر اس کا نشان باقی رہ جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں
- 606 7- حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھنے والے کے لیے خشکی کا شکار حرام ہے
- 612 8- محرم اور غیر محرم شخص کے لیے حل اور حرم میں کن جانوروں کو مارنا جائز ہے؟
- 620 9- اگر حالت احرام والے شخص کو سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کے لیے سرمندوانا جائز ہے، البتہ اس کا فدیہ دینا واجب ہے، اور فدیہ کی مقدار کا بیان
- 625 10- محرم شخص کے لیے پچھنے لگوانا جائز ہے
- 629 11- محرم شخص کا اپنی آنکھوں میں دوائی لگانا جائز ہے
- 630 12- محرم شخص کے لیے اپنے سر اور جسم کو دھونا جائز ہے
- 631 13- اگر محرم شخص (حالت احرام میں) انتقال کر جائے تو اس (کی میت) کے ساتھ کیا کیا جائے؟
- 632 14- احرام والے شخص کے لیے یہ شرط رکھنا جائز ہے کہ وہ بیماری یا کسی اور عذر کے سبب احرام کھول دے گا
- 636 15- نفاس والی خواتین کا احرام، مستحب ہے کہ وہ احرام باندھتے وقت غسل کر لیں، حیض والی خواتین کا بھی یہی حکم ہے
- 638 16- احرام کی مختلف حالتیں
- 639

صفحہ	عنوانات
661	17- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حج
671	18- احرام کو معلق کرنا جائز ہے یعنی انسان کسی اور شخص کے احرام کے مطابق احرام باندھے
674	19- تمتع جائز ہے
	20- حج تمتع کرنے پر قربانی دینا واجب ہے اور جب وہ ختم کر دے تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ حج کے ایام میں تین روزے رکھے اور گھر واپس پہنچ کر ساتھ روزے رکھے
681	
682	21- حج قرآن کرنے والا اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک صرف حج کرنے والا احرام نہ کھولے
	22- محصور ہو جانے کے وقت احرام کھول دینا جائز ہے ”قرآن جائز ہے، قرآن کرنے والا ایک ہی دفعہ طواف کرے گا اور ایک دفعہ سعی کرے گا
684	
688	23- حج افراد اور حج قرآن
689	24- حاجی کے لیے پہلے طواف قدوم کرنا اور پھر سعی کرنا مستحب ہے
	25- عمرے کا احرام باندھنے والا سعی کرنے سے پہلے صرف طواف کرے احرام نہیں کھول سکتا اور حج کا احرام باندھنے والا صرف طواف قدوم کر لینے کے بعد احرام نہیں کھول سکتا، حج قرآن کرنے والا بھی
690	
696	26- حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے
699	27- احرام باندھتے وقت قربانی کے جانور پر نشان لگانا اور اسے قلابہ پہنانا
699	28- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہنا کہ آپ کے فتویٰ نے لوگوں کو الجھاد دیا ہے
	29- عمرہ کرنے والے شخص کے لئے بال چھوٹے کروالینا جائز ہے، سرمٹ ڈالنا اس کے لیے واجب نہیں ہے اور یہ بات مستحب ہے کہ مردہ کے پاس سرمٹ ڈالیا جائے یا بال چھوٹے کروائے جائیں
701	
701	30- حج میں تمتع اور قرآن کا جواز
704	31- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد اور ان کے زمانہ کا بیان
707	32- رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

- | صفحہ | عنوانات |
|------|--|
| 708 | 33- مکہ مکرمہ میں بالائی طرف سے داخل ہونا زیروں سے باہر کرنا مستحب ہے |
| 709 | 34- جب مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ ہو رات "ذوطوی" میں بسر کر کے، غسل کر کے روز کے وقت مکہ میں داخل ہونا مستحب ہے |
| 711 | 35- طواف اور عمرے میں رمل کرنا مستحب ہے، حج کے پہلے طواف میں بھی |
| 716 | 36- دوران طواف دویمانی ارکان کی تعظیم کرنا مستحب ہے |
| 717 | 37- دوران طواف حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے |
| 719 | 38- اونٹ وغیرہ پر طواف کرنا جائز ہے اور سوار شخص کے لیے چابک یا اس جیسی کسی اور چیز سے حجر اسود کا استلام کرنا |
| 721 | 39- اس بات کا بیان کہ صفاد مروه کے درمیان سعی کرنا حج کا بنیادی رکن ہے جس کے بغیر حج درست نہیں ہوتا |
| 725 | 40- اس بات کا بیان کہ سعی بار بار نہیں کی جاتی |
| 726 | 41- حاجی ہمیشہ تلبیہ کہتا رہے گا حتیٰ کہ قربانی کے روز جمرہ عقبہ کی رمی میں بھی تلبیہ کہے گا |
| 729 | 42- عرفہ کے روز منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا |
| 731 | 43- عرفات سے مزدلفہ جانا اور اس رات مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا استحباب |
| 736 | 44- قربانی کے روز مزدلفہ میں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لینا مستحب ہے |
| 737 | 45- کمزور لوگوں اور خواتین وغیرہ کو لوگوں کا جھوم ہونے سے پہلے ہی رات کے آخری حصے میں مزدلفہ سے منیٰ روانہ کر دینا مستحب ہے |
| 741 | 46- وادی کے درمیان میں سے جمرہ عقبہ کو ایسی جگہ سے کنکریاں مارنا کہ مکہ بائیں جانب ہو اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہنا |
| 744 | 47- قربانی کے روز سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا مستحب ہے اور نبی ﷺ کے اس فرمان کی وضاحت "تمہیں مجھ سے مناسک سیکھ لینے چاہئیں" |
| 745 | 48- جمرات کو مارنے کے لیے اتنی چھوٹی کنکریاں لینا مستحب ہے جنہیں چٹکی میں پکڑا جاسکے |

49- ”ری“ کے مستحب وقت کا بیان

746

50- اس بات کا بیان کہ جمرات کو سات کنکریاں (ماری جائیں)

746

51- بال کٹوانے سے، سر منڈوانا افضل ہے تاہم بال کٹوانا جائز ہے

747

52- قربانی کے روز پہلے ری کرنا پھر قربانی کرنا اور پھر سر منڈوالینا سنت ہے، سر منڈواتے وقت پہلے دائیں طرف کو منڈوایا جائے

749

53- ری سے پہلے قربانی اور قربانی اور ری سے پہلے سر منڈوالینا جائز ہے اور ان سب سے پہلے طواف کر لینا بھی

751

54- قربانی کے روز طوافِ افاضہ کرنا مستحب ہے

754

55- روانگی کے روز وادی محصب میں پڑاؤ کرنا مستحب ہے

754

56- ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے، پانی پلانے والوں کے لیے رخصت ہے کہ وہ نہ ٹھہریں

758

57- پلانے کی فضیلت، ان پلانے والوں کی تعریف اور ان سے پینے کا استحباب

759

58- قربانی کے جانوروں کے گوشت، ان کی کھال اور جھول کو صدقہ کرنا، قصاب کو اس میں سے کوئی چیز نہیں دی جائے گی ایسا کرنے کے لیے کسی کو اپنا نائب بنانا جائز ہے

759

59- قربانی کے جانور میں اشتراک کا جواز

761

60- اونٹ باندھ کر اسے کھڑا کر کے نحر کرنا مستحب ہے

763

61- جو شخص خود جانا چاہتا ہو اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ قربانی کا جانور حرم بھوادے اس کے گلے میں ہار پہنانا اور وہ بار خود بنانا مستحب ہے البتہ اسے بھیجنے والا حالتِ احرام میں شمار نہیں ہوگا اور اس سبب سے اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوگی

763

62- بوقت حاجت قربانی کے لیے بھیجے جانے والے اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے

768

63- اگر قربانی کا جانور راستے میں تھک جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

770

64- طوافِ افاضہ واجب ہے، البتہ یہ حائفہ کے لیے واجب نہیں ہے

771

صفحہ	عنوانات
780	66- خانہ کعبہ کو مسہار کرنا اور اسے تعمیر کرنا
787	67- زمانہ بڑھاپا، ان دونوں کی طرح کسی اور کے سبب عاجز ہونے والے کا یا کسی مرحوم کو طرف سے حج کرنا
788	68- بچے کا حج درست ہوتا ہے
789	69- زندگی میں ایک ہی دفعہ حج کرنا فرض ہے
790	70- عورت حج وغیرہ کا سفر اپنے محرم کے ساتھ کرے
794	71- انسان سوار ہو کر سفر حج یا کسی اور سفر کے لیے روانہ ہونے لگے تو اس وقت ذکر کرنا مستحب ہے، افضل دعا کا بیان
796	72- حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے؟
	73- حج یا عمرہ کرنے کے لیے یا اس کے علاوہ جب کوئی شخص ذوالحلیفہ سے گزرے تو وہاں پڑاؤ کر کے نماز پڑھنا مستحب ہے
797	
799	74- مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکتا اور برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا، حج اکبر کا بیان
799	75- عرفہ کے روز کی فضیلت
800	76- حج اور عمرے کی فضیلت
801	77- حاجیوں کا مکہ میں پڑاؤ کرنا اور مکہ کے گھروں کی وراثت کا حکم
803	78- باہر سے آنے والے شخص کا مکہ میں سکونت اختیار کرنا
804	79- مکہ وغیرہ میں شکار کرنا حرام ہے
808	80- بلا حاجت مکہ میں ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت
808	84- بغیر احرام مکہ میں داخل ہونا جائز ہے
	82- مدینہ منورہ کی فضیلت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں برکت کے لئے دعا کرنا، اس کے حرم ہونے کا بیان، اس میں
810	شکار کرنے کے حرام ہونے اور اس کے ”حرم“ کی حد کا بیان
822	83- مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنے کی ترغیب اور یہاں کی دشواریوں اور سختیوں پر صبر کرنے کی فضیلت

- 824 - طاعون اور وصال کے داخلہ سے مدینہ منورہ کی حفاظت
- 825 - مدینہ، خبیث چیزوں کا باہر نکال دیتا ہے، اس کا نام ”طابہ“ اور ”طیبہ“ ہے
- 86 - اہل مدینہ کے لیے برائی کا ارادہ کرنا حرام ہے اور جو شخص ان کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گھول دے گا
- 827
- 829 - دوسرے شہر فتح ہو جانے کے وقت، لوگوں کو مدینہ میں سکونت کی ترغیب دینا
- 830 - نبی ﷺ کا اس بات کی خبر فرمانا کہ تمام تر بھلائی کے باوجود لوگ اسے چھوڑ جائیں گے
- 89 - نبی ﷺ کی قبر مبارک اور آپ کے منبر مبارک کے درمیان والی جگہ اور وہ مقام جہاں آپ کا منبر مبارک رکھا ہوا ہے اس کی فضیلت
- 831
- 90 - احد کی فضیلت
- 832
- 91 - مکہ اور مدینہ کی دو مسجدوں میں نماز پڑھنے کی فضیلت
- 833
- 92 - تین مساجد کی فضیلت
- 837
- 93 - اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے
- 837
- 94 - مسجد قباء کی فضیلت، اس میں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کرنے کی فضیلت
- 838
- رضاعت کا بیان
- 1 - استبراء کے بعد قیدی عورت کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے، اگر وہ عورت شادی شدہ تھی تو قیدی بننے کے سبب اس کا نکاح نسخ ہو جائے گا
- 855
- 2 - بچہ بستر والے کی طرف منسوب ہوگا اور شبہات سے بچنا چاہیے
- 857
- 3 - قیافہ شناسی سے بچنے کے نسب بتانا
- 859
- 4 - اگر بیوی کنواری ہو اور اگر بیوہ یا مطلقہ ہو تو شادی کی رات کے بعد شوہر کو کتنے روز مزید اس کے ساتھ رہنا چاہیے
- 861
- 5 - بیویوں کے درمیان تقسیم اور اس بات کا بیان کہ سنت یہ ہے ہر بیوی کے ہاں ایک روز اور ایک رہا جائے
- 863

صفحہ	عنوانات
864	6- اپنے حصے کی باری اپنی سوکن کو دینا جائز ہے
866	7- دین دار عورت کے ساتھ شادی کرنا مستحب ہے
867	8- کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا مستحب ہے
872	9- خواتین کے متعلق نصیحت
874	لعان کا بیان



عرض ناشر

الحمد للہ کہ ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ہم کارپردازان ادارہ ہمت وقت اور ہر آن اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ اس ادارے سے مذہبیات اور ادبیات پر بہترین کتب اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت ﷺ کی نگاہِ رحمت اور قارئین کرام کے تعاون سے ہم آج تک اسی نصب العین کی تکمیل میں مشغول و مصروف رہے ہیں اور اب تک ہم نے اپنی جو مطبوعات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں ان کی پسندیدگی اور قبولیت نے اس راہ میں ہمیں اور زیادہ سرگرم عمل بنادیا ہے اور اب تک دینی کتب کے اصل متون یا ان کے تراجم کو موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنا ہی ہمارا مقصود اور نصب العین بن گیا ہے۔ انشاء اللہ! ہم اس راہ میں اور زیادہ سرگرمی سے اپنے قدم اٹھائیں گے۔

آفتاب رسالت سے اقتباس شدہ ہدایت کا ذریعہ آیات قرآنی اور احادیث رسول ﷺ ہیں۔ پھر فکر آخرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایسے عقائد و خیالات اور اعمال کو اپنائے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو اور یہ ان بارگاہ رسالت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی نادر کتابیں شائع کی ہیں جیسے صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، سنن ابوداؤد شریف، مؤطا امام مالک، مؤطا امام محمد، شرح مسند امام اعظم، شرح المعجم الصغیر للطبرانی، ریاض الصالحین (ترجمہ)، شرح آثار السنن، مختصر صحیح بخاری، مختصر صحیح مسلم، احیاء العلوم، تاریخ الخلفاء اور دیگر ادارہ خریدار حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مصروف عمل ہے۔

اس عظیم کتاب کا آسان اور سلیس ترجمہ کرنے والے علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر الممدنی عطاری ہیں، ادارہ اس سے پہلے مولانا کی شرح ریاض الصالحین، شرح شمائل ترمذی، شرح درود تاج، شرح کشف المحجوب، شرح آثار السنن وغیرہ بھی شائع کر چکا ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جاری رہے گا۔

ہم نے اپنی مطبوعات کو حسن صوری سے آراستہ پیراستہ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے جس قدر بھی ممکن ہو سکا

اور جماعتی حسن سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ نے ہماری اس کوشش کو سراہا ہے۔

اسی نصب العین کے تحت پیش نظر ادارہ ”صحیح بخاری“ اور ”صحیح مسلم“ کی منتخب احادیث کا مجموعہ پیش کر رہا ہے جو ”تنظیم المدارس العربیہ“ کے ”نصاب برائے طالبات“ کے مطابق ہے، کو بھی بھرپور طریقے سے حسن معنوی کی طرح حسن ظاہری سے آراستہ کرنے میں بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔

امید ہے کہ یہ گراں مایہ کتاب ہماری دیگر مطبوعات کی طرح آپ سے شرف قبول حاصل کرے گی۔

آخر میں گزارش ہے کہ جب آپ اس عظیم کتاب سے استفادہ کریں تو اپنے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے ادارہ کے تمام لوگوں کے لیے بھی ضرور دعا مانگیں۔

والسلام!

میاں غلام رسول

میاں شہباز رسول

میاں جواد رسول

میاں شہزاد رسول



ابتدائیہ

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان اپنے رب عزوجل کی رضا و خوشنودی اپنے رب عزوجل کی عبادت اور اس کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت و تعلیمات پر عمل کے ذریعہ ہی حاصل کر سکتا ہے جو اپنے رب عزوجل کی رضا پانے میں کامیاب ہو گیا درحقیقت وہی دنیا و آخر کی بھلائیاں و کامیابیاں پانے میں کامیاب ہو گیا۔

بلاشبہ ہمارے نبی کریم و رحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اقوال و افعال، سیرت و کردار، اخلاق و معاملات، طلب حق کے متلاشیوں کے لیے نور ہدایت ہیں۔

ہمارے اسلاف و بزرگان دین کی زندگی کے انمول لمحات نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان و ارشادات کو پھیلانے میں صرف ہوئے اور اس طرح انہوں نے زندگی کے ان لمحات کو بیش قیمت بنا کر اپنے لیے سرمایہ آخرت بنالیا، یقیناً انہوں نے یہ عظیم دینی کام محض رضائے الہی پانے اور جذبہ اصلاح امت کی خاطر کیا، اسی لیے بارگاہ الہی میں ان کی یہ عظیم دینی خدمت ایسی مقبول ہوئی کہ قیامت تک کے لیے لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت و عقیدت نقش ہو گئی۔

ان ہی بزرگوں میں سے دو عظیم بزرگ امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ القوی اور امام مسلم بن حجاج بن مسلم علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں جنہوں نے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اقوال و افعال کو اپنی گرانقدر و مایہ ناز تصنیف لطیف بنام ”صحیح بخاری“ اور ”صحیح مسلم“ میں انتہائی عمدہ و احسن انداز میں جمع فرمایا ہے اور راہ حق کے سالکین کے لیے مشعل راہ کا انتظام فرمایا ہے۔

ان دونوں مایہ ناز کتب احادیث ”صحیح بخاری“ اور ”صحیح مسلم“ کی منتخب احادیث کا مجموعہ بنام ”انتخاب احادیث“ پیش خدمت ہے۔

اس تالیف میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر حدیث کا ترجمہ سہل اور عام فہم انداز میں کی جائے۔ ساتھ ہی یہ خیال بھی رکھا گیا ہے کہ انداز اصلاحی ہو اس کے علاوہ چند اور خصوصیات بھی اس شرح میں شامل ہیں۔

آیات مبارکہ و احادیث کریمہ اور دیگر عبارات و جزئیات کی تخریج کی گئی ہے۔

کئی مقامات پر حسب ضرورت فوائد کو شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اپنی خصوصیات کے سبب صحیح بخاری کا یہ ترجمہ نہ صرف طلباء بلکہ استاذ و علماء کے لیے بھی بے حد مفید ثابت ہوگی۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور اپنے پیاروں کے وسیلے سے فقیر کی اس کاوش کو قبول فرما کر آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری



امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ بخارا میں پیدا ہوئے گو ان کے والد بھی ایک محدث تھے اور امام مالک کے شاگرد تھے مگر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانچ پڑتال، پھر ان کی جمع و ترتیب پر آپ کی مساعی جلیلہ کو آنے والی تمام مسلمان نسلیں خراج تحسین پیش کرتی رہیں گی۔ آپ کا ظہور پر سرور عین اس قرآنی پیش گوئی کے مطابق ہوا جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں فرمائی تھی۔

واخرین منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم (سورہ الجمعہ 3)

یعنی زمانہ رسالت کے بعد کچھ اور لوگ بھی وجود میں آئیں گے جو علوم کتاب و حکمت کے حامل ہوں گے حضرت امام بخاری یقیناً ان ہی پاک نفوس کے سرخیل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آل فارس میں سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ اگر دینی علوم ثریا ستارے پر ہوں گے تو وہاں سے بھی وہ ان کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ امام بخاری کا درجہ احادیث کو چھان پھٹک کر ترتیب دینے میں اتنا اونچا ہے کہ بلا اختلاف الجامع الصحیح یعنی صحیح بخاری شریف کا درجہ صحت میں قرآن پاک کے بعد پہلا ہے۔

نام اور ولادت

امام بخاری کا نام محمد، کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ والد اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ہیں۔ امام بخاری کے پردادا مغیرہ حاکم بخارا امام جعفی کے ہاتھ مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ امام بخاری کی ولادت جمعہ 13 شوال المکرم 194ھ بمطابق 19 جولائی 810ء کو بخارا شہر میں بعد از نماز جمعہ کو ہوئی۔

حسب و نسب

امام بخاری کا سلسلہ نسب یہ ہے: ابو عبد اللہ محمد (امام بخاری) بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بردزبہ البخاری الجعفی۔ آپ کے والد ماجد حضرت العلام مولانا اسماعیل صاحب اکابر محدثین میں سے ہیں۔ کنیت ابو الحسن ہے۔ حضرت امام مالک کے اخص تلامذہ میں سے ہیں اور حضرت امام مالک کے علاوہ حماد بن زید اور ابو معاویہ "عبد اللہ بن مبارک" وغیرہ سے آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔ احمد بن حفص، نصر بن حسین وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ اس قدر پاکباز، متدین، محتاط تھے خاص طور پر اکل حلال میں کہ آپ کے مال میں ایک درم بھی ایسا نہ تھا جسے مشکوک یا حرام قرار دیا جاسکے۔ ان کے شاگرد احمد بن حفص کا بیان ہے کہ میں حضرت مولانا اسماعیل کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ میں

اپنے کمائے ہوئے مال میں ایک درم بھی مشتبہ چھوڑ کر نہیں چلا ہوں۔ یہ فخر امت میں کم ہی لوگوں کو حاصل ہوا ہے کہ باپ بھی محدث ہو اور بیٹا بھی محدث بلکہ سید المحدثین۔ اللہ تعالیٰ نے یہ شرف حضرت امام بخاری کو نصیب فرمایا جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو ”کریم ابن الکریم ابن کریم“ کہا گیا ہے اسی طرح حضرت امام بخاری بھی محدث ابن المحدث قرار پائے۔ مگر صد افسوس کہ والد ماجد نے اپنے ہونہار فرزند کا علمی زمانہ نہیں دیکھا اور آپ کو بچپن ہی میں داغ مفارقت دے گئے۔ حضرت امام بخاری کی تربیت کی پوری ذمہ داری والدہ محترمہ پر آگئی جو نہایت ہی خدا رسیدہ عبادت گزار شب بیدار خاتون تھیں۔ والدین کی علمی شان و دینداری کے پیش نظر انداز لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت امام کی تعلیم و تربیت کس انداز کے ساتھ ہوئی ہوگی۔

امام بخاری کی بے نظیر ثقاہت

علامہ عجلونی نے آپ کی ثقاہت کے بارے میں یہ عجیب واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ دریا کا سفر کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک ہزار اشرفیاں تھیں۔ ایک رفیق سفر نے عقیدت مندانہ راہ و رسم بڑھا کر اپنا اعتماد قائم کر لیا۔ حضرت امام بخاری نے اپنی اشرفیوں کی اسے اطلاع دے دی۔ ایک روز آپ کا یہ رفیق سو کر اٹھا تو اس نے با آواز بلند رونا شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ میری ایک ہزار اشرفیاں گم ہو گئی ہیں۔ چنانچہ تمام مسافروں کی تلاشی شروع ہوئی۔ حضرت امام نے یہ دیکھ کر کہ اشرفیاں میرے پاس ہیں اور وہ ایک ہزار ہیں۔ تلاشی میں ضرور مجھ پر چوری کا الزام لگایا جائے گا۔ اور یہی اس کا مقصد تھا۔ امام نے یہ دیکھ کر وہ تھیلی سمندر کے حوالہ کر دی۔ امام کی بھی تلاشی لی گئی۔ مگر وہ اشرفیاں ہاتھ نہ آئیں اور جہاز والوں نے خود اسی مکار رفیق کو ملامت کی۔ سفر ختم ہونے پر اس نے حضرت امام سے اشرفیوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کو سمندر میں ڈال دیا۔ وہ بولا کہ اتنی بڑی رقم کا نقصان آپ نے کیسے برداشت فرمالیا۔ آپ نے جواب دیا کہ جس دولت ثقاہت کو میں نے تمام عمر عزیز گنوا کر حاصل کیا ہے۔ اور میری ثقاہت جو تمام دنیا میں مشہور ہے کیا میں اس کو چوری کا اشتباہ اپنے اوپر لے کر ضائع کر دیتا۔ اور ان اشرفیوں کے عوض اپنی دیانت و امانت و ثقاہت کا سودا کر لیتا میرے لئے ہرگز یہ مناسب نہ تھا۔

وجہ تالیف الجامع الصحیح البخاری

اس کتاب کا پورا نام الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و سننہ و آیامہ ہے۔ حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری میں تفصیل لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ و تابعین کے پاکیزہ زمانوں میں احادیث کی جمع و ترتیب کا سلسلہ کما حقہ نہ تھا۔ ایک تو اس لئے کہ شروع زمانہ میں اس کی ممانعت تھی جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت سے ثابت ہے۔ محض اس ڈر سے کہ کہیں قرآن مجید اور احادیث کے متون باہمی

طور پر گزٹ نہ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ ان لوگوں کے حافظے وسیع تھے۔ ذہن صاف تھے۔ کتابت سے زیادہ ان کو اپنے حافظہ پر اعتماد تھا اور اکثر لوگ فن کتابت سے واقف نہ تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کتابت احادیث کا سلسلہ زمانہ رسالت میں بالکل نہ تھا۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وجوہ بالا کی بنا پر کما حقہ نہ تھا۔ پھر تابعین کے آخر زمانہ میں احادیث کی ترتیب و تبویب شروع ہوئی۔ خلیفہ خامس حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ نے حدیث کو ایک فن کی حیثیت سے جمع کرانے کا اہتمام فرمایا۔ تاریخ میں ربیع بن صبیح اور سعید بن عروبہ وغیرہ حضرات کے نام آتے ہیں جنہوں نے اس فن شریف پر باضابطہ قلم اٹھایا۔ اب وہ دور ہو چلا تھا جس میں اہل بدعت نے من گھڑت احادیث کا ایک خطرناک سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ ان حالات کے پیش نظر طبقہ ثالثہ کے لوگ اٹھے اور انہوں نے احکام کو جمع کیا۔ حضرت امام مالک نے موطا تصنیف کی جس میں اہل حجاز کی قوی روایتیں جمع کیں، اور اقوال صحابہ فتاویٰ و تابعین کو بھی شریک کیا۔ ابو محمد عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے مکہ المکرمہ میں اور ابو عمر عبدالرحمن بن عمرو زاعی نے شام میں اور عبداللہ سفیان بن سعدی ثوری نے کوفہ میں اور ابو سلمہ حماد بن سلمہ دینار نے بصرہ میں حدیث کی جمع ترتیب و تالیف پر توجہ فرمائی۔ ان کے بعد بہت سے لوگوں نے جمع احادیث کی خدمت انجام دی اور دوسری صدی کے آخر میں بہت سی مسندات وجود پذیر ہو گئیں جیسے مسند امام احمد بن حنبل، مسند امام اسحاق بن راہویہ، مسند امام عثمان بن ابی شیبہ، مسند امام ابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہ وغیرہ۔ ان حالات میں سید المحدثین امام الائمہ حضرت امام بخاری علیہ کا دور آیا۔ آپ نے ان جملہ تصانیف کو دیکھا، ان کو روایت کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کتابوں میں صحیح اور حسن ضعیف سب قسم کی احادیث موجود ہیں۔

طریقہ تالیف الجامع الصحیح البخاری

اس بارے میں خود امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی حدیث اس کتاب میں اس وقت تک داخل نہیں کی جب تک غسل کر کے دو رکعت نماز ادا نہ کر لی ہو۔ بیت اللہ شریف میں اسے میں نے تالیف کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر ہر حدیث کے لئے استخارہ کیا۔ مجھے جب ہر طرح اس حدیث کی صحت کا یقین ہوا، تب میں نے اس کے اندارج کے لئے قلم اٹھایا۔ اس کو میں نے اپنی نجات کے لئے حجت بنایا ہے۔ اور چھ لاکھ حدیثوں سے چھانٹ چھانٹ کر میں نے اسے جمع کیا ہے۔ علامہ ابن عدی اپنے شیوخ کی ایک جماعت سے ناقل ہیں کہ امام بخاری الجامع الصحیح کے تمام تراجم ابواب کو حجرہ نبوی اور منبر کے درمیان بیٹھ کر اور ہر ترجمہ ابواب کو دو رکعت نماز پڑھ کر اور استخارہ کر کے کامل اطمینان قلب حاصل ہونے پر صاف کرتے۔ وراق نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ میں امام بخاری کے ساتھ تھا۔ میں نے آپ کو کتاب التفسیر لکھنے میں دیکھا کہ رات میں پندرہ بیس مرتبہ اٹھتے چتھاق سے آگ روشن کرتے اور چراغ جلاتے اور حدیثوں پر نشان دے کر سو رہتے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام صاحب سفر و حضر میں ہر جگہ تالیف کتاب میں مشغول رہا کرتے تھے اور جب بھی جہاں بھی کسی حدیث کے صحیح ہونے کا یقین ہو جاتا اس پر نشان لگا دیتے اس طرح تین مرتبہ آپ نے اپنے ذخیرہ پر نظر فرمائی۔ آخر تراجم ابواب کی ترتیب اور تہذیب اور ہر باب کے تحت حدیثوں کا درج کرنا۔ اس کو امام صاحب نے ایک بار حرم محترم میں اور دوسری بار مدینہ منورہ مسجد نبوی منبر اور محراب نبوی کے درمیان بیٹھ کر انجام دیا۔ اسی تراجم ابواب کی تہذیب و تبویب کے وقت جو حدیثیں ابواب کے تحت لکھتے پہلے غسل کر کے استخارہ کر لیتے۔ اس طرح پورے سولہ سال کی مدت میں اس عظیم کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے۔

اساتذہ

جن اساتذہ سے انہوں نے کسب فیض کیا ان کی تعداد ایک ہزار اسی (1080) بتائی جاتی ہے۔ ان میں امام احمد بن حنبل، علی ابن المدینی، یحییٰ ابن معین، محمد بن یوسف، ابراہیم الاشعث۔ قتیبہ ابن سعید خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

وفات

امام بخاری نے 61 سال 11 ماہ 18 یوم کی عمر میں جمعہ یکم شوال الحکم 256ھ بمطابق یکم ستمبر 870ء کو بعد نماز عشاء خرتنگ میں وفات پائی جو سمرقند شہر سے دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کتاب بدء الوحي

1 - كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
وَقَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ)
(النساء: 163)

1 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

2 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الْحَارِثَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وحی کا بیان

نبی ﷺ پر نزول وحی کی
ابتداء کیسے ہوئی؟

اور اللہ عزوجل کا فرمان: ترجمہ کنز الایمان: بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی۔ (پ ۶ النساء آیت ۱۶۳)

علقمہ وقاص لیثی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، ”اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کرے گا۔ تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے (ہی شمار) ہوگی اور جس نے دنیاوی مقصد کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی طرح ہوئی جس کے لئے اس نے ہجرت کی تھی۔

أم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حارث بن ہشام نے نبی ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ پر وحی کی

1- صحیح بخاری: 6953, 6689, 5070, 3898, 54، صحیح مسلم: 4904، سنن ابوداؤد: 2201، سنن ترمذی: 1647، سنن

نسائی: 3803, 3437, 75، سنن ابن ماجہ: 4227

2- صحیح بخاری: 3215، سنن ترمذی: 3634، سنن نسائی: 933, 148

بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلُ صَلَاطَةِ الْجَرَّسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعْبَى مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

کیفیت کیا ہوتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح ہوتی ہے اور یہ وحی کی سب سے زیادہ سخت قسم ہے جب وہ آواز بند ہوتی ہے تو جو اس کہا ہوتا ہے، میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ کبھی فرشتہ، انسانی شکل میں آکے مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور میں اس کا بیان یاد کر لیتا ہوں۔“ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: ”میں نے سخت سردی کے موسم میں دیکھا ہے، جب آپ ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت ختم ہوتی تھی تو آپ ﷺ کی مبارک پیشانی پر پسینے کے قطرے چک رہے ہوتے تھے۔“

3 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُو بَغَارٍ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِنَدِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارٍ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْهَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ: " فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وحی کی ابتدا میں، سب سے پہلے نبی ﷺ کو سچے خواب دکھائے گئے تھے۔ آپ ﷺ جو بھی بات خواب میں دیکھتے، وہ اگلے روز ظاہر ہو جاتی۔ پھر آپ ﷺ کی طبیعت مبارکہ تنہائی کی جانب مائل کر دی گئی۔ آپ ﷺ کا شانہ اقدس واپس آئے بغیر کئی، کئی روز تک غار حرا میں عبادت میں مشغول رہتے تھے اس دوران کھانے پینے کا سامان آپ ﷺ کے ہمراہ ہوتا تھا پھر کئی دن بعد آپ ﷺ واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے اور وہ مزید سامان تیار کر دیتی تھیں حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس حق آگیا۔ آپ ﷺ غار حرا میں موجود تھے، فرشتہ آیا اور بولا: ”پڑھیے! (نبی) میں نے اس سے کہا: ”میں نہیں پڑھوں گا۔“ (نبی) اس نے مجھے

بِقَارِهِ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِثْلِي
الْجُهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا
بِقَارِهِ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي،
فَقَالَ: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ
الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ)
(العلق: 2) "فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ
خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي
فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوَغُ، فَقَالَ لَخَدِيجَةَ
وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ
خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ
لَتَصِلَ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلَ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ،
وَتَقْرَى الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ،
فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ
بْنَ أَسَدٍ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ
أَمْرًا تَنْصَرُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ
الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا
شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ،
فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنْ ابْنِ
أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟
فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبْرَ مَا
رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ
اللَّهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدْعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ
حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

پکڑ کے زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کے بولا "پڑھیے!" میں
نے اس سے دوبارہ کہا "میں نہیں پڑھوں گا۔" اس فرشتے
نے دوبارہ مجھے زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کر بولا "پڑھیے!"
میں نے پھر کہا "میں نہیں پڑھوں گا" اس نے تیسری دفعہ
پھر زور سے بھینچا اور بولا: "ترجمہ کنز الایمان: پڑھو اپنے
رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک
سے بنایا۔ (پ ۲۹ المذثر آیت ۵) پھر نبی ﷺ
واپس روانہ ہوئے آپ کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو چکی
تھی۔ جب آپ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر
میں تشریف لائیں تو فرمایا: "مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو،"
"مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو"، پھر جب آپ کی طبیعت
پُر سکون ہوئی تو آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سارا
ماجر ا سنایا، اور فرمایا: "مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے" تو سیدہ
خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: "ہرگز نہیں، اللہ کی قسم،
اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہ ہونے دے گا۔ کیونکہ آپ
صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں محتاجوں
کی حاجت روائی کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں اور حوادث
میں مدد کرتے ہیں۔" سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا،
آپ ﷺ کو اپنے چچا زاد بھائی، ورقہ بن نوفل، کے
پاس لے گئیں۔ یہ دور جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے
تھے اور عبرانی زبان میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کے
پاس انجیل کا کچھ حصہ، عبرانی زبان میں، تحریری شکل میں
محفوظ تھا۔ اس وقت ورقہ، نہایت عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور
ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُخْرِجِيَهُمْ. قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا عُودِي، وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَدَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةً أَنْ تُؤْفَى، وَفَتَرَ الْوَحْيَ

عنها نے ان سے کہا: ”اے میرے چچا زاد! اپنے بھتیجے کی بات سنئے۔“ ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: ”بھتیجے آپ کے ساتھ کیا بات ہو چکی ہے؟“ آپ ﷺ نے انھیں ساری بات بیان فرمادی، یہ سن کر ورقہ بولے: ”یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ اے کاش! میں اب جوان ہوتا، اور کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ (ﷺ) کی قوم، آپ (ﷺ) کو نکلنے پر مجبور کر دے گی۔“ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا یہ لوگ مجھے نکلنے پر مجبور کر دیں گے۔“ ورقہ نے کہا: ”جی ہاں! آپ کی طرح، جب کبھی کوئی بھی نبی آیا تو ہمیشہ اس کی مخالفت کی گئی۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو آپ (ﷺ) کی بھرپور مدد کروں گا۔“ اس واقعہ کے کچھ مدت بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور نزول وحی کا سلسلہ رک گیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما نزول وحی کے رکنے کا ذکر کرتے ہوئے، نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ”ایک روز میں کہیں جا رہا تھا کہ اسی اثناء آسمان کی جانب سے ایک آواز سنائی دی۔ میں نے نظر اٹھا کے دیکھا تو جو فرشتہ غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، وہی فرشتہ زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ میں اسے دیکھ کر مرعوب ہوا اور گھر واپس آ گیا۔ (اور کہا) مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو، مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ترجمہ کنز الایمان: اے بالا پوش

قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: "بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي" فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ) (المدثر: 2) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجُزَ فَاهْجُرْ) (المدثر: 5). فَخَبِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابِعُهُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَأَبُو صَالِحٍ، وَتَابِعَةُ هِلَالُ بْنُ
رَدَّادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ يُوسُفُ، وَمَعْمَرُ بْنُ إِدْرِهَ

اور ہنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی
ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور
رہو۔ (پ ۲۹ المدثر آیت ۵)۔ حضرت جابر رضی اللہ
عنه بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نزول وحی کا سلسلہ شروع
ہو گیا۔ ایک روایت میں یونس اور معمر نامی راوی نے لفظ
(فوادہ کی جگہ) بوادرہ روایت کیا ہے۔

4 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي
عَائِشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ
لِتَعَجَّلَ بِهِ) (القيامة: 16) قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَاجِلُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً،
وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا
أَحَرُّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا، وَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا
أَحَرُّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ
شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ
لِتَعَجَّلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) (القيامة:
17) قَالَ: جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأُهُ: (فَإِذَا
قَرَأْتَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) (القيامة: 18) قَالَ:
فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ: (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ)
(القيامة: 19) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ، فَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت
ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی
جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔
(پ ۲۹ القیامت آیت ۱۶) مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے
ارشاد فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے وقت جلدی
یاد کرنے کے لیے اپنی زبان مبارک کو بہت تیزی سے
حرکت دیتے تھے۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
لوگوں سے فرمایا) میں تمہیں اپنے ہونٹوں کو حرکت دے
کے دکھاتا ہوں کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہونٹوں کو
حرکت دیتے تھے سعید بن جبیر فرماتے ہیں، میں آپ کو
ہونٹوں کو حرکت دے کے دکھاتا ہوں۔ بالکل اسی طرح
جیسے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہونٹوں کو
حرکت دیتے ہوئے دیکھا تھا۔ (سیدنا ابن عباس،
فرماتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ اپنی زبان کو حرکت
دیتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ
کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی
میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس

أَتَاكَ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ

کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ (پ ۲۹
القیامت آیت ۱۶-۱۷) (سیدنا ابن عباس تفسیر فرماتے
ہیں اس آیت میں) ”جمع کرنے“ سے مراد نبی ﷺ
کے سینہ اقدس میں قرآن مجید کو محفوظ کرنا ہے اور ”پڑھنے“
سے مراد آپ ﷺ میں تلاوت کلام پاک کی مہارت
پیدا کرنا ہے۔ (مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”ترجمہ
کنز الایمان: پھر بے شک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر
فرماتا ہمارے ذمہ ہے۔ (پ ۲۹ القیامت آیت ۱۹)۔“
(سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما تفسیر فرماتے ہیں) یعنی
اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ (مزید ارشاد باری تعالیٰ
ہے) (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تفسیر فرماتے ہیں)
یعنی تمہارا تلاوت قرآن ہمارے ذمہ ہے۔ (حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) اس آیت کے نزول کے
بعد جب کبھی حضرت جبرائیل امین آتے تو نبی ﷺ غور
سے سنتے۔ پھر جب حضرت جبرائیل امین تشریف لے
جاتے تو نبی ﷺ اسی طرح پڑھتے جیسے حضرت جبرائیل
امین نے پڑھ کر سنائی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
نبی ﷺ سب سے زیادہ سخی انسان تھے، ماہ رمضان
المبارک میں آپ ﷺ زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے
جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام،
رمضان المبارک کے مہینے میں روزانہ رات کے وقت

5 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا
بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا
يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، نَحْوَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ

النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ. وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ. فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخُبَرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ 6 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ

قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرْقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَفِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ، وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ: أَتَيْكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا، فَقَالَ: أَذْنُوهُ مِثِّي، وَقَرَّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَلْتُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِبُوهُ. فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْتُرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ. ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فَيَكُم؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو

آپ سنی پینہ کی بارگاہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور آپ سنی پینہ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ آپ سنی پینہ ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: ”جس زمانے میں نبی سنی پینہ نے ابوسفیان اور کفار قریش کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ کیا تھا، انہی دنوں شام کے ایک تجارتی سفر کے دوران ہرقل نے ہمیں اپنے دربار میں طلب کیا۔ ہرقل ان دنوں ایلیم میں قیام پذیر تھا۔ ہم وہیں اس کے دربار میں حاضر ہوئے اس وقت ہرقل کے ساتھ رومی حکومت کے عمائدین بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرقل نے ہمیں دربار میں حاضری کی اجازت دی اور ایک ترجمان بلوایا اور ہم سے پوچھا: ”جن صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، نسبتی اعتبار سے تم میں سے کون، ان کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔“ ہرقل نے حکم دیا، اس شخص کو میرے قریب کر دیا جائے اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے بٹھا دیا جائے۔“ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اس کے ساتھیوں سے کہو: ”میں اس شخص سے، ان صاحب کے متعلق سوالات کرنے لگا ہوں جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اگر یہ میرے کسی سوال کا غلط جواب دے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔“ ابوسفیان فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم! اگر مجھے اس بات پر شرم محسوس نہ ہوتی کہ

نَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: أَيْزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ: فَهَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخَطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا. وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا. قَالَ: وَلَمْ تُمَكِّبِي كَلِمَةً أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ: الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَالٌ، يَنْأَلُ مِنَّا وَنَنْأَلُ مِنْهُ. قَالَ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرَكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ. فَقَالَ لِلتَّوْجَمَانِ: قُلْ لَهُ: سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ، فَذَكَرْتَ أَنَّ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ

میرے ساتھی، میری کسی بات کو جھٹلا سکتے ہیں تو میں نبی ﷺ کے متعلق ضرور وہاں جھوٹ بولتا۔“ ہرقل نے مجھ سے سب سے پہلا سوال یہ کیا ”ان کا نسب کیا ہے؟“ میں نے جواب دیا: ”وہ ہم میں عالی نسب شمار کیے جاتے ہیں۔“ ہرقل نے پوچھا: ”کیا اس سے پہلے بھی تم سے کسی نے یہ بات کہی تھی؟ (یعنی دعویٰ نبوت کیا؟)“ میں نے جواب دیا: ”نہیں!“ ہرقل نے پوچھا: ”ان کے پیروکار امیر ہیں، یا غریب لوگ ہیں؟“ میں نے جواب دیا: ”غریب لوگ ہیں“ ہرقل نے پوچھا: ”ان کے پیروکاروں کی تعداد میں زیادتی ہو رہی ہے یا کمی ہو رہی ہے؟“ میں نے جواب دیا: ”اضافہ ہو رہا ہے۔“ ہرقل نے پوچھا: ”ان کے دین میں داخل ہو جانے کے بعد کبھی کسی شخص نے ناراض ہو کر اس دین کو چھوڑا ہے؟“ میں نے جواب دیا: ”نہیں۔“ ہرقل نے پوچھا: ”انہوں نے کبھی تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی؟“ میں نے جواب دیا: ”ویسے تو ہمارا ان کے ساتھ صلح کا معاہدہ جاری ہے لیکن کچھ معلوم نہیں آگے جا کے وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں یا نہیں۔“ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا (پوری گفتگو کے دوران) میں صرف ایک یہی بات کہہ سکتا تھا (جو خلاف واقعہ تھی)۔ ہرقل نے مجھ سے پوچھا: ”کیا تمہاری ان کے ساتھ جنگ ہوئی ہے؟“ میں نے جواب دیا: ”جی ہاں!“ ہرقل نے پوچھا: ”پھر کیا نتیجہ نکلا؟“ میں نے جواب دیا: ”برابر برابر، کبھی ان کا پلہ بھاری رہا، کبھی ہمارا۔“ ہرقل نے پوچھا:

قَبْلَهُ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتِيهِ يَقُولُ قِيلَ قَبْلَهُ.
وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ.
فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ
مَلِكٍ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ.
وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ
أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، فَقَدْ أَعْرِفُ
أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَنْدَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ
اتَّبَعُوهُ أَمْ ضَعَفَاءُ هُمْ، فَذَكَرْتَ أَنَّ
ضَعَفَاءَ هُمْ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ.
وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَذَكَرْتَ
أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتَّى
يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُ أَحَدٌ سَخَطَهُ لِدِينِهِ بَعْدَ
أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ
الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بِشَاشَتِهِ الْقُلُوبَ.
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ
الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ،
فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا
تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ
الْأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ
وَالْعَفَافِ، فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَبْلُغُ
مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ
خَارِجٌ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَلِي
أَعْلَمُ أَلِي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّصْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ

”وہ تم سے کیا باتیں بیان کرتے ہیں؟ میں نے کہا: ”وہ
کہتے ہیں۔ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ
کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اپنے آباؤ اجداد کے عقائد چھوڑ دو،
وہ ہمیں نماز، حج بولنے، پاک دامنی، صلہ رحمی کی ہدایت
کرتے ہیں۔“ ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے
کہو: میں نے تم سے ان کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم
نے کہا، وہ تمہارے درمیان عالی نسب شمار کیے جاتے
ہیں۔ رسولوں کو اسی طرح اپنی قوم کے نسب میں مبعوث کیا
جاتا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا، کیا تم میں سے کسی اور
نے بھی یہ دعویٰ کیا؟ تو تم نے جواب دیا: نہیں! سوا اگر کسی
اور نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ سوچتا کہ یہ صاحب بھی
ایک ایسا دعویٰ کر رہے ہیں جو ان سے پہلے کیا گیا ہے۔ پھر
میں نے تم سے سوال کیا، ”ان کے آباؤ اجداد میں کوئی
بادشاہ گزرا ہے؟“ تو تم نے جواب دیا: ”نہیں۔“ میں نے
سوچا کہ اگر ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو
میں یہ کہتا کہ وہ اپنے اجداد کی سلطنت کے خواہشمند ہیں۔
پھر میں نے تم سے پوچھا: ”ان کے دعویٰ نبوت کرنے سے
پہلے تم انہیں جھوٹا سمجھتے تھے؟“ تو تم نے اس کا بھی انکار
کیا۔ یہ بات بہ آسانی سمجھ آتی ہے کہ ایک شخص اگر لوگوں
کے متعلق جھوٹ بولنے سے بچتا ہے تو وہ اللہ کے متعلق
کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔“ پھر میں نے تم سے پوچھا:
”ان کے پیروکار امیر لوگ ہیں یا غریب؟“ تو تم نے
جواب دیا: ”ان میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں۔“ اور
غریب لوگ ہی انبیاء کرام کی پیروی کرتے ہیں۔ پھر میں

كُنْتُ عِنْدَهُ لَعَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ. ثُمَّ دَعَا
بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي بَعَثَ بِهِ دَحِيَّةً إِلَى عَظِيمِ بَصْرَى،
فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ، فَقَرَأَ إِذَا فِيهِ "بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ: سَلَامٌ عَلَى مَنْ
اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ
الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلِمًا، يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ
مَرَّتَيْنِ، فَإِن تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ
الْأَرِيسِيِّينَ" وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى
كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا
اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا
اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) قَالَ أَبُو سُفْيَانَ :
فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ، وَفَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ،
كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ
وَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا:
لَقَدْ أَمَرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ
بَنِي الْأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيُظْهِرُ
حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَ ابْنُ
النَّاطُورِ، صَاحِبُ إِيْلِيَاءَ وَهَرَقْلَ، سُقْفًا عَلَى
نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ
إِيْلِيَاءَ، أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيثَ النَّفْسِ، فَقَالَ
بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: قَدْ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ، قَالَ

نے تم سے پوچھا: "ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی
ہے؟" تو تم نے جواب دیا: "ان کی تعداد بڑھ رہی ہے۔"
ایمان کا معاملہ بھی اسی طرح ہے، وہ کامل ہونے تک
مسلل بڑھتا رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: "کیا
کبھی کسی نے ان کا دین قبول کرنے کے بعد تاراش ہو
کے ان کا دین ترک کیا ہے؟" تم نے اس کا جواب دیا،
نہیں۔ اور "ایمان کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جب ایمان
کی تازگی دل میں گھر کر جائے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا:
"کیا انہوں نے کبھی تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی؟" تم
نے جواب دیا: "نہیں۔" انبیاء کرام کبھی بھی وعدہ خلافی
نہیں کرتے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: "وہ تمہیں کن
باتوں کا حکم دیتے ہیں؟" تو تم نے جواب دیا: "وہ اللہ
تعالیٰ کی عبادت کرنے، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے،
بتوں کی پوجا سے باز رہنے، نماز پڑھنے، سچ بولنے اور
پاک دامنی اختیار کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔" اگر یہ
تمام باتیں سچ ہیں تو جلد میرے قدموں کے نیچے کی جگہ
کے بھی مالک بن جائیں گے۔ مجھے یہ بات معلوم تھی کہ ان
کی بعثت کا زمانہ آئے گا لیکن مجھے یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ
تمہارے اندر مبعوث ہوں گے۔ اگر مجھے ان تک پہنچنے کا
یقین ہوتا تو سفر کی تکالیف برداشت کر کے ان کی زیارت
کے لیے حاضر ہوتا اور اگر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا
تو ان پاؤں دھونے کو اپنے لیے شرف سمجھتا۔ پھر ہرقل نے
نبی ﷺ کا وہ مکتوب مبارک منگوا یا۔ جو نبی ﷺ نے
حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے "بصری" کے

ابْنُ النَّاطُورِ: وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَاءً يَنْظُرُ فِي
النُّجُومِ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ: إِنْ رَأَيْتُ
الْلَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ
قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَحْتَرِنُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالُوا:
لَيْسَ يَحْتَرِنُ إِلَّا الْيَهُودُ، فَلَا يُهَمُّكَ شَأْنُهُمْ،
وَكَتَبَ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ، فَيَقْتُلُوا مَنْ
فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ، فَبَيَّنَّا لَهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ، أُتِيَ
هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أُرْسِلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانٍ يُخْبِرُ عَنْ
خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا
اسْتَعْمَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ: اذْهَبُوا فَانظُرُوا
أَمْحَتَيْنِ هُوَ أَمْ لَا، فَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَخَدَّوْهُ أَنَّهُ
مُحْتَرِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ، فَقَالَ: هُمْ
يَحْتَرِنُونَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَذَا مُلْكُ هَذِهِ
الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ، ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبِ
لَهُ بِرُومِيَّةَ، وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ، وَسَارَ
هِرَقْلُ إِلَى حِمَصَ، فَلَمَ يَوْمَ حِمَصَ حَتَّى أَتَاهُ
كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُؤَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى
خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ نَبِيٌّ،
فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةِ لَهُ
يَحْمِصَ، ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَعُلِقَتْ، ثُمَّ أَظْلَعَ
فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ
وَالرُّشْدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ، فَتَبَايَعُوا هَذَا
النَّبِيَّ، فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمْرِ الْوَحْشِ إِلَى
الْأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِقَتْ، فَلَمَّا رَأَى

گورز کو بھجوا دیا تھا اور "بصری" کے گورز نے وہ مکتوب
مبارک ہرقل کو بھجوا دیا تھا۔ اس خط کو پڑھا گیا تو اس کا
مضمون یہ تھا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور
نہایت رحم والا ہے اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے
رسول، محمد (ﷺ) کی جانب سے دم کے حاکم ہرقل
کے نام ہدایت کی پیروی کرنے والا ہمیشہ سلامت رہے۔
اما بعد! میں تمہیں دعوتِ اسلام دیتا ہوں۔ اگر تم اسلام
قبول کر لیتے ہو تو سلامت رہو گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں
دو گنا اجر عطا فرمائے گا، لیکن اگر تم اسلام قبول نہیں کرتے تو
تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمے ہوگا جب ہرقل
اپنے تاثرات بیان کر چکا اور مکتوب مبارک کا مضمون سن کر
فارغ ہوا تو دربار میں چہ می گوئیاں شروع ہو گئیں حتیٰ کہ ان
آوازوں کا شور بلند ہوا تو ہمیں دربار سے باہر نکال دیا
گیا۔ دربار سے باہر نکلتے ہوئے میں نے اپنے ایک ساتھی
سے کہا: "ابو کبشہ کے بیٹے نبی ﷺ اب اس مرتبے تک
پہنچ گئے ہیں کہ بنو اصف (یعنی اہل شام) کا بادشاہ بھی ان
سے خوفزدہ ہے۔" اس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ
نبی ﷺ عنقریب غالب آجائیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے دولتِ اسلام سے مالا مال فرمایا۔ (اس روایت
کے ایک راوی ابن شہاب زہری کہتے ہیں) اس وقت
ایلیاء کا گورز، ابن ناطور نامی ایک شخص تھا، جو ہرقل کا
دوست اور ملک شام میں بسنے والے عیسائیوں کا مذہبی
رہنما بھی تھا ابن ناطور نے بتایا۔ ان دونوں (جب ہرقل
ایلیاء آیا ہوا تھا) ایک دن صبح بڑا پریشان نظر آیا۔ کسی

هَرَقْلُ نَفَرَتْهُمْ. وَأَيُّسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ:
رُخْوَهُمْ عَلَى. وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي أَيْفًا
أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ. فَقَدْ رَأَيْتُهُ
فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ. فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ
شَأْنِ هَرَقْلَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ
وَيُونُسُ وَمَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

مصاحب نے پوچھا: ”آپ کچھ پریشان دکھائی دے
رہے ہیں“، ابن ماطور کہتے ہیں۔ ہرقل علم نجوم میں مہارت
رکھتا تھا، اس نے درباری کا جواب دیا: آج رات ستاروں
کے مشاہدے کے دوران یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ، ختنہ
کروانے کا رواج جس قوم میں ہے، ان کا بادشاہ ظاہر
ہو چکا ہے۔ آج کل کون سی قوم میں ختنہ کروانے کا رواج
ہے؟ درباریوں نے جواب دیا: ”یہ رواج صرف یہودیوں
میں ہے، اور ان سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ آپ
مملکت کے تمام شہروں میں یہ شاہی فرمان بھیجا دیں کہ وہاں
بننے والے، تمام یہودیوں کو تہ تیغ کر دیا جائے۔“ (ابن
ماطور کہتے ہیں) انہی ایام میں عسان کے حاکم نے ایک
آدمی کو ہرقل کے دربار میں بھیجا جو نبی مسیحیہ کے متعلق
خاصی معلومات رکھتا تھا۔ جب اس نے اپنی معلومات ہر
قل کے سامنے بیان کیں تو ہرقل نے حکم دیا۔ ”جا کے
دیکھو، یہ شخص ختنہ شدہ ہے یا نہیں؟“ ان لوگوں نے اس
شخص کو دیکھ کر ہرقل کو بتایا: یہ شخص ختنہ شدہ ہے۔ ہرقل
نے اس شخص سے عربوں کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا:
عرب ختنے کرواتے ہیں۔ تو ہرقل بولا: وہ اسی قوم کا بادشاہ
ہوگا جس کا ظہور ہوا ہے۔ پھر ہرقل نے رومیہ میں موجود
اپنے ایک دوست کو خط لکھا۔ جو ہرقل کی طرح علم نجوم کا بڑا
ماہر تھا۔ ہرقل خود وہاں سے حمص روانہ ہو گیا۔ حمص پہنچنے
کے کچھ دن بعد رومیہ کے ماہر نجوم کا جوابی خط موصول ہوا۔
جس میں اس ماہر نجوم نے ہرقل کی اس رائے سے اتفاق
کیا تھا کہ نبی آخر الزمان مسیحیہ دنیا میں تشریف لا چکے

ہیں اور آپ ﷺ نبی برحق ہیں۔ ہر قل نے سلطنت کے
عمائدین کو اپنے محل میں بلایا۔ اور باہر نکلنے کے تمام
دروازے بند کروا دیے۔ پھر اس نے عمائدین سے خطاب
کرتے ہوئے ان سے پوچھا: ”اے اہل مدینہ! کیا تم
کامیابی اور ہدایت پانا چاہتے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ
تمہارے مملکت باقی رہے؟ تو نبی ﷺ کے دستِ اقدس
پر بیعت کرلو۔ (یہ تجویز سنتے ہی تمام عمائدین) وحشی
گدھوں (نیل گائے) کی طرح بدک کردروازوں کی
جانب بھاگے، جو بند تھے، ہر قل نے جب ان کا یہ طرز عمل
دیکھا تو ایمان لانے سے مایوس ہو گیا۔ اس نے حکم جاری
کیا۔ ان کو میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر اس نے کہا: ”میں
نے یہ بات صرف اس لیے کہی تھی تاکہ تمہارے دین کی
مضبوطی و پختگی کا اندازہ لگا سکوں، میں نے دیکھ لیا ہے۔“
وہ سب سجدہ ریز ہو گئے اور اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ ہر قل
کی آخری حالت یہ تھی۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہبہ کا بیان اس کی فضیلت

اور اس کی ترغیب

ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے مسلمان عورتو! تم
میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کی جانب سے آنے والی
کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا ایک پایہ ہی کیوں

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْهَبَةِ وَفَضْلِهَا

وَالْتَّحْرِيزُ عَلَيْهَا

1- بَابُ الْهَبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيزُ عَلَيْهَا

7- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

ذُئْبٍ، عَنِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً

يَحَارَتُهَا، وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةٍ

نہ ہو۔“

8 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْيسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنُ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ، ثُمَّ الْهَلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ، فَقُلْتُ يَا خَالَةَ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: "الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَانَتْ لَهُمْ مَنَاجِحٌ، وَكَانُوا يَمْتَنِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَائِنِهِمْ، فَيَسْقِينَا"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے، انہوں نے اپنے بھانجے عروہ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ہم لوگ پہلی کا چاند دیکھتے تھے پھر اگلی پہلی کا چاند دیکھتے تھے پھر اگلی پہلی کا چاند دیکھتے تھے پھر اس سے اگلی پہلی کا چاند دیکھتے تھے یہ دو مہینے بن جاتے ہیں لیکن اس دوران نبی ﷺ کے کسی بھی گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ عروہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: خالہ جان! آپ لوگ گزارا کیسے کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: دو سیاہ چیزوں کے ذریعے، یعنی پانی اور کھجور۔ البتہ نبی ﷺ کے پڑوس میں کچھ انصاری رہتے تھے ان کی کچھ بکریاں تھیں وہ کبھی بکریوں کا دودھ، دودھ کر، نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔ تو نبی ﷺ وہ دودھ ہمیں پلا دیتے تھے۔

تھوڑی چیز ہبہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اگر مجھے ایک دستی یا ایک پائے کی دعوت دی جائے تو میں اسے بھی قبول کر لوں گا اور اگر مجھے ایک دستی اور ایک پایہ ہدیہ بھیج دیا جائے تو میں اسے بھی قبول کر لوں گا۔

جو شخص اپنے ساتھیوں کو ہبہ کرنے کے لیے کہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

2- بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْهَبَةِ

9 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

3- بَابُ مَنْ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

-8- سنن ابن ماجہ: 4145، مسند امام احمد بن حنبل: 9238، السنن الکبریٰ للبیہقی: 11722

-9- مسند امام احمد بن حنبل: 9481، السنن الکبریٰ للنسائی: 6609، مسند اسحاق بن راہویہ: 202

وَسَلَّمَ: اِطْرَبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْبًا

ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھ میرے ہمراہی

10 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو

عَسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ
إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَارٌ،
قَالَ لَهَا: مَرِي عَيْنُكَ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَغْوَادَ الْيَنْبَرِ
، فَأَمَرْتُ عَبْدَهَا، فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الظَّرْفَامِ
فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا، فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ قَضَاهُ، قَالَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ، فَجَاءَهَا بِهِ،
فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَهُ
حَيْثُ تَرَوْنَ

11 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رَجُلٍ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي
طَرِيقِ مَكَّةَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُخْرِمُونَ، وَأَنَا غَيْرُ مُخْرِمٍ،
فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحَشِيًّا، وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ
نَعْلِي، فَلَمَّ يُؤَذِّنُونِي بِهِ، وَأَحْبَبُوا لَوْ آتَى أَبْصَرْتُهُ،
وَالْتَفَتُ، فَأَبْصَرْتُهُ فَقُفْتُ إِلَى الْفَرَسِ،
فَأَسْرَجْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُ، وَنَسِيتُ الشَّوْطَ وَالرُّفْحَ

حضرت اہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ نے مہاجرین سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کو
پیغام بھیجا اس کا غلام بچہ تھا آپ نے اسے یہ حکم دیا کہ
اپنے غلام سے یہ کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر بنائے۔
اس عورت نے اپنے غلام کو ہدایت کی وہ گیا اور جگہ سے
گڑیاں کاٹ کر لے آیا۔ اس نے نبی ﷺ کے لیے منبر
تیار کیا، جب اس نے یہ مکمل کر لیا تو اس عورت نے
نبی ﷺ کو پیغام عرض کیا کہ اس بڑے نے کام مکمل کر لیا
ہے۔ نبی ﷺ نے حکم فرمایا اسے میرے پاس بھیج دو
لوگ وہ منبر لے کر حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے اسے اٹھوا
کر وہاں رکھوا دیا جہاں اب تم اسے دیکھتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: ایک روز میں
نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ
بیٹھا ہوا تھا، یہ مکہ جاتے ہوئے راستے میں پڑاؤ کی بات
ہے۔ نبی ﷺ نے ہم سے آگے کسی جگہ پر قیام فرما
ہوئے تمام لوگ احرام کی حالت میں تھے، میں احرام میں
نہیں تھا ان لوگوں نے ایک نعل گائے کو دیکھا میں اس
وقت اپنا جوتا ٹھیک کر رہا تھا۔ انہوں نے مجھے اس کے
متعلق بتایا لیکن ان کی یہ خواہش تھی کہ میں اسے دیکھ لوں
جب میں نے توجہ کی تو میں نے بھی اسے دیکھ لیا میں اپنے
گھوڑے کی جانب بڑھا میں نے اس پر زین رکھی اور اس

فَقُلْتُ لَهُمْ: تَأْوِلُونِي السُّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لَا
وَاللَّهِ، لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِّنْهُ، فَغَضِبْتُ، فَانْزَلْتُ،
فَأَخَذْتُهُمَا، ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ
فَعَقَرْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ
يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ
حُرْمٌ، فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَصْدَ مَعِيَ، فَأَخَذَكُنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَنَا عَنْ
ذَلِكَ، فَقَالَ: مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ،
فَنَآوَلْتُهُ الْعَصْدَ، فَأَكَلَهَا حَتَّى نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ،
فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر سوار ہو گیا مجھے کوڑا اور نیزہ اٹھانا یاد نہیں رہا میں نے
اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے کوڑا اور نیزہ پکڑا دو۔ انہوں
نے کہا: نہیں۔ اللہ کی قسم! ہم اس میں تمہاری کوئی مدد نہیں
کریں گے۔ مجھے غصہ آیا میں نیچے اترا میں نے ان دونوں
چیزوں کو اٹھایا اور اس نیل گائے کے پیچھے گیا اور اسے زخمی
کیا پھر اسے پکڑ کر لے آیا۔ جب اس کو ذبح کر لیا گیا تو
لوگوں نے اسے کھانا شروع کر دیا بعد میں انہیں اس کے
کھانے کے متعلق شبہ ہوا کیونکہ وہ احرام میں تھے ہم لوگ
وہاں سے روانہ ہوئے میں نے اس کے شانے کا گوشت
اٹھا کر رکھ لیا۔ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آ پہنچے اور ہم
نے آپ سے اس کے متعلق عرض کی: آپ نے دریافت
فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کا گوشت ہے؟ میں نے
شانے کا وہ گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے
اسے تناول فرمایا اور مکمل تناول فرما لیا۔ یہی روایت ایک
اور سند سے بھی مروی ہے۔

جو شخص پانی مانگے

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
نبی ﷺ نے فرمایا پلاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ ہمارے ہاں ہمارے اس گھر میں تشریف لائے
آپ نے پینے کے لیے کچھ طلب فرمایا ہم نے آپ کے
لیے اپنی بکری کا دودھ دہ لیا۔ پھر اپنے اس کنویں سے
اس میں کچھ پانی ملایا وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بائیں جانب

4- بَابُ مَنْ اسْتَسْقَى
وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: اسْقِنِي

12- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طَوَالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا هَذِهِ فَاسْتَسْقَى، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً
لَنَا، ثُمَّ شَبَّثَهُ مِنْ مَاءِ بَيْتِنَا هَذِهِ، فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبُو

بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ مُجَاهَهُ. وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ، فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ. ثُمَّ قَالَ: الْإِيْمَنُونَ الْإِيْمَنُونَ، إِلَّا فَيَتَنُوا قَالَ أَنَسٌ: فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ، لَلَّاتُ مَرَّاتٍ

حاضر تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے سامنے حاضر تھے اور آپ کے داہنی جانب ایک اعرابی تھا، جب آپ نوش فرما کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یہ حضرت ابو بکر! اس جانب بیٹھے ہوئے ہیں نبی ﷺ نے اپنا بچا ہوا اس اعرابی کو دیا اور فرمایا: داہنی جانب والا پہلے ہوگا، داہنی جانب والا پہلے ہوگا یاد رکھنا! داہنی جانب والے کو پہلے دیا کرو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔ یہ بات حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

شکار کا ہدیہ قبول کرنا

نبی ﷺ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شانے والا گوشت قبول فرمایا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ”مرا الظہران“ میں ہم لوگ ایک خرگوش کے تعاقب میں بھاگے لوگوں نے اس کے پیچھے جانے کی کوشش کی لیکن تھک گئے میں نے اسے پکڑ لیا میں اسے لے کر حضرت ابو ظہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے اسے ذبح کیا اور انہوں نے اس کی پشت کا گوشت یا شاید رانوں کا گوشت نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ ایک روایت میں یہ لفظ کسی شبہ کے بغیر ہے کہ رانیں بھیجیں جسے آپ ﷺ نے قبول کر لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا نبی ﷺ نے اسے

5- بَابُ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ

وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَصَدَ الصَّيْدِ

13 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أَنْفَجْنَا أَرْنبًا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ، فَلَغَبُوا، فَأَذْرَكُهَا، فَأَخَذُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فُجْذِيهَا - قَالَ: فَخَذَّيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ - فَقَبِلَهَا، قُلْتُ: وَآكَلَ مِنْهُ، قَالَ: وَآكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ

تناول فرمایا تھا؟ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اسے
تناول فرمایا تھا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے
اسے قبول کر لیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت
صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے
ہیں: انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کا
گوشت پیش کیا آپ اس وقت ”ابواء“ یا شاید ”وذان“
کے مقام پر تھے آپ نے اسے واپس کر دیا جب آپ
نے ان کے چہرے پر افسوس کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم
نے یہ اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ اس وقت ہم احرام میں
ہیں۔

ہدیہ قبول کرنا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں
لوگ اپنے تحائف پیش کرنے کے لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کی باری دن کا انتظار کیا کرتے تھے وہ اس کے
ذریعے نبی ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خالہ سیدہ ام
حفیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ
پنیر، گھی اور گوہ پیش کئے۔ نبی ﷺ نے پنیر اور گھی تو
تناول فرمایا لیکن گوہ کا گوشت نہیں کھایا آپ نے اسے

14- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ
الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ أَهْدَى
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحُشِيًّا
وَحَوْيًا بِالْأَبْوَاءِ، أَوْ يَوْذَانَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا
فِي وَجْهِهِ، قَالَ: أَمَا إِنَّا لَمُ نَرُدُّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ

6- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

15 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا

عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتُهُمْ
يَوْمَ عَائِشَةَ، يَبْتَغُونَ بِهَا - أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ -
مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

16 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

جَعْفَرُ بْنُ إِيَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهْدَتْ
أُمُّ حَفِيدٍ خَالَתُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضْبًا، فَآكَلَ النَّبِيُّ

15- صحیح مسلم: 2441، جامع ترمذی: 3879، سنن نسائی: 3951، سنن الکبریٰ للبیہقی: 11723، مسند اسحاق بن راہویہ: 809

16- صحیح مسلم: 1947، سنن ابوداؤد: 3793، معجم الکبیر للطبرانی: 12400

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالشَّنَنِ
وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقْدُرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَكَلَ
عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَوْ
كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

17 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا
مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ
بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ: أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ قِيلَ
صَدَقَةٌ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا، وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ
قِيلَ هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَأَكَلَ مَعَهُمْ

18 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: تُصَدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ، قَالَ:
هِيَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

19 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ،
قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، وَأَنَّهُمْ
اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا، فذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ناپسند فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
کرتے ہیں، گوہ کا گوشت نبی ﷺ کے دسترخوان پر
کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتا تو نبی ﷺ کے دسترخوان پر
اسے نہ کھایا جاتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں جب کوئی کھانا پیش کیا
جاتا تو نبی ﷺ یہ دریافت فرمایا کرتے تھے کہ یہ تحفہ
ہے یا صدقہ ہے۔ اگر یہ عرض کی جاتی کہ صدقہ ہے تو آپ
اپنے ساتھیوں سے فرماتے: تم اسے کھا لو لیکن آپ خود
اسے تناول نہ فرماتے، اگر یہ بتایا جاتا کہ ہدیہ ہے، تو آپ
اپنا دست مبارک آگے بڑھا کر ان لوگوں کے ساتھ اسے
تناول فرمالیتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا
تو عرض کی گئی کہ یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو بطور صدقہ دیا
گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ تھا لیکن
ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے
ہیں: انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اس کے
مالکوں نے اس کے دلاء کی شرط رکھی۔ اس بات کا ذکر
نبی ﷺ سے کیا گیا، آپ نے فرمایا: تم اسے خرید کر
آزاد کر دو کیونکہ دلاء کا حق آزاد کرنے والے کو ہوتا ہے۔
پھر بریرہ کو کچھ گوشت بطور ہدیہ دیا گیا تو آپ ﷺ سے

اَشْتَرِيهَا، فَاَعْتَقَهَا، فَاَلَمَّا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ
وَاهْدَى لَهَا حُمًّا، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: هَذَا تُصَدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ
وَحَيَّرْتُ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ؟
قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ زَوْجِهَا،
قَالَ: لَا أَكْرِى أَحْرًا أَمَّ عَبْدٌ

20 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ

أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ
حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، فَقَالَ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ، قَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ
بَعَثْتُ بِهِ أُمَّ عَطِيَّةَ، مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُ إِلَيْهَا
مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

7- بَابُ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى

بَعْضُ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

21- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ
يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهُمُ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ
صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا

22 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي،

عرض کی گئی کہ یہ تو بریرہ کو صدقہ دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ ہے، لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ پھر بریرہ کو کا اختیار دیا گیا۔ عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، اس کا خاوند شاید آزاد شخص تھا یا غلام تھا۔ شعبہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبدالرحمن سے اس کے خاوند کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں وہ آزاد تھا یا غلام تھا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے۔ انہوں نے عرض کی: نہیں! صرف کچھ گوشت ہے۔ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بکرے کا گوشت بھیجا ہے جو اس کے پاس صدقہ آیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ پہنچ چکا گیا۔

جب کوئی اپنے کسی دوست کو ہدیہ بھیجے اور بطور خاص اس کی کسی خاص بیوی کے ہاں بھیجے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ بطور خاص میری باری والے دن میں تحائف بھیجا کرتے تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میری ساتھی خواتین اکٹھی ہوئیں تو سیدہ اسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ حضور کیا تو آپ نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ، فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسُودَةُ، وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةً يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْرَجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، بَعَثَ صَاحِبَ الْهَدِيَّةِ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا: كَلِمِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، فَلْيُهْدِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلَتْهَا: فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: فَكَلِمِيهِ قَالَتْ: فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلَتْهَا: فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكَ، فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ، إِلَّا عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ

نبی ﷺ کی ازواج کے دو گروہ تھے۔ ان میں سے ایک گروہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جبکہ دوسرے گروہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نبی ﷺ کی دیگر ازواج تھیں۔ مسلمانوں کو یہ بات معلوم تھی کہ نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ محبت فرماتے ہیں۔ اس لیے ان میں سے جب کسی کو کوئی تحفہ بھیجنا ہوتا تھا تو وہ اسے اٹھا رکھتا تھا۔ جب نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں جلوہ فرما ہوتے تھے تو اس روز وہ تحفہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گروہ نے اس کے متعلق بات کی انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: آپ نبی ﷺ سے اس کے متعلق بات کریں کہ نبی ﷺ لوگوں کو یہ ہدایت فرمائیں کہ اگر کسی کو نبی ﷺ کو تحفہ بھیجنا ہو تو وہ بھیج دیا کرے آپ خواہ کسی بھی زوجہ محترمہ کے گھر پر ہوں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کی جو ان خواتین نے کی تھی، نبی ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا خواتین نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: آپ نے مجھ سے کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔ ان خواتین نے پھر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا آپ پھر نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کریں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی ﷺ انکے ہاں تشریف لائے تو

أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: إِنَّ
نِسَاءَكَ يَنْشُدُنَكَ اللَّهُ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ،
فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: يَا بِنْتِي أَلَا تُحِبِّينَ مَا أَحَبُّ؟
قَالَتْ: بَلَى، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ:
ارْجِعِي إِلَيْهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ، فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ
بِنْتَ جَحْشٍ، فَأَتَتْهُ، فَأَغْلَظَتْ، وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَ
كَ يَنْشُدُنَكَ اللَّهُ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ،
فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَازَلَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ قَاعِدَةٌ
فَسَبَّتْهَا، حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ، هَلْ تَكَلَّمُ، قَالَ:
فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَنَتْهَا،
قَالَتْ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
عَائِشَةَ، وَقَالَ: إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ
الْبُخَارِيُّ: الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ، يُذَكَّرُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ، عَنْ
هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ: كَانَ النَّاسُ يَتَخَرَّوْنَ
بِهَذَا يَأْهَمُ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ رَجُلٍ
مِنْ قُرَيْشٍ، وَرَجُلٍ مِنَ السَّوَالِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ،
قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنْتُ فَاطِمَةَ

انہوں نے اس کے متعلق آپ سے عرض کی تو آپ نے پھر
کوئی جواب نہ دیا۔ پھر ان خواتین نے سیدہ ام سلمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا آپ نے مجھے کوئی جواب ارشاد
نہ فرمایا۔ ان خواتین نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے دریافت کیا پھر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا
آپ پھر نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کریں اور اس
وقت تک عرض کریں جب تک وہ آپ کو جواب نہ دیں۔
جب نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ سلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے عرض کی تو نبی ﷺ نے
ان سے فرمایا عائشہ کے متعلق مجھے اذیت نہ دو کیونکہ صرف
عائشہ ایسی بیوی ہے کہ جب میں اس کے ساتھ لحاف میں
ہوتا ہوں تو مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
اس بات سے توبہ کرتی ہوں کہ آپ کو اذیت ہو۔ پھر ان
خواتین نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نبی ﷺ کی
صاحبزادی ہیں، کو بلایا اور انہیں نبی ﷺ کی خدمت
میں بھیجا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: آپ
کی ازواج آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہیں: آپ
ابوبکر کی صاحبزادی کے متعلق انصاف سے کام لیں۔ سیدہ
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے یہ بات کی تو
نبی ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی کیا تم اسے پسند نہیں
کرو گی جسے میں پسند کرتا ہوں، انہوں نے عرض کی: جی
ہاں! سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان خواتین کے پاس
واپس گئی اور انہیں اس کے متعلق بتایا، ان خواتین نے سیدہ

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: آپ دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں لیکن انہوں نے دوبارہ جانے سے انکار فرما دیا۔ پھر ان خواتین نے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کو بھیجا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سخت لہجے میں بات کی۔ انہوں نے کہا: آپ کی ازواج آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہیں، ابن ابی قحافہ کی صاحبزادی کے معاملے میں انصاف سے کام لیں، ان کی آواز بلند ہو گئی۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی سختی سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب دیکھنے لگے کہ یہ انہیں جواب دیں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر جب سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جواب دینا شروع کیا تو سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاموش ہو گئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب دیکھ کر فرمایا: یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کلام کا آخری حصہ جس میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی۔

کون سا تحفہ لوٹا یا نہیں جاسکتا

عزرہ بن ثابت انصاری بیان کرتے ہیں، ثمامہ بن عبد اللہ نے مجھے یہ بات بتائی جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبودی اور بتایا: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشبو کے تحفے کو لوٹا یا نہیں کرتے تھے۔ انہوں

8۔ بَابُ مَا لَا يَرُدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

23۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ،

حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاولَنِي طِيبًا، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ

نے یہ بھی بتایا: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ خوشبو کے تحفے کو لوٹا یا نہیں کرتے تھے۔

جن کے نزدیک غیر موجود ہبہ بھی جائز ہے

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کی خدمت میں ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان رونق افروز ہو گئے۔ پھر آپ نے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی، پھر آپ نے فرمایا: تمہارے بھائی تو بہ کرتے ہوئے تمہاری جانب آئے ہیں، میرا خیال ہے ہم ان کے قیدی نہیں واپس کر دیتے ہیں۔ تم میں سے جو شخص اپنی خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ ایسا کرے اور جو شخص اپنا حصہ وصول کرنا چاہے تو جیسے ہی اللہ تعالیٰ پہلا مال فنی عطا کرے گا ہم اسے ادائیگی کر دیں گے۔ تو لوگوں نے عرض کی: ہم اپنی خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔

ہبہ کا بدلہ لینا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہدیہ قبول فرما لیتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیتے تھے۔

الطَّبِيبُ قَالَ: وَزَعَمَ أَنَسٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّبِيبَ

9- بَابُ مَنْ رَأَى الْهَبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

24 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْيَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَمَرْوَانَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ، قَامَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُواَنَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيبَ ذَلِكَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيئُ اللَّهُ عَلَيْنَا، فَقَالَ النَّاسُ: طَيِّبْنَا لَكَ

10- بَابُ الْمُكَافَاةِ فِي الْهَبَةِ

25 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا، لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ، وَمُحَاضِرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

۱۱۔ بَابُ الْهَبَةِ لِلْوَلَدِ، وَإِذَا أُعْطِيَ

بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجْزُ

حَتَّى يَغْدِلَ بَيْنَهُمْ

وَيُعْطِيَ الْآخَرِينَ مِثْلَهُ،

وَلَا يُشْهَدُ عَلَيْهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُعْدِلُوا

بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَرْجِعَ

فِي عَطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالٍ وَلَدِهِ بِالتَّعْرُوفِ،

وَلَا يَتَعَدَّى " وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَقَالَ:

اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

26 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنََّّهُمَا

حَدَّثَا عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي

تَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا، فَقَالَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ تَحَلْتُ

مِثْلَهُ، قَالَ: لَا، قَالَ فَارْجِعْهُ

12۔ بَابُ الْإِشْهَادِ فِي الْهَبَةِ

27 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

اولاد کو ہبہ کرنا جب کوئی اپنی ایک اولاد کو کوئی چیز

دے تو یہ جائز نہیں ہے جب تک تمام اولاد کے

درمیان مساوات نہ کرے اور دوسروں کو بھی اس

کی مثل کوئی چیز نہ دے اور اس پر گواہ

بنانے کی حاجت نہیں ہے

نبی ﷺ فرماتے ہیں: اپنی اولاد کے درمیان

عطیہ دیتے ہوئے انصاف کرو۔ کیا والد کو یہ حق ہے کہ وہ

اپنا دیا ہوا عطیہ واپس لے اور وہ اپنی اولاد کے مال میں

سے مناسب طریقے سے کھائے اور اس میں حد سے نہ

بڑھے۔ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اونٹ خرید فرما کر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دے

دیا تھا اور فرمایا تھا تم اس کا جو چاہو کرو۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں ان کے والد انہیں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو تحفے

میں غلام دیا ہے، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے

اپنے سب بچوں کو اسی کی مثل تحفے کے طور پر دیا ہے۔

انہوں نے بتایا: نہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس

سے واپس لے لو۔

ہبہ کرنے میں گواہ بنانا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، وہ اس وقت منبر پر موجود تھے، میرے والد نے مجھے

التَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ عَلَى
الْيَمَنِيِّ يَقُولُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ
بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ
بِنْتُ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرْتَنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ
هَذَا، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوا بَيْنَ
أَوْلَادِكُمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ

ایک عطیہ دیا تو میری والدہ سیدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی
جب تک آپ اللہ کے رسول کو اس کا گواہ نہ بنائیں۔ وہ
نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں
نے اپنے اور عمرہ کے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے، انہوں نے
مجھے یہ کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ بناؤں، نبی ﷺ نے
دریافت فرمایا: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو اسی کی مثل
عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، نبی ﷺ نے
فرمایا: پھر اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے متعلق انصاف
کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ واپس آئے اور انہوں
نے اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

13- بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لِمَرْأَتِهِ

وَالْمَرْأَةُ لِرِزْوَجِهَا

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
الْعَزِيزِ: لَا يَزِجَعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِي
هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ:
فِيمَنْ قَالَ لَا مَرَأَتَهُ: هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكَ أَوْ
كُلَّهُ، ثُمَّ لَمْ يَمُكِّ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا
فَرَجَعَتْ فِيهِ، قَالَ: يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا، وَإِنْ
كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ
أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ، جَازَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَإِنْ طِبْنَ
لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ) (النساء: 4)

ابراہیم (نخعی) فرماتے ہیں: یہ جائز ہے۔ عمر بن
عبد العزیز فرماتے ہیں: یہ دونوں رجوع نہیں کر سکتے۔
نبی ﷺ نے اپنی ازواج سے یہ اجازت لی تھی کہ آپ
علاقت کے ایام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر
گزاریں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہبہ کو واپس
لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو تے کرنے کے بعد اسے
دوبارہ چاٹ لے۔ زہری فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی
سے یہ کہے: تم اپنے مہر کا کچھ حصہ یا اپنا پورا مہر معاف کر
دو اور پھر کچھ عرصے بعد وہ اسے طلاق دے اور وہ عورت
اس کے متعلق رجوع کرنا چاہے۔ زہری فرماتے ہیں: وہ
مرد اس عورت کو مہر ادا کرے گا اگر اس مرد نے اس عورت

کو دھوکہ دیا تھا لیکن اگر عورت نے اپنی خوشی کے ساتھ مرد کو مہر معاف کر دیا تھا اس میں مرد کی جانب سے کوئی دھوکہ نہیں تھا تو یہ جائز ہوگا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ۔ (پ ۴ النساء آیت ۴)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی ﷺ شدید علیل ہو گئے، آپ کی علالت بڑھ گئی تو آپ نے اپنی ازواج سے اجازت طلب فرمائی کہ آپ اپنی علالت کے ایام میرے گھر میں بسر کریں۔ ازواج نے آپ کو اجازت دے دی۔ نبی ﷺ دو افراد کے سہارے اپنے قدم مبارک تھپتھپاتے ہوئے تشریف لائے، آپ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان چل رہے تھے۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا: کیا آپ کو علم ہے؟ وہ دوسرے صاحب کون تھے؟ جن کا نام سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہیں لیا۔ میں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے بتایا: وہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

28 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

هشام، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْتَ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

29 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَقْبِضُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَبِيضِهِ

14- بَابُ هَبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِثْقِهَا، إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ، إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً، فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجْزُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ) (النساء: 5)

30- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَذْخَلَ عَلَى الزُّبَيْرِ، فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: تَصَدَّقِي، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ عَلَيْكَ

31- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَرٍّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنْفَقِي، وَلَا تُتَخَصِّي، فَيُتَخَصِّي اللَّهُ عَلَيْكَ، وَلَا تُوعِي، فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ

32- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ

ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرنے کے بعد اسے چاٹ لے۔

عورت کا اپنے خاوند کی بجائے کسی اور کو ہبہ کرنا، یا کسی غلام کو آزاد کرنا جبکہ اس کا خاوند موجود ہو، اور وہ عورت بیوقوف نہ ہو، اگر وہ عورت نا سمجھے ہو تو یہ جائز نہیں ہوگا ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو۔ (پ ۴ النساء آیت ۵)

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ مال ہے اور یہ وہی مال ہے جو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دیا، کیا میں اسے صدقہ کر سکتی ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اسے صدقہ کر سکتی ہو، نبی ﷺ نے فرمایا: تم اسے صدقہ کرو اسے رکھو نہیں، ورنہ یہ تمہیں بھی نہیں ملے گا۔

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اسے خرچ کرو! اسے گن، گن کے نہ رکھو، ورنہ اللہ تمہیں شمار میں عطا فرمائے گا اور اسے اٹھا کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بھی اٹھا رکھے گا۔

سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے اپنی ایک کنیز کو آزاد کر دیا، انہوں نے اس

مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ،
أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا
فِيهِ، قَالَتْ: أَشَعَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ أَعْتَقْتُ
وَلِيدَتِي، قَالَ: أَوْفَعَلْتِ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَّا
إِنَّكَ لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَخْوَالِكَ كَانَ أَعْظَمَ لَأَجْرِكَ،
وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُصَرَّةٍ: عَنْ عَمْرِو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ
كَرِيبٍ، إِنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ

33 - حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ
نِسَائِهِ، فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ،
وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا،
غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا
لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبْتَغِي
بِذَلِكَ رِضًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے متعلق نبی ﷺ سے اجازت نہیں لی جب سیدہ میمونہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخصوص دن آیا نبی ﷺ ان کے
ہاں تشریف لائے تو سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض
کی: یا رسول اللہ! آپ کو علم ہے میں نے اپنی کنیز کو آزاد
کر دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ کر چکی ہو؟
انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم
یہ اپنے ماموں کو دے دیتی یہ تمہارے لیے زیادہ اجر کا
سبب ہوتا۔ یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو آپ اپنی
ازواج کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے تھے ان میں سے
جس کا نام نکل آتا تھا انہیں اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔
آپ نے تمام ازواج کے درمیان دن اور رات تقسیم فرما
رکھے تھے البتہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
ساتھ ایسا نہیں فرماتے تھے کیونکہ انہوں نے اپنا مخصوص
دن اور رات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا
تھا۔ وہ اس کے ذریعے نبی ﷺ کی خوشنودی پانا چاہتی
تھیں۔

15 - بَابُ مِمَّنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ

34 - وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُصَرَّةٍ: عَنْ عَمْرِو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ

كَرِيبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، إِنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا، فَقَالَ
لَهَا: وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكَ كَانَ أَعْظَمَ
لَأَجْرِكَ

تحفہ دینے میں ابتداء کس سے کیا جائے
کریم بیان کرتے ہیں، سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے اپنی کنیز کو آزاد کیا تو نبی ﷺ نے ان سے
فرمایا: اگر تم یہ اپنے کسی ماموں کو دے دیتی تو زیادہ اجر و
ثواب حاصل ہوتا۔

35- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَيَالِي أَيْبَاهُمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا

طلحہ بن عبد اللہ، جو بنی تیم بن مرہ سے تعلق رکھنے والے ایک فرد ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان دونوں میں سے کس کو تحفہ دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے۔

16- بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَتْ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةً

جو شخص کسی سبب ہدیہ قبول نہ کرے
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے دور مبارک میں ہدیہ ہوا کرتا تھا لیکن آج یہ ہدیہ رشوت ہے۔

36- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَامَةَ اللَّيْثِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحِشًا وَهُوَ بِالْأَهْوَاءِ - أَوْ يَوْذَانَ - وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّهُ، قَالَ صَعْبٌ: فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ: لَيْسَ بِنَا رَدُّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرْمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا، یہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں شامل ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک نیل گائے پیش کی، آپ اس وقت ابواء شاید ودان کے مقام پر موجود تھے۔ آپ احرام کی حالت میں تھے، نبی ﷺ نے اسے لوٹا دیا۔ حضرت صعّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب واپس کرنے پر آپ نے میرے چہرے پر افسوس کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا: ہم نے یہ صرف اس لیے واپس کیا کیونکہ اس وقت ہم احرام میں ہیں۔

37 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے قبیلہ ازد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو عامل مقرر کیا اس کا نام ابن احمیہ تھا۔

اسْتَعْمَلَ الثَّيْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ
الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأَثَبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا
قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، قَالَ: فَهَلَّا
جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ، فَيَنْظُرَ يُهْدَى
لَهُ أَمْرٌ لَمْ يَأْخُذْ أَحَدٌ مِنْهُ
شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ،
إِنْ كَانَ بَعِيدًا لَهُ رُغَاهُ، أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُورًا، أَوْ شَاةٌ
تَيَعَّرَ ثُمَّ رَفَعَ بِرِيذِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطِيئِهِ:
اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ ثَلَاثًا

آپ نے اسے صدقہ وصول کرنے کے لیے مامور کیا تھا وہ
آیا تو یہ بولا: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا
ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں کیوں نہیں
بیٹھے رہے تاکہ معلوم ہوتا کہ تمہیں تحفہ ملتا ہے یا نہیں ملتا،
اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان
ہے جو بھی شخص اس طرح کی کوئی بھی چیز وصول کرے گا تو
قیامت کے دن آئے گا تو اسے ساتھ لے کر آئے گا، اس
نے وہ چیز اپنے کندھے پر اٹھائی ہوگی اگر وہ کوئی اونٹ
ہوگا تو بلبل رہا ہوگا اگر وہ کوئی گائے ہوگی تو ڈاکرا رہی
ہوگی، اگر بکری ہوگی تو منسنا رہی ہوگی، پھر نبی ﷺ نے
اپنے دست مبارک بلند کئے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں
کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے
پہنچا دیا ہے، اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے، یہ بات
آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

17- بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ عِدَّةً، ثُمَّ

مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ

وَقَالَ عَبِيدَةُ: إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِّلَتْ
الْهَبِيَّةُ، وَالْمُهْدَى لَهُ نَحْيٌ فَهِيَ لِيُورَثَتْ، وَإِنْ لَمْ
تَكُنْ فُصِّلَتْ فَهِيَ لِيُورَثَهُ الَّذِي أُهْدِيَ وَقَالَ
الْحَسَنُ: أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ فَهِيَ لِيُورَثَهُ الْمُهْدَى لَهُ،
إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ

جب کوئی شخص کچھ ہبہ کرے یا کوئی کچھ دینے کا
وعدہ کرے اور پھر اس سے پہلے ہی فوت ہو جائے
عبیدہ فرماتے ہیں، اگر وہ فوت ہو جائے اور ہدیہ اس
سے الگ ہو چکا ہو اور جس شخص کو ہدیہ دیا گیا ہے وہ زندہ
ہو تو وہ اس شخص کے وارثوں کو ملے گا جس کو ہدیہ کیا گیا
ہے، لیکن اگر وہ ہدیہ اس سے جدا نہیں ہوا تھا تو وہ ہدیہ
کرنے والوں کے وارثوں کو ملے گا۔ حسن بصری فرماتے
ہیں: ان دونوں میں سے جو بھی فوت ہو جائے وہ ہدیہ اس
شخص کے وارثوں کو ملے گا جسے ہدیہ کیا گیا تھا جبکہ قابض
اسے اپنے قبضے میں لے چکا ہو۔

38 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ. حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ. سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أُعْطِيتُكَ هَكَذَا - ثَلَاثًا. فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَّى تُؤْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ. فَلَيَاتِنَا. فَأَتَيْتُهُ. فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي لِحَتَمِي لِي ثَلَاثًا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا یہ آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا: وہ مال آنے سے پہلے ہی نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کرنے والے سے کہا اس نے یہ اعلان کیا: جس شخص کے ساتھ نبی ﷺ نے کوئی وعدہ کیا ہو یا آپ سے اس نے کوئی قرض لینا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے میں ان کے پاس گیا میں نے انہیں بتایا: نبی ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دفعہ دونوں ہاتھ بھر کر مجھے دے دیے۔

غلام یا سامان کا قبضہ کیسے ہو؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا، نبی ﷺ نے اسے خرید فرمایا، آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ! یہ تمہارا ہوا۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کچھ قبائیں تقسیم فرمائیں، آپ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان میں سے کچھ نہیں دیا۔ حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے میرے بیٹے! میرے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں چلو، میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ مخرمہ نے کہا: اے میرے بیٹے! اندر جا کر نبی ﷺ کو بلا کر لاؤ، میں آپ کو بلا کر لایا، نبی ﷺ

18- بَابُ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

39 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا

اللَيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً. وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا. فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ، انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ. فَقَالَ: ادْخُلْ. فَادْعُهُ لِي. قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ.

فَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: خَبَأْنَا هَذَا لَكَ، قَالَ: فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمُهُ

19- بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا

الْآخِرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

40- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْبُوتٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ، وَالْعَرَقُ الْيَكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ مِنَّا، قَالَ: اذْهَبْ فَأُطْعِمَهُ أَهْلَكَ

جب باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک قبا تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہو گئے۔

جب کوئی ہبہ کرے اور دوسرا اسے قبضے میں

لے اور یہ نہ کہے: میں نے قبول کیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں ہلاک ہو گیا، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی غلام ہے، اس نے عرض کی: نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: تم لگا تار دو ماہ روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، انصار میں سے ایک شخص ایک ”عرق“ لے کر آیا، عرق ایک پیانا ہے جس میں کھجوریں رکھی جاتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اسے ساتھ لے جاؤ اور اسے صدقہ کرو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سے بھی زیادہ کوئی حاجت مند ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ اور کوئی حاجت مند نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تم جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

جب کوئی شخص قرض ہبہ کر دے

شعبہ، حکم کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہے۔ امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک شخص کو اپنا قرض ہبہ کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ذمے دوسرے کا کوئی حق ہو اسے وہ ادا کر دینا چاہیے یا معاف کر دینا چاہیے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد شہید ہو گئے ان کے ذمہ کچھ قرض تھا، نبی ﷺ نے قرض خواہوں سے یہ فرمائش کی کہ وہ میرے باغ کا پھل حاصل کر لیں اور میرے والد کا قرض معاف کر دیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔ قرض خواہوں نے اپنے قرض کے لئے سختی کی، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ سے اس کے متعلق عرض کی آپ نے ان سے یہ فرمائش کی کہ وہ میرے باغ کا پھل قبول کر لیں اور میرے والد کا قرض معاف کر دیں لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے میرے باغ میں سے کچھ بھی انہیں نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: کل میں تمہاری جانب آؤں گا، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اگلے دن آپ صبح کے وقت ہمارے ہاں تشریف لے آئے۔ آپ نے باغ کا چکر لگایا اور باغ کے پھل میں برکت کی دعا فرمائی میں نے اس پھل کو توڑنا شروع کیا اور ان سب کے قرض کو ادا کر دیا پھر بھی ہمارے پاس اس باغ کے پھل باقی بچ گئے۔ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ

20- بَابُ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ
قَالَ شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ: هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ
عَلَيْهِ حَقٌّ، فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ:
قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غُرْمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحْلِلُوا
أَبِي

41- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا
يُونُسُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ
قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، فَاشْتَدَّ الْغُرْمَاءُ فِي
حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ، فَسَأَلْتُهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي،
وَيُحْلِلُوا أَبِي، فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ،
وَلَكِنْ قَالَ: سَاعِدُوا عَلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَغَدَا
عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي
ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَهَةِ، فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ،
وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَأَخْبَرْتُهُ

بِذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِعُمَرَ: اسْمَعْ. وَهُوَ جَالِسٌ. يَا عُمَرُ. فَقَالَ: أَلَّا
يَكُونُ، قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهِ. إِنَّكَ
لَرَسُولُ اللَّهِ

تشریف فرما تھے، میں نے آپ کو اس کے متعلق عرض کی:
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: سنو،
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت وہاں بیٹھے ہوئے
تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ہمیں پہلے
سے ہی اس بات کا یقین ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول
ہیں۔ اللہ کی قسم! آپ اللہ کے رسول ہیں۔

ایک شخص کا کچھ لوگوں کو کوئی چیز ہبہ کرنا

سیدہ اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عقیق سے یہ کہا
تھا: مجھے اپنی بہن کی جانب سے وراثت میں ”غابہ“ میں
ایک مال ملا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا
معاوضہ ایک لاکھ درہم رکھا وہ تم دونوں کے ہوئے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا
آپ نے اسے نوش فرمایا آپ کے دائیں جانب ایک کم
سن نوجوان تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ لوگ تھے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوان سے فرمایا اگر تم مجھے یہ اجازت دو تو
میں ان لوگوں کو یہ پہلے دے دوں؟ اس نے عرض کی:
آپ کی جانب سے آنے والے اپنے حصے میں، میں کسی
کے لیے ایثار نہیں کروں گا؟ یا رسول اللہ! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے وہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

وہ ہبہ جو قبضے میں لیا جاسکے یا جو قبضے میں

نہ لیا جاسکے یا جو تقسیم کیا جاسکے یا جو

تقسیم نہ کیا جاسکے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے ہوازن کو مال

21- بَابُ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَابْنِ أَبِي
عَتِيقٍ: "وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ مَالًا بِالْغَابَةِ.
وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ، فَهُوَ لَكُمَا

42- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ،

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ،
فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ
الْأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ
خَوْلَاءَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَوْثَرَ بِنَصِيْبِي مِنْكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا، فَتَلَّاهُ فِي يَدِهِ

23- بَابُ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ

الْمَقْبُوضَةِ، وَالْمَقْسُومَةِ

وَوَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غنیمت ہبہ کر دیا تھا حالانکہ اسے تقسیم نہیں کیا جاسکتا تھا۔

وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُخَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي

43- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُخَارِبٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ: ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوْزَنَ - قَالَ شُعْبَةُ: أَرَاهُ فَوْزَنَ لِي - فَأَرْجَحُ، فَمَا زَالَ مَعِيَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

44 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: أَتَأْتُنِي لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ، فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْتِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

45 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا آپ نے مجھے ادا کر دیا اور اضافی ادائیگی بھی کی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دورانِ سفر اپنا اونٹ فروخت کر دیا جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے تو آپ نے فرمایا: مسجد میں جا کر دو رکعات ادا کرو پھر آپ نے وزن کروا کے اس کی قیمت مجھے ادا کر دی۔ شعبہ بیان کرتے ہیں میرا یہ خیال ہے، انہوں نے یہ بھی بتایا تھا: نبی ﷺ نے مجھے زیادہ وزن عطا کیا تھا وہ قیمت میرے پاس رہی حتیٰ کہ واقعہ حرہ میں اہل شام نے اس پر قبضہ کر لیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا آپ کے دائیں جانب ایک نوجوان تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد تھے، نبی ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا: مجھے یہ اجازت دو گے کہ میں یہ ان لوگوں کو دے دوں؟ اس نوجوان نے عرض کی: نہیں۔ اللہ کی قسم! آپ کی جانب سے آنے والے اپنے حصے میں، میں کسی کے لیے ایثار کروں گا، تو نبی ﷺ نے وہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص کو نبی ﷺ سے کچھ قرض لینا تھا (اس نے

سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وَقَالَ: اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا، فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا: إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: فَاشْتَرَوْهَا، فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

قرض مانگتے ہوئے سختی سے بات کی (آپ کے صحابہ اسے مارنے کے لیے بڑھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ جس کا حق ہو اسے بات کرنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے ایک اونٹ خریدو اور وہ اسے دے دو۔ لوگ نے عرض کی: ہمیں اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ مل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے وہی خرید کر دے دو تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔

23- بَابُ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

46- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَالْمِسْوَرِ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَازَنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَزِدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: "مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ"، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتظرَهُمْ بِضَعِّ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ رَأْيَ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَأَتْنِي عَلَى اللَّهِ وَمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُوا تَائِبِينَ

جب ایک جماعت لوگوں کے لیے کوئی چیز ہبہ کر دے مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا اور انہوں نے آپ سے یہ عرض کی کہ آپ ان کے اموال اور ان کے قیدی انہیں واپس کر دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ جو لوگ ہیں انہیں تم دیکھ رہے ہو میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات وہ ہے جو سب سے زیادہ سچی ہو، تم دو میں سے ایک بات کو قبول کر لو، یا قیدی لے لو یا مال لے لو۔ میں نے انہیں سنبھال رکھا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی ﷺ انہیں دو دنوں میں سے ایک چیز کی واپسی پر دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ جب ان لوگوں کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ نبی ﷺ انہیں دو دنوں میں سے کوئی ایک چیز واپس کریں گے تو انہوں نے عرض کی: ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نبی ﷺ مسلمانوں کے درمیان جلوہ فرما ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے

وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيَّبَ ذَلِكَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِثَاةً مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيئُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ، فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّا لَا نَذَرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرُكُمْ، فَارْجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا، وَأَذِنُوا وَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ، هَذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا

مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: اما بعد! یہ تمہارے بھائی ہیں جو توبہ کرتے ہوئے ہمارے جانب آئے ہیں میرا خیال ہے کہ میں ان کے قیدی ان کے حوالے کردوں تم لوگوں میں سے جو کوئی بخوشی ایسا کرنا چاہتا ہو وہ ایسا کرے اور جو شخص اپنا حصہ رکھنا چاہتا ہو تو جیسے ہی اللہ تعالیٰ ہمیں پہلا مال فے عطا کرے گا ہم اس کے حصے کی ادائیگی اسے کر دیں گے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم بخوشی ایسا کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ تم واپس جاؤ اور تمہارے بڑے ہمارے پاس آکر تمہارے معاملے میں بات کریں۔ لوگ واپس چلے گئے ان کے بڑوں نے ان کے ساتھ بات کی، پھر انہوں نے واپس آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: ان سب نے بخوشی اس بات کی اجازت دی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہوازن کے قیدیوں کے متعلق یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔

جس شخص کو کوئی ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس اور افراد بھی موجود ہوں تو وہی شخص اس کا حقدار ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت یہ ذکر ہوئی ہے: اس کے ساتھ بھی اس کے حقدار ہوں گے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بات روایت کرتے ہیں: آپ نے بطور قرض اونٹ لیا اس کا مالک آپ سے اس کی واپسی کا تقاضا

24- بَابُ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ

وَعِنْدَهُ جُلَسَاءُؤُهُ، فَهُوَ أَحَقُّ

وَيُذَكَّرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ جُلَسَاءَؤُهُ

شَرَّكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ

47- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًا. فَجَاءَ صَاحِبُهُ
يَتَقَاضَاةً فَقَالُوا لَهُ: فَقَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ
مَقَالًا. ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِهِ. وَقَالَ:
أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

48 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ
عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرُو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ،
فَكَانَ عَلَى بَكْرِ لِعُمَرَ صَعْبٌ، فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَبُوهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ،
لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ،
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْنِيهِ،
فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ لَكَ، فَاشْتَرَاهُ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ لَكَ يَا
عَبْدَ اللَّهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ لوگوں نے اس سے کچھ کہا، تو
نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے حق لینا ہوا اسے بات کرنے
کا حق ہوتا ہے۔ آپ نے اسے اس کے اونٹ سے زیادہ
بہتر اونٹ عطا کیا اور فرمایا: تم میں سے زیادہ فضیلت وہ
شخص رکھتا ہے جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
وہ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے وہ جس
اونٹ پر سوار تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا اور
بڑا سرکش تھا وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ ان
کے والد ان سے کہتے: اے عبد اللہ! نبی ﷺ سے
آگے کوئی نہ بڑھے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم
اسے مجھے فروخت کر دو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
عرض کی: یا رسول اللہ! یہ اب آپ کا ہوا۔ نبی ﷺ نے
وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خرید فرما لیا اور پھر
فرمایا: اے عبد اللہ! یہ تمہارا ہوا تم اس کے ساتھ جو چاہو
کرو۔

25 - بَابُ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِلرَّجُلِ

وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ

49 - وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حَدَّثَنَا عُمَرُو، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ:
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ،
وَكُنْتُ عَلَى بَكْرِ صَعْبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ، فَابْتَاعَهُ، فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

جب کوئی کسی کو کوئی اونٹ دے

اور وہ اس پر سوار ہو تو یہ جائز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے،
میں سرکش اونٹ پر سوار تھا۔ نبی ﷺ نے حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اسے مجھے فروخت کر دو۔ آپ
نے اسے خرید فرما لیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اے
عبد اللہ! یہ تمہارا ہوا۔

26- بَابُ هَدِيَّةِ مَا يُكَرَّهُ لِبُسْهَآ

50- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،

عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اشْتَرَيْتَهَا، فَلَبِسْتُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفْدِ، قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ جَاءَتْ حُلٌّ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، وَقَالَ: اكْسُوْتَنِیْهَا، وَقُلْتُ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتُ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَالَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًَا

وہ ہدیہ جسے پہننا حرام ہو

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ریشمی حلہ مسجد کے دروازے پر فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: یا رسول اللہ! اگر آپ اسے خرید فرمائیں اور جمعہ کے روز اور جب کوئی وفد آئے، اسے زیب تن فرما لیا کریں تو یہ مناسب ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ حلے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: کیا آپ مجھے پہننے کے لیے دے رہے ہیں؟ جبکہ آپ نے عطار د کے حلے کے متعلق فلاں بات فرمائی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دیا کہ تم اسے پہن لو، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ مکہ میں موجود اپنے ایک مشرک بھائی کو پہننے کے لیے دے دیا۔

51- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ،

حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلَى، فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا، فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلَى، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لِيَا مُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ، قَالَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لائے لیکن اندر داخل نہیں ہوئے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بات کا ذکر ان سے کیا۔ انہوں نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس کے دروازے پر ایک پردہ لگا ہوا دیکھا ہے۔ جس پر نقش و نگار بنے ہوئے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا کے

تُرْسَلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ، أَهْلُ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ

ساتھ کیا تعلق ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: وہ اس کے متعلق مجھے جو چاہیں حکم دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے فلاں گھر والوں کو دے دو انہیں اس کی حاجت ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب ریشمی جبہ بطور تحفہ بھیجا میں نے اسے پہن لیا پھر میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنے گھر کی خواتین میں تقسیم کر دیا۔

52 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيَرَاءَ، فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

مشرکین سے ہدیہ قبول کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سیدہ سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ہجرت فرمائی وہ ایک بستی میں داخل ہوئے جہاں ایک ظالم شخص حکمران تھا اس نے کہا: اس خاتون کو ایک کنیز دے دو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکری بطور ہدیہ پیش کی گئی تھی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ”ایلیہ“ کے حاکم نے آپ کی خدمت میں ایک سفید فخر بطور ہدیہ پر پیش کیا تھا تو آپ نے اسے ایک چادر بطور تحفہ عطا فرمائی تھی اور وہاں کے سمندر کی حکومت اس کے نام کر دی تھی۔

27- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ، فَقَالَ: أَعْطُوهَا أَجْرًا" وَأُخْدِيتَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمَّمٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدَى مَلِكٌ أَيْلَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَخْرِهِمْ

53 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

54 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْهُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِئَتْ بِهَا فَقِيلَ: أَلَا نَقْتُلُهَا، قَالَ: لَا، فَمَارِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

55 - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَبِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ، فَعَجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ، مُشْعَانٌ طَوِيلٌ، يَغْنَمُ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ پیش کیا گیا، نبی ﷺ ریشم پہننے سے منع فرماتے تھے۔ لوگوں کو یہ بہت پسند آیا، آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ اچھے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی عورت نبی ﷺ کی خدمت میں زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لے کر حاضر ہوئی، نبی ﷺ نے اس میں سے کچھ تناول فرمالیا پھر اس عورت کو پیش کیا گیا۔ نبی ﷺ سے عرض کی گئی کیا ہم اس عورت کو قتل نہ کر دیں، نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے تالو میں اس کا اثر ہمیشہ محسوس کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے ہم ایک سوتیس افراد تھے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج تھا اسے گوندھا گیا پھر ایک مشرک آیا جو لمبے قد اور گندمی بالوں والا تھا۔ اس کے مالک کی بکریاں تھیں جنہیں وہ ہانک کر لارہا تھا۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا فروخت کرو گے یا ویسے ہی دے دو گے۔ اس

53 - صحیح مسلم: 2468، جامع ترمذی: 1723، سنن ابن ماجہ: 157، سنن الکبریٰ للبیہقی: 5900، سنن کبریٰ للنسائی: 8221، شرح معانی الآثار: 6194

54 - صحیح مسلم: 2190، سنن ابوداؤد: 4508، مسند امام احمد بن حنبل: 13309، مستدرک للحاکم: 7090، سنن الکبریٰ للبیہقی: 19500

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً، أَوْ قَالَ: أَمْ حَبَّةً"، قَالَ: لَا بَلْ بَيْعٌ، فَأَشْتَرِي مِنْهُ شَاةً، فَصَنَعْتُ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشَوَّى، وَائِمُّ اللَّهِ، مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُرَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ، فَحَمَلْنَاهَا عَلَى الْبَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ

نے عرض کی: نہیں، فروخت کروں گا۔ نبی ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید فرمائی اس بکری کو ذبح کیا گیا، نبی ﷺ نے اس کی کلیجی کو بھوننے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم! ان ایک سو تیس افراد میں سے ہر ایک کو نبی ﷺ نے اس کلیجی کا حصہ دیا جو حاضر تھا اور جو غیر حاضر تھا اس کے لیے اٹھا کر رکھ لیا۔ آپ نے اس کو دو بڑے پیالوں میں رکھوایا تھا ان تمام حضرات نے اسے کھالیا ہم لوگ سیر ہو گئے پھر بھی دونوں پیالوں میں وہ سالن بچ گیا تو ہم نے اسے اونٹوں پر لاد دیا۔

مشرکین کو ہدیہ دینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (پ ۲۸ الممتحنہ آیت ۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حلقے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اس حلقے کو خرید فرمالیں اور جمعہ کے روز زیب تن فرمالیا کریں یا اس دن جب کوئی وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ حلقے فروخت کئے گئے، آپ نے ان میں سے ایک حلقہ حضرت

28- بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ، وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الممتحنة: 8)

56- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْلٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تَبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَغْ هَذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ، فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا، بِحُلٍّ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا

بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسَهَا وَقَدْ قُلْتُ فِيهَا
مَا قُلْتُ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكُسِّهَا لِتَلْبَسَهَا
تَبِيعُهَا، أَوْ تَكُسُوَهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخِي لَهُ
مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھجوا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے عرض کی: میں اسے کیسے پہن سکتا ہوں جبکہ آپ نے
اس کے متعلق وہ بات ارشاد فرمائی ہے، آپ نے ارشاد
فرمایا: اے عمر! میں نے تمہیں یہ اس لیے نہیں دیا تھا کہ تم
اسے پہن لو اسے فروخت کر دیا کسی اور کو پہننے کے لیے
دے دو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ میں موجود
اپنے ایک بھائی کو دے دیا جس نے ابھی اسلام قبول نہیں
کیا تھا۔

سیدہ سماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں
میری والدہ میرے ہاں آئیں یہ نبی ﷺ کے زمانہ
مبارک کی بات ہے، وہ مشرک تھیں، میں نے نبی ﷺ
سے عرض کی: کہ وہ کچھ مالی امداد چاہتی ہیں کیا میں اپنی
والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا:
ہاں! تم اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے

ہبہ یا صدقہ کو واپس لے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنی ہبہ کی ہوئی چیز
کو واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کوئی شخص اپنی ہتے کو
چاٹ لے۔

57- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي
بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أُخْتِي
وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، قُلْتُ: وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُخْتِي؟ قَالَ:
نَعَمْ صِلِي أُمَّكَ

29- بَابُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ

يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ

58 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا
هِشَامٌ، وَشُعْبَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ
فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

59 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوَرِ، الَّذِي يَعُودُ فِي هَبَّتِهِ كَالْكَلْبِ يَزْجَعُ فِي قَيْئِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسی بری مثال ہمارے لائق نہیں ہے۔ جو اپنے ہبہ کو واپس لے وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

60 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: تَحَلَّيْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدَرَاهِمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک گھوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لیے دیا جس کے پاس وہ تھا اس نے اسے ضائع کر دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس سے اس گھوڑے کو خرید لوں، میرا یہ خیال تھا کہ وہ اسے سستے داموں فروخت کر دے گا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تم اسے نہ خریدو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں وہ گھوڑا دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

61 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ ابْنَ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ، ادَّعَا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذَلِكَ صُهَيْبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذَلِكَ، قَالُوا ابْنُ عُمَرَ: فَدَعَا، فَشَهِدَ لَا عَطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمَا

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں نے یہ دعویٰ کیا کہ دو گھر اور ایک حجرہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تھا مروان نے پوچھا: آپ کے حق میں گواہی کون دے گا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کو بلوایا تو انہوں نے یہ گواہی دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو گھر اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا، تو مروان نے اس گواہی کے سبب ان کے بچوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

عمری اور رقبی کے متعلق جو کچھ مروی ہے
میں نے یہ گھر عمری کے لیے دیا۔ استعبر کم
فیہا یعنی تمہیں اس میں آباد کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے: یہ اس کا
ہوگا جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان روایت کرتے ہیں: عمری جائز ہے۔ یہی روایت
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے۔

جو لوگوں سے گھوڑا یا کوئی جانور،

یا کوئی اور چیز ادھار لے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
اہل مدینہ خوف زدہ ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھوڑا عارضی طور پر لیا اس کا نام
مندوب تھا آپ اس پر سوار ہوئے جب آپ واپس آئے
تو فرمایا: میں نے کوئی خطرناک چیز نہیں دیکھی ہم نے
گھوڑے کو سمندر کی طرح پایا ہے۔

30- بَابُ مَا قِيلَ فِي الْعُمَرَى وَالرُّقْبَى

أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمَرَى جَعَلْتُهَا لَهُ
(اِسْتَعْمَرَ كُمْ فِيهَا) (هود: 61): جَعَلَكُمْ عُمَارًا

62- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ
يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْعُمَرَى، أَنَّهَا لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ

63- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ،
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ
بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُمَرَى
جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

31- بَابُ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ

الْفَرَسَ وَالْذَّابَّةَ وَغَيْرَهَا

64- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ،
قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ فَرَعٌ بِالْمَدِينَةِ،
فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ
أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمُنْدُوبُ، فَرَكِبَ، فَلَمَّا رَجَعَ
قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

63- صحیح مسلم: 1625، سنن ابوداؤد: 3548، جامع ترمذی: 1349، سنن نسائی: 3717، مسند امام احمد بن حنبل: 8548

64- صحیح مسلم: 2307، سنن ابوداؤد: 4988، جامع ترمذی: 1686، مسند امام احمد بن حنبل: 12767، صحیح ابن حبان: 5798، الادب
المشرود: 879

32- بَابُ الْإِسْتِعَارَةِ

لِلْعُرُوسِ عِنْدَ الْبَنَاءِ

65- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ آيْمَنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرِ، ثُمَّ نَحْسَةٌ كَرَاهِمَ، فَقَالَتْ: أَرْفَعُ بَصْرَكَ إِلَى جَارِيَتِي أَنْظُرِ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تُرْهِى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا كَانَتْ أَمْرًا تُقَالُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أُرْسِلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ

رخصتی کے وقت دلہن کے لیے

کچھ ادھار لینا

عبدالواحد بن ایمن بیان کرتے ہیں، میرے والد نے مجھے یہ بتایا: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ایک قطری پہنی ہوئی تھی جس کی قیمت تقریباً پانچ درہم تھی۔ انہوں نے فرمایا: میری اس کنیز کو دیکھو اسے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ اسے گھر میں پہن لے، حالانکہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک قمیص ہمارے پاس ہوا کرتی تھی اور مدینہ منورہ میں جس بھی لڑکی کی شادی ہوتی تھی وہ قمیص عاریتاً پر مجھ سے لے جاتی تھی۔

33- بَابُ فَضْلِ الْمَنِيخَةِ

66- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعَمَ الْمَنِيخَةُ اللَّيْقَةُ الصَّفِيَّةُ مَنَعَةٌ وَالشَّاةُ الصَّفِيَّةُ تَغْدُو بِأَنَاءٍ، وَتَرُوحُ بِأَنَاءٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: نِعَمَ الصَّدَقَةُ

منیجہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین ”منیجہ“ دودھ دینے والی اونٹنی اور صاف دودھ دینے والی بکری ہے جو صبح و شام برتن بھر کے دودھ دے۔

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے تاہم اس میں ”سب سے بہترین صدقہ“ کے الفاظ ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب مہاجر مکہ سے مدینہ منورہ آئے تو ان

67- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ

65- السنن الکبریٰ للبیہقی: 11253، مسند اسحاق بن راہویہ: 1295، المعجم الاوسط للطبرانی: 3761

66- مسند ابویعلیٰ: 6288، مسند الشامیین للطبرانی: 3308

67- صحیح مسلم: 1771، صحیح ابن حبان: 6282، السنن الکبریٰ للنسائی: 8320، السنن الکبریٰ للبیہقی: 11413

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَنَا قَدِيمٌ
الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ، وَلَيْسَ بِأَيِّدِيهِمْ
- يَعْنِي شَيْئًا - وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ
وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطَوْهُمْ
ثَمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُوهُمْ الْعَبَلُ
وَالْمُتُونَةُ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ
أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ
أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا
فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ أَيْمَنَ
مَوْلَاتُهُ أُمُّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ:
فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا فَرَّغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ،
فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى
الْأَنْصَارِ مَنَاقِيحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ
ثَمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ
عِذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُمُّ أَيْمَنَ مَكَائِهِنَّ مِنْ حَائِطِهِ، وَقَالَ أَحْمَدُ
بْنُ شَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ بِهَذَا، وَقَالَ:
مَكَائِهِنَّ مِنْ خَالِصِهِ

68 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ،
عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو

کے پاس کچھ نہیں تھا۔ انصار کے پاس زمینیں بھی تھیں اور
گھر بھی تھے۔ انصار نے اپنا مال تقسیم کر کے انہیں دے
دیا اور اپنے باغات کے پھل ہر سال انہیں دینے شروع
کئے۔ مہاجرین وہاں کام کیا کرتے تھے۔ حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ سیدہ ام انس، جو سیدہ ام سلیم
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی والدہ ہیں انہوں نے اپنے کچھ کھجوروں
کے درخت نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کئے۔
نبی ﷺ نے وہ درخت سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کو دے دیئے جو آپ کی کنیز تھیں اور حضرت اسامہ بن
زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں۔ حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ
اہل خیبر کے ساتھ جنگ کر کے فارغ ہوئے اور آپ مدینہ
منورہ تشریف لائے تو مہاجرین نے وہ تمام عطیات انصار
کو واپس کر دیئے جو انصار نے انہیں دیئے تھے۔
نبی ﷺ نے ان کی والدہ کو ان کے درخت واپس کر
دیئے اور آپ نے سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان
درختوں کی جگہ اپنے باغ میں کچھ درخت عطا کر دیئے۔
امام بخاری رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ایک روایت
میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چالیس
خوبیاں ایسی ہیں، جن میں سب سے بڑی خوبی بکری کو بلا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَغْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءً ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ: فَقَدْ دَنَّا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً

69 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِرَجَالٍ مِمَّنَا فُضُولُ أَرْضِينَ، فَقَالُوا: نَوَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيُزِرَّهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيُمِسِّكَ أَرْضُهُ

70 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الْهَجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلِبُهَا يَوْمَ وَرْدِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ

معاوضہ دینا ہے، جو ان خوبیوں میں سے کسی ایک خوبی پر بھی، ثواب کے لیے اور وعدے کی تصدیق کے لیے عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حسان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان کی گنتی کرنا شروع کی جو بکری کو عطیہ دینے کے علاوہ ہیں، ان میں سلام کو جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دو چیزوں کو ہٹانا وغیرہ شامل ہیں لیکن ہم پندرہ سے زیادہ چیزیں شمار نہیں کر سکے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس انسانی زمین موجود تھی انہوں نے کہا: ہم تہائی، چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں اسے معاوضے پر دے دیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی زمین موجود ہو وہ خود اس میں کاشتکاری کرے یا وہ بلا معاوضہ اپنے بھائی کو دیدے اگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تو اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو۔ ہجرت بہت اہم چیز ہے کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے کچھ بلا معاوضہ بھی دے دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تم سمندروں کے اس پار جو بھی نیکی کرو گے تو اللہ

مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی بھی چیز ضائع نہ فرمائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی سرزمین کی جانب تشریف لے گئے جہاں کھیت لہلہا رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: فلاں شخص نے اسے کرائے پر لیا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کا مالک اسے بلا معاوضہ دے دیتا تو یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر تھا کہ وہ اس پر مقررہ معاوضہ وصول کرے۔

جب کوئی یہ کہے میں نے یہ کنیز تمہیں خدمت کے لیے دی، تو یہ لوگوں کے عام عرف کے حساب سے جائز ہوگا کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: یہ عاریۃ شمار ہوگا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے: میں یہ کپڑا تمہیں پہناتا ہوں تو یہ بہہ شمار ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سیدہ سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ہجرت فرمائی تو ایک (حکمران) نے انہیں ایک کنیز دی جب سیدہ سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا واپس آئیں تو انہوں نے عرض کی: کیا آپ کے علم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر شخص کو نامراد کیا اور اس نے ایک کنیز بھی دی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت روایت کرتے ہیں: اور یہ بتاتے ہیں: سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ

71 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي - أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ يَعْنِي - ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ يَهْتَزُّ زُرْعًا، فَقَالَ: لِمَنْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا: أَكْثَرَاهَا فَلَانٌ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَعَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا 34 - بَابُ إِذَا قَالَ: أَخَذْتُكَ هَذِهِ

الْجَارِيَّةَ، عَلَى مَا يَتَعَارَفُ

النَّاسُ، فَهُوَ جَائِزٌ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: هَذِهِ عَارِيَّةٌ وَإِنْ قَالَ: كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوبَ، فَهُوَ هَبَةٌ

72 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ، فَأَعْطَوْهَا أَجْرًا، فَرَجَعَتْ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخَذَهُ وَلِيْدَةً"، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخَذَهَا هَاجِرًا

عنها کو خدمت کے لیے دیا تھا۔

جو سواری کے لیے گھوڑا دے وہ

عمر بھر کے لیے صدقہ اور ہبہ ہوگا۔

بعض کا کہنا ہے وہ شخص گھوڑا واپس لے سکتا ہے۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد کو

یہ بائیں کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں: میں نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں دیا پھر میں

نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ میں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کی تو آپ نے فرمایا: تم

اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مناقب کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک

مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا

کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ

عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (پ ۲۶)

الحجرات آیت ۱۳) اور فرمایا بیشک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ

رہا ہے (پ ۴ النساء آیت ۱)۔ اور جو جاہلیت کے

دعوؤں سے روکا گیا ہے۔ ”شعوب“ دور کے نسب کو کہتے

ہیں اور ”قبائل“ اس سے نیچے والے کو کہتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق

مروی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”ترجمہ کنزالایمان: اور

35- بَابُ إِذَا حَمَلَ رَجُلًا عَلَى فَرَسٍ،

فَهُوَ كَالْعُمَرَى وَالصَّدَقَةِ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا

73 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ،

قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ،

فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهِ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

3- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ

وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ

أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات: 13)

وَقَوْلِهِ (وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى

الْجَاهِلِيَّةِ، الشُّعُوبُ: النَّسَبُ الْبَعِيدُ،

وَالْقَبَائِلُ: دُونَ ذَلِكَ

74 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ

تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”شعوب“ سے مراد ”بڑے قبیلے“ ہیں اور ”قبائل“ سے مراد ان کی شاخیں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کی گئی: یا رسول اللہ (ﷺ) اسب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ سے اس کے متعلق عرض نہیں کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام۔

کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی زیر پرورش صاحبزادی سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں نے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے کیا نبی ﷺ کا تعلق ”مضر“ قبیلے سے تھا۔ انہوں نے فرمایا: اور کس سے ہوگا؟ آپ کا تعلق ”مضر“ قبیلے سے تھا جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے تعلق رکھتا تھا۔

کلیب بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی زیر پرورش صاحبزادی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے (راوی بیان کرتے ہیں) شاید ان راوی نے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بھی ذکر کیا تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں

ابن عباس رضی اللہ عنہما، (وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا) (الحجرات: ۱۳)۔ قَالَ: ”الشُّعُوبُ: الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ“

75- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتَقَاهُمْ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ

76- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفِصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: ”أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ؟“ قَالَتْ: فَوَئِنَّ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ، مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ

77- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كُلَيْبُ، حَدَّثَنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُظْهِرَ زَيْنَبُ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ، وَالْحَنْتَمِ،

75- صحیح بخاری: 3175، صحیح مسلم: 2378، مسند امام احمد: 9564، صحیح ابن حبان: 648، مصنف عبد الرزاق: 11429

76- مستدرک للحاکم: 4190

وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ

نبی سلی اللہ علیہ وسلم نے دبا، حلتہم، نقیر اور مزفت سے ممانعت فرمائی ہے۔

وَقُلْتُ لَهَا: أَخْبِرِيَنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَّ كَانَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَّ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّظَرِ بْنِ كِنَانَةَ

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ان سے کہا: آپ مجھے بتائیے کہ کیا نبی سلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ”مضر“ قبیلے سے تھا تو انہوں نے جواب دیا: اور کس سے ہوگا؟ آپ کا تعلق ”مضر“ سے ہی تھا آپ نصر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے۔

78 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ. عَنْ عُمَارَةَ. عَنْ أَبِي زُرْعَةَ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقَّهُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَّةً، وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ وَيَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی سلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، تم لوگوں کو ”کان“ (معدن) کی طرح پاؤ گے۔ دور جاہلیت میں ان میں سے بہتر لوگ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں اور تم اس معاملے میں لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ برا اس شخص کو پاؤ گے، جو دوغلا ہو اس کے پاس ایک منہ کے ساتھ آئے اور اس کے پاس دوسرے منہ کے ساتھ جائے۔

79 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا الْبَغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: النَّاسُ تَبَعَ لِقَرِيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعَ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعَ لِكَافِرِهِمْ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقَّهُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی سلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس کے معاملے میں لوگ قریش کے پیروکار ہیں مسلمان لوگ مسلمان قریش کے پیروکار ہیں اور کافر لوگ کفار قریش کے پیروکار ہیں اور لوگ ”کان“ (معدن) کی طرح ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ان میں سے بہتر لوگ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں اور تم اس معاملے میں

78 - صحیح مسلم: 2526، مسند اسحاق بن راہویہ: 183

79 - صحیح مسلم: 1819، مسند امام احمد: 7304، صحیح ابن حبان: 6263، سنن الکبریٰ للبیہقی: 5078

تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً
لِهَذَا الشَّأْنِ، حَتَّى يَقَعَ فِيهِ

لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اسے
(حکومتی معاملے کو) سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو حتیٰ کہ وہ
اس میں مبتلا ہو جائے۔

4- بَابُ

بلا عنوان

80 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ
شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، (إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى)
(الشورى: 23)، قَالَ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ:
قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٍ مِنْ
قُرَيْشٍ، إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ، فَذَلْتُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ
تَصِلُوا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: مگر قرابت
کی محبت (پ ۲۵ الشوریٰ آیت ۲۳)۔ سعید بن جبیر
بیان کرتے ہیں، اس سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ
داری ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کی ہر شاخ کے ساتھ
رشتہ داری کا تعلق تھا تو آپ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تم
میرے اور اپنے درمیان موجود رشتہ داری کا خیال رکھو۔

81 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
قَالَ: مِنْ هَا هُنَا جَاءَتِ الْفِتْنُ، تَخَوُّ الْمَشْرِقِ،
وَالْجَفَاءِ وَغِلْظِ الْقُلُوبِ فِي الْفِدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ،
عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، فِي رَبِيعَةٍ
وَمُضَرٍّ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا علم ہوا ہے: فتنہ اس
طرف سے آئے گا۔ آپ نے مشرق کی جانب کے متعلق
فرمایا اور اونچی آواز نکالنے والوں میں بے وفائی اور دل
کی سختی پائی جاتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اونٹ اور گائے کی
دم کی جڑ کے قریب چھوٹے خیمے میں ہوتے ہیں اور ان کا
تعلق "ربیعہ" اور "مضر" ہے۔

82 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
فخر اور غرور اونچی آواز سے بات کرنے والوں میں ہے۔

80- مسند امام احمد: 13، جامع ترمذی: 3251، مسند امام احمد: 2024، صحیح ابن حبان: 6202، مستدرک للحاکم: 3660

81- صحیح بخاری: 3126، صحیح مسلم: 51، المعجم الکبیر للطبرانی: 565

82- مسند امام احمد: 7639

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفَقْرُ، وَالْخَيْلَاءُ فِي الْفُقَدَاءِ أَهْلُ الْوَبَرِ، وَالشَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْإِيمَانُ يَمَانٌ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سُمِّيَتْ الْيَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامَ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ، وَالْمَشَامَةُ الْبَيْسَرَةُ، وَالْيَدُ الْبَيْسَرَى الشُّومَى، وَالْحَايِبُ الْإَيْسَرُ الْأَشَامُ

جو پھولے خیموں میں رہتے ہیں اور بکری والوں میں سکون ہے اور ایمان یمنی ہے اور دانائی بھی یمنی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، "یمن" کا نام یمن اس لیے رکھا ہے کیونکہ وہ خانہ کعبہ کے دائیں جانب ہے اور "شام" کا نام شام اس لیے رکھا ہے کیونکہ وہ خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہے۔ قرآن میں استعمال ہونے والے لفظ "المشامة" کا مطلب بائیں جانب ہے۔ بائیں ہاتھ کو "شومی" کہتے ہیں اور بائیں پہلو کو "اشام" کہتے ہیں۔

قریش کے مناقب

امام زہری بیان کرتے ہیں، محمد بن جبیر فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر ملی اس وقت محمد بن جبیر بھی قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس موجود تھے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کرتے ہیں، عنقریب قحطان قبیلے سے کوئی بادشاہ ظاہر ہوگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلال میں آگئے وہ کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر بولے: مجھے معلوم ہوا ہے، آپ میں سے بعض حضرات ایسی باتیں بیان کرتے ہیں، جن کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود نہیں ہے اور جو اللہ کے رسول سے مردی نہیں ہیں۔ یہ جاہل لوگ ہیں آپ ایسی خواہشات سے بچیں جو خواہش رکھنے والے کو گمراہی کا شکار کر دیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک یہ معاملہ (حکومت کا)

5- بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

83- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قُحْطَانَ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ وَمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلَا تُؤْتَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُولَئِكَ جُهَاكُمُ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانَةَ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ

قریش میں رہے گا اور جو بھی شخص ان کے مقابلے میں آنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل اوندھا گرا دے گا جب تک قریش دین کو برقرار رکھیں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: معاملہ (حکومت کا) قریش میں باقی رہے گا۔ جب تک ان میں سے دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے جناب مطلب کی اولاد کو عطیات عطا فرمائے ہیں اور ہمیں نہیں فرمائے جب کہ ہمارا اور ان کا آپ سے ایک ہی طرح کا رشتہ ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاشم کی اولاد اور مطلب کی اولاد ایک حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت عمرو بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو زہرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کا بڑا لحاظ کیا۔ کیونکہ وہ لوگ نبی ﷺ کے قریبی رشتہ دار تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

84 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ

85 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكَتْنَا، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ

وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أَنَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ، وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ، لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

86 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

84 - صحیح بخاری: 6721، صحیح مسلم: 1820، مسند امام احمد: 4832، صحیح ابن حبان: 6266

85 - صحیح بخاری: 2971، سنن ابوداؤد: 2978، سنن نسائی: 4136، سنن ابن ماجہ: 2881، مسند امام احمد: 16828

86 - صحیح بخاری: 3321، صحیح مسلم: 2520، مسند امام احمد: 7891، مسند ابویوسف: 867

سَعْدٍ، قَالَ: يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالٍ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ 87 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

الَلَيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ أَتَرَ النَّاسِ بِهَا، وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا، فَقَالَتْ: أَيْؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ، عَلَى نَذْرٍ إِنْ كَلِمَتُهُ، فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرَجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَاْمْتَنَعَتْ، فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَالْهَيْسُورُ بْنُ هُجْرَمَةَ: إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمُ الْحِجَابَ، فَفَعَلَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتَقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ خَلَفْتُ عَمَلًا أَغْمَلُهُ فَأَفْرُغُ مِنْهُ

ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اشجع، غفار میرے ساتھی ہیں ان کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔
حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے محبوب شخصیت تھے اور وہ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سب سے زیادہ فرمانبردار تھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ جو بھی رزق آتا وہ اسے صدقہ کر دیا کرتی تھیں۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مرتبہ کہا کہ انہیں ایسا کرنے سے روکنا چاہئے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا میرے ہاتھوں کو روکا جائے گا؟ میں یہ نذر مانتی ہوں کہ اس کے ساتھ بات نہیں کروں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں، قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اور بطور خاص نبی ﷺ کے ننھیال سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں سفارش کی تو انہوں نے معذرت کر لی۔ پھر نبی ﷺ کے ننھیالی عزیزوں میں سے بنو زہرہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: ان افراد میں حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسور بن مخزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ جب ہم اندر جانے کی اجازت مانگیں گے تو آپ پر دے کے پیچھے چھپ جانا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس غلام سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجے جنہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کر دیا۔ لیکن اس کے بعد بھی وہ غلام آزاد کرتی رہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے چالیس غلام آزاد کر دیئے اور انہوں نے کہا: میری تمنا ہے، جب میں نے یہ قسم اٹھائی تھی تو اس وقت کچھ طے کر دیتی تاکہ اسے انجام دینے کے بعد اس کی جانب سے فارغ ہو جاتی۔

قرآن قریش کی لغت پر نازل ہوا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔ ان حضرات نے قرآن کریم کی نقلیں تیار کرنا شروع کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریش کے تین افراد سے یہ کہا کہ جب آپ حضرات اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کے کسی لفظ کے متعلق اختلاف ہو جائے تو آپ اسے قریش کی لغت

6- بَابُ نَزْلِ الْقُرْآنِ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
88 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ، دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَتَسَخَّوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ

کے مطابق لکھیں کیونکہ یہ انہی کی لغت کے مطابق نازل ہوا ہے تو ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔

یمن کی نسبت حضرات اسماعیل علیہ السلام کی جانب ہے ان میں اسلم بن اقصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر کا تعلق ”خزاعہ“ سے ہے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ”اسلم“ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس تشریف لائے جو بازار میں تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد! تیر اندازی جاری رکھو۔ تمہارے جدا مجد تیر انداز تھے۔ میں اس گروہ کے ساتھ ہوں دوسرے لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے دریافت فرمایا: انہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم اب کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں جبکہ آپ اس گروہ کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم تیر اندازی جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

بلا عنوان

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص کافر ہو جاتا ہے جو دانست اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی جانب اپنا نسب منصوب کرنے اور جو شخص کسی ایسی قوم کی جانب اپنی نسبت کرے جس

7- بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَقْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ

89- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: ازْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ، فَأُمْسِكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: مَا لَهُمْ قَالُوا: وَكَيْفَ نَزْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فَلَانٍ؟ قَالَ: ازْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلَّكُمْ

8- بَابُ

90- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ، أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيَلِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ

89- صحیح بخاری: 2743، سنن ابن ماجہ: 2815، مسند امام احمد: 3444، صحیح ابن حبان: 4693، مستدرک للحاکم: 2464

90- صحیح مسلم: 61، مسند امام احمد: 21503

صحیح بخاری

کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔ اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بڑا بہتان یہ ہے، آدمی اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی جانب اپنی نسبت کرے، یا اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھی۔ یا اللہ کے رسول کی جانب کوئی ایسی بات منسوب کرے جو انہوں نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جب عبد القیس قبیلے کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ) ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان ”مضر“ قبیلے کے کفار مانع ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں اگر آپ ہمیں کوئی ایسا حکم دیں جسے ہم آپ لے کر اپنے پیچھے موجود افراد تک پہنچا دیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور جو مال غنیمت تمہیں حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کی راہ میں خرچ

ادّعیٰ لغيرِ ابيه۔ وهو يعلمه۔ إلا كفر، ومن ادّعی قومًا ليس له فيهم، فليتبوأ مقعده من النار۔ 91۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّضْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرَى عَيْنُهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

92۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِيمٌ وَفَدُ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ، قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌّ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرِ حَرَامٍ، فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: "أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تَوَدُّوا إِلَى اللَّهِ خُمْسَ مَا غَنَيْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ، وَالْحَنْثِمِ وَالنَّقِيرِ، وَالْمُرْقَاتِ"

91۔ صحیح بخاری: 6636، مسند امام احمد: 16051، صحیح ابن حبان: 32، مستدرک للحاکم: 8204

92۔ صحیح بخاری: 87، صحیح مسلم: 18، سنن ابوداؤد: 3692، جامع ترمذی: 2611، سنن نسائی: 5031، مسند امام احمد: 2020، صحیح ابن حبان: 157

کرنا اور میں تمہیں دہاءِ حلتتم نقیر اور مزفت سے منع کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے۔ خبردار! فتنہ اس طرف سے آئے گا! آپ نے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ جہاں سے شیطان کا سینک طلوع ہوتا ہے۔

اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ،

اشجع (قبیلوں) کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے ساتھی ہیں ان کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی اور مددگار نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ فرمایا تھا کہ ”غفار“ قبیلے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور ”اسلم“ قبیلے والوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور ”عصیہ“ قبیلے والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

93- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

9- بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ

وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

94- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ، وَالْأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَأَشْجَعُ مَوَالٍ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

95- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ، وَعُصَيَّةُ

93- صحیح بخاری: 3105، صحیح مسلم: 2905، جامع ترمذی: 2268، مسند امام احمد: 4980، صحیح ابن حبان: 6649

94- صحیح بخاری: 3321، صحیح مسلم: 2520، مسند امام احمد: 7891، مسند ابویعلیٰ: 867، معجم الکبیر للطبرانی: 5247

95- صحیح مسلم: 2518، جامع ترمذی: 3941، مسند امام احمد: 4702، مسند ابوداؤد الطیالسی: 1915

96 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا

97 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمَ، وَغَفَارُ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ: خَابُوا وَخَسِرُوا، فَقَالَ: هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

98 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُراقُ الْحَجِيجِ، مِنْ أَسْلَمَ وَغَفَارَ وَمُزَيْنَةَ، وَأَحْسِبُهُ - وَجُهَيْنَةَ - ابْنُ أَبِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اسلم“ قبیلے والوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور ”غفار“ قبیلے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد نے نبی ﷺ کا یہ فرمان روایت کیا ہے: تمہارا کیا خیال ہے جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار (قبائل کے افراد) بنو تمیم، بنو اسد، بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں؟ ایک شخص نے عرض کی: تو یہ رسوائی اور خسارے میں مبتلا ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ بنو تمیم، بنو اسد، بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عامر صعصعہ سے بہتر ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے یہ روایت کرتے ہیں، اقرع بن حابس نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کی: حاجیوں کا سامان چوری کرنے والے اسلم، غفار اور مزینہ قبیلے کے افراد نے آپ کے دست حق پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ ابن ابی یعقوب نامی راوی بیان کرتے ہیں، میرا یہ خیال ہے اس

يَغْفُوبُ شَكَّ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ كَانَ أَسْلَمَ، وَغِفَارُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَخْسَبَةُ - وَجُهَيْنَةُ، خَذِرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَامِرٍ، وَأَسَدٍ، وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَذِرٌ مِنْهُمْ

نے "جہینہ" کا ذکر بھی کیا ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے، اسلم، غفار، مزینہ نے "جہینہ" کا بھی ذکر کیا، بنو تميم، بنو عامر، اسد، غطفان سے بہتر ہوں تو کیا یہ لوگ رسوائی اور خسارے میں مبتلا ہو جائیں گے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ ان (بعد والوں) سے بہتر ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلم، غفار، مزینہ، اور جہینہ کے کچھ افراد، راوی کو شک ہے یا شاید یہ ارشاد فرمایا: جہینہ یا مزینہ کے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اسد، تميم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہو گے۔

قبیلے کا بھانجا اور ان کا آزاد کردہ

غلام ان کا حصہ ہوتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے انصار کو طلب فرمایا آپ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے سوا کوئی اور بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں ہمارا ایک بھانجا ہے آپ نے فرمایا: بھانجا قوم کا ایک فرد ہوتا ہے۔

زم زم کا قصہ

ابو جہرہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے کہا: کیا میں آپ لوگوں کو حضرت ابو

99- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ،

عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أَسْلَمَ، وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، - أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ - خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ، وَتَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ"

10- بَابُ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ

وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

100 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

11- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

101- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قَتَيْبَةَ، حَدَّثَنِي

مُشْتَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو
بِجْرَةَ. قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا
أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ؟ قَالَ: قُلْنَا بَلَى.
قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ.
فَبَلَّغْنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ
نَبِيٌّ. فَقُلْتُ لِأَخِي: انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ
كَلِّمَهُ وَأُتِنِي بِخَبْرِهِ. فَانْطَلَقْتُ فَلَقِيَهُ. ثُمَّ رَجَعْتُ.
فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ
رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ. فَقُلْتُ لَهُ:
لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ. فَأَخَذْتُ جَرَابًا وَعَصَا.
ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ. فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ.
وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ. وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ
زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ: فَمَرَرْتُ بِعَلِيٍّ
فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ غَرِيبًا؟ قُلْتُ: قُلْتُ:
نَعَمْ. قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ. قَالَ:
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ. لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا
أُخْبِرُهُ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ
لَأَسْأَلَ عَنْهُ. وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ.
قَالَ: فَمَرَرْتُ بِعَلِيٍّ. فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ
يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ:
انْطَلِقْ مَعِي. قَالَ: فَقَالَ مَا أَمْرُكَ. وَمَا
أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلَدَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ
كَتَبْتَ عَلَيَّ أُخْبِرُكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَفْعَلُ.
قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بَلَّغْنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَاهُنَا

اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کا قصہ نہ سناؤں؟ ابو
بجرہ کہتے ہیں، ہم نے کہا: جی ہاں ضرور! حضرت ابن
مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: حضرت ابو ذر غفاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غفار قبیلے سے تعلق
رکھنے والا ایک شخص تھا ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ملک میں ایک
صاحب ظاہر ہوئے جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں میں نے
اپنے بھائی سے کہا: تم ان صاحب کے پاس جاؤ ان سے
بات کرو اور ان کے متعلق مجھے آکر بتاؤ وہ چلا گیا آپ
سے ملا جب واپس آیا تو میں نے پوچھا: تمہارے پاس کیا
خبر ہے وہ بولا: اللہ کی قسم! میں نے انہیں ایک ایسا شخص
پایا ہے جو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے
ہیں، میں نے اپنے بھائی سے کہا: تمہاری خبر سے میری تسلی
نہیں ہوئی، میں نے توشہ دان اور لاٹھی پکڑی اور مکہ آ گیا
میں آپ کو پہچانتا بھی نہیں تھا اور آپ کے متعلق کسی سے
پوچھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا میں زم زم کا پانی پیتا رہا اور مسجد
میں پڑا رہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے
گزرے اور بولے: آپ میرے گھر چلیے حضرت ابو ذر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں ان کے ساتھ چلا گیا انہوں
نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا اور نہ ہی میں نے انہیں کچھ
بتایا دوسرے دن میں پھر مسجد میں آ گیا تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے متعلق معلوم کر سکوں لیکن کوئی بھی مجھے آپ کے متعلق
کچھ بتانے والا نہیں تھا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس
سے گزرے اور دریافت کیا: آپ کو ابھی تک اپنی منزل کا

رَجُلٌ يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. فَأَرْسَلْتُ أَيْحَىٰ لِيَكَلِّمَهُ. فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِهِنِي مِنَ الْخَيْرِ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ. فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِنَّكَ قَدْ رَشِدْتَ. هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي. ادْخُلْ حَيْثُ ادْخُلْ. فَإِنِّي إِن رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ. فَمَتَّ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أَصْلِحُ نَعْلِي وَأَمْضِ أَنْتَ. فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ. حَتَّى دَخَلْتُ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ. فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي. فَقَالَ لِي: يَا أَبَا خَذَرٍ. اكْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ. وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ. فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُكَ فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ. لَأُظْهِرَنَّ بِهَا بَنِي أَوْسٍ أَظْهَرَهُمْ. فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَرِئْتُ فِيهِ. فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ. إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّائِي. فَقَامُوا فَضْرَبَتْ لَأُمُوتَ. فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ: وَيْلَكُمْ. تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ. وَمَتَجَرَّكُمْ وَمَمَرَّكُمْ عَلَى غِفَارٍ. فَأَقْلَعُوا عَنِّي. فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ. فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأُمْسِ. فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّائِي فَصْنِعَ بِي مِثْلَ مَا صْنَعَ بِالْأُمْسِ. وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ

معلوم نہیں ہوا میں نے جواب دیا: نہیں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، پھر انہوں نے دریافت کیا: آپ کا معاملہ کیا ہے اور آپ اس شہر میں کیوں آئے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے انہیں بتایا: اگر آپ مجھ سے رازداری کا وعدہ کریں تو میں آپ کو بتاؤں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے انہیں بتایا: ہمیں یہ معلوم ہوا ہے، یہاں ایک صاحب ظاہر ہوئے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں میں نے اپنے بھائی کو بھیجا تا کہ وہ ان کے ساتھ بات چیت کرے وہ واپس آیا تو اس کی خبر سے مجھے اطمینان نہیں ہوا میں نے یہ ارادہ کیا، میں خود ان سے ملاقات کرتا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: آپ بالکل درست جگہ پر پہنچے ہیں آپ میرے پیچھے آئیں جس جگہ میں اندر داخل ہوں آپ بھی اندر داخل ہو جائیں لیکن اگر میں نے کسی شخص کو دیکھا جس سے مجھے آپ کے خلاف کوئی خدشہ ہو تو میں دیوار کے قریب کھڑا ہو جاؤں گا اور یوں ظاہر کروں گا جیسے میں اپنا جوتا ٹھیک کر رہا ہوں آپ چلتے رہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہو گیا حتیٰ کہ وہ اور ان کے ساتھ میں، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ میرے سامنے اسلام پیش کیجئے۔ نبی ﷺ نے پیش میں لے اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا، اے ابوذر! اپنے اس

فَأَكْبَتْ عَلَى. وَقَالَ مِمَّا لَيْتَهُ بِالْأُمِّسِ.
قَالَ: فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ
اللَّهُ"

معا ملے کو مغلی رکھنا اور اپنے شہر واپس چلے جاؤ اور جب ہمارا
ظہور ہوگا پھر آجانا میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم!
جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں ان
کے سامنے بلند آواز میں اس بات کا اعلان کروں گا۔ پھر
حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے وہاں قریش
موجود تھے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: اے
قریش کے گروہ! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا
کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ
تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ لوگ بولے،
کھڑے ہو جاؤ اور اس بے دین کو مارو، انہوں نے مارنا
شروع کیا حتیٰ کہ میں مرنے والا تھا کہ حضرت عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر مجھے بچایا وہ میرے اوپر آکر گر گئے
اور پھر ان کی جانب منہ کر کے بولے تمہارا برا ہو تم غفار
قبیلے کے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جب کہ تمہارے تجارتی
قافلے کی گزرگاہ اور تمہاری اپنی گزرگاہ غفار قبیلے سے ہو
کر گزرتی ہے۔ تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اگلے دن صبح
میں پھر واپس آیا اور اسی طرح کہا جس طرح پچھلے دن کہا
تھا تو وہ پھر بولے: اس بے دین کو اٹھ کر مارو میرے
ساتھ وہی سلوک ہوا جو گزشتہ دن ہوا تھا۔ حضرت عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر میرے پاس آئے اور میرے اوپر
آکر مجھے چھپا لیا اور وہی بات کہی جو پچھلے دن کہی
تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام
لانے کا یہ قصہ ہے۔

12- بَابُ ذِكْرِ قُحْطَانَ

102 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ،
عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ، حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قُحْطَانَ، يَسُوقُ
النَّاسَ بِعَصَاةٍ

قحطان کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ
ارشاد روایت کرتے ہیں۔ قیامت تب تک قائم نہیں ہوتی
جب تک قحطان سے ایک شخص ایسا نہیں نکلے گا جو لوگوں کو
اپنی لاشی کے ذریعے ہانک کر لے جائے گا۔

13- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

103 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ،

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ،
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: غَزَوْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا، وَكَانَ مِنَ
الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَابٌ، فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا،
فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا،
وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لِلْأَنْصَارِ، وَقَالَ
الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لِلْمُهَاجِرِينَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ
الْجَاهِلِيَّةِ؟ ثُمَّ قَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟" فَأَخْبَرَ بِكَسَعَةِ
الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ: أَقْدَ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا،
لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا
الْأَكْلَ فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا

جاہلیت کی جس چیخ پکار سے ممانعت کی گئی ہے

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ ہم
نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شامل ہوئے۔ آپ
کے ساتھ مہاجرین بھی تھے۔ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔
مہاجرین میں ایک صاحب تھے۔ جو بڑے خوش مزاج
تھے انہوں نے ایک انصار کو لات رسید کر دی وہ انصاری
بڑے غصے میں آگیا۔ ان دونوں نے اپنے اپنے حامیوں
کو بلایا۔ انصاری نے کہا: اے انصار امیری مدد کیلئے آؤ۔
مہاجر نے کہا: اے مہاجرین: میری (مدد) کیلئے آؤ۔
نبی ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا: یہ جاہلیت کی
طرح چیخ پکار کیوں کر رہے ہو۔ پھر آپ نے دریافت کیا:
ان کا معاملہ کیا ہے۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ مہاجر نے
انصاری کو لات رسید کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس جاہلیت کی پکار کو چھوڑ دو
کیونکہ یہ خبیث ہے۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول بولا: اس
(مہاجر) نے ہمارے خلاف اپنے حامیوں کو پکارا تھا۔ اگر

الْحَبِيثُ؛ لِعَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

ہم مدینہ واپس آئے تو ہم میں سے عزت والا شخص ذیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم اس خبیث کو قتل نہ کر دیں۔ انہوں نے عبد اللہ کے متعلق یہ کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! لوگ یہ کہیں گے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں جو شخص گال پیٹتا ہو، گریبان پھاڑتا ہو اور جاہلیت کی چیخ دیکار کرتا ہو، اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

104 - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرْقَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

خزاعہ کا قصہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمرو بن لُحی بن قمعہ بن خندف، خزاعہ کا جدا مجد ہے۔

14- بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

105 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ لُحْيٍ بْنُ قَمْعَةَ بْنِ خَنْدَفٍ أَبُو خُزَاعَةَ

امام زہری بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ بحیرہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کا دودھ بتوں کیلئے روک لیا جاتا ہے۔ کوئی بھی شخص اس کا دودھ دودھ نہیں سکتا

106 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلظَّوْغِيَّةِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا

يُسَيِّبُونَهَا لِإِلَهِيهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ:
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحْيٍ الْخُزَاعِيَّ
يَجْرُ قُضْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ
• السَّوَابِ

اور سائبہ ان جانوروں کو کہتے ہیں جنہیں وہ اپنے باطل
معبودوں کیلئے آزاد چھوڑ دیا کرتے تھے۔ ان پر سواری
نہیں کی جاسکتی تھی۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ
عنه بتاتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
یہ بات بیان کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے
عمرو بن عامر بن لُحی خزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی
آنتیں گھسیٹ رہا تھا یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے
نام پر جانور چھوڑنے کے رواج کی ابتداء کی تھی۔

عربوں کی جہالت کے بارے میں
سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم عربوں کی جہالت کے
متعلق جاننا چاہو تو تم سورہ انعام کی ۱۳۰ آیت کے بعد
والی آیتیں پڑھو:

ترجمہ کنز الایمان: بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی
اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے۔۔۔ تا۔۔۔ بے
شک وہ بیکے اور راہ نہ پائی (پ ۲ البقرہ آیت ۱۳۶)

15- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ
107 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعَيْنَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "إِذَا سَرَّكَ أَنْ
تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ، فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ
وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ، (قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا
أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ) (الأنعام: 140) إِلَى
قَوْلِهِ (قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ) (الأنعام:
140)"

جو شخص اسلام اور جاہلیت میں خود کو

اپنے آباء کی جانب منسوب کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد روایت کرتے ہیں۔ معزز شخص، جو کریم تھے اور جو
کریم کے صاحبزادے تھے جو کریم کے صاحبزادے تھے
اور جو کریم کے صاحبزادے تھے۔ وہ حضرت یوسف علیہ
السلام ہیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے

16- بَابُ مَنْ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي

الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

108 - وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْكَرِيمَ، ابْنَ
الْكَرِيمِ، ابْنَ الْكَرِيمِ، ابْنَ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ
يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَقَالَ
الْبَرَاءُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا ابْنُ

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ

تھے وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے تھے جو اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ بات روایت کی ہے، آپ نے فرمایا تھا: میں عبدالمطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (الشعراء آیت 214) تو نبی ﷺ نے قریش کے تمام قبائل کو الگ الگ بلانا شروع کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اے عبد مناف کی اولاد! اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کا سودا کرلو۔ اے عبدالمطلب کی اولاد! اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کا سودا کرلو۔ اے زبیر بن عوام کی والدہ! اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کا سودا کرلو۔ اے زبیر بن عوام کی والدہ! اللہ کے رسول کی پھوپھی! اے محمد کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تم دونوں اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کا سودا کرلو۔ میں اللہ کی مرضی کے آگے تم دونوں کے متعلق کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ البتہ میرے مال میں سے تم جو چاہو وہ مجھ سے مانگ سکتی ہو۔

109 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء 214)، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ، يُبْطُونِ قُرَيْشٍ

110 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا أُمَّمَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا

17- بَابُ قِصَّةِ الْحَبَشِ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي أَرْفَدَةَ

111- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ
عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهَا،
وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مِنِّي تُغْنِيَانِ،
وَتُدْفِقَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ،
فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ،
فَقَالَ: دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامٌ عِيدٍ، وَتِلْكَ
الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنِّي

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ
يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُهُمْ، أَمَّا بَنِي أَرْفَدَةَ يَعْزِي
مِنَ الْأَمْنِ

حبشیوں کا واقعہ اور نبی ﷺ کا
یہ ارشاد: اے بنو ارفدہ!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے
ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ہاں تشریف
لائے اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں موجود تھیں۔ یہ منی
(کے دن تھے) وہ دونوں گا رہی تھیں اور دف بجار ہی
تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جھڑک
دیا، نبی ﷺ چہرہ مبارک پر کپڑا لے کر لیٹے ہوئے
تھے۔ نبی ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹایا اور
فرمایا: اے ابو بکر! ان دونوں کو کرنے دو کیونکہ یہ عید کے
ایام ہیں۔ یہ منی ایام تھے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:
مجھے اچھی طرح یاد ہے، نبی ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کیا
ہوا تھا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی۔ وہ مسجد میں جنگی کر
تب دکھا رہے تھے۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے)
انہیں ڈانٹا تو نبی ﷺ نے فرمایا: انہیں امن میں رہنے
دو۔ اے بنو ارفدہ!

18- بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ

لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ

112- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ: كَيْفَ
بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ: لَا سُلَّتْكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ

جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ

اس کے نسب کو برا نہ کہا جائے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں
حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے
اجازت مانگی کہ وہ مشرکین کو برا کہیں۔ نبی ﷺ نے
فرمایا: میرے نسب کا کیا ہوگا؟ حضرت حسان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو ان میں سے اس طرح

الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ، وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ
أُسَبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَا تَسِبَّهُ
فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جدا کر دوں گا جیسے آٹے میں سے بل جدا کر دیا جاتا ہے۔
ہشام اپنے والد سے یہ بات روایت کرتے ہیں میں نے
سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت حسان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنا چاہا تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں
برا کہنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے
جواب دیا کرتے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ کے

متعلق روایت

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ”ترجمہ کنز الایمان: محمد اللہ کے
رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت
ہیں۔ (پ ۲۸ الفتح آیت ۲۹)۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان۔
ترجمہ کنز الایمان: میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام
احمد ہے۔ (پ ۲۸ الحشر آیت ۹)

محمد بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، میں احمد ہوں اور ماجی ہوں، اللہ تعالیٰ
میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کو
میرے قدموں میں جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر
تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کے مجھے برا کہنے
اور لعنت کرنے کو، مجھ سے کس طرح دور کر دیا وہ لوگ برا

19- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ
مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ) (الفتح: 29) وَقَوْلِهِ
(مَنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ) (الصف: 6)

113 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ:

حَدَّثَنِي مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: "لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا
الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ
الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ"

114 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَعَجُّبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ

کہتے ہوئے مذمّم کہتے تھے اور لعنت کرتے ہوئے بھی مذمّم کہتے تھے، جب کہ میں ”محمد“ ہوں۔

خاتم النبیین ہونے کے

بارے میں

حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری مثال اور دیگر انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گھر بنائے اسے مکمل کرے اور اسے اچھا بنائے مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے لوگ اس گھر میں آئیں اور اس پر متعجب ہو کر کہیں کہ اس ایک اینٹ کو کیوں نہیں رکھا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گھر بنائے اسے اچھا بنائے اور اسے سجادے لیکن ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے لوگ اس کا چکر لگائیں اس پر تعجب کریں اور یہ کہیں یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں وہ اینٹ ہوں اور میں انبیاء کے تسلسل کو ختم کرنے والا ہوں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے متعلق

حضرت عمروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری وصال فرمایا اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال

عَلَى شَتَمَ قُرَيْشٍ وَلَعَنَهُمْ، يَشْتُمُونَ مُذَمِّمًا، وَيَلْعَنُونَ مُذَمِّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

20- بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

115 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا

سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلِي، وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبْنَةِ "

116 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ " مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعَجَّبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبْنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبْنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ "

21- بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

117 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

الَلَيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوْفِّي، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ
وَسِتِّينَ،

وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
النَّسَائِبِ مِثْلَهُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، سعید بن مسیب نے
مجھے یہ بات بتائی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

کنیت کا بیان

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں رونق افروز تھے ایک شخص بولا: ابو
القاسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میرے نام کی طرح نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام کے مطابق نام
رکھو مگر میری کنیت نہ اپناؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
میرے نام کے مطابق نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ
کرو۔

بلا عنوان

حضرت جعید بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

22- بَابُ كُنْيَةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

118 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ،
فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمُّوا بِأَسْمَى، وَلَا
تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

119 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ،

عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَسَمُّوا
بِأَسْمَى، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

120 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِأَسْمَى، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

23- بَابُ

121 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

118- صحیح بخاری: 110، صحیح مسلم: 2134، سنن ابوداؤد: 4965، سنن ابن ماجہ: 3735، سنن دارمی: 2693، مسند امام احمد: 7372

121- صحیح بخاری: 187، صحیح مسلم: 2345، جامع ترمذی: 3643، سنن الکبریٰ للنسائی: 7518، معجم الکبیر للطبرانی: 6680

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْجَعْفِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ،
جَلْدًا مُعْتَدِلًا، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ: مَا مُتَّعْتُ بِهِ
سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَالِكٌ، فَادْعُ اللَّهَ لَهُ،
قَالَ: قَدْ عَلِي

کرتے ہیں، میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ ۹۴ برس کی عمر میں بھی تندرست تھے۔
انہوں نے بتایا: مجھے یہ یقین ہے، میں میری بیعت اور
بصارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے فیض یاب ہوئے ہیں۔
میری خالہ مجھے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئی تھیں۔ انہوں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!
میرا بھانجا بیمار ہے آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا
فرمائیے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں دعا فرمائی تھی۔

مہر نبوت کے بارے میں

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، میری خالہ مجھے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو گئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا
یہ بھانجا بیمار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست
مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کے
بچے ہوئے پانی کو پی لیا پھر میں اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے
آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے
درمیان مہر نبوت کی زیارت کی۔ محمد بن عبید اللہ فرماتے ہیں
”جملہ“ گھوڑے کی دوں آنکھوں کے درمیان سفیدی کو کہتے
ہیں۔ ابراہیم بیان کرتے ہیں وہ ”زر جملہ“ کی مانند تھی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

حیلہ مبارک

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

24- بَابُ خَاتِمِ النَّبُوَّةِ

122 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

خَاتِمٌ، عَنِ الْجَعْفِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ:
سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: ذَهَبْتُ بِخَالَتِي
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا
لِي بِالْبَرَكَاتِ، وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ
خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمِ بَيْنِ كَتِفَيْهِ،
قَالَ: ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحُجَلَةُ مِنَ حُجَلِ الْفَرَسِ
الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ:
مِثْلُ زِرِّ الْحُجَلَةِ

25- بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

123 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ

کرتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر وہ نکل کر باہر آئے۔ انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے دیکھا تو انہیں اپنے کندھے پر اٹھالیا اور بولے: میرے باپ کی قسم! یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنس رہے تھے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ میرے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کیجئے تو انہوں نے بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ کے مالک تھے۔ جس میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا تھا لیکن ہمارے ان اونٹنیوں کو لینے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

حضرت ابو جحیفہ سوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

بْنِ أَبِي حَسَنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي، فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: يَا ابْنِ شَيْبَةَ، بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهَ بَعْلِي "وَعَلَى يَضْحَكَ

124 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْحَسَنُ يُشَبِّهُهُ

125 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشَبِّهُهُ، قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ: صِفْهُ لِي، قَالَ: "كَانَ أَبْيَضَ، قَدْ شَمِطَ، وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ قُلُوصًا، قَالَ: فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا"

126 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا

إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ أَبِي بَحِيفَةَ
السُّوَّائِي، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفْتِهِ السُّفْلَى
الْعَنْفَقَةَ

127 - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا
حَرِيزُ بْنُ عُمَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ
صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:
أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا؟
قَالَ: كَانَ فِي عَنَفَقَتِهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ

128 - حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ
رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ، يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
قَالَ: كَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا
بِالْقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ، أَمْهَقَ وَلَا
أَدَمَ، لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطِطٍ، وَلَا سَبِطٍ رَجُلٍ أُنْزِلَ
عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَلَيْتَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ
يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَقُبِضَ
وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ
قَالَ رَبِيعَةُ: فَرَأَيْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِهِ، فَإِذَا هُوَ
أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ أَحْمَرٌ مِنَ الطَّيِّبِ

ہیں، میں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے مجھے اچھی
طرح یاد ہے آپ ﷺ کے نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے
ٹھوڑی پر کچھ سفید بال تھے۔

حریر بن عثمان بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت
عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی ﷺ کے صحابی
ہیں، سے دریافت کیا: کیا آپ کے خیال میں نبی ﷺ
عمر رسیدہ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی ﷺ کی
ٹھوڑی مبارک پر کچھ سفید بال تھے۔

ربیعہ بن ابو عبدہ الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو نبی ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا نبی ﷺ
درمیانے قد کے مالک تھے نہ بہت دراز قد تھے نہ بہت
پست قد، آپ کا رنگ چمکدار تھا، بالکل پھیکا سفید بھی نہیں
تھا اور نہایت گندمی بھی نہیں تھا، آپ ﷺ کے بال
مبارک بہت گھنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے
بھی نہیں تھے۔ جب آپ ﷺ پر پہلی دفعہ وحی نازل
ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر چالیس سال تھی۔
آپ نے دس برس مکہ میں قیام فرمایا وہاں آپ پر وحی
نازل کا نزول ہوتا رہا آپ ﷺ نے دس سال مدینہ
منورہ میں قیام فرمایا پھر آپ کا وصال ہو گیا اس وقت آپ
کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کے ایک بال کی زیارت کی ہے وہ سرخ تھا میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا یہ خوشبو لگانے کے سبب سرخ ہو گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ بہت زیادہ دراز قد نہیں تھے اور بالکل پست قد بھی نہیں تھے۔ آپ ﷺ کا رنگ پھیکا سفید نہیں تھا اور گندمی بھی نہیں تھا۔ آپ ﷺ کے بال بہت گھنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا آپ ﷺ نے دس سال مکہ میں قیام فرمایا اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی اس وقت آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ آپ ﷺ اخلاق میں سب سے اچھے تھے آپ ﷺ بہت زیادہ دراز قد یا بالکل پستہ قد نہیں تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا، کیا

129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْأَدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ، وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، فَتَوَفَّاهُ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

130 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ،

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ

131 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ

قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ لَا إِثْمًا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغِيهِ

132 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، بَعِيدًا مَا بَيْنَ التَّنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ، لَمْ أَرْ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ: إِلَى مَنْكِبَيْهِ

133 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

134 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمُورُ، بِالنَّصِيبَةِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَزْرَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ، وَقَامَ

نبی ﷺ نے کبھی خضاب استعمال فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں! آپ کی کنپیوں کے کچھ بال سفید تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ درمیانے قد کے مالک تھے۔ آپ کے دونوں مبارک شانے چوڑے تھے آپ کے بال مبارک کانوں کی لوتک آتے تھے میں نے آپ کو سرخ حلے میں دیکھا ہے میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (آپ کے بال) کندھوں تک آتے تھے۔

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا نبی ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ظہر کے وقت ”بطحاء“ تشریف لائے آپ نے ظہر کی نماز کی دو رکعت ادا فرمائی اور عصر کی نماز کی دو رکعت ادا فرمائی آپ ﷺ کے روبرو نیزہ موجود تھا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس نیزے کے دوسری طرف سے خاتون گزر رہی تھی لوگ اٹھے اور انہوں نے آپ ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے چہروں پر پھیرنا شروع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں

132 - صحیح بخاری: 5510، سنن نسائی: 5232، مسند امام احمد: 18496، صحیح ابن حبان: 6284، سنن الکبریٰ للنسائی: 9328، مسند

ابو یعلیٰ: 1714، مسند ابوداؤد الطیالسی: 721

133 - جامع ترمذی: 3636، سنن دارمی: 64، مسند امام احمد: 18501، صحیح ابن حبان: 6287، معجم الکبیر للطبرانی: 1926

134 - مسند امام احمد: 18789، صحیح ابن خزیمة: 2995، سنن الکبریٰ للبیہقی: 1718

النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَنْسَحُونَ بِهَا
وُجُوهَهُمْ، قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى
وَجْهِهِ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ
الْمِسْكِ

135 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ،
أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،
قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ
النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، حِينَ يَلْقَاهُ
جَبْرِيلُ، وَكَانَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي
كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيَدَارِسُهُ الْقُرْآنَ،
فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ
مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

136 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ
شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا
مَسْرُورًا، تَبَرَّقَ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: " أَلَمْ
تَسْعَى مَا قَالَ الْمُدَجِّجِيُّ لِرَزِيدٍ، وَأُسَامَةُ، وَرَأَى
أَقْدَامَهُمَا: إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ "
137 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

نے بھی آپ ﷺ کے دست مبارک کو پکڑا جب اسے
میں نے اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا
اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان میں
آپ کی سخاوت سب سے زیادہ ہوتی تھی، جب جبرائیل
علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔
جبرائیل علیہ السلام رمضان میں روزانہ رات کے وقت
آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور
آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے۔
نبی ﷺ سخاوت میں تیز چلنے والی ہوا سے زیادہ سخی
تھے۔

عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ
بیان روایت کرتے ہیں ایک دفعہ نبی ﷺ ان کے پاس
تشریف لائے وہ بہت خوش تھے اور خوشی آپ ﷺ کے
چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
کیا تم نے سنا ہے، مدحی (قیانہ شناس نے) زید اور اسامہ
کے متعلق کیا کہا ہے؟ اس نے ان کے صرف پاؤں دیکھ کر
یہ کہا: یہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

135 - صحیح بخاری: 6، صحیح مسلم: 2308، سنن نسائی: 2095، مسند امام احمد: 2616، صحیح ابن حبان: 3440، صحیح ابن خزیمہ: 1889، سنن
الکبریٰ للنسائی: 2405

136 - صحیح بخاری: 6388، صحیح مسلم: 1459، سنن ابوداؤد: 2267، جامع ترمذی: 2129، سنن نسائی: 3493، سنن ابن ماجہ: 2349

137 - صحیح بخاری: 2787، سنن نسائی: 3826، سنن الکبریٰ للنسائی: 4767، معجم الکبیر للطبرانی: 101

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ نَبِيِّكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشَّرُورِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ."

138 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْبَقْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ، قُرْنَا فَقَرْنَا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ

139 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَّقَ

کرتے ہیں، میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب وہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے وہ بیان کرتے ہیں۔ جب میں نے نبی ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ نبی ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک دکنے لگتا تھا اور یوں ہو جاتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو ہمیں آپ کی خوشی کا اندازہ اسی بات سے ہو جاتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اولاد آدم کی بہترین نسلوں میں مبعوث فرمایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس نسل میں ہوا جو میرا خاندان ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ، نبی ﷺ اپنے بال مبارک سیدھے پیچھے کی جانب لے جاتے تھے اور مشرکین اپنے سر میں مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب بھی اپنے بال پیچھے کی جانب لے جایا کرتے تھے۔ نبی ﷺ کو جس کے متعلق کوئی حکم نہ ملا ہو آپ اس میں اہل کتاب کا ساتھ دینا پسند کرتے تھے۔ پھر بعد میں نبی ﷺ نے سر میں مانگ نکالنا شروع کری۔

138 - مسند امام احمد: 8844، مسند ابویعلیٰ: 6553

139 - صحیح بخاری: 3728، صحیح مسلم: 2336، سنن ابوداؤد: 4188، سنن نسائی: 5238، سنن ابن ماجہ: 3652، مسند امام احمد: 2364، صحیح

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُهُ

140 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا"

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بد مزاج بد زبان نہیں تھے۔ آپ یہ ارشاد فرماتے تھے: تم میں بہتر شخص وہ ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔

141 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو معاملات کے درمیان اختیار دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے آسان کو اختیار فرمایا بشرطیکہ وہ کوئی گناہ نہ ہو۔ اگر وہ کوئی گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی کوئی حرمت پامال ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

142 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْبَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شِمِئْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرَفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثابت باین کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلی سے زیادہ ملائم کسی حریر یا دیباج کو نہیں چھوا اور میں نے آپ کی خوشبو زیادہ کسی پاکیزہ خوشبو کو نہیں سونگھا۔

143 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

140 - صحیح بخاری: 3549، صحیح مسلم: 2321، مسند امام احمد: 6504، صحیح ابن حبان: 477

141 - صحیح بخاری: 5775، صحیح مسلم: 2327، سنن ابوداؤد: 4785، سنن ابن ماجہ: 148، مسند امام احمد: 24593

142 - مسند امام احمد: 13341، صحیح ابن حبان: 6303، مسند ابویعلیٰ: 3400

شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَثْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خُدْرِهَا

144- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ، وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ

145- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ

146- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطِيئَهُ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بَيَاضٍ إِبْطِيئَهُ

147- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا

ہیں، نبی ﷺ پردہ نشین کنواری عورتوں سے زیادہ باحیا تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: جب آپ کو کوئی بات ناپسند ہوتی تو آپ ﷺ کے مبارک چہرے سے اندازہ ہو جاتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کبھی بھی کھانے کی کسی چیز میں کوئی عیب نہیں نکالا۔ آپ ﷺ کو کوئی چیز پسند ہوتی تھی تو اسے تناول فرما لیتے تھے اور اگر ناپسند ہوتی تو اسے چھوڑ دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو آپ ﷺ اپنے دونوں مبارک ہاتھ کشادہ رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کو دیکھ لیتے تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں،

145- صحیح بخاری: 5093، صحیح مسلم: 2064، سنن ابوداؤد: 3763، سنن ابن ماجہ: 3259، مسند امام احمد: 10146، صحیح ابن حبان: 6436

146- صحیح بخاری: 383، صحیح مسلم: 495، سنن نسائی: 1106، مسند امام احمد: 2073، صحیح ابن حبان: 1919، متدرک للحاکم: 825، سنن

الکبریٰ للنسائی: 693

147- صحیح بخاری: 984، سنن نسائی: 1748، سنن ابن ماجہ: 1180، مسند امام احمد: 14038، متدرک للحاکم: 1220، سنن الکبریٰ للنسائی:

1436، مسند ابویعلیٰ: 2966

صحیح بخاری

نبی ﷺ دورانِ دعا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے البتہ بارش کی دعا مانگنے کے دوران آپ ﷺ دست مبارک اتنے زیادہ بلند فرمالیتے کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے دعا فرمائی آپ ﷺ نے دونوں دست مبارک بلند فرمائے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ ﷺ اس وقت ”ابطح“ میں ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ ظہر کا وقت ہوا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر آئے انہوں نے نماز کے لیے اذان دی پھر وہ اندر آگئے۔ نبی ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگوں نے اس پانی کو حاصل کرنا شروع کر دیا پھر وہ اندر گئے اور نیزہ لے کر آئے پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی مبارک پنڈلیوں کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیزہ نصب کر دیا۔ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز کی دو رکعت اور عصر کی نماز کی دو رکعت ادا فرمائیں آپ کے آگے سے خواتین اور گدھے گزر رہے تھے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کیا تمہیں فلاں شخص پر تعجب نہیں ہوتا وہ میرے حجرے

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ

148 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ، ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَفَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ، خَرَجَ بِلَالٌ فَتَنَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ، فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنْزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ سَاقِيهِ، فَكَرَزَ الْعَنْزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ

149 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

148 - صحیح بخاری: 369، مسند امام احمد: 18782، سنن الکبریٰ للنسائی: 4203

149 - صحیح مسلم: 2493، سنن ابوداؤد: 3654، مسند امام احمد: 25279، صحیح ابن حبان: 100، مسند ابویعلیٰ: 4677

کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں اور نبی ﷺ سے حدیث بیان کرنے لگتے ہیں۔ وہ احادیث مجھے سنا رہے ہوتے ہیں میں اس وقت تسبیح پڑھ رہی ہوں اور پھر وہ میرے تسبیح ختم کرنے سے قبل ہی اٹھ جاتے ہیں۔ اگر وہ مجھے ملتے تو میں انہیں بتاتی نبی ﷺ تو اتنی تیزی کے ساتھ بات نہیں کرتے تھے جتنی تیزی کے ساتھ تم بات کرتے ہو۔

نبی ﷺ کی آنکھ سو جاتی ہے
مگر دل نہیں سوتا

اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی ﷺ کی حدیث مروی ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا: نبی ﷺ رمضان میں نفلی نماز کیسے ادا فرماتے تھے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب فرمایا: نبی ﷺ، رمضان میں یا رمضان کے علاوہ، گیارہ سے زیادہ رکعات ادا نہیں فرماتے تھے۔ آپ چار رکعات ادا فرماتے تھے تم ان کی طوالت اور حسن کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ ﷺ چار رکعات ادا کرتے، تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ ﷺ تین رکعات ادا کرتے،

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأُحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فَلَانٍ، جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ مُحَرَّتِي، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسَبِّحُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أَسْبِيحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي، وَلَوْ أَذْرَكْتُه لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ

26- بَابُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

150 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، فَقُلْتُ: يَا

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ وتر ادا کرنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھ سو جاتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

شریک بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں شب معراج کے متعلق بتا رہے تھے، تین افراد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ ان تین میں سے ایک شخص نے کہا: ان کون ہیں؟ درمیان والے نے کہا: وہ جو ان میں سب سے بہتر ہیں تیسرے نے کہا: انہیں حاصل کر لو جو سب سے بہتر ہیں۔ اس رات صرف اتنا ہی ہوا پھر نبی ﷺ نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی حتیٰ کہ وہ رات آئی جس میں آپ ﷺ نے خواب میں دیکھا نبی ﷺ کی آنکھیں سو جاتی تھیں لیکن آپ ﷺ کا دل نہیں سوتا تھا۔ انبیاء اسی طرح ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو ساتھ لیا اور آپ ﷺ کو لے کر آسمان پر چلے گئے۔

اسلام میں نبوت کی علامات

(یعنی نبی ﷺ کے معجزات)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

رَسُولُ اللَّهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ، قَالَ: تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

151- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ " لَيْلَةِ أُسْرَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ: جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ أَوْلَهُمْ: أَيْيُهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ يَزِهِمْ حَتَّى جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ "

27- بَابُ عَلَامَاتِ

النَّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

152- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ

151- صحیح بخاری: 7079

152- صحیح مسلم: 682، صحیح ابن حبان: 1461، سنن الکبریٰ للنسائی: 987

زَرِيرٍ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ
حُصَيْنٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، فَأَذْبَجُوا لَيْلَتَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ
وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَسُوا، فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى
ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ
مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ،
فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ، فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَجَعَلَ
يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَزَلَّ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ، فَأَعْتَزَلَ
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ: يَا فُلَانُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ:
أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ،
ثُمَّ صَلَّى، وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي رُكُوبِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا
شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِأَمْرَأَةٍ سَادِلَةٍ
رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟
فَقَالَتْ: إِنَّهُ لَا مَاءَ، فَقُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكَ وَبَيْنَ
الْمَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَمَا
رَسُولُ اللَّهِ؟ فَلَمْ نُمْلِكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى
اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثْنَا، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ
أَنَّهَا مُؤْتَمَةٌ، فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا، فَمَسَحَ فِي

کرتے ہیں، وہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے
تھے۔ یہ لوگ رات بھر سفر کرتے رہے حتیٰ کہ صبح قریب
ہوئی تو یہ لوگ رات کے وقت ٹھہر گئے۔ ان کی آنکھ لگ گئی
حتیٰ کہ سورج نکل آیا سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے۔ نبی ﷺ جب سو رہے ہوتے تو
آپ کو بیدار نہیں کیا جاتا تھا آپ خود ہی بیدار ہوتے
تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے سر مبارک
کے پاس بیٹھے اور بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کی۔ حتیٰ کہ
نبی ﷺ بیدار ہو گئے پھر آپ نے پڑاؤ فرمایا اور ہمیں
صبح کی نماز پڑھائی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب علیحدہ
رہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نماز
سے فارغ ہونے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اے فلاں!
تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی۔ اس نے
جواب دیا: مجھے جنابت ہو گئی تھی۔ نبی ﷺ نے اسے
ہدایت کی کہ وہ مٹی سے تیمم کرے۔ پھر اس نے نماز ادا
کی۔ نبی ﷺ نے مجھے چند افراد کے ساتھ آگے روانہ
فرما دیا۔ ہم پیاس کی شدت میں مبتلا تھے اور چل رہے
تھے۔ اسی اثناء ایک عورت سامنے سے آئی جس نے
مشکیزوں کے درمیان پاؤں لٹکائے ہوئے تھے۔ ہم نے
اس سے پوچھا: چشمہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: یہاں کوئی
چشمہ نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا: تمہارے گھر اور چشمہ کے
درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ وہ بولی: ایک دن اور ایک رات کا،
ہم نے کہا: تم نبی ﷺ کی خدمت میں چلو! وہ بولی:

الْعَزْلَاوَيْنِ فَمَشَرْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا. فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِذَا وَةٍ. غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيدًا. وَهِيَ تَكَادُ تَنْضُ مِنَ الْهَلَاءِ. ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجَمَعَ لَهَا مِنَ الْكِسْرِ وَالتَّمْرِ. حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا. قَالَتْ: لَقِيتُ أَشْحَرَ النَّاسِ. أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا. فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرَاطَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ. فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ ہم نے اس کے ساتھ یہ کیا کہ اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہی بات بتائی جو ہمیں بتائی تھی۔ تاہم یہ بات اضافی بتائی کہ وہ یتیم بچوں کی پرورش کر رہی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مشکیزوں کے متعلق حکم فرمایا آپ نے ان کے منہ پر دست مبارک پھیرا تو ہم چالیس پیاسوں نے پانی پی لیا۔ حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے۔ ہم نے اپنے پاس ہر برتن بھی بھر لیا البتہ ہم نے اپنے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ لیکن وہ مشکیزے اسی طرح بھرے ہوئے تھے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس کھانے کو جو کچھ ہے وہ لے آؤ۔ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کی گئی اور اس عورت کو دے دی گئی۔ جب وہ عورت اپنے خاندان میں آئی تو بولی آج میں سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں۔ یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے سبب اس قبیلے کو ہدایت بخشی وہ عورت بھی مسلمان ہوئی اور وہ تمام لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا۔ آپ اس وقت ”زوراء“ کے مقام پر تھے۔ آپ نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا تو پانی آپ کی مبارک انگلیوں میں سے پھوٹنے لگا۔ تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس

153- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثٌ

مِائَةٍ أَوْ زَهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ

رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا، آپ حضرات کتنے لوگ تھے؟
انہوں نے جواب دیا: تین سو یا شاید تین سو کے قریب
تھے۔

154 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ
الْعَصْرِ، قَالَتِ سَيِّسَ الْوُضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأَتَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ، فَوَضَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ
الْإِنَاءِ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ
الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ
حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، مجھے اچھی طرح یاد ہے عصر کی نماز کا وقت ہو
چکا تھا۔ وضو کرنے کیلئے پانی ڈھونڈا گیا لیکن لوگوں کو پانی
نہیں ملا۔ نبی ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا گیا
نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا اور لوگوں کو
حکم دیا کہ وہ اس سے وضو کرنا شروع کریں۔ میں نے
دیکھا کہ آپ کی مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی پھوٹ
پڑا۔ تمام لوگوں نے وضو کر لیا اور حتیٰ کہ آخری شخص نے بھی
وضو کر لیا۔

155 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ،

حَدَّثَنَا حَزْمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ فَخَّارٍ جَدٍ،
وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَنْطَلَقُوا يَسِيرُونَ،
فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّئُونَ،
فَأَنْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ
يَسِيرٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ
قَالَ: قَوْمُوا فَتَوَضَّئُوا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتَّى بَلَغُوا
فِي مَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک سفر میں تشریف لے گئے۔
آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ تھے۔ یہ لوگ چلتے
ہوئے جا رہے تھے نماز کا وقت ہو گیا انہیں وضو کرنے کے
لیے پانی نہیں ملا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب گئے
ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لے آئے۔ نبی ﷺ نے
اسے لیا آپ نے وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار مبارک انگلیاں
اس پیالے پر رکھیں اور فرمایا: اٹھو اور وضو کر لو! تو تمام
لوگوں نے وضو کر لیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنی پسند کے مطابق
اچھی طرح وضو کیا۔ اس وقت ان کی تعداد ستر یا اس کے
قریب تھی۔

156 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَضَّبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ، فَصَغَرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُونَ رَجُلًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نماز کا وقت ہو گیا۔ جس شخص کا گھر مسجد کے قریب تھا وہ اپنے گھر چلا گیا۔ کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پتھر کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنی مبارک ہتھیلی اس میں رکھی وہ پیالہ چھوٹا تھا۔ آپ کی مبارک ہتھیلی اس میں نہیں آسکتی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں کو ملایا اور انہیں اس پیالے میں رکھا تو تمام حاضرین نے وضو کر لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پوچھا: ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: اسی (۸۰) افراد تھے۔

157 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے موقع پر لوگ پیاسے تھے۔ نبی ﷺ کے سامنے ایک برتن آیا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی، ہمارے پاس پانی نہیں ہے وضو کرنے کیلئے بھی نہیں ہے اور پینے کے لیے بھی نہیں ہے۔ صرف وہی ہے جو آپ کی خدمت میں موجود ہے آپ نے اپنا دست مبارک اس برتن پر رکھا تو پانی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پھوٹ پڑا۔ ہم نے پانی پیا اور وضو بھی کر لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پوچھا: آپ کتنے افراد تھے؟ انہیں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ ہمارے

156 - صحیح بخاری: 192، مسند امام احمد: 12817، صحیح ابن حبان: 6545، مسند ابویعلیٰ: 3757

157 - صحیح بخاری: 3291، مسند امام احمد: 14562، صحیح ابن حبان: 6541

لیے کافی ہوتا ویسے ہم پندرہ سو تھے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے۔ ہم نے اس میں سے پانی نکالا حتیٰ کہ اس میں قطرہ بھی نہیں رہنے دیا۔ نبی ﷺ اسے کنویں کی منڈیر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے پانی منگوا کر کلی کی اور کلی مبارک کا پانی کنویں میں ڈال دیا۔ کچھ دیر کے بعد ہم نے اس کنویں سے پانی پینا شروع کیا۔ حتیٰ کہ ہم خود بھی سیراب ہو گئے اور اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں نے نبی ﷺ کی آواز میں کمی محسوس کی ہے۔ میرا خیال ہے ایسا بھوک کے سبب ہے کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لیے موجود ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں پھر انہوں نے ”جو“ کی کچھ ٹکلیاں نکالی پھر انہوں نے اپنی چادر نکالی اور اس کے کچھ حصے میں روٹیاں لپیٹ کر میری بغل کے نیچے دبا دیا اور اس کا کچھ حصہ میرے سر پر لپیٹ دیا اور مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں وہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت لوگوں کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوا نبی ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہیں ابو طلحہ

158 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحَدَيْبِيَّةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحَدَيْبِيَّةُ بِئْرٌ، فَتَزَحْنَاهَا، حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَفَجَّحَ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَّشْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوَيْنَا، وَرَوَتْ، أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا

159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خَمَارًا لَهَا، فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَا تَتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أُرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُبْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرْسَلَكَ أَبُو

158 - صحیح بخاری: 3920، صحیح مسلم: 1856، مسند امام احمد: 14865، صحیح ابن حبان: 4875، سنن الکبریٰ للنسائی: 11509

159 - صحیح بخاری: 5066، صحیح ابن حبان: 6534، سنن الکبریٰ للنسائی: 6617

طَلْحَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ
مَعَهُ: قُومُوا فَاَنْطَلِقْ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ،
حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا
أُمُّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ؛
فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ
حَتَّى لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو
طَلْحَةَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: هَلَيْتِي يَا أُمُّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكَ فَأَتَتْ
بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ،
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا
شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذِنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ
لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ:
ائْذِنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ
خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذِنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ،
فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذِنْ
لِعَشْرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ
سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اٹھو! آپ روانہ ہوئے۔ میں ان لوگوں کے آگے آگیا۔ میں نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آکر بتایا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ ام سلیم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ پھر ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راستے میں حاضر ہوئے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تشریف لائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلیم! تمہارے پاس جو بھی موجود ہے اسے لے آؤ۔ وہ اسی روٹی کو لے کر حاضر ہو گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو سیدہ ام سلیم نے روٹی کے ٹکڑے کر دیے اور گھی کو چوڑ دیا اور اسے سالن بنا دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ کو منظور تھا پڑھا۔ پھر آپ نے فرمایا: دس افراد کو اندر آنے کیلئے کہو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اجازت دی انہوں نے کھانا کھایا جب وہ سیر ہو گئے تو باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: دس افراد کو اندر آنے کیلئے کہو۔ ان لوگوں نے بھی کھانا کھالیا جب وہ سیر ہو گئے تو چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: دس افراد کو اندر آنے کے لیے کہو۔ انہوں نے ان کو بھی اجازت دی حتیٰ کہ وہ سیر ہو گئے تو وہ چلے گئے پھر آپ نے فرمایا: دس افراد کو اندر آنے

کے لیے کہو۔ یوں سب لوگوں نے کھانا کھالیا ان لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیان کرتے ہیں، ہم لوگ ظاہر ہونے والی علامات کو برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ انہیں ڈرانے والی چیز سمجھتے ہو ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں شریک تھے، پانی ختم ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بچا ہوا پانی تلاش کرو۔ لوگ ایک برتن لے کر آئے جس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا۔ نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں ڈالا پھر ارشاد فرمایا: اس برکت والے وضو کے پانی کی طرف آؤ اور یہ برکت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ میں نے پانی کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ رہا تھا۔ ہم لوگ کھانے کے تسبیح پڑھنے کی آواز بھی سنا کرتے تھے جبکہ اسے کھایا جا رہا ہوتا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد کا انتقال ہو گیا جن کے ذمے قرض لازم تھا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی، میرے والد نے اپنے ذمے قرض ہے وہ تو کئی سال کی پیداوار سے بھی ادا نہیں ہو سکے گا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض لینے والے میرے ساتھ سختی نہ کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کھجور کی ایک ڈھیری کے گرد چکر لگایا۔ پھر آپ نے دعا فرمائی۔ پھر

160 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَهَ، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقُلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اظْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِأَنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الظُّهُورِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَهَ مِنْ اللَّهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْبِغُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ

161 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَاهُ تُوْفِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَحْلَهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِدِينَ مَا عَلَيْهِ، فَاذْطَلِقْ مَعِيَ لِكَيْ لَا يُفْجَشَ عَلَى الْغُرَمَاءِ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْتِي مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ،

دوسری کے گرد چکر لگایا پھر آپ وہاں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے فرمایا: انہیں علیحدہ کرو اور ماپ کر انہیں دیتے جاؤ۔ جتنی آپ نے عطا فرمائی تھیں اتنی ہی کھجوریں باقی بچ گئیں۔

حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ”اصحاب صفہ“ غریب لوگ تھے۔ ایک دفعہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچ۔ جو بھی آپ نے ارشاد فرمایا: ساتھ لے جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین افراد کو ساتھ لے گئے اور نبی ﷺ دس افراد کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین افراد کو ساتھ لائے۔ راوی کہتے ہیں ہم تین افراد تھے۔ میں میرے والد اور میری والدہ۔ میری بیوی میرا خادم جو ہمارے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھروں میں مشترک تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات دیر تک نبی ﷺ کی خدمت میں رہتے پھر عشاء کی نماز ادا کرتے واپس آتے تھے اس دفعہ وہ حاضر رہے۔ انہوں نے عشاء کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ ادا کی۔ رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد، جو اللہ کو منظور تھا، آپ تشریف لائے ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ اپنے مہمانوں کے پاس کیوں نہیں آئے یا آپ نے ان کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔ ان کی اہلیہ نے بتایا:

فَقَالَ: انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَيَقِيْ مِثْلُ مَا أُعْطَاهُمْ

162 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنْاسًا فَقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ سَابِعٍ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعَةٍ أَوْ عَشْرَةٍ، وَأَبُو بَكْرٍ كَمَا قَالَ: وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ، وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ، وَأَبُو بَكْرٍ ثَلَاثَةً. قَالَ: فَهُوَ أَبَا وَأَبِي وَأُمِّي، وَلَا أُدْرِي هَلْ قَالَ: أُمْرَأَتِي وَخَادِمِي، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ أُمْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ؟ قَالَ: أَوْعَشَيْتُهُمْ، قَالَتْ: أَبَوَا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَبُوهُمْ، فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ:

كُلُوا. وَقَالَ: لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا. قَالَ: وَآيُمُ اللَّهِ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللَّقْمَةِ إِلَّا رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا. وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ، فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ. قَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُحْتَتَيْي فِرَاسٍ، قَالَتْ لَا وَقُرَّةَ عَيْنِي، لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ، يَعْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِ عَهْدٍ، فَمَضَى الْأَجَلَ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنْاسٌ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ، قَالَ: أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ

مہمانوں نے آپ کے آنے سے پہلے کھانا کھانے سے انکار کر دیا ہے۔ گھر والوں نے کھانا رکھا بھی تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں جا کر چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے نالائق! پھر انہوں نے مجھے برا کہنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ لوگ کھائیں۔ انہوں نے کہا: ہم اے کبھی نہیں کھائیں گے۔ (پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا شروع کیا) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم جو بھی لقمہ اٹھاتے تھے اس کے نیچے اور زیادہ ہو جاتا تھا حتیٰ کہ جب سب لوگ سیر ہو گئے تو کھانا زیادہ ہو چکا تھا جتنا اس سے پہلے تھا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ چیز دیکھی کہ وہ پہلے کی طرح ہی ہے یا اس سے زیادہ ہو چکا ہے تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا اے بنی فراس کی بہن (یہ کیا معاملہ ہے) تو اہلیہ نے جواب دیا۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اس وقت تو پہلے سے زیادہ ہے۔ انہوں نے یہ بات تین دفعہ کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کھانے کو کھالیا اور فرمایا: وہ چیز شیطان کی جانب سے تھی، یعنی ان کی قسم! پھر انہوں نے اس میں سے کچھ کھالیا اور اگلے دن اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں، یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ چل رہا تھا جس کی مدت پوری ہو چکی تھی۔ ہم بارہ افراد

صحیح بخاری

ادھر ادھر بکھر جاتے تھے۔ ہر ایک شخص کے ساتھ کچھ لوگ ہوتے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہر بندے کے ساتھ کتنے لوگ ہوتے تھے۔ البتہ یہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ بھیجے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ان سب نے اس کھانے میں سے کھایا تو ہم نے اس سے اندازہ لگایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مدینہ قحط سالی کا شکار ہو گیا۔ ایک دو دفعہ جمعے کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مال مویشی ہلاک ہو گئے۔ بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں پانی عطا کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اس وقت آسمان شیشے کی مانند شفاف تھا۔ اسی دوران ہوا چل پڑی اور بادل آکر جمع ہو گئے۔ پھر یوں بارش نازل ہونا شروع ہوئی کہ ہم بارش میں چلتے ہوئے۔ اپنے گھروں تک واپس آئے۔ اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی۔ وہی شخص یا اس کے علاوہ کوئی اور شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! گھر گر رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ اسے روک دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر آپ نے دعا فرمائی ہمارے ارد گرد ہو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بادل کی جانب دیکھا وہ چھٹ گیا اور مدینہ منورہ کے گرد یوں ہو گیا

163- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ، هَلَكَتِ الشَّاءُ، فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا، قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الرُّجَاجَةِ، فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أُرْسِلَتِ السَّمَاءُ عَزَائِلَهَا، فَخَرَجْنَا نَحْوُ الْمَاءِ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا، فَلَمْ نَزَلْ مُمَطَّرٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى، فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: تَهَلَّهَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسُهُ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَنْظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ

163- صحیح بخاری: 890، صحیح مسلم: 897، سنن ابوداؤد: 1174، سنن نسائی: 1515، مؤطا امام مالک: 450، مسند امام احمد: 13718، صحیح

جیسے وہ تاج ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے تنے سے ٹیک کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ منبر استعمال فرمانے لگے اور آپ اس طرف تشریف جانے لگے تو وہ کھجور کا تنہا روئے لگا۔ آپ اس کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیرا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز ایک درخت یا کھجور کے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک انصاری خاتون نے یا شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم آپ کے لیے منبر نہ بنادیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو لوگوں نے آپ کے لیے ایک منبر بنادیا۔ جب جمعہ کا روز آیا اور آپ منبر کی جانب جانے لگے تو وہ کھجور کا درخت اس طرح روئے لگا جیسے کوئی بچہ روتا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے۔ آپ نے اسے بھیج لیا تو اس طرح روئے لگا جیسے کوئی بچہ روتا ہے جسے چپ کروایا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ تنہا اس لیے رو رہا تھا کیونکہ وہ اپنے پاس موجود ہونے والا ذکر سنا کرتا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، پہلے مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی

164 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عَشَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَعَنَّ الْجِدْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ

165 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍَا، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَوْ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مَنْبَرًا؟ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ، فَجَعَلُوا لَهُ مَنْبَرًا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، ثَلَاثِينَ أَلْفًا مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ. قَالَ: كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا

166 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ:

164 - صحیح بخاری: 3392، جامع ترمذی: 505، سنن نسائی: 1396، سنن ابن ماجہ: 1415، سنن دارمی: 31، مسند امام احمد: 2236، صحیح ابن

أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُدُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِدْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْبَنْبُرُ وَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَبَعْنَا لِذَلِكَ الْجِدْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَتَتْ

167- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ، إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ بِالْعُرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ، وَلَكِنْ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أُخْرَى أَنْ

ہوئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے تھے تو آپ کعبہ کے ایک تنے کے پاس جلوہ فرما ہو جاتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر بنوایا گیا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے تو ہم نے اس تنے کی آواز سنی یوں جیسے کوئی اونٹنی بلبلائی ہے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو وہ پرسکون ہو گیا۔

ابو وائل بیان کرتے ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی، ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دریافت کیا: آپ میں سے کس کو فتنے کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: مجھے یہ بات اسی طرح یاد ہے جس طرح آپ نے بیان کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: بیان کیجئے آپ نے بڑی جرات کا مظاہرہ کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کی آزمائش، اس کے اہل خانہ، اس کے مال اور اس کے پڑوسی کے متعلق ہوتی ہے۔ اس کا کفارہ نماز پڑھنا، صدقہ دینا، نیکی کا حکم دینا اور گناہ سے روکنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق نہیں پوچھا بلکہ اس فتنے کے متعلق دریافت کیا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے

لَا يُغْلَقُ، قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ، قَالَ: نَعَمْ،
كُنَّا أَنْ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ
بِالْغَالِيطِ، فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ، وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا
فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مِنَ الْبَابِ، قَالَ: عُمَرُ

امیر المومنین! آپ کو اس کا خدشہ نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ
آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند داروزہ ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: اس
دروازے کو کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ حضرت
حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: نہیں اسے توڑ دیا
جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر تو وہ
اس لائق ہوگا کہ وہ دوبارہ بند نہ ہو۔ راوی بیان کرتے
ہیں، ہمیں ان سے سوال کرتے ہوئے خوف ہوا تو ہم نے
مسروق سے یہ کہا! انہوں نے ان سے یہ سوال کیا،
دروازے سے مراد کون ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: ”حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ“۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد روایت کرتے ہیں۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں
ہوگی۔ جب تک تم اس قوم سے قتال نہیں کرو گے جو بالوں
سے بنے جوتے پہنتے ہیں اور جب تک تم ترکوں کے ساتھ
قتال نہیں کرو گے۔ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں،
چہرے سرخ ہوتے ہیں اور ناکیں چھٹی ہوتی ہیں۔ ان کے
چہرے ڈھال کی طرح ہوتے ہیں اور تم اس معاملے
(حکومت) کے متعلق لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو
پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اور پھر آخر کار
اسے اس میں مبتلا کر دیا جائے۔ لوگ ”کان“ (معدن)
کی طرح ہیں زمانہ جاہلیت میں جو بہتر تھے وہ اسلام میں

168 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا
نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرُكَ، صِغَارَ
الْأَعْيُنِ، حُمْرُ الْوُجُوهِ، ذُلْفُ الْأَنْوْفِ، كَأَنَّ
وُجُوهُهُمْ الْبَحَّانُ الْبُطْرَقَةُ، وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ
النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ
فِيهِ، وَالنَّاسُ مَعَادِنٌ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ
زَمَانٌ، لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ

مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

بھی بہتر شمار ہوں گے اور عنقریب تم پر وہ زمانہ آئے گا جب کسی شخص کے نزدیک اس کا میری زیارت کرنا، اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم عجم سے تعلق رکھنے والے خوز اور کرمان سے قتال نہیں کروں گے۔ جو سرخ چہروں والے ہوں گے ناکیں چھٹی ہوں گے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے ان کے جوتے بالوں سے بنے ہوں گے۔

قیس بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: مجھے تین سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ کسی بات کو یاد رکھنے کا جتنا شوق مجھے ان تین سالوں میں تھا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ نے اپنے دست مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا، قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں سے بنے ہوں گے اور وہ بارز جنگل کے باسی ہیں۔ بعض جگہ پر یہ روایت ہے، وہ ”اہل بارز“ ہوں گے۔

حضرت حسن بصری بیان کرتے ہیں، حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کی ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے قتال کرو گے جن کے جوتے بالوں سے بنے

169 - حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا، وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الوجوه، فُطْسُ الْأَنْوْفِ، صِغَارُ الْأَعْيُنِ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُنْطَرِقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ تَابِعُهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

170 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنِي قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيٍّ أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَسْمَعَ الْحَدِيثَ مِمِّي فِيهِنَّ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَهُوَ هَذَا الْبَارِزُ"، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِزِ

171 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ

تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَذْتَعِلُونَ الشَّعْرَ، وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُنْطَرِقَةُ

172 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلِّطُونَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْ، فَأَقْتُلْهُ

173 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَغْزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ"

174 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا

النَّضَرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِي، أَخْبَرَنَا مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

ہوں گے جن کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہودی تمہارے ساتھ قتال کریں گے۔ اور تم ان پر غالب آ جاؤ گے پھر ایک پتھر کہے گا اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا وہ کسی جنگ میں شریک ہوں گے تو ان سے پوچھا جائے گا تمہارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابی ہیں؟ تو وہ کہیں گے جی! تو انہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ وہ جنگ کے لیے جائیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم میں کوئی ایسے صاحب موجود ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے ہوں تو وہ کہیں گے جی ہاں! تو انہیں فتح نصیب ہوگی۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے فاقہ

172 - صحیح بخاری: 2767، جامع ترمذی: 2236، مسند امام احمد: 6032، صحیح ابن حبان: 6806، سنن الکبریٰ للبیہقی: 18371، مسند

ابویعلی: 5523

173 - صحیح بخاری: 2740، مسند امام احمد: 11056، مسند ابویعلی: 974، صحیح مسلم: 2532، صحیح ابن حبان: 4768

174 - صحیح بخاری: 1347، صحیح مسلم: 1011، سنن نسائی: 2555، مسند امام احمد: 18748، صحیح ابن حبان: 6678، سنن الکبریٰ

للنسائی: 2336

قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيْنَ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحَيْرَةِ، حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ، - قُلْتُ: فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَاؤُ طَيِّبِ الَّذِينَ قَدْ سَعَرُوا الْبِلَادَ - وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى، قُلْتُ: كِسْرَى بِنِ هُرْمُزٍ؟ قَالَ: " كِسْرَى بِنِ هُرْمُزٍ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيْنَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيْنَ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرَجَّمُ لَهُ، فَلَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأَفْضَلَ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ " قَالَ عَدِيُّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيُّ: فَرَأَيْتَ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيهِمْ افْتَتَحَ كُنُوزُ كِسْرَى بِنِ هُرْمُزٍ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ.

کی عرض کی پھر ایک اور صاحب حاضر ہوئے انہوں نے ڈاکوؤں کی شکایت کی۔ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے فاقہ کی شکایت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے عدی! تم نے ”حیرہ“ دیکھا ہوا ہے میں نے عرض کی دیکھا تو نہیں لیکن میں نے اس کے متعلق سنا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو تم دیکھو گے، ایک عورت ”حیرہ“ سے سوار ہو کر (مکہ آکر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا۔ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں یہ سوچا ”طے“ قبیلے کے وہ ڈاکو کہاں جائیں گے جنہوں نے ہر طرف لوٹ مار مچا رکھی ہے۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو تمہارے لیے کسریٰ کے خزانے فتح کیے جائیں گے میں نے عرض کی: کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی پر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا کہ اس سے کوئی لے لیکن اسے کوئی بھی شخص سونا یا چاندی لینے والا نہیں ملے گا۔ اور عنقریب تم میں سے کوئی شخص اللہ کے بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کی ترجمانی کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا! کیا میں نے تمہاری طرف رسول کو مبعوث نہیں کیا تھا اور اس نے تمہاری طرف تبلیغ نہیں کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا اور زائد نہیں دیا تھا؟ وہ شخص کہے

لَتَرُونَ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلَّةً كَفَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گا، جی ہاں لیکن پھر وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تو وہاں بھی اسے جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اور جس شخص کو کھجور کا ٹکڑا نہ ملے وہ پاکیزہ کلام سے ایسا کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک عورت کو دیکھا جو ”حیرہ“ سے چلی اور اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف تھا اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے اور اگر تمہاری زندگی طویل رہی تو تم وہ چیز بھی دیکھ لو گے جس کے متعلق حضرت ابو القاسم نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص ہتھیلی پھر کر سونا یا چاندی صدقہ کرنے کے لیے نکلے گا۔ یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ایک روز نبی ﷺ تشریف لائے آپ نے ”احد“ کے شہداء کی نماز ایسے ہی ادا کی جیسے نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں تم سے آگے جا رہا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور اللہ کی قسم!

175 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شَرْحِبِيلٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي

وَاللَّهُ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنْ أَخَافُ
أَنْ تَنَافِسُوا فِيهَا

مجھے اپنے بعد یہ خدشہ نہیں ہے، تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ
گے بلکہ مجھے یہ خدشہ ہے، تم دنیا کی جانب راغب ہو جاؤ
گے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ مدینہ منورہ کے ایک بڑے گھر میں تشریف فرما
تھے آپ نے فرمایا: کیا تمہیں علم ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟
میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں کے درمیان قطرے
گرنے کی مانند فتنے گر رہے ہیں۔

176 - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ
عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، عَلَى أَطْمٍ مِنَ الْأَطَامِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ
مَا أَرَى؛ إِنِّي أَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ
مَوَاقِعَ الْقَطْرِ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ
ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنت ابوسفیان سے یہ روایت نقل
کی ہے اور یہ روایت انہیں سیدہ زینب بنت جحش نے سنائی
ہے، ایک مرتبہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے۔
آپ پریشان تھے اور فرما رہے تھے۔ ”اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں ہے۔“ اک شر کے سبب عرب کی تباہی آرہی ہے
جو قریب ہے آج یا جوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا
سوراخ ہو گیا ہے۔ آپ نے ایک انگلی اور ساتھ والی انگلی
سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ سیدہ زینب بیان کرتے ہیں۔ میں
نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم ہلاک ہو
جائیں گے؟ جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود
ہوں گے آپ نے فرمایا: ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے

177 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ
الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ
زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ
بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ
جَحْشٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ
عَلَيْهَا فِرْعًا يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيُلُ لِّلْعَرَبِ
مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذْمٍ يَأْجُوجُ
وَمَا جُوجُ مِثْلُ هَذَا، وَخَلَقَ بِأَصْبَعِهِ، وَبِالَّتِي تَلِيهَا
فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْهَلِكُ وَفِينَا
الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

176 - صحیح البخاری: 1779، صحیح مسلم: 2885، مسند امام احمد: 21796، مستدرک حاکم: 8549، مسند حمیدی: 542

177 - صحیح بخاری: 3168، مسند امام احمد: 27454، سنن الکبریٰ للنسائی: 11333، معجم الکبیر للطبرانی: 136، صحیح بخاری: 115، مسند امام

گی۔

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ حَارِثٍ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ

امام زہری بیان کرتے ہیں، ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اللہ کی ذات پاک ہے۔ کتنے خزانے نازل کئے گئے ہیں اور کتنے فتنے نازل کئے گئے ہیں۔

178 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ، وَتَتَّخِذُهَا، فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ، يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، أَوْ شَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ، يَفْرُ بَدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

عبدالرحمن بن ابوصعصعہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں سے محبت کرتے ہو انہیں پالتے ہو تم ان کا خیال رکھو۔ ان کی بیماری کا خیال رکھو، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مسلمانوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جس میں بکریاں مسلمان کا سب سے بہتر مال ہوں گی۔ وہ انہیں ساتھ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے گا۔ جہاں (زیادہ) بارشیں ہوتی ہیں وہ اپنے دین کو فتنے سے بچانے کے لیے ایسا کرے گا۔

179 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأَوْيسِيُّ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ

ابوسعلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسے فتنے آئیں گے، جب بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان کی جانب جھانک کر دیکھے گا وہ اسے اپنی

178 - صحیح بخاری: 584، سنن ابوداؤد: 4267، سنن نسائی: 5036، سنن ابن ماجہ: 3980، مؤطا امام مالک: 1744

179 - صحیح بخاری: 6670، صحیح مسلم: 2886، سنن ابوداؤد: 4256، جامع ترمذی: 2194، مسند امام احمد: 1446، صحیح ابن حبان: 5959

طرف کر لیں گے جس شخص کو کوئی پناہ گاہ ملے اسے اس پناہ گاہ میں چلے جانا چاہئے۔

مِنَ النَّاسِ، وَالنَّاسِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ النَّاسِ، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَشْتَرِهُ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ایک ایسی نماز بھی ہے، جس شخص کی وہ نماز فوت ہو جائے تو گویا اس کے تمام اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے۔

وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ تَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِنْ فَاتِنَةٍ فَكَأَمَّا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: عنقریب حکومتی معاملوں میں رویہ سامنے آئے گا اور ایسے کام ہوں گے جنہیں تم ناپسند کرو گے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تو پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس حق کی ادائیگی تم پر لازم ہے تم اسے ادا کر دینا اور جو تمہارا وہ تم اللہ سے مانگنا۔

180 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُ وَنَهَا قَالَوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تَوَكُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاک کر دے گا لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ ان سے دور ہیں (تو بہتر ہوگا)۔

181 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَهْلِكُ النَّاسُ هَذَا الْحَقُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ: مُحَمَّدٌ

180- صحیح مسلم: 1843، جامع ترمذی: 2190، مسند امام احمد: 3663، صحیح ابن حبان: 4587، سنن الکبریٰ للبیہقی: 16392، مسند ابویعلیٰ: 5156

181- صحیح مسلم: 2917، مسند امام احمد: 7992، مسند ابویعلیٰ: 6093

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَحْمَرُكَاشَعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ،
سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ

182 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ:
كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ،
يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْبَصْدُوقَ، يَقُولُ
هَلَاكَ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ
مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتُ أَنْ
أُسَمِّيَهُمْ بَيْنِي فَلَانٍ وَبَيْنِي فَلَانٍ

عمرو بن یحیی بیان کرتے ہیں، ان کے دادا نے یہ
بات بیان کی ہے، ایک دفعہ میں، مروان اور حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ میں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ وہ
فرماتے ہیں: میں نے صادق و مصدوق (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو
یہ فرماتے ہوئے سنا: قریش کے کچھ نوجوانوں کے ہاتھوں
میری امت ہلاک ہوگی۔ مروان نے پوچھا: نوجوانوں کے
ہاتھوں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر
تم چاہو تو میں تمہیں ان کے نام بتا دوں وہ فلاں کی اولاد
ہوگی اور فلاں کی اولاد ہوگی۔

183 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي
بُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو
إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ
يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ
مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي
جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا
الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ
الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخْنٌ قُلْتُ:

ابو ادريس خولانی، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
یہ بیان روایت کرتے ہیں، لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی
کے متعلق عرض کرتے تھے اور میں آپ سے برائی کے
متعلق عرض کرتا تھا۔ اس خدشے کے تحت کہ کہیں وہ مجھے
لاحق نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم زمانہ جاہلیت میں تھے اور بہت برے
حال میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی (اسلام) عطا
کی۔ کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کی: کیا اس برائی کے بعد پھر
کوئی بھلائی ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ تاہم اس

182 - صحیح بخاری: 6649، مسند امام احمد: 7858، صحیح ابن حبان: 6712، مستدرک للحاکم: 8450، معجم الصغیر للطبرانی: 554، مسند اسحاق بن

183 - صحیح بخاری: 6673، صحیح مسلم: 1847، مسند امام احمد: 23438، صحیح ابن حبان: 117

وَمَا دَخَنُهُ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هُدًى، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرُ مِنْ شَرِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمُ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِالسِّنِّتِنَا قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَتَاكَ ذَلِكُ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: فَأَعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعْصُ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

میں کچھ خرابی ہوگی میں نے عرض کی: وہ خرابی کیا ہوگی۔ آپ نے فرمایا: کچھ لوگ ہوں گے جو میری ہدایت کی بجائے دوسری ہدایت حاصل کریں گے ان کی کچھ باتیں تمہیں پسند آئیں گی اور کچھ بری لگیں گی۔ میں نے عرض کی: کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں کچھ دعوت دینے والے ہوں گے جو جہنم کی جانب بلائیں گے جو شخص ان کی دعوت قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ان کی صفات ہمارے سامنے بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: وہ ہم جیسے لوگ ہوں گے ہماری زبان بولیں گے، میں نے عرض کی: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں اگر ان کا زمانہ مجھے مل گیا، آپ نے فرمایا: تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے عرض کی: اس وقت اگر مسلمانوں کی جماعت یا امام نہ ہوا؟ آپ نے فرمایا: پھر تم ان تمام فرقوں سے الگ رہنا۔ خواہ تمہیں درخت کی جڑ میں پناہ لینا پڑے۔ جب تمہیں موت آئے تو اسی حالت میں ہو۔

قیس بیان کرتے ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری ساتھی بھلائی کے متعلق معلوم کرتے تھے اور میں شر کے متعلق معلوم کرتا تھا۔

184 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ:

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمْتُ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ

185 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا

شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفْتَتِلَ فِتْنَتَانِ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ

186 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفْتَتِلَ فِتْنَتَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يُزْعَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ

تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک دو فریق آپس میں جنگ نہیں کریں گی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے۔ دونوں کے درمیان زبردست قتل عام ہوگا اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال نہیں آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

187 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا، أَتَاهُ ذُو الْخَوِصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ، قَدْ خَبَتْ وَخَسِرَتْ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: دَعُهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْزُقُونَ مِنَ الدِّينِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ کوئی چیز تقسیم فرما رہے تھے۔ اسی دوران ذوالخوِصرہ آیا۔ جو بنی تمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا۔ وہ بولا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! انصاف سے کام لیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری خرابی ہو۔ اگر میں انصاف سے کام نہیں لوں گا تو اور کون لے گا؟ اگر میں انصاف سے کام نہیں لیتا تو تم ذلیل اور رسوا ہو جاؤ گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی بھی ہیں جن کی نمازوں کے سامنے تم

كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ
فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا
يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَصِيَّتِهِ، وَهُوَ قَدْ حُفَّ
- فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُنْدِزِهِ فَلَا
يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثُ وَاللِّدْمُ، آيَتُهُمْ
رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدَى عَصْدِيهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ،
أَوْ مِثْلِ الْبَضْعَةِ تَدْرُكُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ
فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي
سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ
فَأُتِيَ بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُهُ

اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے سامنے
تم اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں
گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور یہ لوگ
دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا
ہے۔ جب اس کا پھل کا دیکھا جاتا ہے تو وہاں کچھ نہیں
ہوتا۔ پھر اس کے پروں کو دیکھا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ
نہیں ہوتا۔ پھر اس کی پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جاتا ہے تو
وہاں بھی کچھ نہیں ہوتا حالانکہ وہ گندگی اور خون میں سے نکل
کر آیا ہے۔ ان لوگوں کی علامت ایک سیاہ فام آدمی ہے
جس کا ایک کندھا عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا۔ یا
گوشت کے ایک ٹکڑے کی طرح ہوگا جو پھڑک رہا ہوگا اور
یہ اس وقت سامنے آئیں گے جب لوگوں کے درمیان
اختلاف ہوگا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں، میں یہ گواہی دیتا ہوں، میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ حدیث سنی ہے اور میں یہ گواہی دیتا
ہوں، جناب علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ نے ان لوگوں
کے ساتھ جنگ کی تھی۔ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص
کے متعلق حکم دیا، اسے تلاش کر کے لایا گیا۔ تو میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ حلیہ کے مطابق اس شخص کو پایا۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب میں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تمہارے سامنے کوئی

188 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ
بْنِ غَفْلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا

حَدَّثَكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخَّرَ مِنَ السَّهَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدَعَهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حَدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيُّمَا لَقِيْتُهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

189- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُخْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْبِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمَشَّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْيَيْهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ لَيُتِمِّنَّ هَذَا الْأَمْرَ، حَتَّى يَسِيرَ الرََّّاكِبُ مِنْ

حدیث بیان کروں تو آسمان سے گر جانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوگا۔ کہ میں آپ ﷺ سے کوئی جھوٹی بات بیان کروں اور جب میں اپنے اور تمہارے معاملے سے متعلق تمہارے سامنے تمہاری کوئی بات کروں تو جنگ دھوکا دہی کا نام ہے میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آخری زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جن کی عمریں کم ہوں گی۔ وہ بے وقوف ہوں گے نبی ﷺ سے احادیث روایت کریں گے۔ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے باہر چلا جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ تمہارا جہاں بھی ان سے سامنا ہوا نہیں قتل کر دینا کیونکہ جو اسے قتل کرے گا اسے ان کو قتل کرنے کا اجر ملے گا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں شکایت کی آپ اس وقت اپنے چادر کے ذریعے ٹیک لگائے ہوئے خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ ہمارے لیے مدد طلب نہیں کریں گے؟ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا نہیں کریں گے؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں کسی شخص کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا۔ اس شخص کو اس میں ڈال دیا جاتا تھا پھر ”آرہ“ لا کر اس شخص کے سر پر رکھ کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ لیکن یہ بات بھی انہیں ان کے دین سے دور نہیں کر سکتی

صَنْعَاءَ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ. أَوِ
الَّذِي عَلَى غَنِيهِ. وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

تھی۔ پھر کسی شخص پر لوہے کی کنگھی پھیری جاتی تھی۔ جو
گوشت کو ہڈی سے یا پٹھوں سے الگ کر دیتی تھی اور یہ
بات بھی انہیں دین سے دور نہیں کر سکی۔ اللہ کی قسم! اللہ
تعالیٰ اس دین کو ضرور مکمل فرمائے گا۔ حتیٰ کہ ایک سوار شخص
”صنعا“ سے لے کر ”حضرت موت“ تک جائے گا اور
اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا۔ یا اپنی بکریوں سے
بھیڑے کا خوف ہوگا۔ تم لوگ جلد بازی کا مظاہری کر
رہے ہو۔

190 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ
بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى
بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ
قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ
عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُتَكِّسًا
رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ
صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى بْنُ
أَنَسٍ: فَارْجِعِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبَشَارَةٍ عَظِيمَةٍ،
فَقَالَ: "اذهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ نے حضرت ثابت بن
قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاضر نہیں پایا۔ ایک شخص نے
عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں ان کے متعلق آ کر
بتاتا ہوں۔ وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں گھر میں بیٹھے
ہوئے پایا۔ انہوں نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا، اس شخص نے
دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے وہ بولے: بڑے برے
حال میں ہوں، کیونکہ ان کی آواز نبی ﷺ کی آواز سے
بلند ہو جاتی تھی۔ اس لیے ان کے عمل ضائع ہو چکے ہیں اور
وہ جہنمی ہو چکے ہیں۔ وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوا اور آپ کو بتایا وہ ایسے کہہ رہے تھے۔ موسیٰ بن
انس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر وہ شخص دوسری دفعہ
عظیم بشارت لے کر حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
پاس گیا۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم اسے جا
کر کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

191 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَسَلَّمَ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ، أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ فَلَانُ، فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ، أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک صحابی سورۃ کہف کی تلاوت کر رہے تھے۔ گھر میں ایک جانور بھی موجود تھا۔ اس نے اچھلنا شروع کر دیا، ان صحابی نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ ایک بادل کے ٹکڑے نے انہیں ڈھانپ لیا ہے۔ انہوں نے بعد میں اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے فرمایا: اے فلاں! تم قرأت کرتے رہتے کیوں کہ یہ سکینہ تھی۔ جو قرآن کے سبب نازل ہو رہی تھی۔

192 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّائِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلاً، فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيَ، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرَفَعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ، لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، فَتَزَلْنَا عِنْدَهُ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد کے ہاں آئے اور ان سے ایک پالان خریدنا۔ انہوں نے عازب سے کہا: اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجیں وہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ چلا جائے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اسے اٹھا کر ان کے ساتھ چلا گیا، میرے والد بھی دینار کی جانچ کروانے کے لیے نکلے میرے والد نے کہا اے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ ہمیں بتائیے جب آپ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے تو کیا واقعہ ہوا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں! ہم نے رات کے وقت سفر شروع کیا اور دوسرے دن بھی سفر کرتے رہے حتیٰ کہ جب دوپہر کا وقت ہو گیا اور راستہ خالی ہو گیا۔ وہاں سے کوئی بھی شخص نہیں گزر رہا تھا تو ہمارے سامنے ایک بڑی سی چٹان

191 - صحیح مسلم: 795، مسند امام احمد: 18497، مسند ابویعلیٰ: 1722

192 - صحیح بخاری: 3452، صحیح مسلم: 2009، صحیح ابن حبان: 6281، مسند ابویعلیٰ: 116

فِيهِ قُرُوءَةٌ وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاحٍ مُقْبِلٍ بِغَنِيهِ إِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامَ، فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، قُلْتُ: أَفِي غَنِيكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ، قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً، فَقُلْتُ: أَنْفُضِ الصَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَذَى، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ، فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْتَوِي مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ، فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَارْتَحِلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ بَنِي مَالِكٍ، فَقُلْتُ: أَتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَحَلْتُ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا - أَرَى - فِي جَلْدٍ مِنَ الْأَرْضِ - شَكَّ زُهَيْرٌ - فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ قَدْ دَعَوْتُمَا عَلِيَّ، فَادْعُو إِلَى، فَإِنَّهُ لَكُمْ أَنْ أُرَدَّ عَنْكُمَا الْمَطْلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آئی جس کا سایہ تھا اس سائے میں دھوپ نہیں آتی تھی ہم نے وہاں پڑاؤ کیا۔ میں نے نبی ﷺ کے لیے ہاتھ سے جگہ درست کی تاکہ آپ اس پر محو استراحت ہوں پھر میں نے آپ کے لیے ایک پوستین بچھا دی اور عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ سو جائیے میں آپ کے اطراف کا جائزہ لیتا رہوں گا۔ نبی ﷺ سو گئے میں اطراف کا جائزہ لینے کے لیے نکلا تو سامنے سے ایک چرواہا اپنی بکریوں کے ساتھ چٹان کی جانب آ رہا تھا وہ بھی اس کے سائے میں آنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تم کس کے چرواہے ہو؟ وہ بولا: شہر (یا مکہ کے ایک شخص کا) میں نے کہا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں نے پوچھا: کیا تم دودھ دوہ کے دو گے؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے ایک بکری پکڑی میں نے کہا: تم اس کے تھنوں سے مٹی، بال اور گندگی صاف کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ یہ بات کہتے بھگئے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر اسے جھاڑ رہے تھے اس چرواہے نے ایک پیالہ دودھ دوہ کر دے دیا۔ میرے پاس ایک برتن تھا جسے میں نبی ﷺ کے لیے لایا تھا، آپ اسے استعمال فرماتے تھے آپ اس میں نوش بھی فرمالیتے تھے اور اس میں سے وضو بھی فرمالیتے تھے۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے یہ بات پسند نہیں آئی کہ میں نبی ﷺ کو بیدار کروں میں آپ کا منتظر رہا۔ حتیٰ کہ آپ خود بیدار ہوئے میں نے اس دودھ میں پانی

فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ
مَا هُنَا، فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ، قَالَ: وَوَفَّى لَنَا

ملا یا حتی کہ اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا میں نے عرض
کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! اسے نوش فرما لیجئے۔
نبی ﷺ نے نوش فرما لیا یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا
پھر آپ نے فرمایا: کیا کوچ کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے
عرض کی: جی ہاں! سورج ڈھل جانے کے بعد ہم وہاں
سے روانہ ہوئے۔ سراقہ بن مالک ہمارے تعاقب میں آیا
میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کوئی ہم تک پہنچ
گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ڈرو نہیں! بے شک اللہ
تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے دعا کی تو اس کا
گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا، میرا خیال ہے،
انہوں نے کہا تھا، سخت زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ بولا:
میرا آپ دونوں حضرات کے متعلق یہ خیال ہے، آپ نے
میرے لیے دعا کی ہے آپ دونوں میرے لیے دعا کیجئے
میں اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی تلاش
میں آنے والوں کو آپ سے واپس لوٹا دوں گا۔ نبی ﷺ
نے اس کے حق میں دعا کی تو اسے نجات حاصل ہو گئی اس
کے بعد اسے جو بھی شخص ملا تو اس نے یہی کہا اس طرف
جانے کی حاجت نہیں ہے اسے جو بھی شخص ملا اس نے
اسے واپس کر دیا اور ہمارے ساتھ کیا ہوا وعدہ اس نے
پورا کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت
کرنے کے لیے تشریف لائے۔ نبی ﷺ کا یہ معمول

193 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

مبارک تھا کہ جب کسی بیمار کی عیادت کے لیے جاتے تھے تو فرماتے تھے کوئی حرج نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ پاکیزگی کا سبب ہوگی۔ نبی ﷺ نے اس اعرابی سے بھی یہی کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ پاکیزگی کا باعث ہوگی۔ اس اعرابی نے کہا: نہیں بلکہ یہ بخار ہے جو جوش مار رہا ہے ایک بوڑھے شخص پر اور اسے کھینچ کر قبر تک لے جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہوگا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعرَابِيٍّ يَعُودُهُ. قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ: لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ: قُلْتُ: طَهُورٌ، كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، أَوْ تَثُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَعْمَرُ إِذَا

194 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ، وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا، فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَنَا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَنَا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَعَلِمُوا: أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ، فَأَلْقَوْهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عیسائی شخص مسلمان ہوا اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران سیکھ لیں وہ نبی ﷺ کے لیے تحریر کرتا تھا وہ دوبارہ پھر عیسائی ہو گیا تو وہ کہتا تھا۔ حضرت محمد (ﷺ) کو صرف انہیں باتوں کا علم ہے جو میں نے انہیں لکھ کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اس کے ساتھیوں نے اسے دفن کیا تو صبح زمین اسے باہر پھینک چکی تھی وہ لوگ بولے: یہ حضرت محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ شخص انہیں چھوڑ آیا تھا۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کو کھود کر اسے باہر پھینک دیا ہے۔ ان لوگوں نے اس شخص کی دوبارہ قبر کھودی اور گہری کھودی اگلے دن صبح پھر زمین نے اسے باہر پھینک دیا تھا۔ ان لوگوں نے یہی کہا کہ یہ حضرت محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے۔ جنہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھودی ہے کیونکہ یہ انہیں چھوڑ آیا تھا۔ پھر انہوں نے اس کے لیے قبر

کھودی اور زیادہ گہری زمین کھودی جتنی وہ کھود سکتے تھے اگلے دن پھر زمین نے اسے باہر پھینک دیا تو انہیں علم ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے انہوں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں آئے گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں آئے گا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضرور ان کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً یہ بات روایت کرتے ہیں: جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد دوسرا کسری نہیں آئے گا۔ انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ضرور خرچ کئے جائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مسلمہ کذاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آیا اور بولا: اگر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد مجھے اپنا نائب مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی کروں گا اور اپنی قوم کے بہت سے افراد کو وہ اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

195 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

196 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَفَعَهُ، قَالَ: " إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَذَكَرَ وَقَالَ: لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ "

197 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ

195 - صحیح بخاری: 2952، صحیح مسلم: 2919، جامع ترمذی: 2216، مسند امام احمد: 7266، صحیح ابن حبان: 6690، سنن الکبریٰ

للشیخ: 18383، مسند ابویعلیٰ: 5881

197 - صحیح بخاری: 4115، صحیح مسلم: 2273، صحیح ابن حبان: 6654

الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلَمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُو أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيْتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ

اس کے پاس تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ مسیلمہ کے پاس آ کر کھڑے ہوئے جو اپنے ساتھیوں میں موجود تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے اس شاخ کو بھی مانگو تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ تمہارے متعلق فرمایا ہے تم اس سے آگے نہیں جاؤ گے اگر تم واپس چلے جاتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور ہلاک فرمادے گا میرا خیال ہے تم وہی شخص ہو جس کے متعلق مجھے خواب دکھایا گیا تھا۔

فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوجِي إِلَى فِي الْمَنَامِ: أَنْ أَنْفُخَهُمَا، فَتَنْفُخُهُمَا فَطَارَا، فَأَوْلَتْهُمَا كَذَّابَيْنِ، يَخْرُجَانِ بَعْدِي " فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابِ، صَاحِبِ الْيَمَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے وہ کنگن دیکھے مجھے ان کے سبب بہت پریشانی ہوئی۔ خواب میں میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے میں نے ان دونوں کی یہ تعبیر کی کہ یہ دو جھوٹے لوگ ہیں جو میری بعد ظاہر ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایک عنسی تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا جو یمامہ کا رہنے والا تھا۔

198 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَرَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایسی سرزمین کی جانب جا رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں میرا دھیان یمامہ یا حجر کی جانب

198 - صحیح بخاری: 6629، صحیح مسلم: 2272، سنن ابن ماجہ: 3921، صحیح ابن حبان: 6275، مستدرک للحاکم: 5706، سنن الکبریٰ

للنسائی: 7650

أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا تَغْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلَ إِلَى أَتْنَهَا التَّيْمَامَةُ أَوْ هَجَرَ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَخْرُبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَلِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ، وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ، الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

کیا لیکن وہ ”مدینہ“ تھا جو ”یثرب“ ہے پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی تو اس کا آگے والا حصہ ٹوٹ گیا اس سے مراد وہ حالات ہیں جس کا سامنا اہل ایمان نے غزوہ احد کے موقع پر کیا پھر میں نے اسے حرکت دی تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہو گئی اس سے مراد ”فتح“ ہے اور اہل ایمان کا وہ اجتماع ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ میں نے خواب میں ایک گائے دیکھی، بھلائی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جو غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے اور بھلائی سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی اور ”ثواب صدق“ سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ”یوم بدر“ کے بعد ہمیں عطا کیا۔

199- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا، عَنْ فَرَّاسٍ، عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُكَ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ: فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى قُبِضَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں ان کی چال بالکل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کی مانند تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی کو خوش آمدید پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دائیں جانب یا شاید بائیں جانب بٹھایا تو ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں روتی تھیں؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے سوچا میں نے آج کی طرح کبھی بھی خوشی کو غم کے اتنے نزدیک نہیں دیکھا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهَا

فَقَالَتْ: أَسْرَأَ إِلَيَّ: إِنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

200 - حَدَّثَنِي نَيْحِيُّ بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكْتُ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ.

فَقَالَتْ: سَارَّ نِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبِضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ، فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّ نِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ

کے راز کو ظاہر نہیں کروں گی۔ پھر جب نبی ﷺ کا وصال ظاہری ہو گیا تو میں نے ان سے دوبارہ پوچھا۔

تو انہوں نے بتایا کہ پہلے نبی ﷺ نے مجھے سرگوشی میں بتایا تھا: پہلے جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کا ایک دور کیا کرتے تھے لیکن اس دفعہ انہوں نے دو دفعہ میرے ساتھ دور کیا۔ میرا خیال ہے کہ اب میرا وقت قریب ہے اور میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملو گی تو اس بات پر میں رو پڑی۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم جنت کی تمام خواتین کی سردار بن جاؤ یا اہل ایمان کی تمام خواتین کی سردار بن جاؤ؟ تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی اس علالت کے دوران بلایا جس میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ نے ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگے پھر آپ نے انہیں بلایا ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

تو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے پہلے مجھے سرگوشی میں یہ بات بتائی کہ آپ ﷺ کا اس بیماری کے دوران وصال ہو جائے گا۔ یہ وہی بیماری ہے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو میں رونے لگ پڑی۔ پھر آپ نے مجھے سرگوشی میں بتایا کہ آپ کے گھر والوں میں سے سب سے

201 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْزَةَ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ، (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1)، فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلَمَهُ إِيَّاهُ قَالَ: مَا أَغْلَمَ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

202 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَبَ بِعَصَابَةِ دَسْمَاءَ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ

پہلے میں آپ کے پاس آؤں گی تو میں ہنس پڑی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا ان جیسے تو ہمارے بچے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کو جو مقام ہے وہ آپ عنقریب جان لیں گے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ ”ترجمہ کنز الایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے (پ ۳۰ نصر آیت ۱)“ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا اس سے مراد نبی ﷺ کا وقت وصال تھا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کے متعلق مجھے بھی وہی علم ہے جو تمہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ، اپنی اس علالت کے دوران جس میں آپ کا وصال ظاہری ہوا، ایک چادر اوڑھ کر باہر تشریف لائے آپ نے اپنے سر پر ایک تیل سے تربتی باندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر یہ فرمایا: ابا بعد! لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور انصار کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ وہ لوگوں کے درمیان

201 - صحیح بخاری: 4043، جامع ترمذی: 3362، مسند امام احمد: 3127، صحیح ابن خزیمہ: 2172

202 - صحیح بخاری: 3589

يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأُنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ
بِمَنْزِلَةِ الْبِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا
يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ
مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ
مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یوں رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ تم میں
سے جو شخص حکومتی معاملات کا نگران بنے وہ اس کے متعلق
کچھ لوگوں کو نقصان دے گا اور کچھ لوگوں کو نفع دیگا تو وہ ان
کے اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرے اور ان کے برے
شخص سے درگزر کرے یہ آخری مجلس تھی جس میں رسول
اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جلوہ فرما ہوئے۔

203 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ، عَنْ أَبِي
مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
الْحَسَنَ، فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْهَيْبَرِ، فَقَالَ: ابْنِي هَذَا
سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے
کر ساتھ آئے۔ آپ ان کے ساتھ منبر پر چڑھ گئے آپ
نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ
سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح
کروائے گا۔

204 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَى جَعْفَرًا، وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ
يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذَرِيحَانِ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور
حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر آنے سے
پہلے ان کی وفات کی خبر ارشاد فرمائی اور اس وقت آپ کی
چشمیں مبارک سے آنسو جاری تھے۔

205 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

مُهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكُمْ مِنْ أَمْطٍ قُلْتُ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹنی
ہیں۔ میں نے عرض کی ہمارے پاس اونٹنی کہاں سے
آسکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس یہ

وَأَلَّا يَكُونُ لَنَا الْكُمَاطُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمْ الْكُمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا - يَغِي أَمْرَ أَتَهُ -
أَخْرَى عَلَى الْكُمَاطِ، فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ الْكُمَاطُ فَأَدْعُهَا

206 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا، قَالَ: فَنَزَلَ عَلَى أُمِّيَّةَ بِنِ خَلْفِ أَبِي صَفْوَانَ، وَكَانَ أُمِّيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ، فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أُمِّيَّةُ، لِسَعْدٍ: أَنْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ، فَبَيْنَمَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: أَنَا سَعْدٌ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ أَمِنًا، وَقَدْ أَوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَتَلَا حَيًّا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أُمِّيَّةُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ، فَإِنَّهُ سَيَدُ أَهْلَ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ: وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَشَجَرَكَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَجَعَلَ أُمِّيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ، وَجَعَلَ يُمَسِّكُهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ:

اوپنی فرش ہو گئے تو میں نے اس سے کہا یعنی کہ اپنی بیوی سے کہا اپنے ان فرشوں کو مجھ سے دور کر دو تو اس نے جواب دیا کیا نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: یہ عنقریب تمہیں ملیں گے؟ تو میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ انہوں نے امیہ بن خلف ابوصفوان کے ہاں قیام کیا۔ امیہ جب شام اور مدینہ منورہ سے گزرتا تھا تو وہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پڑاؤ کیا کرتا تھا۔ امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ ابھی انتظار کریں جب آدھا دن گزر جائے گا اور لوگ غافل ہو جائیں گے تو پھر میں چلوں گا تو میں بھی وہاں طواف کر لوں گا۔ جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ طواف کر رہے تھے اسی اثنا ابو جہل آیا اس نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا میں سعد ہوں ابو جہل نے کہا کیا تم خانہ کعبہ کا طواف اتنے امن سے کر رہے ہو جبکہ تم نے محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ سعد نے جواب دیا: ہاں! اس بات پر ان دونوں کے درمیان بحث ہو گئی۔ امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ ابوالحکم کے سامنے اپنی آواز کو بلند نہ کریں کیونکہ وہ اس وادی کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد

دَعُنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ ، قَالَ : إِنِّي أَنَا ؛ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ : أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَمْرُئِيُّ ، قَالَتْ : وَمَا قَالَ ؛ قَالَ : زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي ، قَالَتْ : فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ ، قَالَ : فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ ، وَجَاءَ الصَّرِيحُ ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَمْرُئِيُّ ، قَالَ : فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَمَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ : إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ، فَسَارَ مَعَهُمْ ، فَقَتَلَهُ اللَّهُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! اگر تم مجھے اس بات سے روکا کہ میں بیت اللہ کا طواف کروں تو میں تمہارا شام کو جانے والا تجارتی راستہ بند کر دوں گا تو امیہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہی کہتا رہا کہ آپ اپنی آواز کو اونچا نہ کریں اور وہ انہیں روکنے کی کوشش کرتا رہا لیکن حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصے میں تھے انہوں نے کہا تم مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ یہی شخص تمہیں مروائے گا۔ امیہ نے پوچھا؟ مجھے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا ہاں اس نے کہا اللہ کی قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں بولتے۔ اگر انہوں نے یہ بات کہی ہے تو وہ واپس اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرے بیٹربی بھائی (حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھے کیا بتایا ہے اس خاتون نے پوچھا کیا بتایا ہے۔ امیہ نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے مجھے مروائے گا۔ وہ خاتون بولی اللہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں بول سکتے۔ راوی کہتے ہیں جب یہ لوگ بدر کی جانب نکلے تو امیہ کی بیوی نے اس سے کہا کیا تمہیں یاد ہے کہ تمہارے بیٹربی بھائی نے تم سے کیا کہا تھا تو امیہ نے سوچا کہ اب وہ نہ نکلے لیکن ابو جہل نے اس سے کہا کہ تم وادی کے بڑے سرداروں میں سے ایک ہو تم ایک یا دو دن کے لیے ساتھ چلو تو امیہ ان کے ساتھ چلا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

207 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُعِيزَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَبِعِينَ فِي صَعِيدٍ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَزَرَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ، وَفِي بَعْضِ نَرَعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرِ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِى قَرِيئَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَظَنِ وَقَالَ هَمَامٌ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَزَرَعَ أَبُو بَكْرٍ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع دیکھا ابو بکر کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکال لیے لیکن ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر نے اس ڈول کو پکڑ لیا وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں ان جیسا محنت کوئی شخص نہیں دیکھا۔ انہوں نے خوب محنت کے ساتھ کام کیا حتیٰ کہ لوگوں نے سیر ہونے کے بعد اپنے جانوروں کو بٹھا دیا۔

ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یا دو ڈول نکالے۔

208 - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دَحِيَّةٌ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جَبْرِيلَ، أَوْ

ابو عثمان بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بتایا گیا ہے: حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر تھیں۔ نبی ﷺ ان کے ساتھ گفتگو فرمانے لگے اور پھر وہ اٹھے نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا یہ کون تھا یا اس طرح کا نبی ﷺ نے جو بھی جملہ ادا فرمایا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے جبرائیل کے متعلق فرمایا یا جو بھی آپ نے ارشاد فرمایا۔ راوی کہتے

207 - صحیح بخاری: 6616، صحیح مسلم: 2393، جامع ترمذی: 2289، مسند امام احمد: 4814، سنن الکبریٰ للنسائی: 7636

208 - صحیح بخاری: 4695، مسند ابویعلیٰ: 6915

كَمَا قَالَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي عُمَرَ: مِمَّنْ سَمِعْت
هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

ہیں میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا آپ نے یہ روایت
کسی سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت اسامہ
بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

28- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَعْرِفُونَهُ
كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا
مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ) (البقرة: 146)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ترجمہ کنزالایمان: وہ اس نبی
کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا
ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق
چھپاتے ہیں (پ ۲ البقرہ آیت ۱۴۶)

209- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں۔ کچھ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
انہوں نے آپ کے سامنے عرض کی ان میں سے ایک
عورت اور ایک مرد نے زنا کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
سے فرمایا تم سنگسار کرنے کے متعلق توریت میں کیا حکم
پاتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ہم تو ایسے لوگوں کو ذلیل
کرتے ہیں اور انہیں کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ حضرت
عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم لوگ جھوٹ
بول رہے ہو توریت میں سنگسار کا حکم موجود ہے۔ وہ لوگ
توریت لے کر آئے اور اسے کھولا ان میں سے ایک شخص
نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور
بعد والا حصہ پڑھ لیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا
ہاتھ اٹھایا تو وہاں سنگسار کرنے کے متعلق آیت موجود تھی۔
یہودیوں نے کہا انہوں نے سچ کہا ہے اے محمد! اس میں

مَا لِكَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا
مِنْهُمْ وَأَمْرًا زَنِيًّا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ
الرَّجْمِ، فَقَالُوا: نَقْضُحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتُوا
بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ
الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ازْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا
آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ،
فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَجَمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى
الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ

رجم کے بارے میں آیت موجود ہے تو نبی ﷺ کے حکم سے ان دونوں مرد اور عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ اس عورت کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس کے اوپر جھک رہا تھا۔

مشرکین کا یہ مطالبہ کہ نبی ﷺ انہیں کوئی علامت دکھائیں اور نبی ﷺ انہیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھانا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل مکہ نے نبی ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو نبی ﷺ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا

29- بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً،

فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ
210 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا

211 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

212 - حَدَّثَنِي خَلْفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ

عَرَاكَ بِنِ مَالِكٍ. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ
الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

30-بَابُ

باب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ کے صحابہ میں سے دو صاحب آپ کی خدمت
سے۔ اندھیری رات میں نکلے ان دونوں کے ساتھ دو
چراغوں کی طرح روشنی تھی جو ان کے آگے روشنی کر رہی تھی
جب وہ دونوں الگ ہونے لگے تو ان میں سے ہر ایک
کے ساتھ وہ روشنی ہو گئی حتیٰ کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

213 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ
الْبُصْبَا حِينَ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا
صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

214 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ،
حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسُ،
سَمِعْتُ الْبَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي
ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

215 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ،
قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ
هَاشِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ
قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلَا مَنْ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ
کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: میری امت کے لوگ ہمیشہ
غالب رہیں گے حتیٰ کہ جب ان کے پاس اللہ کا حکم آئے گا
تو اس وقت بھی وہ غالب ہوں گے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کو قائم رکھے گا جو
انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا وہ انہیں کوئی ضرر نہیں
پہنچا سکے گا اور جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا۔ حتیٰ کہ ان

213- صحیح بخاری: 453 مسند ابویعلیٰ: 3007

214- صحیح بخاری: 3442، صحیح مسلم: 1920، سنن داری: 2433، مسند امام احمد: 15167، صحیح ابن حبان: 6819، مستدرک للحاکم: 2392

سنن الکبریٰ للبیہقی: 17670

خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ
قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَايْمَرَ: قَالَ مُعَاذُ:
وَهُمْ بِالشَّامِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ
أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ

کے پاس اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ اس وقت اسی حال میں
ہو گئے۔ ایک روایت میں معاذ نامی راوی نے یہ الفاظ
روایت کیے ہیں: وہ لوگ شام میں ہو گئے۔ عمیر کہتے ہیں،
مالک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے
معاذ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ شام میں ہوں
گے۔

216 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا شَيْبُ بْنُ عُرْقَدَةَ، قَالَ:
سَمِعْتُ الْحَقَّ يُحَدِّثُونَ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ
شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا
بِدِينَارٍ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي
بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَجَحَ فِيهِ، قَالَ
سُفْيَانُ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا
الْحَدِيثِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَهُ شَيْبُ بْنُ عُرْوَةَ
فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ شَيْبُ بْنُ عُرْوَةَ: لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ،
قَالَ سَمِعْتُ الْحَقَّ يُحَدِّثُونَهُ عَنْهُ،

عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ
نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا کہ وہ اس سے ذریعے ان
کے لیے بکری خریدیں۔ انہوں نے اس سے دو بکریاں
خرید لیں ان میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض میں
فروخت کر دیا اور پھر ایک دینار اور ایک بکری لے کر
نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو نبی ﷺ نے
ان کے کاروبار میں برکت کی دعا فرمائی اس کے بعد اگر وہ
مٹی بھی خریدتے تھے تو انہیں اس میں بھی نفع ہوا کرتا تھا۔

وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِتَوَاصِي
الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ
سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً
كَأَنَّهَا أَضْيِئَةٌ

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
قیامت تک کے لیے گھوڑوں کی پیشانی پر بھلائی رکھ دی گئی
ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کے گھر میں ۷۰
گھوڑے دیکھے۔ سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں،
انہوں نے نبی ﷺ کے لیے جو بکری خریدی تھی شاید وہ

بڑی عید پر قربان کرنے کے لیے تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گھوڑوں کی پیشانی پر قیامت تک کے لیے بھلائی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: گھوڑوں کی پیشانی پر بھلائی رکھ دی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں یہ ایک شخص کے لیے اجر کا سبب ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کے لیے رکاوٹ کا سبب ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لیے گناہ ہوتے ہیں جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے جس کے لیے یہ باعث اجر ہوتے ہیں جو شخص گھوڑے کو اللہ کی راہ میں باندھتا ہے اور اسے کسی چراگاہ یا باغ میں کھلا چھوڑ دیتا ہے تو وہ اس چراگاہ یا باغ میں اپنی رسی سمیت جہاں تک جاتا ہے اس آدمی کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر وہ اس رسی کو تڑوا کر ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ جاتا ہے تو اس کا لید کرنا بھی اس آدمی کے حق میں نیکی ہوتا ہے۔ اور اگر وہ کسی

217 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْخَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

218 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي تَوَاصِيهَا الْخَيْرُ.

219 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أُجِرَ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أُجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا فَاسْتَتَتْ شَرْفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ أَرْوَاهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا، كَانَ ذَلِكَ لَهُ

217 - صحیح بخاری: 2694، صحیح مسلم: 1871، جامع ترمذی: 1636، سنن نسائی: 357، سنن ابن ماجہ: 2787، مؤطا امام مالک: 999، سنن دارمی: 2426، مسند امام احمد: 4616

218 - صحیح بخاری: 2242، سنن نسائی: 3563، مؤطا امام مالک: 958، صحیح ابن حبان: 4671، سنن الکبریٰ للنسائی: 4403، سنن الکبریٰ للبیہقی: 19529

حَسَنَاتٍ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْنِيًا وَسِئْرًا وَتَعَفُّفًا،
وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ
كَذَلِكَ سِئْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فُخْرًا وَرِيَاءً وَنَوَاءً
لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وَزُرٌ "وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخُبْرِ فَقَالَ: "مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ
فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاضِلَةُ: (مَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8)"

نہر کے پاس سے گزرے اور وہاں سے کچھ پی لے
حالانکہ اس شخص نے اسے پانی پلانے کا ارادہ نہیں کیا تھا یہ
بھی اس آدمی کے حق میں نیکیاں ہوتی ہیں۔ دوسرا وہ آدمی
ہے جو اسے خوشحالی کے لیے اور حاجت کے لیے اور
(مانگنے) سے بچنے کے لیے باندھتا ہے اور اس کی گردن
اور اس کی پشت کے متعلق اللہ کے حکم کو بھولتا نہیں ہے۔ تو
یہ اس شخص کے لیے اسی طرح رکاوٹ ہو گئے اور ایک وہ
آدمی ہے جو اسے فخر کے لیے، اہل اسلام کو ضرر پہنچانے
کے لیے رکھتا ہے یہ گناہ کا سبب ہو گئے۔ "ترجمہ
کنز الایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے
گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے
گا۔ (پ ۳۰ الزلزلة آیت ۸)

220 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً، وَقَدْ خَرَجُوا
بِالْمَسَاحِي، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَبِيسُ،
وَأَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ
خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنْذِرِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ خیبر میں علی الصبح تشریف لے
گئے۔ وہ لوگ اس وقت کدالین لے کر آ رہے تھے جب
انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو بولے محمد اور ان کا لشکر
آگئے ہیں۔ وہ لوگ واپس دوڑے ہوئے قلعے کی جانب
گئے۔ نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور اللہ
اکبر پڑھا اور کہا خیبر جو برباد، جب ہم کسی قوم کے میدان
میں اترتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے لیے بہت بری صبح ہوتی
ہے جنہیں مارا گیا ہو۔

221 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

220 - صحیح بخاری: 905، سنن نسائی: 547، مؤطا امام مالک: 1003، مسند امام احمد: 12693، سنن الکبریٰ للنسائی: 1529، سنن الکبریٰ
للبيهقي: 17758، مسند ابویعلی: 2908

221 - جامع ترمذی: 3835، صحیح بخاری: 119، معجم الاوسط للطبرانی: 811

میں نے عرض کی میں آپ ﷺ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں لیکن پھر میں انہیں بھول جاتا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنی چادر کو پھیلاؤ میں نے اسے پھیلا یا تو نبی ﷺ نے ہاتھ سے اس میں کچھ ڈال دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے سینے کے ساتھ لگا لو! میں نے اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا اس کے بعد میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

نبی ﷺ کے

صحابہ کے فضائل

جس شخص نے نبی ﷺ کی صحبت بابرکت پائی یا جس مسلمان نے آپ کی زیارت کی وہ آپ کے صحابی شمار ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ جنگ کے لیے جائیں گے وہ کہیں گے کیا تمہارے درمیان کوئی ایسے صاحب ہیں جو نبی ﷺ کے صحابی ہوں تو وہ جواب دینگے جی ہاں تو ان کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا جب لوگوں کا ایک گروہ جنگ کے لیے آئے گا۔ تو کہا جائے گا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسے صاحب ہیں؟ جو نبی ﷺ کے صحابہ کے ساتھ رہے ہوں تو وہ جواب دینگے جی ہاں! ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا جس میں ان کے گروہ جنگ کے لیے جائیں گے تو ان

ابْنُ أَبِي الْفَدَيْكِ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ، قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَبَّيْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدُ

31- بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ رَأَاهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

222 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ،
فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ
أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ "

223- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا النَّضَرُ، أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، سَمِعْتُ زُهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ،
سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،
يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "
خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ. - قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أُخْرَى: أَذْكَرَ بَعْدَ
قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا
يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيُخُونُونَ وَلَا
يُؤْتَمَتُونَ، وَيَنْلُدُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمْ
السِّمْنُ "

224 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَهْجُو قَوْمٌ
تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ، وَيَمِينُهُ
شَهَادَتُهُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَأَنَّهُمْ يَضْرِبُونَ عَلَى
الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ

سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسے صاحب
ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں کا زمانہ
پایا ہو؟ تو وہ جواب دیں گے جی ہاں! تو ان لوگوں کو بھی فتح
نصیب ہوگی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت
کا سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر اس کے بعد
والوں کا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے۔
عمران نامی راوی بیان کرتے ہیں، مجھے علم نہیں کہ آپ نے
اپنے مبارک زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا
کیا؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد وہ لوگ ہونگے
جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی
وہ خیانت کریں گے۔ انہیں امین مقرر نہیں کیا جائے گا وہ
نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے
درمیان موٹا پا ظاہر ہوگا۔

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے
ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس
کے بعد والوں کا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ
ہے پھر وہ لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک شخص کی
گواہی اس کی قسم کے پہلے ہوگی اور اس کی قسم اس کی
گواہی سے پہلے ہوگی۔ ابراہیم نخعی نامی راوی بیان کرتے
ہیں، جب ہم چھوٹے ہوا کرتے تھے تو گواہی دینے یا عہد
کرنے پر ہمیں مارا جاتا تھا۔

32- بَابُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ
مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (لِلْفُقَرَاءِ
الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا
وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ)
(الحشر: 8) وَقَالَ اللَّهُ: (إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ
اللَّهُ) (التوبة: 40) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا)
(التوبة: 40) "قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ

مہاجرین کے مناقب اور فضائل کا بیان
ان میں سے ایک حضرت ابوبکر، عبد اللہ بن ابوقحافہ
تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:
ترجمہ کنزالایمان: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو
اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور
اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے
ہیں۔ (پ ۲۸ الحشر آیت ۸)۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان
”ترجمہ کنزالایمان: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ
نے ان کی مدد فرمائی۔۔۔ تا۔۔۔ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے
(پ ۱۰ التوبة آیت ۴۰)۔“ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے، نبی ﷺ
کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار میں
تھے۔

225 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا
إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:
اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَارِبٍ رَحْلًا
بِثَلَاثَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَارِبٍ: مُرِ
الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي، فَقَالَ عَارِبٌ: لَا، حَتَّى
تُحَدِّثَنَا: كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ،
وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمَا؟ قَالَ: ارْتَمَلْنَا مِنْ
مَكَّةَ، فَأَحْيَيْنَا، أَوْ: سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (میرے والد) جناب
عازب سے ایک پالان تیرہ درہم کے عوض میں خریدا
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عازب سے کہا: براء
سے کہیے کہ وہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ چلے۔ حضرت
عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: نہیں! جب تک آپ
ہمیں یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کے اور نبی ﷺ کے
ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تھا۔ جب آپ مکہ سے نکلے تھے اور
مشرکین آپ کی تلاش میں تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ

أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، فَرَمَيْتُ بِبَصْرِي
 هَلْ أَرَى مِنْ ظِلِّ فَأَوَى إِلَيْهِ، فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَتْهَا
 فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلِّ لَهَا فَسَوَّيْتُه، ثُمَّ فَرَشْتُ
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ:
 أَصْطَجِعُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَأَصْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ
 الظَّلَبِ أَحَدًا، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ
 إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ
 فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ
 قُرَيْشٍ، سَمَاءُ فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ
 لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَنَا؟
 قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَأَعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ
 أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ
 أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ: هَكَذَا، ضَرَبَ إِحْدَى
 كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى، فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ
 جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَهَّ
 عَلَى فَمِهَا خِرْقَةً، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ
 أَسْفَلُهُ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدْ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: قَدْ
 أَنْ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى، فَارْتَحَلْنَا
 وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا، فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ
 سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشِمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ،
 فَقُلْتُ: هَذَا الظَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ،

تعالیٰ عنہ نے بتایا: ہم مکہ سے روانہ ہوئے اور رات بھر
 اور دن بھر چلتے رہے، اور حتیٰ کہ جب ظہر کا وقت ہو گیا۔ تو
 میں نے تلاش کرنا شروع کیا، کہیں کوئی سایہ نظر آ جائے کہ
 میں اسکی پناہ میں چلا جاؤں۔ وہاں ایک چٹان نظر آئی میں
 اس کے پاس آیا۔ میں نے اس کے باقی ماندہ سائے کا
 جائزہ لیا۔ میں نے وہاں جگہ درست کی پھر نبی ﷺ کے
 لیے بچھونا بچھایا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ!
 آپ ﷺ لیٹ جاسیے نبی ﷺ لیٹ گئے پھر میں
 وہاں سے نکلا اور اپنے اطراف کا جائزہ لیا۔ مجھے کسی شخص
 کی تلاش تھی۔ وہاں بکریوں کا ایک چرواہا تھا جو بکریاں
 لے کر چٹان کی جانب آ رہا تھا۔ وہ بھی سایہ چاہتا تھا۔ میں
 نے اس سے پوچھا کیا: تم کس کے غلام ہو؟ اسے نو جوان!
 اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جسے میں جانتا تھا۔
 میں نے کہا: تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے
 جواب دیا: جی ہاں، میں نے پوچھا: کیا تم دودھ کرہمیں
 دو گے؟ وہ بولا: جی ہاں، میری ہدایت کے مطابق اس نے
 اپنی ایک بکری کو الگ کیا میں نے اسے بکری کے تھن سے
 مٹی صاف کرنے کی ہدایت کی اور پھر اسے اپنی دونوں
 ہتھیلیاں جھاڑنے کے لیے کہا۔ راوی بیان کرتے ہیں،
 انہوں نے اپنی ایک ہتھیلی دوسری پر مار کر اس طرح کر کے
 دیکھا۔ پھر اس شخص نے مجھے دودھ کا ایک پیالہ دودھ کر دیا
 میں نے نبی ﷺ کے لیے ایک برتن رکھا ہوا تھا اس کے
 منہ پر ایک کپڑا تھا میں نے اس دودھ میں پانی ملا یا حتیٰ کہ
 اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ میں اسے لے کر

فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نوش فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمالیا حتیٰ کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اب روانگی کا وقت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر ہم روانہ ہوئے لوگ ہمیں تلاش کر رہے تھے لیکن کوئی بھی ہم تک پہنچ نہیں سکا تھا۔ صرف سراقہ بن مالک پہنچ گیا جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا میں نے عرض کی: یہ ڈھونڈنے والا شخص ہم تک پہنچ گیا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خوف نہ کرو! بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

226 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاِثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا

33-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا الْأَبْوَابَ، إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

227 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: میں اس وقت غار میں موجود تھا، اگر ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو افراد کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے، جن کے ساتھ تیسرا، اللہ تعالیٰ ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے: ”ابوبکر کے دروازے

کے علاوہ تمام دروازے بند کر دو“

یہ بات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

226 - صحیح بخاری: 3707، صحیح مسلم: 2381، جامع ترمذی: 3096، مسند امام احمد: 11، صحیح ابن حبان: 6278

227 - صحیح بخاری: 454، صحیح مسلم: 2382، جامع ترمذی: 3660، مسند امام احمد: 11150، صحیح ابن حبان: 6594

عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو
النَّظَرِ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ
خَيْرٌ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ
ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ،
فَعَجَبْنَا لِبُكَائِهِ: أَنْ يُخَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
أَعْلَمَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ،
وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا
بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّةُ، لَا يَبْقَيْنَ فِي
الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سَدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

ہیں، نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اپنے پاس موجود نعمتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا تو اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اختیار کر لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے ہمیں ان کے رونے پر بڑی حیرت ہوئی، نبی ﷺ نے ایک بندے کا ذکر کیا ہے جسے اختیار دیا گیا ہے، حالانکہ جس بندے کو اختیار دیا گیا وہ نبی ﷺ ہی تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں سے اس بات کو خوب جان گئے تھے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مال اور اپنے ساتھ کے لحاظ سے سب سے اچھا سلوک میرے ساتھ ابو بکر نے کیا ہے۔ اگر میں نے اپنے رب کے علاوہ کسی اور کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کی بھائی چارگی اور محبت تو موجود ہیں۔ مسجد میں موجود ہر دروازہ بند کر دیا جائے صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مخصوص دروازہ کھلا رہنے دیا جائے۔

نبی ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ لوگوں کو دوسروں سے بہتر قرار دیتے تھے۔ ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب سے بہتر قرار دیتے تھے۔ پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔

34- بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

228 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مُخَيَّرَ بَيْنَ
النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ
عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

35- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ”اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا“

اس حدیث کو حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے۔

229- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي

230- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُودِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُه خَلِيلًا، وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ

231- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْحَجِّ، فَقَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُه أَنْزَلَهُ أَبَا يَغْنَى أَبُو بَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اگر میں نے اپنی امت میں سے کسی ایک کو خلیل بنانا ہوتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

ایوب بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو اسے کو خلیل بناتا لیکن دین اسلام کی بھائی چارگی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں، اہل کوفہ نے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دادا کی (وراثت) کے متعلق لکھا تو انہوں نے جواب دیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے اس امت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو اسے (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بناتا اور انہوں نے اسے باپ کا قائم مقام قرار دیا ہے۔

229- صحیح بخاری: 455، صحیح مسلم: 2373، جامع ترمذی: 3655، سنن ابن ماجہ: 93، مسند امام احمد: 2432، صحیح ابن حبان: 6855

231- صحیح بخاری: 6357، سنن الکبریٰ للبیہقی: 12197

36- باب

بلا عنوان

232 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

اللَّهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:
أَتَتْ امْرَأَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا
أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ
أَجِدْكَ، كَأَنَّهُ تَقُولُ: الْمَوْتُ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ تَجِدِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ

233 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ
وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ
عَمَّارًا، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ، إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبِدٍ، وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو
بَكْرٍ

234 - حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا

صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَقِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ
بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِدِ اللَّهِ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي
الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ
أَخِذًا بِظَرْفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ

محمد بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں
ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ
نے اسے ہدایت فرمائی، تم دوبارہ آنا۔ اس خاتون نے
عرض کی: آپ ﷺ کا کیا خیال ہے، اگر میں آئی اور
میں نے آپ ﷺ کو نہ پایا؟ وہ عورت یہ کہنا چاہتی تھی
کہ اگر آپ ﷺ کا وصال ظاہری ہو چکا ہو تو میں کیا
کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو پھر ابو بکر
کے پاس آ جانا۔

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں
نے نبی ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ ﷺ کے
ساتھ پانچ غلام دو خواتین اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ تھے۔

حضرت ابو برداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اسی اثناء حضرت
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے اپنے تہہ بند کا
ایک کنارہ پکڑ رکھا تھا اور ان کا گھٹنا ظاہر ہو رہا تھا۔
نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھی کسی سے لڑ کر آئے
ہیں۔ انہوں نے سلام کیا اور بتایا: میرے اور ابن خطاب
کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا ہے۔ میں نے ان کے ساتھ

232 - صحیح بخاری: 6927، معجم الاوسط للطبرانی: 16366، مسند ابو داؤد الطیالسی: 944

233 - صحیح بخاری: 3644، مستدرک للحاکم: 5682، سنن الکبریٰ للبیہقی: 12873

234 - سنن الکبریٰ للبیہقی: 20884

غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ
الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ،
فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ،
فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَلَا تَأْثُمَ إِنَّ عُمَرَ
نَدِمَ، فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَلَمْ أَبُوبَكْرٍ؟
فَقَالُوا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ،
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ،
مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ
اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذِبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
صَدَقَ، وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ
تَارِكُو آلِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا

زیادتی کی پھر مجھے افسوس ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ
آپ مجھے معاف کر دیں تو انہوں نے انکار کر دیا اب میں
آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ابوبکر، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ یہ بات
آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه نادم ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنه کے گھر گئے
ان کے متعلق پوچھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنه یہاں
ہیں؟ گھر والوں نے بتایا: وہ یہاں نہیں ہیں پھر وہ
نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا،
نبی ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا۔ حضرت ابو
بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه خوف زدہ ہوئے انہوں نے اپنے
گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ)!
اللہ کی قسم! میں نے زیادتی کی تھی، انہوں نے یہ بات دو
مرتبہ بیان کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے
تمہاری جانب مبعوث فرمایا، تم سب نے کہا: آپ ﷺ
جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ صرف ابوبکر نے کہا: یہ سچ کہہ رہے
ہیں۔ اس نے اپنی ذات اور اپنے مال سے میری بھرپور
مدد کی تو کیا تم میرے ساتھ کی گئی اس بھلائی کو بھلا دو گے۔
یہ بات آپ ﷺ نے دو دفعہ ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنه کو کبھی کوئی تکلیف نہیں دی
گئی۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنه بیان کرتے

235 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزُ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَالَ: خَالِدُ الْحَدَّاءُ، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: "أَتَى النَّاسَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟" قَالَ: عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: مَنْ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُو هَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رَجَالًا

ہیں، نبی ﷺ نے انہیں "ذات سلاسل" کے لشکر کا امیر مقرر فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں نے دریافت کیا، مردوں میں سے کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اس کے والد! میں نے عرض کی: پھر ان کے بعد کون ہے تو آپ نے فرمایا: عمر بن خطاب۔ پھر اس کے بعد انہوں نے کچھ لوگوں کا درجہ بدرجہ ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک دفعہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں موجود تھا ایک بھیڑ یا اس کے پاس آیا اور اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ وہ چرواہا اس کے پیچھے گیا تو اس بھیڑیے نے اس کی جانب پیچھے مڑ کر کہا "یوم سبع" کے روز اسے کون بچائے گا؟ جب اس کا نگران صرف میں ہوں گا۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک شخص بیل لے کر جا رہا تھا وہ اس پر سوار ہوا تو اس نے اس کی جانب متوجہ ہو کر بات کرتے ہوئے کہا مجھے اس مقصد کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ مجھے کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا: میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور اس پر ابو بکر اور عمر بن خطاب بھی یقین رکھتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

236- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ" قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أَوْ مِنْ بَنِيكَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

237- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ

236- صحیح بخاری: 3487، جامع ترمذی: 3695، مسند امام احمد: 8049، صحیح ابن حبان: 6494، مستدرک للحاکم: 8444

237- صحیح بخاری: 7037، مسند امام احمد: 8222، صحیح ابن حبان: 6898

يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ
الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا
أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَزَعْتُ
مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَزَعَّ
بِهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي تَزَعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ
لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ
الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عُبْقُرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ
عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَظْمٍ

ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں
ایک دفعہ سویا ہوا تھا میں نے خود کو کنویں کے پاس دیکھا
اس میں ایک ڈول تھا میں نے اس میں سے اتنا پانی نکالا
جو اللہ نے چاہا پھر ابن ابی قحافہ نے اسے پکڑ لیا۔ انہوں
نے اس میں سے ایک یا دو ڈول نکالے اس کے ڈول
نکالنے میں کچھ کمزوری تھی اللہ ان کی کمزوری کی مغفرت
فرمائے، پھر وہ ڈول ایک بڑا ڈول بن گیا پھر اسے ابن
خطاب نے پکڑ لیا میں نے اس جیسا محنتی کوئی شخص نہیں
دیکھا۔ جو عمر کی طرح پانی کا ڈول نکال سکتا، حتیٰ کہ سب
لوگ سیراب ہو گئے۔

238- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ
ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شَقِي ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ
أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خِيَلًا
قَالَ مُوسَى: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذْكَرَ عَبْدُ اللَّهِ "مَنْ
جَرَّ أَرَاكَ؟ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرًا إِلَّا ثَوْبَهُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کپڑے کا
تکبر کے طور پر لٹکا کر چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس
پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے عرض کی: میرے کپڑے کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے
لیکن میں اس کا دھیان رکھوں تو ہی بچ سکتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: تم تکبر کے سبب سے ایسا نہیں کرتے۔ موسیٰ بیان
کرتے ہیں، میں نے حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
پوچھا: کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تہبند لٹکانے کا
بھی ذکر کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! میں نے انہیں
صرف کپڑا لٹکانے کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

239- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

238- صحیح بخاری: 5447، صحیح مسلم: 2085، سنن نسائی: 5335، صحیح ابن حبان: 5444، معجم الکبیر للطبرانی: 13174

239- صحیح بخاری: 1798، صحیح مسلم: 1027، جامع ترمذی: 3674، سنن نسائی: 2238، مسند امام احمد: 7621، صحیح ابن حبان: 3418، صحیح

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ - يَعْنِي الْجَنَّةِ - يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرِّيَّانِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ

ہیں، میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی بھی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے گا اسے جنت کے کسی بھی دروازے سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے، جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص جہاد کرنے والا ہوگا اسے جہاد کرنے والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو شخص صدقہ کرنے والا ہوگا اسے صدقہ والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے روزے والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ یعنی ”ریان“ نامی دروازے سے بلایا جائیگا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ایسے شخص کو کوئی نقصان نہیں ہونا چاہیے جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ انہوں نے عرض کی: کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ یا رسول اللہ (ﷺ)! نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے، تم ان میں سے ایک ہو گے اے ابو بکر!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ، بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ کا وصال ظاہری ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت ”سخ“ کے مقام پر تھے راوی بیان کرتے ہیں یہ مدینہ کا زیریں حصہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول فوت نہیں ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

240 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ، قَالَ: إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ - فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَلِكَ، وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ، فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِي رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ " فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ، قَالَ: يَا أَبَا أَنْتَ وَأُمِّي، طُبِّتَ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَ تَتْنِ أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: أَيُّهَا الْخَالِفُ عَلَى رَسُولِكَ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ.

فَحَيَّاهُ اللَّهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَتْنِي عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَقَالَ: (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ) (الزمر: 30)، وَقَالَ: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144)، قَالَ: فَلَشَجَّ النَّاسُ يَبْكُونَ، قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقَالُوا:

ہیں، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن میں صرف یہ بات تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندہ فرمائے گا اور وہ لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور بولے: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی اور موت دونوں حالت میں پائیز ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی دو دفعہ موت کا ذائقہ نہیں چکھائے گا۔ پھر وہ باہر نکلے اور بولے: اے قسم اٹھانے والے شخص! اپنی جگہ ٹھہرے رہو جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بولنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھ گئے۔

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ (پ ۲۳ الزمر آیت ۳۰) پھر یہ آیت پڑھی اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔ (پ ۴ آل

مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ. فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَنَهُ أَبُو بَكْرٍ. وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي. خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ. ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ: نَحْنُ الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ، فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ: لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعُ مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا، وَلَكِنَّا الْأَمْرَاءُ، وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا، وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا، فَبَايَعُوا عُمَرَ، أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ، فَأَنْتَ سَيِّدُنَا، وَخَيْرُنَا، وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ. فَقَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ.

عمران آیت ۱۳۴) (یہ سن کر) لوگوں نے بے قابو ہو کر رونا شروع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، انصار، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ”سقیفہ بنو ساعدہ“ میں حاضر ہوئے اور بولے: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولنے لگے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خاموش کروا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے اس وقت بولنے کا ارادہ اس لیے کیا تھا کیوں کہ میں نے اپنے ذہن میں ایک مضمون بنالیا تھا اور مجھے یہ خدشہ تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے ادا نہیں کر سکیں گے۔ پھر حضرت ابو بکر بولنے لگے اور انہوں نے سب سے بہترین انداز میں گفتگو کی انہوں نے اپنے کلام میں یہ بات کہی کہ ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر ہو گے۔ حباب بن المنذر بولے: نہیں! اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم ایسا نہیں کریں گے ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں! ہم امیر ہوں گیا اور تم لوگ وزیر ہو گے۔ کیونکہ یہ لوگ رہائش کے اعتبار سے عرب کے درمیان میں رہتے ہیں۔ نسل کے اعتبار سے خالص عرب ہیں تم لوگ ”عمر“ یا ”ابو عبیدہ“ میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا: نہیں! بلکہ ہم آپ کے

ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ ہم میں سے بہتر ہیں اور ہم سب میں نبی ﷺ کے محبوب ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ تھاما اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی تو لوگوں نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ایک شخص بولا آپ لوگوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا ہے۔

قاسم روایت کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ کی مبارک نظریں اوپر کی جانب تھیں پھر آپ نے تین دفعہ فرمایا: میں رفیقِ اعلیٰ کو ترجیح دیتا ہوں، میں رفیقِ اعلیٰ کو ترجیح دیتا ہوں۔ اس کے بعد ایک مکمل حدیث ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ان دونوں حضرات کے خطبے نے لوگوں کو بہت نفع دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو ڈرایا جن لوگوں میں جو نفاق تھا اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو ہدایت کی رہنمائی کی اور انہیں حق کا راستہ دکھایا جس پر وہ گامزن تھے۔ تو وہ لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے باہر آئے۔ ترجمہ کنز الایمان: : اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔ (پ ۳ آل عمران آیت ۱۴۴)

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "شَخْصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا، وَقَصَّ الْحَدِيثَ، قَالَتْ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتَيْهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ، وَإِنَّ فِيهِمْ لِنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ،

ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى، وَعَرَفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ، يَثْلُونَ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ، قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) إِلَى (الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144)"

241 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُمِّ
النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ
عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟
قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد
(یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے عرض کی: اللہ کے
رسول کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں
نے جواب دیا: حضرت ابو بکر، میں نے عرض کی: پھر ان
کے بعد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ مجھے یہی خوف ہوا کہ کہیں وہ حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہ لیں، میں نے کہا: پھر آپ ہوں
گے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں میں تو مسلمانوں کا ایک عام
شخص تھا۔

242 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ
أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ
الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عَقْدُلِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَاسِ، وَأَقَامَ النَّاسُ
مَعَهُ، وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى
النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ
عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ، وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ
مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعُ رَأْسِهِ عَلَى فُجْدِي قَدْ نَامَ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
ہم لوگ نبی کے ساتھ ایک سفر میں شریک ہوئے جب ہم
”بیداء“ یا شاید ”ذات الجیش“ کے مقام پر پہنچے تو میرا ہارگم
ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تلاش میں قافلے کو دہیں پر ٹھہرا
دیا۔ لوگ آپ کے ہمراہ ٹھہر گئے نہ اطراف کہیں پانی
موجود تھا اور نہ لوگوں کے پاس پانی موجود تھا۔ وہ حضرت
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور بولے: آپ
نے دیکھا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کیا
ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا ہے حالانکہ نہ ارد گرد پانی
موجود ہے اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی موجود ہے۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اس وقت میرے زانوں پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے

241 - صحیح بخاری: 327، صحیح مسلم: 367، موطا امام مالک: 120، سنن نسائی: 310، صحیح ابن حبان: 1300، سنن الکبریٰ للنسائی: 299، معجم

الکبیر للطبرانی: 129، مصنف عبدالرزاق: 880

فَقَالَ: حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ،
قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ،
وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِبِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ
التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى فُخْدِي، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ
آيَةَ التَّنْيِيمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ الْحَضِيرِ:
مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ
عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ،
فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

243 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ،
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا
تَسْبُوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ،
ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ تَابِعَهُ
جَرِيرٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَاضِرٌ،
عَنِ الْأَعْمَشِ

244 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: تم نے اللہ کے
رسول اور لوگوں کو یہاں ٹھہرنے پر مجبور کیا ہے حالانکہ
ارد گرد بھی پانی موجود نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی
نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں انہوں نے مجھے جھڑکا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا وہ
میرے پہلو میں مارتے بھی رہے لیکن میں نے حرکت اس
لیے نہیں کی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانوں پر سر رکھ کر سو
رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور پانی موجود نہیں تھا۔ تو اللہ
تعالیٰ نے تیمم سے متعلق آیت نازل فرمائی تو سب لوگوں
نے تیمم کیا، ایسا بن حذیر بولے! اے آل ابو بکر! یہ تمہاری
پہلی برکت نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
بیان کرتی ہیں جس اونٹ پر میں موجود تھی جب اسے اٹھایا
گیا تو ہم نے ہمارا اس کے نیچے موجود پایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے صحابہ کو برا نہ
کہو تم میں سے اگر کوئی ایک شخص ”احد“ پہاڑ جتنا سونا خرچ
کرے تو یہ ان میں سے کسی ایک کے ایک مد بلکہ نصف
کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

243 - صحیح مسلم: 2540، سنن ابوداؤد: 4658، جامع ترمذی: 3861، سنن ابن ماجہ: 161، مسند امام احمد: 11094، صحیح ابن حبان: 6994

مسند ابوداؤد الطیالسی: 2183

244 - صحیح مسلم: 2403، جامع ترمذی: 3710، مسند امام احمد: 6548، مسند ابویعقوب: 3958

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ
مَرْبُكٍ بْنِ أَبِي نُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:
أَلْحَقَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ،
ثُمَّ مَرَجَ فَقُلْتُ: لَأَكْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا كُونَنَّ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا، قَالَ: فَجَاءَ
الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَاهُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى الْبُرَّةِ
أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلْتُ بِئْرَ أَرِيْسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ
الْبَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ
إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ
قَفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ،
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ
الْبَابِ، فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ
الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ،
فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذِنْ لَهُ
وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ:
ادْخُلْ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقَفِّ،
وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبُئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ

کرتے ہیں، انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا اور پھر اُٹکے
وہ فرماتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں نبی ﷺ
کے ہمراہ رہوں گا اور آج کا روز آپ کے ساتھ گزاروں گا
وہ بیان کرتے ہیں وہ مسجد آئے اور انہوں نے نبی ﷺ
کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے انہیں بتایا، نبی ﷺ
ابھی تشریف لے گئے ہیں۔ انہوں نے اس جانب کا رخ
کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے پیچھے
چلاتا کہ آپ کو ڈھونڈ لوں حتیٰ کہ ”اریس“ نامی کنویں (کے
باغ) میں داخل ہوئے میں اس کے دروازے کے پاس
بیٹھ گیا۔ اسکا باہر والا دروازہ لکڑی کا تھا۔ نبی ﷺ نے
اپنی حاجت پوری فرمائی پھر وضو کیا اور وہاں تشریف فرما
ہوئے۔ آپ کنویں کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے
آپ اس کے چبوترے پر بیٹھے اور اپنی پنڈلی سے کپڑا ہٹا
کر اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لیے میں نے آپ ﷺ کو
سلام کیا پھر واپس آیا اور دروازے کے پاس بیٹھ گیا میں
نے سوچا کہ میں آج نبی ﷺ کے دربان کے فرائض سر
انجام دوں گا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے
انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ انہوں
نے کہا: ابو بکر۔ میں نے کہا: آپ یہاں ٹھہریے! میں نے
عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! حضرت ابو بکر آئے ہیں
اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے
فرمایا: اسے اجازت دو اور اسے جنت کی بشارت دو! میں
واپس آیا اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کہا: آپ اندر تشریف لے آئیں۔ نبی ﷺ آپ کو

فَجَلَسْتُ. وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيُلْحَقُنِي. فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا - يُرِيدُ أَخَاهُ - يَأْتِي بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِي بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مَلِئَ فَجَلَسَ وَجَاهَهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخِرِ قَالَ شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلُهَا قُبُورُهُمْ

جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر آگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے بھی اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لیے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکائے ہوئے تھے اور انہوں نے بھی اپنی پنڈلی سے کپڑا ہٹا دیا پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو گھر میں وضو کرتا چھوڑ کر آیا تھا اس نے آکر مجھ سے ملنا تھا میں نے سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا تو اسے بھی لے آئے گا، اسی دوران کسی نے دروازے کو حرکت دی میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ اس نے جواب دیا: عمر بن خطاب، میں نے کہا: آپ ٹھہریے! پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: عمر بن خطاب اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دو اور اسے جنت کی بشارت دو! میں آیا اور میں نے کہا: اندر آ جائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ وہ اندر آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے بھی اپنے پاؤں منڈیر میں لٹکا دیئے پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا پھر میں نے سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا تو اسے لے آئے گا۔ پھر ایک آدمی آیا اس نے دروازے کو حرکت دی میں نے پوچھا: کون؟ تو اس نے جواب دیا: عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے کہا: آپ یہاں ٹھہریے، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق

بتایا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اندر آنے دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔ ایک آزمائش کے نتیجے میں جس کا اسے سامنا کرنا پڑے گا، میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا: آپ اندر تشریف لے جائیں۔ اللہ کے حبیب آپ کو جنت کو بشارت دے رہے ہیں، لیکن آپ کو ایک آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا وہ اندر آئے انہوں نے دیکھا، منذر بھر چکی ہے تو وہ نبی ﷺ کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے۔ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میں نے اس کی تاویل یوں کی ہے، ان حضرات کی قبریں بھی اس طرح ہوں گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ "احد" پہاڑ پر چڑھے وہ تھر تھرانے لگا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "احد" ٹھہرے رہو! تم پر اللہ کا نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں ایک کنویں پر آیا میں نے اس میں سے کچھ پانی نکالا پھر ابو بکر اور عمر آئے ابو بکر نے ڈول پکڑا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے پھر ابن خطاب نے ابو بکر کے ہاتھوں

245- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أَحَدٌ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

246- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا صَعْرٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بئرِ أَنْزَعٍ مِنْهَا، جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ اللَّوْ، فَتَزَعَّ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ

صَغْفٌ. وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ. ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ. فَاسْتَحَالَثَ فِي يَدِهِ غَرْبًا. فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّتَهُ. فَتَزَعَّ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطْنٍ، قَالَ وَهَبُ: "الْعَطْنُ: مَبْرُكُ الْإِبِلِ، يَقُولُ: حَتَّى رَوَيْتَ الْإِبِلُ فَأَتَاخَتْ"

247 - حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ. حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْمَكِّيُّ. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، فَدَعَا اللَّهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقَدْ وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكَبِي، يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ عَلَى بَنِ أَبِي طَالِبٍ

248 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ. حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ

سے اسے پکڑ لیا تو وہ ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے اب کوئی شخص نہیں دیکھا جو عمر کی طرح بہترین طریقے سے پانی نکال رہا ہو۔ انہوں نے پانی نکالا حتیٰ کہ سب اور سیراب ہو گئے۔ وہب بیان کرتے ہیں، "الْعَطْنُ" مطلب اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہے عرب یہ کہتے ہیں: حتی رويت الابل فاناخت حتی کہ اونٹ سیراب ہو گیا اور بیٹھ گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں کچھ لوگوں کے درمیان کھڑا ہوا تھا وہ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا کر رہے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تخت پر لٹایا جا چکا تھا۔ ایک شخص میرے پیچھے آیا اس نے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور بولا: اللہ آپ پر رحم کرے مجھے یہ امید ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دو ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "میں ابو بکر اور عمر تھے" "ابو بکر اور عمر گئے" اب مجھے امید ہے، اللہ تعالیٰ اب بھی آپ کو ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابوطالب تھے۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس

247 - صحیح مسلم: 2389، مسند امام احمد: 898، مستدرک للحاکم: 4427

248 - صحیح بخاری: 3475، صحیح مسلم: 1794، مسند امام احمد: 3722، صحیح ابن حبان: 6570، مسند ابوداؤد الطیالسی: 325

مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، "فَوَضَعَ رِذَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: (أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ، وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ) (غافر: 28)

بدترین سلوک کے متعلق دریافت کیا: جو مشرکین نے نبی ﷺ کے ساتھ کیا تھا تو انہوں نے بتایا: انہوں نے عقبہ بن ابومعیط کو دیکھا نبی ﷺ نماز ادا کر رہے تھے۔ اس نے چاد نبی ﷺ کے گردن مبارک میں ڈال کر اسے زور سے کھینچا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اسے نبی ﷺ سے دور کرتے ہوئے بولے: ترجمہ کنز الایمان: ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے (پ ۱۲۳ المؤمن آیت ۲۸)

حضرت ابو حفص عمر بن خطاب القرشی

العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا پھر مجھے "رمیصاء" نظر آئی، یہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھیں، پھر میں نے قدموں کی آہٹ سنی تو دریافت کیا: یہ کس کا محل ہے؟ فرشتے نے جواب دیا: یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر جب میں نے اس کی جانب دیکھا تو مجھے تمہارا غصہ یاد آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا میں آپ کے لیے غصہ کروں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

37- بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي

حَفْصِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

249- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "

رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرَّمِيصَاءِ، أَمْرَأَةٌ

أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟

فَقَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بَيْنَائِهِ جَارِيَةٌ،

فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ

أَدْخُلَهُ فَأَنْظَرَ إِلَيَّ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ " فَقَالَ

عُمَرُ: يَا أَبَايَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ

250- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا

ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں ہم حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا میں نے خود کو جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے میں وضو کر رہی تھی میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے جواب دیا: یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے تو مجھے اس کی غصہ یاد آ گیا تو میں وہیں سے واپس مڑ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور بولے: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا میں آپ کے مقابلے میں غصہ کروں گا۔

حمزہ اپنے والد سے، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے پیہا ہے اور میں نے اس کی سیرابی کو اپنے ناخنوں میں چلتے ہوئے محسوس کیا پھر میں نے وہ پیالہ ”عمر“ کی جانب بڑھا دیا لوگوں نے عرض کی: آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ نے فرمایا: علم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا: میں اونٹنی والا ڈول ایک کنوئیں سے نکال رہا ہوں پھر ابو بکر آئے انہوں نے چند ڈول یا دو ڈول نکالے کمزوری کے ساتھ، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر بن خطاب آئے تو وہ بڑا ڈول بن گیا میں نے ان کی طرح محنت سے کام کرنے والا نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور آرام سے بیٹھ گئے۔ ابن جبیر بیان کرتے ہیں، عبقری کا مطلب ہے ”منقش خوبصورت چادریں“۔ یعنی

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا". فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

251 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ، يَعْنِي، اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرَّبِّي يَجْرِي فِي ظُفْرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ؟ قَالَ: الْعِلْمُ

252 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيِّزٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزَعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلْبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَزَعَّ ذُنُوبًا، أَوْ ذُنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِى فَرِيَّةً حَتَّى رَوَى النَّاسُ، وَصَرَبُوا

بَعْظُنْ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: "الْعَبْقَرِيُّ: عَتَائِي
الرَّزَائِي" وَقَالَ يَحْيَى: الرَّزَائِي: الظَّنَّافِسُ لَهَا
مَحْمَلٌ رَقِيقٌ. (مَبْثُوثَةٌ) (الغاشية: 16): كَثِيرَةٌ

253 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي. عَنْ
صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ.
عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ. عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمُنَهُ وَيَسْتَكْثِرُنَهُ.
عَالِيَةً أَصَوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَاكَدْنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ.
فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ
الَّذِينَ كُنَّ عِنْدِي. فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَدْنَ
الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهْبَنَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ. ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ
أَتَهْبَنَنِي وَلَا تَهْبَنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ. فَقُلْنَ: نَعَمْ. أَنْتَ أَفْظُ وَأَغْلَظُ مِنْ

بیان کرتے ہیں، زرابی ان چادروں کو کہتے ہیں جن کے
کنارے باریک ہوتے ہیں۔ مَبْثُوثَةٌ: کا مطلب ہے بہت
زیادہ۔

عبدالحمید کو خبر دی محمد بن سعد نے از والد خود، وہ
فرماتے ہیں۔ محمد بن سعد اپنے والد کا بیان روایت کرتے
ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے
نبی ﷺ کی خدمت میں آنے کی اجازت مانگی اس وقت
آپ کے پاس قریش کی کچھ خواتین موجود تھیں جو آپ کے
ساتھ کچھ بات کر رہی تھیں۔ ان کی آوازیں نبی ﷺ کی
آواز سے بلند تھیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اندر
آنے کی اجازت مانگی تو وہ اٹھ کر تیزی سے پردے کے
پیچھے چلی گئیں۔ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اندر آئے تو نبی ﷺ مسکرا رہے تھے۔ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ
مسکراتا رکھے، نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے ان خواتین پر
تعجب ہو رہا ہے یہ میرے پاس موجود تھیں جب انہوں
نے تمہاری آواز سنی تو تیزی سے پردے کے پیچھے چلی
گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: یا رسول اللہ
(ﷺ)! آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ یہ آپ
سے ڈریں! پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
اے اپنی ذات کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے
رسول سے نہیں ڈرتی ہو؟ ان خواتین نے کہا: جی ہاں!
آپ اللہ تعالیٰ کے رسول کے مقابلے میں زیادہ سخت دل

اور سخت مزاج ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑو۔ اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے شیطان اگر تمہیں کہیں راستے میں مل جائے تو وہ اپنا راستہ تبدیل کر کے دوسرے راستے پر ہو جائے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم غالب رہے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تخت پر رکھا گیا لوگوں نے انہیں گھیر لیا وہ ان کا جنازہ اٹھائے جانے سے پہلے ان کے لیے دعا کر رہے تھے۔ میں بھی ان میں موجود تھا میرا ذہن اس وقت متوجہ ہوا جب کسی شخص نے میرے کندھے کو پکڑا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابوطالب تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور بولے: آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے متعلق مجھے یہ پسند ہو کہ میں اس عمل کی طرح کا عمل لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے یہ امید ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ مجھے یاد ہے میں نے بکثرت نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں ابو بکر اور عمر گئے“، ”میں ابو بکر اور عمر اندر آئے“، ”میں ابو بکر اور عمر باہر گئے“۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فُجَاءًا قَطُّ، إِلَّا سَلَكَ فُجَاءًا غَيْرَ فُجْكَ

254- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا زِلْنَا أَعَزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

255 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: وَضَعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يُرْعِنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنَكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرْتَّمْ عَلَى عُمَرَ، وَقَالَ: مَا خَلَفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَآيُمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِنْ كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

256- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، ح وَقَالَ ابْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، وَكَهْمَسُ بْنُ الْيَنْهَالِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ بِرُجْلِهِ، قَالَ: اثْبُتْ أَحَدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدَانِ

257- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ - يَعْنِي عُمَرَ -، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ، كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

258- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعَدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ”احد“ پہاڑ پر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ ان کے سبب کانپنے لگا۔ نبی ﷺ نے اپنا قدم مبارک اس پر مارا اور فرمایا: اے احد! ٹھہرے رہو تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے یہ بات بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ان کے متعلق یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کچھ دریافت کیا تو میں نے انہیں بتایا: میں نے نبی ﷺ کے بعد، جب سے آپ کا وصال ہوا کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو زیادہ محنتی ہو اور زیادہ سخت ہو حتیٰ کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی ﷺ سے قیامت کے متعلق عرض کرتے ہوئے سوال کیا قیامت کب آئے گی۔ آپ نے جواب دیا: تم نے اس کی کیا تیاری کی ہے، وہ بولا: کوئی تیاری نہیں ہے مگر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ

256- صحیح بخاری: 3496، سنن الکبریٰ للنسائی: 8135، مسند ابویعلیٰ: 3196

257- صحیح بخاری: 5815، صحیح مسلم: 2639، جامع ترمذی: 2385، مسند ابویعلیٰ: 2758

ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاکر سے ہمیں جتنی خوشی ہوئی اور کسی چیز سے اتنی خوشی نہیں ہوئی۔ آپ نے جو فرمایا تھا: تم جس سے محبت رکھتے ہو اس کے ساتھ ہو گے۔

مَنْ أَحَبَّنَا . قَالَ أَنَسُ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ . فَرَحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّنَا قَالَ أَنَسُ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحَبِي إِيَّاهُمْ . وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھتا ہوں۔ مجھے یہ امید ہے، میں ان حضرات کے ساتھ محبت کے سبب ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرا عمل ان کے عمل کی طرح نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے لوگوں میں ”محدث“ ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا ہوا تو وہ ”عمر“ ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے لوگوں میں، بنی اسرائیل میں، کچھ لوگ تھے جن سے بات کی جاتی تھی حالانکہ وہ نبی نہیں تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوا تو وہ ”عمر“ ہوگا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھتے ہیں۔ ”نبی میں سے، اور نہ ہی محدث۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کے ساتھ موجود تھا۔ ایک بھیڑیا آیا اس نے ایک

259 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجَالٌ، يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعَمْرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مِنْ نَبِيِّ وَلَا مُحَدِّثٍ

260 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

259 - صحیح بخاری: 3282، صحیح مسلم: 2398، جامع ترمذی: 3693، مسند امام احمد: 8449، صحیح ابن حبان: 6894، مستدرک للحاکم: 4499

260 - صحیح بخاری: 3463، جامع ترمذی: 3695، صحیح ابن حبان: 6499، مسند اسحاق بن راہویہ: 360، الادب المفرد: 902

فَرَأَى رَسُولَهُ هُوَ نَافِرٌ رَاحِيًا لَدُنْهُ غَدَاةً يَقُولُ: قَدْ
رَأَى رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بِمَكَرٍ رَاحِيًا
لَدُنْهُ عَرَسَ سِدْرَتِهَا فَخَرَّ مِنْهَا شَدَّةً فَصَنَعَهَا حَتَّى
لَمَسَهُهَا وَتَلَفَعَهَا نَبِيٌّ لِيَذُتْ فَقَالَ لَهُ: مَنْ
أَنْتَ يَا سَيِّدُ نَبِيٍّ نَهَارَ رَاحِيًا غَدَاةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذِي أَوْمِنْ بِهِ وَابْنُكَ وَعُمَرُ وَمَا تَعْمُرُ
بَنُو عُمَرُ

261. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكُوفٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو
كَرْمَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَنَا أَنَا نَائِمٌ
وَأَنْتَ أَتَسْ عُرْضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ فَمِنْهَا
مَا يَبْلُغُ الْفَذَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ كُونَ ذَلِكَ
وَعُرْضٌ عَنْ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قُمْصٌ اجْتَرَهُ قَالُوا:
فَمَا أَوْلَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الدِّينُ

بکری کو پکڑ لیا وہ چرواہا اس نے پیچھے گیا اور اس بکری کو اس
سے واپس لے لیا۔ پھر یہ نے اس کی جانب متوجہ ہو کر
کہا "سبح" کے دن کیا عالم ہوگا جب ان کا چرواہا صرف
میں ہوں گا لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: میں بھی اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر اور عمر
بھی رکھتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں) حالانکہ حضرت ابو بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں
حاضر نہیں تھے۔

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ
عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان
روایت کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے
ہوئے سنا ہے: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا میں نے لوگوں کو
دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا گیا۔ انہوں نے
قمیضیں پہن رکھی تھیں کسی کی قمیض سینے تک تھی کسی کی اس
سے کچھ نیچے تھی پھر میرے سامنے "عمر" کو پیش کیا گیا ان
کی قمیض گھس رہی تھی لوگوں نے عرض کی: آپ نے اس
کی کیا تعبیر کی ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے
فرمایا: "دین"۔

262. حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ
أَبِي مُسَيْكَةَ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: لَمَّا
طَعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو آپ
تکلیف محسوس کرنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا، اے امیر المؤمنین!

يُجَزَّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ. لَقَدْ
 صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَحْسَنْتُ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتُهُ وَهُوَ عَنكَ رَاضٍ،
 ثُمَّ صَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتُ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ
 فَارَقْتُهُ وَهُوَ عَنكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتُ صُحْبَتَهُمْ
 فَأَحْسَنْتُ صُحْبَتَهُمْ. وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ
 لَتَفَارِقْتَهُمْ وَهُمْ عَنكَ رَاضُونَ، قَالَ: أَمَّا مَا
 ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَرِضَاةٍ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنْ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ
 بِهِ عَلَى، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ
 وَرِضَاةٍ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنْ مِنْ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ بِهِ
 عَلَى، وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ
 وَأَجَلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ
 ذَهَبًا لَأَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ
 أَنْ أَرَاهُ

قَالَ: حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ ابْنِ
 أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهَذَا

263- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو

جہاں تک آپ کا معاملہ ہے تو آپ اللہ تعالیٰ کے رسول
 کے ساتھ رہے ہیں اور آپ نے بخوبی ان کی صحبت
 بابرکت پائی ہے اور پھر جب آپ ان سے جدا ہوئے تو وہ
 آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے ان کے ساتھ بھی آپ کا بہت اچھا
 ساتھ رہا جب آپ ان سے جدا ہوئے تو وہ بھی آپ سے
 راضی تھے۔ پھر آپ ان لوگوں کے ساتھ رہے اور ان کے
 ساتھ بھی بہت اچھا وقت گزارا جب آپ ان سے جدا ہو
 رہے ہیں تو آپ ان سے اس حالت میں جدا ہو رہے ہوں
 گے کہ یہ لوگ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جہاں تک تم نے نبی ﷺ کی
 صحبت پانے کا ذکر کیا ہے اور ان کی رضا خوشنودی کا ذکر کیا
 تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا جو اس نے مجھ پر کیا لیکن جہاں
 تک میرے اس تکلیف محسوس کرنے کا تعلق رہا ہے تو وہ
 تمہارے اور لوگوں کے سبب ہے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے
 زمین کی برابر بھی سونا دینا پڑے تو میں اللہ تعالیٰ کے
 عذاب کے مقابلے میں اسے فدیے کے طور پر ادا کر دوں
 گا اس سے پہلے کہ مجھے اس کا سامنا کرنا پڑے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بعد یہی حدیث
 ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

أَسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ الْبُهْدِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلَوَى تُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ

میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں حاضر تھا ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو! میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں نے انھیں بشارت سنائی اس بات کی جو نبی ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو! میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں نے انھیں اس کے متعلق بتایا جو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور پھر اسے جنت کی بشارت دو اور پھر اسے اس کے متعلق بتاؤ کہ اسے ایک آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں نے انھیں اس کے متعلق بتایا جو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر بولے: اللہ تعالیٰ ہی سے مدد لی جاسکتی ہے۔

264- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبد اللہ بن ہشام بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اس وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَخَذَ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

38- بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ
يُحْفِرُ بئرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ. فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ، وَقَالَ:
مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ

حضرت ابو عمر و عثمان بن عفان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرشی کے مناقب

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا جو شخص ”رومہ“ نامی
کنویں کو کھودے گا وہ جنتی ہوگا، حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اسے کھودا تھا۔ جو شخص غریب لشکر کو سامان
فراہم کرے گا وہ جنتی ہوگا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے انہیں سامان فراہم کیا تھا۔

265 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ أَبِي
مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ،
فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ،
فَقَالَ: ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ
آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: ائْذِنْ لَهُ
وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ
بْنُ عَفَّانَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ ایک باغ میں تشریف لیاے آپ نے مجھے
دروازے کی نگرانی کی ہدایت کی۔ ایک شخص آیا اس نے
اندر آنے کی اجازت مانگی، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اسے اجازت دو، اسے جنت کی بشارت دو۔ وہ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ پھر ایک اور شخص آیا
اس نے اندر آئے کی اجازت مانگی، نبی ﷺ نے فرمایا:
اسے اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی بشارت دو، وہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ پھر ایک اور شخص آیا
اس نے اندر آنے کی اسے اجازت مانگی نبی ﷺ کچھ
دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ اسے اندر آنے کی
اجازت دو اور جنت کی بشارت دو اور یہ بتاؤ کہ اسے ایک
آزمائش کا سامنا ہوگا وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تھے۔

قَالَ حَمَّادٌ، وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ، وَعَلِيُّ بْنُ

ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ نبی ﷺ

الْحَكَمِ سَمِعًا أَبَا عُمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى،
بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ، قَدْ انْكَشَفَ
عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُمَانُ غَطَّاهَا

266 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ بْنُ سَعِيدٍ،
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ:
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخَيَّارِ،
أَخْبَرَهُ أَنَّ الْيَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالَا: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ
تُكَلِّمَ عُمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ، فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ
فِيهِ، فَقَصَدْتُ لِعُمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ،
قُلْتُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ، قَالَ:
يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ - قَالَ مَعْمَرٌ أَرَاهُ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنْكَ - فَأَنْصَرَفْتُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ
رَسُولُ عُمَانَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ؟
فَقُلْتُ: "إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ،
وَكَنتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ، وَصَحِبْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ هَدْيَهُ
وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: أَذْرُكَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: لَا،
وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عَلَيْهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعُذْرَاءِ
فِي سِتْرِهَا، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا

ایک ایسی جگہ تشریف فرما تھے جہاں پانی موجود تھا۔ آپ
نے اپنے مبارک گھٹنوں سے کپڑا اٹھا کر رکھا تھا لیکن جب
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر آئے تو آپ نے انہیں
ڈھانپ لیا۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت
عبدالرحمن بن اسود بن یغوث بیان کرتے ہیں، ان دونوں
نے کہا: آپ (یعنی راوی عبداللہ بن عدی) حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے بھائی ولید کے متعلق بات
کیوں نہیں کرتے؟ کیونکہ لوگ ان کے متعلق میں بڑی
باتیں کر رہے ہیں۔ وہ بولے: میں حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ملنے کے لیے گیا جب وہ نماز کے لیے
تشریف لائے تو میں نے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے
یہ آپ کیلئے خیر خواہی کا کام ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے
شخص! میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، میں واپس آ گیا
اور ان لوگوں کے پاس آیا اسی اثناء حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا قاصد آیا تو میں ان کے پاس آ گیا۔ حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری نصیحت کیا
تھی۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو
مبعوث فرمایا حق کے ساتھ اس نے آپ ﷺ پر کتاب
نازل فرمائی آپ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے
اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی پکار پر لبیک کہا۔ آپ
نے دو دفعہ ہجرت کی نبی ﷺ کے ساتھ رہے آپ نے
ان کی ہدایت کو دیکھا۔ اب لوگ ولید کے متعلق بہت
باتیں کر رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مَعَهُ
اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَأَمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ،
وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ، كَمَا قُلْتُ، وَصِيبْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ
مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوْفَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ،
ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ،
أَفَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ؟ قُلْتُ: بَلَى،
قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟
أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ، فَسَنَأْخُذُ فِيهِ
بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ
فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ "

در یافت فرمایا: کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک یاد ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپ کے عمل کے متعلق مجھے اسی طرح خبر ملی ہے جیسے پردے میں بیٹھی ہوں کنواری لڑکی کو ملتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور میں ان میں سے ایک تھا جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا۔ میں اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تھا۔ میں نے دو دفعہ ہجرت کی جیسا کہ تم نے کہا ہے۔ میں اللہ کے رسول کے ساتھ رہا ہوں میں نے اللہ کے رسول کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اللہ کی قسم! میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی آپ کے ساتھ خیانت کی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات ظاہری دے دی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس طرح کا رویہ رہا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اسی طرح کا تعلق رہا۔ پھر مجھے خلیفہ بنادیا گیا۔ تو کیا مجھے وہ حق حاصل نہیں ہے جیسے ان لوگوں کو حق حاصل تھا۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر اس طرح کی باتیں تم لوگوں سے مجھ تک کیوں پہنچ رہی ہیں۔ جہاں تک تم نے ولید کے معاملے کا ذکر کیا تو ہم حق کے ہمراہ کی گرفت کریں گے۔ اگر اللہ نے چاہا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور انہوں نے ہدایت کی کہ اسے کوڑے مارے جائیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اسی کوڑے لگائے۔

267 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَالِمٍ بْنُ هَرَبِجٍ،

حَدَّثَنَا شَاذَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ
الْمَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي رَمَازِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْمِلُ بِأَبِي هَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ
عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَزَلَتْ أَضْعَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا لِفَاطِلَ بَيْتِهِمْ، تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

268 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَّادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْحِبٍ، قَالَ:
جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ سَجَّ الْبَيْتِ، فَرَأَى قَوْمًا
جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا هَؤُلَاءِ
قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَأَيْلُكَ عَنْ شَيْءٍ
فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ:
نَعَمْ، قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ تَغْيِبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ
يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ تَغْيِبَ عَنْ
بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:
اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَى أَبِیْن لَكَ، أَمَّا
فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ
لَهُ، وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ يَدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ
مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم اپنے پیٹے سمجھتے تھے۔
پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تھے۔ اس کے بعد ہم صحابہ کرام کو چھوڑ دیتے
تھے اور ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے
تھے۔

عثمان بن مَوْحِب بیان کرتے ہیں، مصر کا ایک شخص
بیت اللہ کا حج کرنے کیلئے آیا اس نے کچھ آدمیوں کو بیٹھے
ہوئے دیکھا تو پوچھا: یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے بتایا یہ
قریش ہیں، اس نے پوچھا: ان میں سب سے بزرگ کون
ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عبداللہ بن عمروہ بولا: اے
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں آپ سے ایک سوال کرنا
چاہتا ہوں۔ آپ مجھے بتائیے کیا آپ کو معلوم ہے حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ احد کے موقع پر چلے گئے
تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب
دیا جی ہاں! وہ بولا: کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ وہ پیچھے
رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
جواب دیا: جی ہاں! وہ بولا: آپ جانتے ہیں حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت رضوان میں شریک نہیں ہوئے
تھے اور اس میں شامل نہیں تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر

وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا،
وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ
كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ
مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ
عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَضَرَبَ بِهَا
عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ
أَذْهَبَ بِهَا الْآنَ مَعَكَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! وہ یوں ہے کہ
اکبر! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
آجے آؤ میں تمہیں واضح کرتا ہوں جہاں تک غزوہ احد میں
ان کے پیچھے رہنے کا تعلق ہے تو میں گواہی کے طور پر یہ
بات کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا اور
انہیں بخش دیا تھا۔ جہاں تک بدر میں ان کے پیچھے رہنے کا
تعلق ہے تو نبی ﷺ کی شہزادی ان کی اہلیہ تھیں وہ غلیل
تھیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تمہیں اس شخص کی
طرح اجر ملے گا اور حصہ ملے گا جو بدر میں شامل ہوا ہے۔
جہاں تک بیعت رضوان میں ان کی غیر حاضری کا معاملہ
ہے تو اگر مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ
کوئی اور معزز ہوتا تو نبی ﷺ اسے حضرت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ روانہ فرما دیتے۔ لیکن نبی ﷺ نے
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا تھا اور بیعت
رضوان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکہ جانے کے
بعد ہوئی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنے مبارک دائیں ہاتھ
کے متعلق فرمایا تھا، یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر آپ نے اسے
اپنے دوسرے مبارک ہاتھ پر رکھتے ہوئے فرمایا تھا۔ یہ
عثمان کیلئے ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس
مصری سے کہا: اب تم اپنے علم کے ساتھ ان چیزوں کو بھی
ساتھ لے جاؤ۔

269 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ
سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أُنْسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ "احد" پہاڑ پر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ

حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَقَالَ: اسْكُنْ أَحَدٌ - أَظَنَّهُ ضَرْبَهُ بِرَجْلِهِ - فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے وہ لرزنے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ٹھہرے رہو "احد" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پاؤں مبارک مارا اور فرمایا: تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

39- بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ، وَالْإِتِّفَاقِ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ مَقْتُلُ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

270 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو

بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ

بِالْمَدِينَةِ، وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ،

وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: "كَيْفَ فَعَلْتُمَا،

أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا

تُطِيقُ، قَالَا: حَمَلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ،

مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ، قَالَ: انْظُرَا أَنْ

تَكُونَا حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، قَالَ:

قَالَا: لَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَيْنَ سَلَّمَنِي اللَّهُ،

لَا دَعَنَ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى

رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا، قَالَ: فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا

رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ، قَالَ: إِنِّي لَقَائِمٌ مَا

بَيْنِي وَبَيْنَهُ، إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ

أُصِيبَ، وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَيْنِ، قَالَ:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

خلافت پر بیعت اور اتفاق کا واقعہ اور اسی میں

حضرت عمر کی شہادت کا ذکر بھی ہے

عروہ بن میمون بیان کرتے ہیں، مجھے خوب یاد ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے چند روز قبل مدینہ

منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حذیفہ بن یمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

کھڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے یہ تم نے کیا کیا ہے کیا

تمہیں یہ خدشہ ہے۔ تم دونوں نے زمین پر زیادہ ٹیکس لگا دیا

ہے۔ جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی ان دونوں نے جواب دیا: ہم

نے اس پر وہی چیز نافذ کی ہے جس کی طاقت رکھتی ہے۔ اس

میں کوئی زیادتی نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا: تم دونوں اس بات کا جائزہ لو کہ تم نے زمین پر وہ ٹیکس

نافذ تو نہیں کیا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی۔ ان دونوں نے

جواب دیا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر

اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں عراق کی بیوہ عورتوں کیلئے

وہ کچھ چھوڑ جاؤں گا کہ انہیں میرے بعد کسی شخص کی حاجت

نہیں رہے گی۔ اس کے بعد ابھی چوتھا دن ہی آیا تھا کہ حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کر دیا گیا۔ عروہ بن میمون بیان

اسْتَوُوا. حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلًّا تَقَدَّمَ
فَكَثَرَ. وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ. أَوِ النَّحْلَ.
أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ. فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ
النَّاسُ. فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَثَرَ فَسَبَّغَتْهُ
يَقُولُ: قَتَلَنِي - أَوْ أَكَلَنِي - الْكَلْبُ. حِينَ
صَعْنَهُ. فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ.
لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ.
حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا. مَاتَ مِنْهُمْ
سَبْعَةٌ. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بَرْنُسًا. فَلَمَّا ظَنَّ
الْعِلْجُ أَنَّ مَا خُوذَ نَحَرَ نَفْسِهِ. وَتَنَاوَلَ عُمَرُ
يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ. فَمَنْ
يَلِي عُمَرَ فَقَدَّرَ أَى الذِّى أَرَى. وَأَمَّا تَوَاجِى
الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ. غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ
فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ. وَهُمْ يَقُولُونَ: سُبْحَانَ
اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ. فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
صَلَاةً خَفِيفَةً. فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ
عَبَّاسٍ. انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي. فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ
جَاءَ فَقَالَ: غُلَامٌ مُغِيرَةٌ. قَالَ: الصَّنْعُ؟
قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قَاتَلَهُ اللَّهُ. لَقَدْ أَمَرْتُ
بِهِ مَعْرُوفًا. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ
مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدْعَى الْإِسْلَامَ. قَدْ
كُنْتُ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكُونَا
الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ. - وَكَانَ الْعَبَّاسُ

کرتے ہیں، میں ایسی جگہ کھڑا تھا جہاں میرے اور حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ یہ اس صبح کی بات ہے جب آپ پر
حملہ کیا گیا۔ آپ جب کبھی صحنوں کے درمیان میں سے گزرتے
تھے تو فرماتے تھے انہیں سیدھی کر لو اور جب دیکھتے کہ اس میں
کوئی انتشار نہیں ہے تو آپ تکبیر کہتے پہلی رکعت میں آپ بھی
سورہ یوسف کی تلاوت کرتے کبھی سورہ نحل کی تلاوت کرتے
تھے۔ یا پھر اسی طرح کی کوئی سورت حتیٰ کہ لوگ جمع ہو جاتے
۔ ابھی انہوں نے تکبیر کہی ہی تھی کہ میں نے انہیں یہ کہتے
ہوئے سنا، مجھے کتے نے قتل کر دیا ہے یا کاٹ لیا ہے یہ اس
وقت کی بات ہے جب اس نے آپ پر حملہ کیا تھا۔ پھر وہ کافر
شخص دودھاری چھری لے کر بھاگا۔ اس کے دائیں بائیں جو
بھی شخص آیا اس نے ان کو زخمی کرنے کی کوشش کی اس روز تیرہ
لوگ زخمی ہوئے۔ جن میں سے سات شہید ہو گئے جب
مسلمانوں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کبل ڈال دیا جب اس
کافر کو اندازہ ہوا کہ اب وہ پکڑا جائے گا تو اس نے خود کشی
کر لی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبدالرحمن بن عوف رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے آگے۔ حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس موجود لوگوں نے وہی کچھ دیکھا جو میں نے
دیکھا تھا۔ البتہ مسجد کے ارد گرد موجود لوگوں کو علم نہیں ہوا بس
انہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز آنا بند ہو گئی تھی۔ بس
وہ سبحان اللہ! سبحان اللہ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمن
بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مختصر نماز پڑھائی۔ جب
وہ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَكْثَرُهُمْ رَقِيقًا - فَقَالَ: إِنْ شِئْتُ
لَعَلْتُ أُنِّي: إِنْ شِئْتُ قَتَلْنَا، قَالَ:
كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ، وَصَلُّوا
قَبْلَتَكُمْ، وَخُجُّوا حَجَّكُمْ، فَاخْتَبِلْ إِلَى
بَيْتِهِ فَاَنْطَلِقْنَا مَعَهُ، وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ
تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَيْنِ، فَقَائِلُ
يَقُولُ: لَا بَأْسَ، وَقَائِلُ يَقُولُ: أَخَافُ
عَلَيْهِ، فَأُنِّي بَنِيْنٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ
جَوْفِهِ، ثُمَّ أُنِّي بَلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ
جُرْحِهِ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ،
وَجَاءَ النَّاسُ، فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ
رَجُلٌ شَابٌّ، فَقَالَ: أَبَشِّرْ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ، مِنْ صُحْبَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدِمَ
فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ وَلِيْتَ
فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ، قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ
ذَلِكَ كَفَافٌ لِي عَلَى وَلَائِي، فَلَمَّا أَذْبَرَ إِذَا
إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ، قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ
الْغُلَامَ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ، فَإِنَّهُ
أَبْقَى لِثَوْبِكَ، وَأَتَقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ، انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوهُ
فَوَجَدُوهُ سِتَّةَ وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ ثَمَنَةً،
قَالَ: إِنْ وَفَى لَهُ، مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ
أَمْوَالِهِمْ، وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيٍّ بَنٍ

نے حکم دیا: اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ! دیکھو مجھے کس
نے قتل کیا ہے وہ گئے اور واپس آ کر عرض کی: حضرت مغیرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے دریافت فرمایا: وہ جو کاریگر ہے؟ انہوں نے جواب
دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ
اسے تباہ کرے میں نے تو اسے اچھی بات کی ہدایت کی تھی۔
ہر طرح کی حمد اللہ کیلئے ہے جس نے میری موت کسی ایسے شخص
کے ہاتھوں نہیں کی جو اسلام کا دعویدار ہو۔ تم اور تمہارے والد
اس بات کو پسند کرتے تھے، مدینہ میں کافر غلام زیادہ ہوں۔
حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سب سے زیادہ غلام
تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے اگر آپ
چاہیں تو میں ایسا کروں؟ یعنی اگر آپ چاہیں تو میں ان سب کو
قتل کر دوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم غلط کہہ
رہے ہو۔ جب وہ تمہاری زبان بولنے لگے ہیں تمہارے قبلے
کی جانب نماز پڑھنے لگے ہیں، تمہاری طرح حج کرنے لگے
ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے دولت کدے
لے جایا گیا۔ ہم بھی ان کے ساتھ گئے۔ یوں لگتا تھا جیسے
لوگوں کو اس سے پہلے اس سے بڑی مصیبت کا سامنا کرنا نہیں
پڑا تھا۔ کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کوئی یہ کہہ رہا تھا
مجھے ان کے متعلق خدشہ ہے، پھر نبیذ لائی گئی انہوں نے اسے
پیا تو وہ ان کے پیٹ سے باہر آ گئی۔ پھر دودھ لایا گیا اسے پیا
وہ بھی ان کے پیٹ سے باہر آ گیا۔ اس سے لوگوں کو اندازہ
ہو گیا اب یہ وصال فرمانے والے ہیں ہم ان کی خدمت میں
حاضر ہوئے۔ لوگ بھی آئے اور ان کے سامنے ان کی تعریف

كَعْبٍ، فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ، وَلَا تَعُدُّهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، فَأَذَى عَيِّي هَذَا الْمَالُ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْ: يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ السَّلَامَ، وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا، وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْخَلَ مَعَ صَاحِبِيهِ، فَسَلِّمْ وَاسْتَأْذِنْ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي، فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ، وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْخَلَ مَعَ صَاحِبِيهِ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي، وَلَا أُوثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ، قِيلَ: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَدْ جَاءَ، قَالَ: ارْفَعُونِي، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنْتُ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ، فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَأَحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمْ، فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنْتُ لِي فَأَدْخِلُونِي، وَإِنْ رَدَدْتَنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا، فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُتْنَا، فَوَلَّجَتْ عَلَيْهِ، فَبَكَتْ عِنْدَهُ

کرنے لگے ایک نوجوان آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! آپ کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خوشخبری ہے کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ پھر آپ حکمران بنے تو انصاف سے کام لیا اور اب شہادت نصیب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے میرے ساتھ برابر کا معاملہ ہو جائے نہ کچھ خلاف ہو اور نہ کچھ ملے۔ جب وہ شخص جانے لگا تو اس کا تہبند زمین کو چھو رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نوجوان کو میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اپنے کپڑے کو اٹھا کر رکھو کیونکہ اس سے تمہارا کپڑا بھی محفوظ رہے گا اور تم میں اپنے رب کا خوف بھی رہے گا۔ اے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم اس بات کا جائزہ لو کہ مجھ پر کتنا قرضہ ادا کرنا لازم ہے جب انہوں نے حساب کیا تو وہ چھیاسی ہزار دینار تھا یا تقریباً اس جتنا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر عمر کی اولاد اس مال کو پورا ادا کر سکے تو وہ ان کے مال میں سے ادا کر دیا جائے۔ اگر نہیں تو بنو عدی سے مدد مانگی جائے۔ اگر ان کا مال بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگا جائے۔ اس کے علاوہ اور کسی سے نہ لیا جائے۔ تم اس مال کو میری جانب سے ادا کر دینا تم سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جاؤ اور کہو کہ ”عمر“ آپ کو سلام کہہ رہا ہے۔ مجھے ”امیر المؤمنین“ نہیں کہنا کیونکہ آج میں مومنین کا امیر نہیں ہوں اور پھر یہ کہنا کہ ”عمر“ یہ اجازت مانگ رہا ہے، اسے اس کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرا اپنی ذات کے

سَاعَةً، وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ، فَوَلَجَتْ دَاخِلًا
لَهُمْ، فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ،
فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا
الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ، أَوِ الرَّهْطِ، الَّذِينَ
تُوَفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمِعْتُ عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ،
وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ،
وَقَالَ: يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ،
وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ - كَهَيْئَةِ
التَّغْزِيَةِ لَهُ - فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا
فَهُوَ ذَلِكَ، وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا
أُمِرَ، فَإِنِّي لَمْ أَغْزِلْهُ عَنْ عَجْرِ، وَلَا خِيَانَةٍ،
وَقَالَ: أَوْصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي،
بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ
حَقَّهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأَوْصِيهِ
بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا، (الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ
وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ)، أَنْ يُقْبَلَ مِنْ
مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئَتِهِمْ،
وَأَوْصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ
رِذَاءُ الْإِسْلَامِ، وَجُبَاةُ الْمَالِ، وَغِيْظُ
الْعَدُوِّ، وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فِضْلُهُمْ
عَنْ رِضَاهُمْ، وَأَوْصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا،
فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ، وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ،

لیے ایسا ارادہ تھا لیکن آج میں اپنے آپ پر ان کو ترجیح دوں
گی۔ جب وہ واپس آئے تو بتایا گیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ واپس آگئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: مجھے بٹھاؤ ایک شخص نے ٹیک لگا کر بٹھایا۔ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس کیا خبر ہے
۔ انہوں نے جواب دیا: وہ ہی جو آپ کو پسند ہے۔ ام المومنین
! انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ کیلئے ہے۔ میرے نزدیک
اس سے زیادہ اہم اور کوئی چیز نہیں تھی۔ جب میں مر جاؤں
میری میت کو اٹھا کے لے جانا اور پھر سلام کرنا اور پھر کہنا کہ عمر
بن خطاب اندر دفن ہونے کی اجازت مانگتا ہے۔ اگر وہ
میرے لیے اجازت دیں تو اندر لے جانا اگر وہ واپس کر دیں تو
مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ پھر امیر المومنین کے
پاس سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند دیگر خواتین آئیں
جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم اٹھ گئے۔ وہ اندر آئیں کچھ
دیر ان کے پاس بیٹھی روتی رہیں۔ پھر کچھ مرد آئے تو وہ اندر
گھر میں چلی گئیں۔ ہمیں اندر سے ان کے رونے کی آواز آتی
رہی، ان لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ہمیں وصیت
کیجئے کسی کو اپنا نائب مقرر کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جو ان چند افراد سے
زیادہ اس معاملے یعنی خلافت کا مستحق ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ ان سے راضی تھے۔ حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ

أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ، وَيُرَدَّ عَلَى
فُقَرَائِهِمْ، وَأَوْصِيَهُ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى
لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ،
وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ، فَلَمَّا قُبِضَ
خَرَجْنَا بِهِ، فَأَنْطَلَقْنَا مَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ، قَالَتْ: أَدْخُلُوهُ، فَأَدْخِلَ، فَوَضَعَ
هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فَرِغَ مِنْ دَفْنِهِ
اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ
مِنْكُمْ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي
إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي
إِلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ سَعْدُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي
إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ: أَيُّكُمْ تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ،
فَنَجَعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ،
لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلُهُمْ فِي نَفْسِهِ، فَأُسْكِتَ
الشَّيْخَانِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ:
أَفْتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَلْ عَن
أَفْضَلِكُمْ قَالَا: نَعَمْ، فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا
فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ
عَلِمْتُ، فَاللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَرْتُكَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت
عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا اور فرمایا: عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تمہارے ساتھ رہیں گے لیکن ان کا
خلافت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ گویا حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ انہیں دلا سہ دے رہے تھے۔ اگر سعد امیر بن جائیں
تو وہ اس کے مستحق ہیں اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو جس شخص کو بھی
امیر بنایا جائے وہ ان سے مدد ضرور لے۔ کیونکہ میں نے ان
کی نااہلی یا بددیانتی کے سبب انہیں معزول نہیں کیا تھا۔ پھر
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بعد والے
خلیفہ کو مہاجرین اولین کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان
کے حق کو پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور میں
اسے انصار کے ساتھ بھلائی اختیار کرنے کی بھی وصیت کرتا
ہوں جنہوں نے ان سے پہلے جگہ اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنالیا
تھا کہ وہ خلیفہ ان کے اچھے شخص کی اچھائی قبول کرے اور
برے شخص سے درگزر کرے اور میں اسے تمام علاقوں کے
رہنے والے لوگوں کے متعلق بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ
یہ لوگ اسلام کا سرمایہ ہیں اور مال جمع کرنے والے ہیں اور دشمن
پر غیض و غضب ڈھانے والے ہیں اور یہ کہ ان سے ان کے
مال کا زائد ان کی رضا سے ہی لیا جائے اور میں اس خلیفہ کو
اعرابیوں کے متعلق بھلائی کو وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ عربوں کی
اصل ہیں اور اسلام کا سرمایہ ہیں کہ ان کے اضافی مال لیے
جائیں اور ان کے غریب لوگوں کو دے دیئے جائیں۔ میں
اس خلیفہ کو اللہ کے اور اس کے رسول ﷺ کے ذمے کے
متعلق بھی وصیت کرتا ہوں کہ انہیں پورا کیا جائے اور ان کے

لَتُعْدِلَنَّ، وَلَئِنْ أَمَرْتُ عُمَانَ لَتُسَبَّحَنَّ،
وَلَتُطِيعَنَّ، ثُمَّ خَلَا بِالْآخِرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ
ذَلِكَ، فَلَمَّا أَخَذَ الْبَيْشَاقَ قَالَ: ازْفَعْ يَدَكَ
يَا عُمَانُ فَبَيَّعَهُ، فَبَيَّعَ لَهُ عَلِيٌّ، وَوَلَّجَ أَهْلُ
الدَّارِ فَبَيَّعُوهُ

سبب جنگ کی جائے اور لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق پابند
کیا جائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح قبض
ہوگئی تو ہم ان کے پاس سے باہر نکلے ہم چلتے ہوئے آئے۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام کیا اور
بولے: عمر بن خطاب اجازت مانگتے ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا: انہیں اندر لے آؤ۔ انہیں اندر لے جایا
گیا اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا گیا جب ان کے
دفن سے فارغ ہوئے تو وہ تمام افراد جمع ہوئے۔ حضرت
عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا: آپ تمام حضرات اپنا
معاملہ کسی تین شخص کے سپرد کر دیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا: میں اپنا معاملہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
سپرد کرتا ہوں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں
اپنا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کرتا ہوں۔
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنا معاملہ حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کرتا ہوں۔
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ
میں سے جو شخص اس سے لا تعلق ہوگا ہم یہ اس کے سپرد کر دیں
گے اور اللہ تعالیٰ اور اسلام اس کے نگہبان ہوں گے۔ آپ
جائزہ لے لیں کہ آپ کے خیال میں کون زیادہ فضیلت رکھتا
ہے۔ یہ دونوں بزرگ خاموش رہے، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ اپنا حق مجھے دیں گے۔ اللہ کی قسم!
میں آپ میں سے زیادہ فضیلت رکھنے والے شخص سے صرف
نظر نہیں کروں گا۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں

میں سے ایک (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ہاتھ ہاتھ لیا اور فرمایا: آپ کو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ قرینی رضی داری کا تعلق حاصل ہے اور آپ اسلام لانے والوں میں سب سے پہلے ہیں جیسا کہ آپ کو علم ہے اللہ آپ کا نگہبان ہو اور میں آپ کو حکومت دے دیتا ہوں تو آپ انصاف سے کام لیں گے اور اگر میں عثمان کو امیر بنادیتا ہوں تو آپ ان کی پیروی کریں گے اور ان کا حکم مانیں گے۔ پھر حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے صاحب کے ساتھ بھی اسی طرح کی بات کی جب یہ پختہ عہد لے لیا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے عثمان! اپنا ہاتھ اٹھائیے۔ پھر حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور تمام شہر کے لوگ اندر آئے اور انہوں نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

حضرت ابوالحسن علی بن ابوطالب القرشی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا: جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ان سے راضی تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرما دے گا۔ راوی

40- بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

الْقُرَشِيُّ الْهَاشِمِيُّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:
أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ: تُوِفِّي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

271 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

271- صحیح بخاری: 2783، صحیح مسلم: 2406، مسند امام احمد: 22872، صحیح ابن حبان: 6932، مستدرک للحاکم: 5844، مسند اسحاق بن

وَسَلَّمَ. قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ
 اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ. قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ
 لَيْلَتَهُمْ أَتِيَهُمْ يُعْطَاهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كُلُّهُمْ
 يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا. فَقَالَ: أَيُّنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.
 فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ:
 فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتُونِي بِهِ. فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي
 عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ. فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ.
 فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: انْفِذْ عَلَى
 رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ. ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى
 الْإِسْلَامِ. وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ
 اللَّهِ فِيهِ. فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا.
 خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

بیان کرتے ہیں، لوگ رات بھر اسی حسرت میں رہے، ان
 میں سے کسی کو وہ جھنڈا دیا جائے گا۔ اگلے روز صبح سب
 لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے
 ہر ایک کی یہی تمنا تھی کہ جھنڈا انہیں دیا جائے۔ تو آپ نے
 دریافت فرمایا: علی بن ابوطالب کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے
 بتایا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا:
 انہیں میرے پاس لاؤ جب وہ آئے تو نبی ﷺ نے ان
 کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو
 آنکھیں ٹھیک ہو گئیں گویا انہیں کبھی کوئی تکلیف تھی ہی
 نہیں۔ پھر نبی ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا کیا۔ حضرت علی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) !
 میں ان لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب
 تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:
 نرمی سے کام لینا جب تم ان کے میدان میں اتر جاؤ تو
 انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ
 کا کون سا حق لازم ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارے سبب سے
 ایک شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے تو یہ تمہارے لیے
 اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تمہیں سرخ اونٹ مل جائیں۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
 غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہیں آنکھوں کی
 تکلیف تھی وہ بیان کرتے ہیں، میں پیچھے رہ گیا پھر حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نبی ﷺ سے جا ملے۔ جس صبح
 اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب کرنی تھی اس سے پچھلی رات

272 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ
 تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ،
 وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں یہ جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا یا کل جھنڈا وہ شخص حاصل کرے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے نعم نصیب کرے گا، ہم نے حضرت علی کو اپنے سامنے پایا ہمیں ان کی امید نہیں تھی۔ لوگوں نے بتایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جھنڈا انہیں عطا کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے نعم نصیب کی۔

عبدالعزیز بن ابو حازم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک شخص حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یہ فلاں شخص، یعنی مدینہ کا گورنر، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر برا کہہ رہا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا کہہ رہا ہے اس نے جواب دیا: وہ انہیں "ابو تراب" کہہ رہا ہے۔ حضرت سہل مسکرا دیئے اور بولے: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس نام سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی نام نہیں تھا۔ میں نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمائش کی کہ مجھے پورا واقعہ سنائیں اور کہا: اے ابو عباس! اس کا پس منظر کیا ہے۔ انہوں نے بتایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے پھر وہاں سے واپس آگئے

الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، أَوْ لِيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ، غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ" فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيِّ وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

273 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: هَذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمَنَبَرِ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطَعَنْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّنَ ابْنُ عَمِّكَ؟" قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمَسْحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ "فَيَقُولُ: اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ

اور مسجد میں آکر لیٹ گئے۔ نبی ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تمہارے چچا زاد کہاں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: مسجد میں ہیں، نبی ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ملاحظہ فرمایا ان کی چادر پہلو سے گر چکی تھی اور مٹی ان کی پیٹھ پر لگی ہوئی تھی۔ نبی ﷺ نے مٹی ان کی پیٹھ سے جھاڑتے ہوئے فرمایا: اے ابوتراب! اٹھ جاؤ! یہ بات آپ نے دو دفعہ ارشاد فرمائی۔

سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خصوصیات بیان کر دیں اور پھر بولے: شاید یہ تمہیں برا لگا ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل و رسوا کرے۔ پھر اس شخص نے ان سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خصوصیات کے متعلق بتایا اور فرمایا: ان کا گھر نبی ﷺ کے گھروں کے درمیان تھا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: یہ بات بھی تمہیں بری لگی ہے؟ وہ بولا: جی ہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل و رسوا کرے چلے جاؤ اور میرے خلاف جو کر سکتے ہو کرو۔

274 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا

حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: "جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ، فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ، قَالَ: لَعَلَّ ذَلِكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرُغِمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قَالَ: هُوَ ذَلِكَ بَيِّنَتُهُ، أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَلِكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: أَجَلٌ، قَالَ: فَأَرُغِمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ"

275- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، شَكَّتْ مَا تَلَقَّى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا، فَاَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ، فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذَنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا، فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، وَقَالَ: أَلَا أُعَلِّبُكُمَا خَيْرًا مِنَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَيِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

276- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چکی پیسنے کی مشقت کی شکایت کی، اسی اثناء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے گئی لیکن آپ نہ ملے ان کی ملاقات سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کے متعلق بتا دیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد کے متعلق عرض کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اس وقت بستر پر لیٹ چکے تھے میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو! پھر آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں آپ کے پاؤں مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس سے زیادہ اچھی بات نہ بتا دوں جس کا تم لوگوں نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھو یہ تم دونوں کے لیے خادم ملنے سے زیادہ بہتر ہے۔

ابراہیم بن سعد اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ فرمایا تھا: تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ تمہاری میرے

275- صحیح بخاری: 2945، صحیح مسلم: 2727، جامع ترمذی: 3408، صحیح ابن حبان: 5524، سنن الکبریٰ للبیہقی: 14495، مسند ابوداؤد الطیالسی: 93، مسند حمیدی: 43

276- مسند امام احمد: 1505، سنن الکبریٰ للبیہقی: 17671، معجم الاوسط للطبرانی: 1465، مسند ابوداؤد الطیالسی: 209، مسند حمیدی: 71

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِثْلِي
بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى

277- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ،

عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ،
فَإِنِّي أَكْرَهُ الْإِخْتِلَافَ، حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ
جَمَاعَةٌ، أَوْ أُمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ
سِيرِينَ: يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرَوَّى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ

41- بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

الْهَاشِمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

278- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَهَنِيُّ، عَنْ
ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقُفَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاسَ، كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرُ
أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَبَعِ بَطْنِي حَتَّى لَا أَكُلُ الْحَبِيرَ وَلَا
أَلْبَسُ الْحَبِيرَ، وَلَا يَخْدُمُنِي فَلَانٌ وَلَا فُلَانَةٌ،
وَكُنْتُ أَلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَضْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ
كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئَ الرَّجُلَ الْآيَةَ، هِيَ مَعِيَ، كَى
يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَكَانَ أَحْيَرُ النَّاسِ
لِلْبَسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا

ساتھ وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

عبیدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت
کرتے ہیں تم اسی طرح فیصلے کرو جس طرح پہلے کرتے
تھے۔ مجھے اختلاف پسند نہیں ہے، حتیٰ کہ لوگ جمع ہو
جائیں اور میں بھی اسی حالت میں مروں جیسے میرے
ساتھ مرے تھے۔ ابن سیرین یہ سمجھتے تھے، عام طور پر
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایات مروی ہیں وہ
جھوٹ کا مجموعہ ہے۔

حضرت جعفر بن ابوطالب الہاشمی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تم صورت اور

اخلاق میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں، حالانکہ میں صرف کھانا
کھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتا تھا، میں خمیری روٹی
نہیں کھاتا تھا اور یمنی چادر نہیں پہنتا تھا۔ فلاں مرد یا فلاں
عورت میری خدمت نہیں کرتے تھے۔ بعض اوقات میں
بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا میں بسا
اوقات کسی شخص سے کسی آیت کے متعلق سوال کرتا تھا جس
کا مجھے پہلے سے علم ہوتا تھا۔ مقصد یہ ہوتا تھا کہ وہ شخص
مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا اور کچھ کھلا دے گا۔ ویسے
غریب لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں سب سے

فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ
إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، فَتَشُقُّهَا
فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا

بہتر حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے وہ
ہمیں اپنے ساتھ گھر لے جایا کرتے تھے اور ان کے گھر
میں جو کچھ ہوتا تھا وہ ہمیں کھلادیا کرتے تھے۔ بعض
اوقات وہ تیل کی کچی نکال کر ہمارے سامنے رکھ دیا
کرتے تھے جس میں کچھ نہیں ہوتا تھا ہم اسے چیز کراس
پر جو کچھ لگا ہوتا تھا اسے چاٹ لیا کرتے تھے۔

شعبی بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کو
سلام کرتے تھے تو یہ فرماتے تھے: آپ پر سلام نازل ہوا
اے دوپروں والے کے صاحبزادے!

279- حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ
الشَّعْبِيِّ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا
سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
ذِي الْجَنَاحَيْنِ

تذکرہ حضرت عباس بن

عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
جب لوگ قحط کا شکار ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے
دعا مانگی اور عرض کی: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں
تیرے نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے اور تو ہم پر
بارش نازل کرتا تھا اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے
چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، تو ہم پر بارش نازل کر،
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں تو بارش
نازل ہوگئی۔

42- بَابُ ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

280- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَشَّيْ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ إِذَا
فُحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ
إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ

279- صحیح بخاری: 4016، متدرک للحاکم: 4352

280- صحیح بخاری: 964، سنن الکبریٰ للبیہقی: 6220، معجم الکبیر للطبرانی: 84

43- بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْقَبَةِ

فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ

سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

281- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ

عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ، عَلَيْهَا السَّلَامُ، أُرْسِلَتْ إِلَى

أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدْلِكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ

خَيْبَرَ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَوْرَثُ مَا تَرَكَنَا فَهُوَ

صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ، يَعْنِي

مَالَ اللَّهِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكُلِ .

وَإِنِّي وَاللَّهُ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ

فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَشْهَدَ

عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی عزیزوں کے

مناقب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

صاحبزادی سیدہ فاطمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی منقبت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیغام بھیجا اور ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی جانب سے حاصل ہونے والی میراث کا مطالبہ کیا اس

مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور فے عطا

فرمایا تھا؟ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صدقے کا بھی

مطالبہ کیا جو انہوں نے مدینہ منورہ، فدک خیبر کے پانچویں

حصے کے بعد باقی چھوڑا تھا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی

وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) کے وارث اس مال یعنی اللہ کے اس مال میں

صرف کھانا کھائیں گے، کھانے سے زیادہ وہ اس میں سے

کچھ نہیں لے سکتے۔ اللہ کی قسم! میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

صدقات میں کہیں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کروں گا وہ اسی

حالت میں رہیں گے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک

میں تھے اور مجھے ان کے متعلق بخوبی علم ہے، آپ انہیں

کس طرح استعمال کیا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر بولے: اے ابوبکر! آپ کی فصیلت کا ہمیں علم ہے پھر انہوں نے لوگوں کے ساتھ نبی ﷺ کی رشتہ داری اور ان کے حق کا ذکر کیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو شروع کی اور بولے: اللہ کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ نبی ﷺ کے قریبی عزیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میرے نزدیک میرے اپنے قریبی عزیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے نبی ﷺ کے اہل خانہ سے آپ ﷺ کے حقوق کا خیال رکھو۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرا نکڑا ہے جو اسے ناراض کرے گا اس نے مجھے ناراض کیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں جس بیماری میں نبی ﷺ کا وصال ہوا اس کے دوران آپ نے اپنی شہزادی بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

282 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

283 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى

282- صحیح بخاری: 3556، مصنف ابن ابی شیبہ: 32269

283- صحیح بخاری: 3427، صحیح مسلم: 2450، مسند امام احمد: 24527، سنن الکبریٰ للنسائی: 8513، مسند ابویعلیٰ: 6743

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ ابْنَتُهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي
قُبِضَ فِيهَا " فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاَهَا
فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ.

فَقَالَتْ: سَارَّرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوفِّيَ
فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّرَنِي فَأَخْبَرَنِي، أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ
بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ "

44- بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ
ثِيَابِهِمْ

284- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُسَهَّرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:
أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: أَصَابَ عُمَانُ بْنُ
عَفَّانٍ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ، حَتَّى حَبَسَهُ
عَنِ الْحَجِّ، وَأَوْصَى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ
قَالَ: اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَالُوا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:
وَمَنْ فَسَكَتَ. فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ - أَحْسَبُهُ
الْحَارِثَ - فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ عُمَانُ:
وَقَالُوا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ.
قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

اپنے پاس بلایا اور ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ
رونے لگیں پھر آپ نے پاس بلا کر سرگوشی میں کوئی بات کی
تو وہ ہنسنے لگیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں، میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا۔

تو انہوں نے بتایا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار
سرگوشی کی تو بتایا: آپ کا اسی بیماری کے دوران وصال ہو
جائے گا تو میں رونے لگی پھر آپ نے مجھ سے دوبارہ
سرگوشی کی تو بتایا: آپ کے اہل خانہ میں سب سے پہلے
میں آپ سے آکر ملوں گی تو میں ہنسنے لگی۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں۔ (امام بخاری فرماتے
ہیں:) حواریوں کو ان کے سفید کپڑوں کے سبب یہ نام دیا
گیا ہے۔

مردان بن حکم بیان کرتے ہیں، جب نکسیر پھوٹنے
کی وبا پھیلی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نکسیر
پھوٹنے کی سخت شکایت لاحق ہوئی حتیٰ کہ وہ اس کے سبب
جج کیلئے بھی نہیں جاسکے۔ انہوں نے وصیت کی، قریش
سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: کسی
کو اپنا نائب بنادیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
دریافت کیا: کیا دوسرے لوگ بھی یہی کہہ رہے ہیں؟ اس
نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے دریافت فرمایا: کون کون شخص ہونا چاہئے؟ وہ شخص
خاموش رہا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت

أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ،
وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

میں ایک شخص حاضر ہوا میرا خیال ہے وہ شخص حارث تھا۔
وہ بولا: آپ کسی کو اپنا نائب بنا دیجئے۔ حضرت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا دوسرے لوگ بھی یہی
کہہ رہے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: وہ کون شخص ہونا
چاہئے تو وہ شخص خاموش ہو گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بولے شاید لوگ یہ چاہتے ہیں: وہ حضرت زبیر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ہوں وہ شخص بولا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست
قدرت میں میری جان ہے میرے علم کے مطابق وہ ان
میں سب سے بہتر ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ
محبوب ہیں۔

ہشام بیان کرتے ہیں، میرے والد نے مجھے بتایا:
میں نے سنا مروان یہ کہتا ہے، میں حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا۔ ان کے پاس ایک شخص آیا
اور کہنے لگا کسی کو اپنا نائب مقرر کر دیجئے۔ حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا اس کے متعلق
بات ہوئی ہے؟ وہ بولا: جی ہاں! حضرت زبیر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا نام آ رہا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم لو یہ بات جانتے ہو کہ وہ تم سب
میں بہتر ہیں۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

285- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، سَمِعْتُ
مَرْوَانَ، كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ:
اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقِيلَ ذَلِكَ، قَالَ: نَعَمْ، الزُّبَيْرُ،
قَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثًا

286- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ
حَوَارِيًّا، وَإِنْ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

287 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ
جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ، فَنَظَرْتُ
فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ، عَلَى فَرَسِهِ، يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي
قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَلَبَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَا
أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوْ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بَنِي؟
قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي
مِخْبَرِهِمْ، فَأَنْطَلَقْتُ، فَلَبَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي
وَأُمِّي

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کا مخصوص حواری ہوتا
ہے اور میرا حواری، زبیر بن عوام ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، غزوہ احزاب کے موقع پر میں عمر بن ابوسلمہ
خواتین کی نگرانی کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا حضرت
زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھوڑے پر بنو قریظہ کی جانب
دو یا تین مرتبہ گئے اور واپس آگئے تو میں نے دریافت کیا:
ابا جان! میں نے آپ کو دیکھا ہے، آپ ادھر ادھر آ جا
رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے کیا تم
نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں
نے بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص بنو قریظہ جا کر ان
کی خبر مجھے لا کے دے گا تو میں چلا گیا جب میں واپس آیا
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع
فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان
ہوں۔

ہشام بن عروہ اپنے والد سے یہ روایت کرتے ہیں،
جنگ یرموک کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے حضرت
زبیر سے یہ کہا آپ حملہ کیجئے آپ کے ساتھ ہم بھی حملہ
کریں گے تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر حملہ
کر دیا۔ ان کفار نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
کندھے کے قریب دو گہرے زخم لگائے ان کے درمیان

288 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ
أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا
لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الِيرْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَتَشُدُّ مَعَكَ،
فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ، فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ،
بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضَرَبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ عُرْوَةُ:

فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الصَّرَبَاتِ الْعَبْ
وَأَنَا صَغِيرٌ

میں بھی ایک زخم موجود تھا جو انہیں غزوہ بدر کے روز لگا تھا۔
حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں
چھوٹا تھا تو ان زخموں کے نشانوں سے کھیل کر رہتا تھا۔

تذکرہ حضرت طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا تھا، جب
نبی ﷺ کا وصال ظاہری ہوا تو آپ ان سے راضی
تھے۔

ابو عثمان بیان کرتے ہیں، جن دنوں نبی ﷺ جہاد
کر رہے تھے ان دنوں بعض اوقات نبی ﷺ کے ساتھ
صرف حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ رہ گئے تھے۔

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت
طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے انہوں
نے نبی ﷺ کی حفاظت کی تھی، وہ شل ہو چکا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص زہری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
بنو ہرہ نبی ﷺ کے ننھیالی عزیز ہیں، ان کا نام
حضرت سعد مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی

45- بَابُ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ عُمَرُ: تُوِّفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

289- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، قَالَ: لَمْ
يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ
تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ، وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

290- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ:
رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَفَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ

46- بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ

أَبِي وَقَاصٍ الزُّهْرِيِّ
وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ

291- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ

289- صحیح بخاری: 3834، مسند ابویعلیٰ: 649

290- صحیح بخاری: 3836، مسند امام احمد: 1385، سنن الکبریٰ للبیہقی: 12877، معجم الکبیر للطبرانی: 192

291- صحیح بخاری: 3830، جامع ترمذی: 2830، سنن الکبریٰ للنسائی: 8215، مسند ابوداؤد الطیالسی: 220، معجم الکبیر للطبرانی: 315

اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، غزوہ احد کے روز نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا (میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)۔

عامر بن سعد اپنے والد کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: مجھے اچھی طرح یاد ہے، میں اسلام قبول کرنے والا تیسرا شخص تھا۔

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، جس روز میں نے اسلام قبول کیا اس روز کسی نے نہیں قبول کیا تھا میں سات روز اسی حالت میں رہا اور میں اسلام قبول کرنے والا تیسرا شخص تھا۔

قیس بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں عرب کا پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی تھی ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی ہے ہمارے پاس کھانے کے لیے صرف درخت کے پتے ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی شخص اس طرح پاخانہ کرتا تھا جس طرح اونٹ یا بکری میٹھیاں کرتے ہیں۔ اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔ اب بنو اسد میرے اسلام کے متعلق ملامت کریں تو پھر تو میں رسوا ہو گیا اور

الْوَهَابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يُحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: جَمَعَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ

292 - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَلَاثُ الْإِسْلَامِ

293 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، وَإِنِّي لَثَلَاثُ الْإِسْلَامِ تَابِعُهُ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ

294 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى إِنْ أَخَذْنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيرُ أَوْ الشَّاةُ، مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعْزِرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ، قَالُوا: لَا يُحْسِنُ

292 - صحیح بخاری: 3521، مستدرک للحاکم: 6116

294 - صحیح بخاری: 6088، جامع ترمذی: 2365، صحیح ابن حبان: 6989، مستدرک للحاکم: 6115، مسند ابویعلیٰ: 732، مسند حمیدی: 78

يُصَلِّي

صحیح بخاری

میرا عمل اکارت ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے
(بنو اسد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ
شکایت بیان کی تھی، وہ (یعنی حضرت سعد) نماز صحیح طرح
نہیں پڑھاتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان، ان میں حضرت
ابو العاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں

زہری بیان کرتے ہیں، امام زین العابدین نے مجھے
یہ بات بتائی کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو جہل کی
بیٹی کے لیے شادی کا پیغام بھیجا جب اس بات کا علم سیدہ
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہوا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئیں اور بولیں: آپ کی قوم کے لوگ یہ سمجھتے
ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے معاملے میں غضبناک نہیں
ہوتے، یہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو جہل کی بیٹی کے ساتھ
شادی کرنا چاہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، میں
نے آپ کو تشہد پڑھتے ہوئے سنا پھر آپ نے فرمایا: میں
نے اپنی (ایک بیٹی کی شادی) ابو العاص بن ربیع کے
ساتھ کی اس نے میرے ساتھ جو بات کی اسے سچ ثابت
کیا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری جان کا ٹکڑا ہے۔
مجھے یہ بات ناپسند ہے، اسے کوئی تکلیف ہو، اللہ کی قسم!
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک
شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں، تو حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پیغام چھوڑ دیا۔

47-بَابُ ذِكْرِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنِ رَبِيعٍ
295- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ
الزُّهَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ
الْبُسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ، قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ
أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعْتُ بِذَلِكَ، فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ
قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ
بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ، يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ
أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ رَبِيعٍ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي،
وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا،
وَاللَّهُ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ، عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ
عَلِيٌّ الْخُطْبَةَ

وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَلْحَلَةَ، عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَسْوَرٍ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ
بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ، إِيَّاهُ
فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي فَصْدَقْنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي

ابن شہاب، امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے
ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آپ نے
بنو عبد شمس سے تعلق رکھنے والے اپنے داماد کا ذکر فرمایا اور
اس کی دامادی کی تعریف کی اور اچھائی بیان کرتے ہوئے
فرمایا: اس نے میرے ساتھ جو بات کی اسے سچ کر دکھایا
اور جو بھی وعدہ کیا اسے پورا کیا۔

48- بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ الْبَرَاءُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں، کے مناقب
حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: آپ نے حضرت زید رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا: تم ہمارے بھائی اور آزاد کردہ
غلام ہو۔

296 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْثًا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ،
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَطْعُنُوا
فِي إِمَارَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ
مِنْ قَبْلُ، وَإِيْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ
كَانَ لَيُنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لَيُنْ أَحَبُّ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اسامہ بن زید
کو اس کا امیر مقرر کیا بعض لوگوں نے ان کی امارت کے
متعلق شک ظاہر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ
اس کی امارت کے متعلق شک و شبہ کا اظہار کر رہے ہو۔ اس
سے پہلے تم اس کے باپ کی امارت کے متعلق شک کا
اظہار کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کا بالکل مستحق تھا اور
میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد
یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

297 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى قَائِفٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُصْطَجِعَانِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. قَالَ: فَسَرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ، فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةُ

49- بَابُ ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

298 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

لَيْثٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهْمَهُمْ شَأْنُ الْبَحْرُومِيَّةِ، فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرُّ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ حَدِيثِ الْبَحْرُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَمْ يَجْتَرِّ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میرے ہاں ایک قیافہ شناس آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے وہ قیافہ شناس بولا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں (یعنی باپ بیٹے کے ہیں) تو اس بات سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور آپ نے اس کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا۔

تذکرہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں قریش ایک مخزومی عورت کے متعلق بہت پریشان تھے، انہوں نے کہا: اس کے متعلق بات کرنے کی جرأت صرف اسامہ بن زید کر سکتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے چوری کر لی لوگوں نے کہا: اس عورت کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے گا کیونکہ کسی کو بھی جرأت نہیں ہے، اس کے متعلق وہ آپ سے بات کرے پھر اسامہ بن زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل میں کوئی امیر شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے

فَقَالَ: إِنَّ نَبِيَّ إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

50- بَابُ

299- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْهَاجِشُونَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي تَاحِيَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: انْظُرْ مَنْ هَذَا؟ لَيْتَ هَذَا عِنْدِي، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ، قَالَ: فَطَأَطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ، وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ

300- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنُ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أَحِبُّهُمَا

وَقَالَ نُعَيْمٌ: عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي مَوْلَى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، " أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، وَكَانَ

جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔ اگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

بَابُ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے وہ شخص مسجد کے ایک کونے میں اپنے کپڑے کو پھیلا رہا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ذرا دیکھو یہ کون شخص ہے؟ کاش یہ میرے پاس ہوتا ایک صاحب نے ان سے کہا: کیا آپ اسے جانتے نہیں ہیں؟ اے ابو عبدالرحمن! یہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا "محمد" ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سر کو جھکایا اور اپنے ہاتھوں سے زمین کریدتے رہے پھر فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر اسے دیکھ لیتے تو اس سے محبت کرتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں، آپ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر یہ دعا کرتے تھے اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر چونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔

زہری بیان کرتے ہیں، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے، ایمن بن ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا حجاج اور ایمن بن ام

أَيُّمَنُ بْنُ أُمِّ أَيُّمَنَ، أَخَا أُسَامَةَ، لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَأَاهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا
سُجُودَهُ فَقَالَ: أَعِدْ

ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے ماں کی جانب سے بھائی تھے اور یہ ایک انصاری شخص
تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھا کہ
وہ رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کر رہے تھے تو حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دوبارہ نماز ادا کرو۔

حرمہ جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ وہ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اسی
ثناء حجاج بن ایمن اندر آئے انہوں نے رکوع اور سجدہ
مکمل ادا نہیں کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: نماز دوبارہ ادا کرو جب وہ چلے گئے تو حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا یہ کون شخص تھا، میں
نے جواب دیا: یہ ایمن کا بیٹا حجاج تھا تو حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے ملاحظہ
فرماتے تو اس سے محبت کرتے۔ پھر انہوں نے ان کے
ساتھ اور سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری اولاد
کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ذکر کیا۔ راوی بیان کرتے
ہیں، سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دالی
ماں تھیں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي حَزْمَةُ،
مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ، إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيُّمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ
وَلَا سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ لِي ابْنُ
عُمَرَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَيُّمَنَ بْنِ أُمِّ
أَيُّمَنَ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا
وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيُّمَنَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي،
عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

51 باب مناقب عبد الله بن عمر بن

الخطاب رضي الله عنهما

301 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بن خطاب کے مناقب

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: کان الرجل فی حیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا رأى رؤیا قصّها علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فتَمَتَّتْ أَنْ أَرَى رُؤْیَا أَقْصُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا أَغْرَبَ، وَكُنْتُ أَتَانِي فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَکَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَانِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُرِّ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيْ الْبُرِّ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَبَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَکٌ آخَرُ، فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ.

ظاہری حیات میں جو بھی شخص جو خواب دیکھتا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا تھا۔ میری بھی تمنا تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کروں میں نو جوان کنوارا شخص تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد میں سویا کرتا تھا میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے آکر مجھے پکڑ لیا ہے اور مجھے لے کر جہنم کی جانب گئے ہیں وہ کنویں کی طرح لپٹی ہوئی تھی اور اس کے دو کنارے تھے جیسے کنویں کے ہوتے ہیں۔ اس میں کچھ لوگ موجود تھے جنہیں میں جانتا تھا میں نے یہ پڑھنا شروع کیا: میں جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، میں جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ان دونوں فرشتوں سے ایک اور فرشتہ آکر ملا اور اس نے مجھ سے کہا: تم ڈرو نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ خواب سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا۔

فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نِعَمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا: عبداللہ اچھا شخص ہے اگر وہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرے۔

302 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ

سالم بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت کچھ دیر کے لیے سویا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا: عبداللہ نیک شخص ہے۔

وَهَبٍ. عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَاحِحٌ

52- بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحَدِيفَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

303 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْبُخَيْرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ جَنَبِي، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُيسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَيَسِّرْكَ لِي، قَالَ: هَمِّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَوْلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادِ وَالْبُطْهَرَةِ، وَفِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ، - يَعْنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللَّهِ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ

صحیح بخاری

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

میں شام آیا میں نے وہاں دو رکعت ادا کیں اور پھر دعا کی

اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر پھر میں کچھ لوگوں سے

پاس آیا ورنہ ان کے ساتھ بیٹھ گیا وہاں ایک بزرگ غفل

آئے اور آکر میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا:

یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابو درداء

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے

یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ہم نشین عطا کرے تو اللہ تعالیٰ

نے آپ کو مجھے عطا کر دیا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم

کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: کوفہ سے انہوں

نے فرمایا: تمہارے ہاں ”ام عبد“ کے صاحبزادے

(حضرت عبد اللہ بن مسعود) نہیں ہیں۔ جو نبی ﷺ کے

نعلین مبارک تکیہ اور وضو کے پانی کے نگران تھے اور تم

میں وہ صاحب نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شیطان سے

پناہ دی؟ یعنی اپنے نبی کی زبانی ایسا کی اور کہا: تمہارے

درمیان نبی ﷺ کے خاص راز دار موجود نہیں ہیں کہ ان

جیسا کوئی اور محرم راز آپ کا نہیں تھا؟ انہوں نے دریافت

کیا: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سورت کو کیسے

پڑھتے تھے؟ وایل اذ یغشی، میں نے ان کے سامنے

قرأت کرنی شروع کی واللیل اذ یغشی والنہار اذ

تجلی والذکر والانثی۔ تو حضرت ابو درداء رضی اللہ

عنہ نے فرمایا: اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر

تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھ کر مجھے یہ آیت سکھائی تھی۔

ابراہیم بیان کرتے ہیں، علقمہ شام گئے جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں نے دعا کی اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر پھر وہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اہل خوفہ سے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص راز دار موجود نہیں ہیں؟ ان جیسا اور کوئی نہیں تھا یعنی حضرت حدیفہ، علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان وہ شخصیت موجود نہیں ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی پناہ عطا فرمائی؟ یعنی شیطان کی شر سے یعنی اس سے مراد حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، میں نے عرض کی: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان مسواک، تکیہ اور چادر اٹھا کر جانے والے صحابی موجود نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سورت کو کیسے پڑھتے تھے؟ میں نے جواب دیا: اس طرح۔ انہوں نے فرمایا: یہ لوگ اس چیز کے بارے میں میرے ساتھ بحث ہی کرتے رہتے ہیں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی ہے۔

304 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَهَبَ عَلَقْمَةُ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا، فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: هَمِّنْ أَنْتَ، قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ، يَعْنِي حَدِيفَةَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي عَمَّارًا، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السَّوَالِكِ، وَالْوَسَادِ، أَوِ السِّرَّارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، قُلْتُ: وَالذِّكْرِ وَالْأُنْثَى، قَالَ: مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

53- بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ

بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

305 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَإِنَّا أَمِينُنَا أَيْتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

306 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَا بُعْثَنَّ، يَعْنِي عَلَيْكُمْ، يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

54- بَابُ ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

55- بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ

307 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ،

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر امت کا ایک میں ہوتا ہے اور اے امت! ہمارا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا میں ضرور بھیجوں گا۔ امین شخص کو جو واقعی امین ہوگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے منتظر رہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔

تذکرہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حسن اور حضرت حسین

رضی اللہ عنہما کے مناقب

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ معانقہ کیا تھا۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت

305 -

صحیح بخاری: 4121، صحیح مسلم: 2419، مسند امام احمد: 12989، سنن الکبریٰ للنسائی: 8199، مسند ابو یعلیٰ: 228، معجم الکبیر للطبرانی: 3825، مصنف ابن ابی شیبہ: 32295

306 -

صحیح بخاری: 6827، مسند امام احمد: 23445

307 -

صحیح بخاری: 3430، سنن ابوداؤد: 4290، سنن نسائی: 1410، مستدرک للحاکم: 4809، سنن الکبریٰ للبیہقی: 11705، معجم دارالوسط للطبرانی: 1531، مسند حمیدی: 793

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ کے ایک پہلو میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے ایک دفعہ لوگوں کی جانب دیکھا اور ایک دفعہ ان کی جانب دیکھ کر فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

308 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ،

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑا اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑا اور یہ دعا کی۔ ”اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور تو بھی ان دونوں سے محبت کر۔“

قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنُ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ

309 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عبید اللہ بن زید کے سامنے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر لایا گیا اسے طشت میں رکھا گیا تھا اس نے اس کی بے حرمتی شروع کی اور ان کی ظاہری صورت کے متعلق کچھ کہا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اس وقت انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا۔

إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنِّي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَجَعَلَ فِي طَاسٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسَيْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ فَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ

310 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما

شُعْبَةً، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

308- صحیح بخاری: 3528، سنن الکبریٰ للنسائی: 8171

309- مسند امام احمد: 13774، مسند ابویعلیٰ: 2841

310- معجم الکبیر للطبرانی: 2582

صحیح بخاری

اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے مبارک شانوں پر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھایا ہوا تھا اور یہ کہہ رہے تھے۔ میرے باپ کی قسم! یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنس رہے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا خیال رکھو۔

زہری بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بتایا ہے، حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوئی مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

ابن ابی نعم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

311 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا بِي شَبِيهُهُ بِالنَّبِيِّ، لَيْسَ شَبِيهُهُ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

312 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَصَدَقَةُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

313 - حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، وَقَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي نَسٌّ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

314 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

311 - صحيح بخاری: 3349، مسند ابو یعلیٰ: 39، معجم الکبیر للطبرانی: 2527

312 - صحيح بخاری: 3509

313 - مسند امام احمد: 12696

314 - صحيح ابن حبان: 6969

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، سَمِعْتُ
ابْنَ أَبِي نُعْمٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ عَنِ
الْمُخْرِمِ، قَالَ: شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ،
فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ، وَقَدْ
قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا
رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: کسی نے ان
سے حالت احرام والے شخص کے متعلق سوال کیا تھا جو مکھی
کو مار دیتا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: اہل عراق مکھی کے متعلق پوچھتے ہیں جبکہ انہوں نے
نبی ﷺ کے نواسے کو شہید کر دیا تھا جبکہ نبی ﷺ نے
ارشاد فرمایا ہے: یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔

56- بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ

رَبَاحٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ،

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُ
دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

315 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،
أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ:
كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدُنَا
يَعْنِي بِلَالًا

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
مناقب، یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
آزاد کردہ غلام ہیں

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہارے
جوتوں کی آہٹ جنت میں اپنے آگے سنی تھی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہا کرتے
تھے: ابو بکر ہمارے سردار ہیں۔ انہوں نے ہمارے سردار
کو آزاد کر دیا ہے، یعنی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔

قیس بیان کرتے ہیں، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا تھا اگر
آپ مجھے اپنی ذات کے لیے خرید رہے ہیں تو مجھے اپنے
ساتھ رکھیں اور اگر آپ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھے خرید رہے
ہیں تو مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے عمل

316 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ،
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي
بَكْرٍ: إِنْ كُنْتُ إِثْمًا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ،
فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتُ إِثْمًا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ، فَدَعْنِي
وَعَمَلِ اللَّهِ

کروں۔

تذکرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی: اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا کرو۔ ایک روایت میں ارشاد ہوتا ہے انہیں کتاب کا علم عطا کر۔ راوی بیان کرتے ہیں حکمت سے مراد صحیح نتیجہ تک پہنچنا ہے جو نبوت کے علاوہ ہو۔

57- بَابُ ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
317- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ،

عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، وَقَالَ: عَلَيْهِ الْكِتَابُ، حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ، "وَالْحِكْمَةُ: الْإِصَابَةُ فِي غَيْرِ النُّبُوَّةِ"

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

مناقب کا بیان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت خبر آنے سے پہلے لوگوں کو ان کی شہادت کے متعلق بتادیا آپ نے فرمایا: یہ جھنڈا زید نے تھاما تھا وہ شہید ہو گئے، پھر جعفر نے تھام لیا وہ شہید ہوئے پھر ابن رواحہ نے تھام لیا تو وہ بھی شہید ہو گئے یہ فرماتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک میں آنسو آ گئے حتیٰ کہ اے اللہ تعالیٰ کی تلوار نے تھام لیا اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمادی۔

58- مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ

الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

318- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بُنْ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَعِيَ زَيْدًا، وَجَعَفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ، فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

59 باب مناقب سَالِمِ مَوْلَى

أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

319 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ
مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، بَعْدَ مَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَبْدًا بِهِ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَبِي
بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: لَا أَذْرى بَدَأَ
بِأَبِي أَوْ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

آزاد کردہ غلام ”سالم“ کے مناقب

مسروق بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرو
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے
فرمایا: وہ ایک ایسے صاحب ہیں کہ جب سے میں نے
نبی ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے، میں ان سے محبت کرتا
ہوں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن پڑھنے کا
طریقہ چار لوگوں سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود، ابو حذیفہ کا
آزاد کردہ غلام سالم ابی بن کعب اور معاذ بن جبل۔ راوی
بیان کرتے ہیں، مجھے یہ یاد نہیں ہے، آپ نے حضرت ابی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر پہلے کیا تھا یا حضرت معاذ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا ذکر پہلے کیا تھا۔

60 باب مناقب عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

320 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ:
سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو:
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ
فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ
أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ بد زبان اور بد مزاج نہیں تھے
آپ ارشاد فرماتے تھے۔ میرے نزدیک تم میں سب سے
زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

وَقَالَ: اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ،

وَأَبِي بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: قرآن پڑھنے کا
طریقہ چار شخصوں سے سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود، ابو حذیفہ
کے آزاد کردہ غلام سالم، ابی بن کعب، اور معاذ بن جبل۔

321 - حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا، فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ: أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادِ وَالْبِطْهَرَةِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ وَاللَّيْلِ، فَقَرَأْتُ: (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى). وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّاكِرِ وَالْأُنْثَى قَالَ: أَقْرَأْنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاهُ إِلَى فِيَّ، فَمَا زَالَ هَوْلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونِي

علقمہ بیان کرتے ہیں، میں شام آیا میں نے دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد دعا کی اسے اللہ مجھے کوئی اچھا ساتھی عطا کر پھر میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جو میرے قریب آئے تو میں نے یہ سوچا شاید میری دعا قبول ہوگئی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اہل کوفہ سے۔ انہوں نے دریافت کیا: تمہارے درمیان تکیے وضو کے پانی کو ساتھ لے کر چلنے والے بزرگ نہیں ہیں۔ کیا تمہارے درمیان وہ بزرگ نہیں ہیں جنہیں شیطان سے پناہ دی گئی کیا تمہارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدان موجود نہیں ہیں۔ حضرت ابن ام عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو کیسے پڑھتے تھے؟ ”واللَّيْلِ“ تو میں نے یہ آیت پڑھی: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّاكِرِ وَالْأُنْثَى۔ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی زبان میری زبان سے پڑھوا کر مجھے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی لیکن یہ لوگ اس کے متعلق میری بات نہیں مانتے۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے صاحب کے متعلق معلوم کیا جو آداب و روایات اور ہدایت کے لحاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوں تاکہ ہم ان سے مستفید ہوں۔ تو انہوں نے جواب دیا: آداب ہدایت اور رہنمائی کے لحاظ سے میرے علم کے

322 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَأَلْنَا حَذِيفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّبْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْنِ

أُمِّ عَبْدِ

مطابق ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) سے زیادہ اور کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں ہے۔

اسود بن یزید بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے: میں اور میرا بھائی یمن سے آئے جتنی مدت ہم وہاں رہے ہم یہی سمجھتے رہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے ایک شخص ہیں۔ ہم جتنی مدت بھی وہاں رہے ہم عبداللہ بن مسعود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا شخص سمجھتے رہے کیونکہ وہ اور ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اکثر آیا جایا کرتے تھے۔

تذکرہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر ادا کی ان کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام موجود تھا اس غلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر انہیں یہ بات بتائی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہیں رہنے دو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے

323 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

61-بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

324 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ، حَدَّثَنَا

الْبُعَافِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: أَوْتَرْتُ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرُكْعَةٍ، وَعِنْدَهُ مَوْلَى لِبْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: دَعُهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

325 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ

عُمَرَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قِيلَ لِبْنِ عَبَّاسٍ: "هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا

أَوْ تَرَىٰ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ، قَالَ: أَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيهٌ

کیونکہ وہ وتر کی صرف ایک رکعت ادا کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: وہ ٹھیک کرتے ہیں کیونکہ وہ فقیہ ہیں۔

326 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الثَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحْرَانَ بْنَ أَبَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً، لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيَهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا يَعْنِي: الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

حمران بن ابان، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، تم لوگ یہ نماز ادا کر رہے ہو، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں لیکن ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس نماز سے منع فرمایا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، اس سے مراد عصر کے بعد والی دو رکعات ہیں۔

62- بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی خواتین کی سردار ہیں۔

327 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری جان کا ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرے گا وہ مجھے ناراض کرے گا۔

63- بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
فضیلت کے متعلق

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

328 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

326 - صحیح بخاری: 562، سنن الکبریٰ للبیہقی: 4168

327 - صحیح بخاری: 351

328 - صحیح بخاری: 3045، جامع ترمذی: 2693، سنن دارمی: 2638، صحیح ابن حبان: 7098، معجم الاوسط للطبرانی: 782، مسند اسحاق بن

راہویہ: 856، الادب المفرد: 827

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: يَا عَائِشُ، هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

329 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

330 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

331 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اللہ کی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں۔ آپ اس چیز کو ملاحظہ کر لیتے ہیں جسے میں نہیں دیکھ پاتی۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں میں بہت سے کامل گزرے ہیں خواتین میں کامل صرف عمران کی صاحبزادی مریم ہیں۔ فرعون کی بیوی آسیہ ہیں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تمام خواتین پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح ”ثرید“ کو تمام کھانوں پر فصیلت حاصل ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام خواتین پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح ثرید کو تمام کھانوں پر فصیلت حاصل ہے۔

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علیل ہو گئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

329 - صحیح بخاری: 3230، سنن ابن ماجہ: 3280، صحیح ابن حبان: 7114، معجم الکبیر للطبرانی: 106، مسند ابوداؤد الطیالسی: 504، فضائل الصحابة: 1632

330 - صحیح بخاری: 3250، سنن نسائی: 3947، سنن دارمی: 2069، صحیح ابن حبان: 7113، سنن الکبریٰ للنسائی: 6692، معجم الصغیر للطبرانی: 260، معجم الکبیر للطبرانی: 60

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ، لِحَاجَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدِمِينَ عَلَيَّ فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ

332 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا، وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَتَبًا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لَتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا

عند آئے اور عرض کی: اے ام المؤمنین! آپ اپنے منہ سے حضرات کے پاس جا رہی ہیں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ابو وائل بیان کرتے ہیں، جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ بھیجا تا کہ ان لوگوں کو جنگ کے لیے تیار کریں۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں یہ جانتا ہوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا ہے تم ان کی (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پیروی کرتے ہو؟ یا (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی پیروی کرتے ہو۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے سیدہ اسماء سے ایک ہار عاریتاً لیا وہ گم ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے کچھ کو اسے ڈھونڈنے کو بھیجا۔ ان حضرات کی نماز کا وقت ہو گیا ان حضرات نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بات کی شکایت کی تو تیمم کے بارے میں آیت نازل ہو گئی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: (اے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جگہ عطا کرے۔ اللہ کی قسم! آپ کو

333 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ " فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلِبِهَا، فَأَدْرَكْتَهُمُ الصَّلَاةُ، فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيْمِمِ فَقَالَ: أَسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ

332 - مسند ابو یعلیٰ: 1646

333 - صحیح بخاری: 329، صحیح مسلم: 367، سنن نسائی: 310، سنن دارمی: 746، صحیح ابن حبان: 1709، سنن الکبریٰ للنسائی: 299، معجم الکبیر

للطبرانی: 131، مسند حمیدی: 165

مِنْهُ فَخَرَجَا. وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَهً

جب بھی کوئی مشکل پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے نکلنے کا راستہ دیا اور مسلمانوں کے لیے اس میں برکت رکھ دی۔

334 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ، جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ، وَيَقُولُ: أَيُّنَ أَنَا غَدًا؟ أَيُّنَ أَنَا غَدًا؟ حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ

ہشام اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب نبی ﷺ علیل ہوئے آپ اپنی ازدواج کے گھر جلوہ فرما ہوتے تو یہ دریافت فرماتے کہ کل میں کہاں ہوں گا؟ آپ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں قیام فرما ہونے کی خواہش تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میرا مخصوص دن آیا تو آپ کو سکون ہو گیا۔

335 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَخَرَّوْنَ بِهَذَا يَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ، وَاللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَخَرَّوْنَ بِهَذَا يَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ، فَمَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يَهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ، أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ، قَالَتْ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ أُمِّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَى الْوَحْيِ وَأَنَا فِي

ہشام اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں لوگ اہتمام کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخصوص دن میں تحائف بھیجا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میری ساتھی خواتین ایک دن سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اکٹھی ہوئیں اور بولیں: اللہ کی قسم! ام سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) لوگ اہتمام کے ساتھ تحائف سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخصوص دن میں بھیجتے ہیں ہم بھی اسی طرح بھلائی کی تمنا رکھتے ہیں جیسے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کی تمنا رکھتی ہیں۔ آپ نبی ﷺ کی خدمت عرض کریں کہ وہ لوگوں کو یہ حکم دیں کہ وہ آپ کی خدمت میں ہدیہ بھیج دیا کریں خواہ آپ کہیں بھی کسی بھی گھر میں موجود ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

334 - صحیح بخاری: 1323، صحیح مسلم: 2443

335 - صحیح بخاری: 2435، سنن نسائی: 3951، صحیح ابن حبان: 7109، سنن الکبریٰ للنسائی: 8898، سنن الکبریٰ للبخاری: 11723

يَخَافُ امْرَأَةً مِنْكُمْ غَيْرَهَا

نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب آپ دوبارہ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے پھر اس بات کا ذکر آپ سے کیا آپ نے پھر مجھے کوئی جواب نہیں دیا؟ جب تیسری دفعہ ایسا ہوا تو میں نے اس بات کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق مجھے کوئی تکلیف نہ دو کیونکہ اللہ کی قسم! جب مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے تو تم میں سے اس کے علاوہ اور کسی بیوی کے لحاف میں نازل نہیں ہوتی۔

انصار کے مناقب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے۔ (پ ۲۸ الحشر آیت ۹)

غیلان بن جریر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے؟ انصار کا نام آپ نے خود رکھا یا اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نام رکھا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب ہم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں انصار کے مناقب اور جنگ میں ان کے کارناموں کے متعلق بتاتے

64- بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

(وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا)

336 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنْسٍ: أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ، كُنْتُمْ تُسَمُّونَ بِهِ، أَمْ سَمَّاكُمْ اللَّهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمَّانا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنْسٍ، فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، وَمَشَاهِدِهِمْ، وَيُقْبِلُ عَلَيَّ، أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ، فَيَقُولُ: فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ

كَذَّاءُ كَذَّاءُ كَذَّاءُ

تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر یا قبیلہ
ازد سے تعلق رکھنے والے شخص کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا:
فلاں موقع پر تمہاری قوم نے یہ کیا اور وہ کیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
”جنگ بعاث“ کے روز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے
لیے پیش خیمہ بنادیا جب نبی ﷺ (مدینہ منورہ) تشریف
لائے تو ان کے گردہ جدا ہو چکے تھے ان کے سردار مارے
جا چکے تھے کچھ زخمی ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول کے لیے پیش خیمے کے طور ایسا کیا جس کے نتیجے میں
یہ لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔

337 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمَ بُعَاثَ، يَوْمًا
قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ
مَلَأُوهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ
لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي
الْإِسْلَامِ

338 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،
عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ،
وَأَعْطَى قُرَيْشًا: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ
سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ
عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَدَعَا الْأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا الَّذِي بَلَغَنِي
عَنْكُمْ، وَكَأَنُوكُمْ لَا يَكْذِبُونَ، فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي
بَلَغَكَ، قَالَ: أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ
بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ
الْأَنْصَارُ وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح
مکہ کے موقع پر کچھ انصار نے یہ کہا کہ نبی ﷺ نے
قریش کو (مال غنیمت) میں (بہت کچھ) عطا کر دیا ہے۔
اللہ کی قسم! یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے کیونکہ ابھی ہماری
تلواروں سے قریش کے خون کے قطرہ ٹپک رہے ہیں اور
ہمارا مال غنیمت انہیں دیا جا رہا ہے اس بات کا علم
نبی ﷺ کو ہوا آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: تمہارے
حوالے سے مجھ تک کیا اطلاع پہنچی ہے، انصار جھوٹ نہیں
بولتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یہ بات ٹھیک ہے جو
آپ تک پہنچی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: کیا اطلاع پہنچی
ہے، انصار جھوٹ نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں میں مال
غنیمت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

أَوْ شِعْبَهُمْ

رسول کو لے جاؤ؟ اگر انصار ایک وادی یا ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

نبی ﷺ کا یہ فرمان ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوتا اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن زید نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، ایک روایت میں یہ مروی ہے، حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا: اگر انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوتا حضرت ابویدہ فرماتے ہیں میرے ماں باپ کوئی ظلم نہ کریں ان لوگوں نے نبی ﷺ یا کوئی اور لفظ استعمال کیا کی مدد کی۔

نبی ﷺ کا مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارگی قائم کرنا

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب یہ لوگ مدینہ منورہ آئے تو نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم

65 بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

339- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي، أَوْ وَهُ وَنَصْرُوهُ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى

66- بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ
340- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنِّي أَكْثَرُ

339- صحیح بخاری: 6817، جامع ترمذی: 3899، مسند امام احمد: 9353، صحیح ابن حبان: 7269، سنن الکبریٰ للنسائی: 8319، مسند ابوداؤد

الطیالسی: 2484، مسند اسحاق بن راہویہ: 85

340- صحیح بخاری: 1943، مسند حمیدی: 1218

الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ مَالِي بِصَفِيْنِ، وَلِي
أَمْرَاتَانِ فَإِنظُرَا عَجَبُهُمَا إِلَيْكَ فَسَيَهَيَا لِي أُطْلِقُهَا،
فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ
لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَتَيْنَ سُوقَكُمْ، فَدَلُّوهُ عَلَى
سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ
مِنْ أَقِطٍ وَتَمْنٍ، ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا
وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَهْيَمٌ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ، قَالَ: كَمْ
سُقْتِ إِلَيْهَا، قَالَ: نَوَاقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ وَزَنَ
نَوَاقَةٍ مِنْ ذَهَبٍ، شَكَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ -

فرما دیا۔ حضرت سعد نے حضرت عبدالرحمن سے کہا: میں
انصار میں سب سے مالدار آدمی ہوں میں اپنا مال دو
حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں میری دو بیویاں ہیں آپ کو ان
میں سے جو اچھی لگے آپ مجھے بتائیں میں اسے طلاق
دے دیتا ہوں۔ پھر جب اس کی عدت گزر جائے تو آپ
اس کے ساتھ شادی کر لیجئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ اور مال
میں برکت عطا فرمائے آپ لوگوں کا بازار کہاں ہے۔
لوگوں نے انہیں بنو قینقاع کے بازار کے متعلق بتایا وہ
وہاں چلے گئے اور جب واپس آئے تو میں گھی اور پنیر ان
کے پاس تھا دوسرے دن وہ بازار پھر گئے اور پھر ایک دن
جب وہ آئے تو ان پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے دریافت فرمایا: یہ کس سبب سے ہے؟ انہوں نے عرض
کی: میں نے شادی کر لی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت
کیا: تم نے مہر کتنا ادا کیا ہے، انہوں نے جواب دیا:
سونے کی ایک گٹھلی یا ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا، یہ
شک ابراہیم نامی راوی کو ہے۔

341- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ
قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَآخَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ، فَقَالَ سَعْدُ:
قَدْ عَلِمْتَ الْأَنْصَارُ أَلِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
جب الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں آئے
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا۔ حضرت سعد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مالدار شخص تھے، حضرت سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: انصار یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب

میں مالدار ہوں۔ میں اپنا مال آپ کے اور اپنے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں، میری دو بیویاں ہیں آپ کو ان میں سے جو اچھی لگے میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت ختم ہو جائے گی تو آپ اس سے شادی کر لیں۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ میں آپ کو برکت عطا فرمائے۔ اس دن جب وہ واپس آئے تو ان کے پاس کچھ گھی اور پنیر تھا کچھ ہی مدت گزرنے کے بعد وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کس سبب سے ہے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم نے اسے کتنا مہر دیا؟ انہوں نے عرض کی: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا، سونے کی ایک گٹھلی دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری۔

سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَاَنْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَاُطْلِقُهَا، حَتَّىٰ اِذَا حَلَّتْ تَزَوُّجَتَهَا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّىٰ أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّىٰ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضْرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيِمٌ. قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ مَا سُقْتُ إِلَيْهَا؟. قَالَ: وَزَنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ

342 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: اقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلُ، قَالَ: لَا قَالَ: يَكْفُونَنَا الْمَثُونَةُ وَيُشْرِكُونَنَا فِي الشَّهْرِ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار نے عرض کی: آپ ہمارے باغات ہمارے اور ان کے درمیان تقسیم کر دیں۔ انہوں نے کہا: نہیں ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے، محنت ہم کریں گے اور پیداوار میں آپ ہمارے شریک ہوں گے تو انصار نے کہا: ٹھیک ہے ہم اسے منظور کرتے ہیں۔

67- بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

343 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ

344 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

68- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

345 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّه قَالَ - مِنْ عُرُسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِيلًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ

انصار سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے
حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انصار سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق ان سے بغض رکھے گا، جو شخص ان سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور انصار بغض رکھنا منافقت کی علامت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا: تم میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصاری خواتین اور بچوں کو آتے ہوئے ملاحظہ فرمایا وہ لوگ شادی سے آرہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا تم (انصار) میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب لوگ ہو، یہ بات آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

343- صحیح مسلم: 76، صحیح ابن حبان: 7274، مسند ابویعلیٰ: 1007، معجم الکبیر للطبرانی: 12339، مسند ابوداؤد الطیالسی: 728

344- صحیح بخاری: 17، مسند امام احمد: 12338، مسند ابویعلیٰ: 4308

345- صحیح بخاری: 4885، صحیح ابن حبان: 7270، سنن الکبیر للبیہقی: 14479

النَّاسِ إِلَى. قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

346 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَاسِدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ

69-بَابُ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ

347 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. فَدَعَا بِهِ فَتَمَيَّتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ

348 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصار خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، نبی ﷺ نے اس خاتون کے ساتھ گفتگو فرمائی اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز! ہو یہ بات آپ نے دو دفعہ ارشاد فرمائی۔

انصار سے تعلق رکھنے والوں کے متعلق

حضرت زید بن بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں ہم آپ کے پیروکار ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ ہم سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ہم میں شامل کر دیں تو نبی ﷺ نے دعا فرمائی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس کے متعلق ابن ابی لیلیٰ کو بتایا تو وہ بولے: یہ بات حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی ہے۔

عمر بن مرہ بیان کرتے ہیں، میں انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابو حمزہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے انصار نے یہ بات کہی ہر قوم کے (افراد) ہوتے ہیں، یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ کے پیروکار ہیں، آپ اللہ تعالیٰ

مِنَّا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ . قَالَ عَمْرُو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظَنُّهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ

سے دعا کیجئے کہ ہم سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ہم میں شامل کر دے۔ نبی ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! ان سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ان میں شامل فرما دے۔ عمرو بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر ابن لیلیٰ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ بات حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہوگی۔ شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے اس سے مراد حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

انصار کے گھرانوں کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الأشہل ہیں پھر بنو حارث بن خزرج ہیں پھر بنو ساعدہ ہیں ویسے انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، نبی ﷺ نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دی تو ان سے کہا گیا نبی ﷺ نے آپ لوگوں کو بھی بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

یہی روایت مزید ایک سند سے مروی ہے، لیکن اس میں یہ اضافہ ہے: یہ بات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہی۔

حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

70 بَابُ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ

349- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ، فَقَالَ سَعْدٌ: "مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ"

وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

350 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ،

انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، انصار میں سب سے بہتر انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو حارث بن خزرج، بنو ساعدہ ہیں۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو بجار کا ہے پھر ان کے بعد بنو عبد الاشہل ہیں پھر ان کے بعد بنو حارث بن خزرج ہیں اور پھر بنو ساعدہ کا گھرانہ ہے دیے انصار کے ہر گھرانے میں بہتری ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر جب ہم سعد بن عبادہ سے ملے تو ابو اسید نے کہا: آپ نے اس بات پر غور کیا کہ نبی ﷺ نے انصار کے کچھ گھرانوں کو بہتر قرار دیا ہے اور ہمیں سب سے آخر میں رکھا ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! انصار کے خاندانوں کو بہتر قرار دیتے ہوئے ہمیں سب سے آخر میں رکھا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں ہے، تم بہتر لوگوں میں ہو؟

نبی ﷺ کا انصار سے یہ فرمانا

”تم صبر کرو حتیٰ کہ تم

حوض پر مل جاؤ“

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

نبی ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَيْرُ الْأَنْصَارِ، أَوْ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَبَنُو الْحَارِثِ، وَبَنُو سَاعِدَةَ"

351 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي مُهَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ عَبْدُ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَبَا أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَحْيَرًا؟ فَأَذْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَحْيَرًا، فَقَالَ: أَوْلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ

71- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: اصْبِرُوا

حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

352- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَعْبِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

353- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ

354- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لَا إِلَّا أَنْ تُقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا، قَالَ: إِمَّا لَا، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أُثْرَةٌ

حضرت انس بن ملاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے حکومتی ذمہ داری ویسی ہی دیں جیسے آپ نے فلاں صاحب کو دی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہیں میرے بعد امتیازی سلوک کا سامنا ہوگا تو تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ تم مجھے حوض پر آ کر ملو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے انصار سے یہ فرمایا تھا عنقریب میرے بعد تمہارے ساتھ امتیازی سلوک ہوگا تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ تم مجھ سے مل لو اور ہماری تمہاری ملنے کی جگہ حوض کوثر ہوگی۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب وہ ان کے ساتھ ولید کی طرف جا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا، نبی ﷺ نے انصار کو بلا کر انہیں ”بحرین“ کی کچھ زرعی اراضی عطا فرمائی چاہی تو انہوں نے عرض کی نہیں اگر آپ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی اس طرح کی اراضی دیں گے تو ہم اسے قبول کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ نہیں لیتے تو پھر صبر کرو حتیٰ کہ تم مجھ سے ملاقات کر لو اور میرے بعد تمہارے ساتھ امتیازی سلوک اختیار کیا جائے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعا کرنا ”اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی بہتری فرما“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کی): زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے، (اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی بہتری فرما۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مروی ہیں: انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خندق پر انصار یہ رجز پڑھ رہے تھے، ”ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر تاحیات جہاد کرنے کی بیعت کی ہے۔“

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ جواب ارشاد فرما رہے تھے۔ ”اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم کر۔“

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی لا کر لا رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ”اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت کر دے۔“

72- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَةَ

355- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

أَبُو إِيَّاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ،

فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

وَقَالَ: فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ

356- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هَمِيدٍ

الطَّوِيلِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا

حَيِّنَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ اللَّهُ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ

الْآخِرَةِ... فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

357- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ، قَالَ: جَاءَنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ

الْخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لَا

عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ

356- صحیح بخاری: 2680، سنن الکبریٰ للنسائی: 8316، مستدرک للحاکم: 7123

357- صحیح بخاری: 2679، مسند امام احمد: 12745، سنن الکبریٰ للبیہقی: 13071، معجم الکبیر للطبرانی: 5875، مسند ابویعلیٰ: 3209

كَذَّاءُ كَذَّاءُ كَذَّاءُ

تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر یا قبیلہ
ازد سے تعلق رکھنے والے شخص کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا:
فلاں موقع پر تمہاری قوم نے یہ کیا اور وہ کیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
”جنگ بعاث“ کے روز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے
لیے پیش خیمہ بنادیا جب نبی ﷺ (مدینہ منورہ) تشریف
لائے تو ان کے گردہ جدا ہو چکے تھے ان کے سردار مارے
جا چکے تھے کچھ زخمی ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول کے لیے پیش خیمے کے طور ایسا کیا جس کے نتیجے میں
یہ لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔

337 - حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمَ بُعَاثَ، يَوْمًا
قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ
مَلَأُوهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجَرَّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ
لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي
الْإِسْلَامِ

338 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،
عَنْ أَبِي الثَّيَّاجِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ،
وَأَعْطَى قُرَيْشًا: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ
سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ
عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَدَعَا الْأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا الَّذِي بَلَغَنِي
عَنْكُمْ، وَكَأَنُوكُمْ لَا يَكْذِبُونَ، فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي
بَلَغَكَ، قَالَ: أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ
بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ
الْأَنْصَارُ وَادِيًا، أَوْ شَعْبًا لَسَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح
مکہ کے موقع پر کچھ انصار نے یہ کہا کہ نبی ﷺ نے
قریش کو (مال غنیمت) میں (بہت کچھ) عطا کر دیا ہے۔
اللہ کی قسم! یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے کیونکہ ابھی ہماری
تلواروں سے قریش کے خون کے قطرہ ٹپک رہے ہیں اور
ہمارا مال غنیمت انہیں دیا جا رہا ہے اس بات کا علم
نبی ﷺ کو ہوا آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: تمہارے
حوالے سے مجھ تک کیا اطلاع پہنچی ہے، انصار جھوٹ نہیں
بولتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یہ بات ٹھیک ہے جو
آپ تک پہنچی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: کیا اطلاع پہنچی
ہے، انصار جھوٹ نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں میں مال
غنیمت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

أَوْ شِعْبَهُمْ

رسول کو لے جاؤ؟ اگر انصار ایک وادی یا ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

نبی ﷺ کا یہ فرمان ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوتا اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن زید نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، ایک روایت میں یہ مروی ہے، حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا: اگر انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوتا حضرت ابویدہ فرماتے ہیں میرے ماں باپ کوئی ظلم نہ کریں ان لوگوں نے نبی ﷺ یا کوئی اور لفظ استعمال کیا کی مدد کی۔

نبی ﷺ کا مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارگی قائم کرنا

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب یہ لوگ مدینہ منورہ آئے تو نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم

65 بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

339- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأبي وَأُمِّي، أَوْ وَهُ وَنَصْرُوهُ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى

66- بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ

340- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنِّي أَكْثَرُ

339- صحیح بخاری: 6817، جامع ترمذی: 3899، مسند امام احمد: 9353، صحیح ابن حبان: 7269، سنن الکبریٰ للنسائی: 8319، مسند ابوداؤد

الطیالسی: 2484، مسند اسحاق بن راہویہ: 85

340- صحیح بخاری: 1943، مسند حمیدی: 1218

الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ مَالِي بِصَفِيْنِ، وَلِي
أَمْرَاتَانِ فَإِنْظِرْ أَجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَبَّهَا لِي أُطْلِقَهَا،
فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ
لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَتَيْنَ سُوقَكُمْ، فَدَلُّوهُ عَلَى
سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ
مِنْ أَقِطٍ وَتَمْنٍ، ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا
وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَهْيِمٌ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ، قَالَ: كَمْ
سُقْتِ إِلَيْهَا، قَالَ: نَوَاقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ وَزَنَ
نَوَاقَةً مِنْ ذَهَبٍ، شَكَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ -

فرما دیا۔ حضرت سعد نے حضرت عبدالرحمن سے کہا: میں
انصار میں سب سے مالدار آدمی ہوں میں اپنا مال دو
حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں میری دو بیویاں ہیں آپ کو ان
میں سے جو اچھی لگے آپ مجھے بتائیں میں اسے طلاق
دے دیتا ہوں۔ پھر جب اس کی عدت گزر جائے تو آپ
اس کے ساتھ شادی کر لیجئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ اور مال
میں برکت عطا فرمائے آپ لوگوں کا بازار کہاں ہے۔
لوگوں نے انہیں بنو قینقاع کے بازار کے متعلق بتایا وہ
وہاں چلے گئے اور جب واپس آئے تو میں گھی اور پنیر ان
کے پاس تھا دوسرے دن وہ بازار پھر گئے اور پھر ایک دن
جب وہ آئے تو ان پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے دریافت فرمایا: یہ کس سبب سے ہے؟ انہوں نے عرض
کی: میں نے شادی کر لی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت
کیا: تم نے مہر کتنا ادا کیا ہے، انہوں نے جواب دیا:
سونے کی ایک گٹھلی یا ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا، یہ
شک ابراہیم نامی راوی کو ہے۔

341- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ
قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَآخَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ، فَقَالَ سَعْدُ:
قَدْ عَلِمْتُ الْأَنْصَارُ أَلِي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
جب الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں آئے
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا۔ حضرت سعد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مالدار شخص تھے، حضرت سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: انصار یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب

میں مالدار ہوں۔ میں اپنا مال آپ کے اور اپنے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں، میری دو بیویاں ہیں آپ کو ان میں سے جو اچھی لگے میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت ختم ہو جائے گی تو آپ اس سے شادی کر لیں۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ میں آپ کو برکت عطا فرمائے۔ اس دن جب وہ واپس آئے تو ان کے پاس کچھ گھی اور پنیر تھا کچھ ہی مدت گزرنے کے بعد وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کس سبب سے ہے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم نے اسے کتنا مہر دیا؟ انہوں نے عرض کی: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا، سونے کی ایک گٹھلی دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری۔

سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَاَنْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَاُطْلِقُهَا، حَتَّىٰ اِذَا حَلَّتْ تَزَوُّجَتَهَا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّىٰ أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّىٰ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ، وَضُرَّ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيِمٌ. قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ مَا سُقْتُ إِلَيْهَا؟. قَالَ: وَزَنَ نَوَاقِثَ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ نَوَاقِثَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ

342 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: اقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلُ، قَالَ: لَا قَالَ: يَكْفُونَنَا الْمَثُونَةُ وَيُشْرِكُونَنَا فِي الشَّهْرِ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار نے عرض کی: آپ ہمارے باغات ہمارے اور ان کے درمیان تقسیم کر دیں۔ انہوں نے کہا: نہیں ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے، محنت ہم کریں گے اور پیداوار میں آپ ہمارے شریک ہوں گے تو انصار نے کہا: ٹھیک ہے ہم اسے منظور کرتے ہیں۔

67- بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

343 - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ

344 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

68- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

345 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّه قَالَ - مِنْ عُرُسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِيلًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ

انصار سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے
حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انصار سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق ان سے بغض رکھے گا، جو شخص ان سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور انصار بغض رکھنا منافقت کی علامت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا: تم میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصاری خواتین اور بچوں کو آتے ہوئے ملاحظہ فرمایا وہ لوگ شادی سے آرہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا تم (انصار) میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب لوگ ہو، یہ بات آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

343- صحیح مسلم: 76، صحیح ابن حبان: 7274، مسند ابویعلیٰ: 1007، معجم الکبیر للطبرانی: 12339، مسند ابوداؤد الطیالسی: 728

344- صحیح بخاری: 17، مسند امام احمد: 12338، مسند ابویعلیٰ: 4308

345- صحیح بخاری: 4885، صحیح ابن حبان: 7270، سنن الکبیر للبیہقی: 14479

النَّاسِ إِلَى. قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

346 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَاسِدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ

69-بَابُ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ

347 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، قَالَتْ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. فَدَعَا بِهِ فَتَمَيَّتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ رَعِمَ ذَلِكَ زَيْدٌ

348 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ الْأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصار خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، نبی ﷺ نے اس خاتون کے ساتھ گفتگو فرمائی اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز! ہو یہ بات آپ نے دو دفعہ ارشاد فرمائی۔

انصار سے تعلق رکھنے والوں کے متعلق

حضرت زید بن بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں ہم آپ کے پیروکار ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ ہم سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ہم میں شامل کر دیں تو نبی ﷺ نے دعا فرمائی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس کے متعلق ابن ابی لیلیٰ کو بتایا تو وہ بولے: یہ بات حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی ہے۔

عمر بن مرہ بیان کرتے ہیں، میں انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابو حمزہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے انصار نے یہ بات کہی ہر قوم کے (افراد) ہوتے ہیں، یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ کے پیروکار ہیں، آپ اللہ تعالیٰ

مِنَّا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ . قَالَ عَمْرُو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظَنُّهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ

سے دعا کیجئے کہ ہم سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ہم میں شامل کر دے۔ نبی ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! ان سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ان میں شامل فرما دے۔ عمرو بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر ابن لیلیٰ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ بات حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہوگی۔ شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے اس سے مراد حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

انصار کے گھرانوں کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الأشہل ہیں پھر بنو حارث بن خزرج ہیں پھر بنو ساعدہ ہیں ویسے انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، نبی ﷺ نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دی تو ان سے کہا گیا نبی ﷺ نے آپ لوگوں کو بھی بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

یہی روایت مزید ایک سند سے مروی ہے، لیکن اس میں یہ اضافہ ہے: یہ بات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہی۔

حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

70 بَابُ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ

349- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ، فَقَالَ سَعْدٌ: "مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ"

وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

350 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ خَفِصٍ الطَّلْحِيُّ،

انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، انصار میں سب سے بہتر انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو حارث بن خزرج، بنو ساعدہ ہیں۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو بجار کا ہے پھر ان کے بعد بنو عبد الاشہل ہیں پھر ان کے بعد بنو حارث بن خزرج ہیں اور پھر بنو ساعدہ کا گھرانہ ہے دیے انصار کے ہر گھرانے میں بہتری ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر جب ہم سعد بن عبادہ سے ملے تو ابو اسید نے کہا: آپ نے اس بات پر غور کیا کہ نبی ﷺ نے انصار کے کچھ گھرانوں کو بہتر قرار دیا ہے اور ہمیں سب سے آخر میں رکھا ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! انصار کے خاندانوں کو بہتر قرار دیتے ہوئے ہمیں سب سے آخر میں رکھا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں ہے، تم بہتر لوگوں میں ہو؟

نبی ﷺ کا انصار سے یہ فرمانا

”تم صبر کرو حتیٰ کہ تم

حوض پر مل جاؤ“

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

نبی ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَيْرُ الْأَنْصَارِ، أَوْ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَبَنُو الْحَارِثِ، وَبَنُو سَاعِدَةَ"

351 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي مُهَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ عَبْدُ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَبَا أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَحْيَرًا؟ فَأَذْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَحْيَرًا، فَقَالَ: أَوْلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ

71- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: اصْبِرُوا

حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

352- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَعْبِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

353- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ

354- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقَطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لَا إِلَّا أَنْ تُقَطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلُهَا، قَالَ: إِمَّا لَا، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أُثْرَةٌ

حضرت انس بن ملاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے حکومتی ذمہ داری ویسی ہی دیں جیسے آپ نے فلاں صاحب کو دی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہیں میرے بعد امتیازی سلوک کا سامنا ہوگا تو تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ تم مجھے حوض پر آ کر ملو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے انصار سے یہ فرمایا تھا عنقریب میرے بعد تمہارے ساتھ امتیازی سلوک ہوگا تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ تم مجھ سے مل لو اور ہماری تمہاری ملنے کی جگہ حوض کوثر ہوگی۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب وہ ان کے ساتھ ولید کی طرف جا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا، نبی ﷺ نے انصار کو بلا کر انہیں ”بحرین“ کی کچھ زرعی اراضی عطا فرمائی چاہی تو انہوں نے عرض کی نہیں اگر آپ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی اس طرح کی اراضی دیں گے تو ہم اسے قبول کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ نہیں لیتے تو پھر صبر کرو حتیٰ کہ تم مجھ سے ملاقات کر لو اور میرے بعد تمہارے ساتھ امتیازی سلوک اختیار کیا جائے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعا کرنا ”اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی بہتری فرما“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کی): زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے، (اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی بہتری فرما۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مروی ہیں: انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خندق پر انصار یہ رجز پڑھ رہے تھے، ”ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر تاحیات جہاد کرنے کی بیعت کی ہے۔“

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ جواب ارشاد فرما رہے تھے۔ ”اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم کر۔“

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی لا کر لا رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ”اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت کر دے۔“

72- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَةَ

355- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

أَبُو إِيَّاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ،

فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

وَقَالَ: فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ

356- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هَمِيدٍ

الطَّوِيلِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا

حَيِّنَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ

الْآخِرَةِ... فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

357- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ، قَالَ: جَاءَنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ

الْخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لَا

عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ

356- صحیح بخاری: 2680، سنن الکبریٰ للنسائی: 8316، مستدرک للحاکم: 7123

357- صحیح بخاری: 2679، مسند امام احمد: 12745، سنن الکبریٰ للبیہقی: 13071، معجم الکبیر للطبرانی: 5875، مسند ابویعلیٰ: 3209

وَالْأَنْصَارِ

73 بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى

أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ)

(الحشر: 9)

358 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

دَاوُدَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا

مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا، فَقَالَ رَجُلٌ

مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَاذْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ:

أَكْرَهِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ صَبْيَانِي، فَقَالَ:

هَبِي طَعَامَكَ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكَ، وَتَوِّجِي

صَبْيَانَكَ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأْتُ طَعَامَهَا،

وَأَصْبَحْتُ سِرَاجَهَا، وَتَوَمَّتُ صَبْيَانَهَا، ثُمَّ

قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأُطْفِئَتْ، فَجَعَلَا

يُرِيَانِهِ أَتَاهُمَا يَأْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيئِينَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ

غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:

ضَيْكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجَبٌ، مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ

اللَّهُ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ

الْمُفْلِحُونَ) (الحشر: 9)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی

جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید

محتاجی ہو۔ (پ ۲۸ الحشر آیت ۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ

نے اپنی ازواج کو پیغام بھیجا تو عرض کی گئی کہ ہمارے

پاس صرف کھانے کے لیے پانی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

دریافت فرمایا کون شخص ہے جو اسے ساتھ لے جائے گا یا

شاید یہ فرمایا: اس کی مہمان نوازی کرے گا۔ ایک انصاری

نے عرض کی میں، وہ انصاری اس شخص کو اپنے ساتھ لے کر

اپنی بیوی کے پاس گئے اور بولے: اللہ کے رسول کے

مہمان کی مہمان نوازی کرو! خاتون بولیں ہمارے پاس تو

صرف بچوں کے کھانے کے لیے کھانا ہے۔ وہ انصاری

بولے تم کھانا لگا دو چراغ جلا دو اور بچوں کو سلا دو، جب

کھانے کا وقت ہوا تو انھوں نے کھانا لگا دیا چراغ جلا دیا

اور بچوں کو سلا دیا پھر وہ کھڑی ہوئیں اور یہ ظاہر کیا، جیسے وہ

چراغ کو ٹھیک کر رہی ہیں۔ لیکن انھوں نے چراغ کو

بجھا دیا وہ دونوں مہمان کے سامنے یہ ظاہر کرتے رہے، وہ

بھی کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ ان دونوں نے رات بھوکے

رہ کر گزاری۔ اگلے دن صبح جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات اللہ

تعالیٰ اپنی شان کے مطابق مسکرا دیا یا اللہ تعالیٰ کو تمہارا یہ

عمل بہت پسند آیا تو اس نے یہ آیت نازل کی: ترہبر کنز الایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہو اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (پ ۲۸ الحشر آیت ۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ”ان کے اچھے لوگوں (کی اچھائی) کو قبول کرو اور

بروں کی (برائی) سے درگزر کرو“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے وہ لوگ بیٹھے رو رہے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ وہ بولے: ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا یاد آ رہا ہے۔ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ عرض کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے اپنے سر مبارک پر چادر کے کنارے کی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اس دن کے بعد آپ کبھی منبر پر تشریف فرما نہیں ہوئے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: ”میں تمہیں انصار کے متعلق تلقین کر رہا ہوں یہ میرے انتہائی قریبی ساتھی ہیں ان کے ذمے جو لازم تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا اور اب ان کا حق باقی رہ گیا ہے تم لوگ ان کی اچھائیوں کو قبول کرنا اور ان کی برائیوں سے درگزر کرنا۔“

74 بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ

وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

359- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ، أَخُو عَبْدِانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ، وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَلَمْ يَضَعْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضُوا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

360- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا ابْنُ
الْعَسِيلِ، سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ
مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عَصَابَةٌ دَسْمَاءُ،
حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْيَنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ
قَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ النَّاسَ
يَكْثُرُونَ، وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْبِلْحِ فِي
الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلى مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا، أَوْ
يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ
مُسيئِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے ایک چادر
اپنے مبارک کندھوں پر اوڑھی ہوئی تھی اور سر مبارک پر
ایک پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے،
آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا:
”اما بعد“ اے لوگو! دوسرے لوگوں کی کثرت ہو
جائے گی اور انصار تھوڑے رہ جائیں گے۔

حتیٰ کہ یہ اس طرح ہوں گے جس طرح نمک آنے
میں ہوتا ہے۔ تم میں اگر کوئی شخص حکمران بنے اور کسی کو
نقصان یا نفع پہنچانے کا مالک ہو تو اسے ان کے اچھے
لوگوں کے ساتھ اچھائی کرنی چاہئے اور برے شخص کے
ساتھ درگزر سے کام لینا چاہئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ
کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: انصار میرے قریبی ساتھی
ہیں لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور یہ کم رہ جائیں گے۔ تو تم
ان کے اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرنا اور برے شخص سے
درگزر کرنا۔

361- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، قَالَ: الْأَنْصَارُ كَرِشِي، وَعَيْنِي وَالنَّاسُ
سَيَكْثُرُونَ، وَيَقْلُونَ فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ،
وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسيئِهِمْ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی حلہ پیش کیا گیا، آپ

75- بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ

مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

362- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ

کے صحابہ اسے چھو کر دیکھتے اور اس کی نرمی کو پسند کرتے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی نرمی کو پسند کرتے ہو، سعد
بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں اس سے زیادہ نرم
ہیں۔ یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَرِيرًا، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ
يَمْسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ
مِنْ لِينِ هَذِهِ؟ لَمَّا دِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا،
أَوْ أَلَيْنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ، وَالزُّهْرِيُّ، سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سعد بن
معاذ کی وفات پر عرش جھوم اٹھا۔

363 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ ایک
شخص نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا کہ
حضرات برء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت
سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار پائی ہلی تھی تو حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: ان دو قبیلوں کے مابین کچھ
اختلاف تھا میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے
ہوئے سنا ہے: سعد بن معاذ کی وفات پر رحمن کا عرش جھوم
اٹھا ہے۔

وَعَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، فَقَالَ
رَجُلٌ: لِيَجَابِرِ، فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ: اهْتَزَّ السَّرِيرُ،
فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنٌ،
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ
عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، کچھ لوگوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

364 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَعَةَ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ

363 - صحیح مسلم: 2466، جامع ترمذی: 3848، مسند امام احمد: 11200، مستدرک للحاکم: 4922، مسند ابویعلیٰ: 1260، بحکم الکبیر

للطبرانی: 5334، مصنف ابن ابی شیبہ: 32316

364 - صحیح بخاری: 2878، مسند امام احمد: 11184، سنن الکبریٰ للنسائی: 5938، مسند ابویعلیٰ: 1188، الادب المفرد: 945

سَهْلُ بْنُ حَنْشَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَنَسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ
مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فُجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ
قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: قَوْمُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ:
يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ: فَإِنِّي
أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسَبَى
ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ: حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ بِحُكْمِ
الْمَلِكِ

کو اپنا ثالث مقرر کیا، نبی ﷺ نے انہیں بلوایا تو وہ
گدھے پر بیٹھ کر آئے جب وہ مسجد کے نزدیک پہنچے تو
نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے میں سب سے بہتر اور اپنے
سردار کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا:
اے سعد! ان لوگوں نے تمہیں ثالث مقرر کیا ہے تو حضرت
سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: میں ان کے متعلق یہ فیصلہ
کرتا ہوں کہ جو ان میں جنگجو ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور
عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا دیا جائے۔ نبی ﷺ نے
فرمایا: تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے یا کہ تم
نے بادشاہ کی طرح فیصلہ کیا ہے

76- بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

وَعَبَّادِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
365- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ
بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ
بَيْنَ أُيْدِيهِمَا، حَتَّى تَفَرَّقَا، فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا
وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، إِنَّ أُسَيْدَ
بْنَ حُضَيْرٍ، وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَقَالَ حَمَّادٌ،
أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ،
وَعَبَّادُ بْنُ بَشِيرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت
عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، دو
حضرات نبی ﷺ کے پاس سے اٹھ کر تاریک رات
میں روانہ ہوئے ان کے آگے ایک نور موجود تھا جب وہ
دونوں جدا ہوئے تو وہ نور دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور ان
دونوں کے ساتھ گیا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بیان کرتے ہیں، ان میں ایک حضرت اسید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تھے اور دوسرے کوئی انصاری شخص تھے۔ ایک
روایت کے مطابق وہ دو حضرات، حضرت اسید بن حضیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تھے۔

صحیح بخاری

حضرت معاذ بن جبل رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے قرآن پڑھنا چار لوگوں سے سیکھا، ابن مسعود، ابوذر غفاری، کے آزاد کر غلام سالم، ابی (بن کعب)، اور معاذ بن جبل۔

77- بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ

جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

366- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :

اسْتَقْرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ،

وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ، وَأُبَيٍّ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

78- بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ

عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ : وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا

صَالِحًا

حضرت سعد بن عبادہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وہ اس سے پہلے بھی ایک نیک شخص تھے۔

367- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّهِيدِ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ

بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ : قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ دُورِ

الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ

بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ

دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ :

وَكَانَ ذَا قَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ : أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ لَهُ : قَدْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کا سب سے بہتر خاندان بنونجار ہے اس کے بعد بنوعبدالاشہل ہے پھر بنو حارث بن خزرج ہیں پھر بنوساعدہ ہیں۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: حالانکہ وہ ایک پرانے مسلمان تھے، میرا خیال ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دے دی تو ان سے کہا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں بھی بہت سے

فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ

لوگوں پر فضیلت دے دی ہے۔

79- بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بِن

حضرت ابی بن کعب

كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان

368 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

مسروق بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ،

اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

قَالَ: ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا گیا تو وہ بولے: وہ ایک ایسے صاحب

عَمْرٍو، فَقَالَ: ذَلِكَ رَجُلٌ لَا أَرَأَى أَنْ أُحِبَّهُ، سَمِعْتُ

ہیں کہ میں نے جب سے نبی ﷺ کی زبانی یہ بات سنی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُذُوا

ہے میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا

الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ -

ہے: قرآن پڑھنا چار لوگوں سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود،

فَبَدَأَ بِهِ -، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ

ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم، معاذ بن جبل اور ابی بن

جَبَلٍ وَأَبِي بِن كَعْبٍ

کعب۔

369 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حضرت ابی (بن کعب) سے

مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے، تم میرے سامنے یہ

وَسَلَّمَ لِأَبِي: "إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ (لَمْ

سورت پڑھو "لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْ

يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) (البينة:

کتاب۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: کیا

(1) قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: نَعَمْ فَبَكَى

اس نے میرا نام لیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو

حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔

80- بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب کا بیان

370 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

368 - صحیح بخاری: 3595، مستدرک للحاکم: 6242، معجم الکبیر للطبرانی: 8411، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2245

369 - صحیح بخاری: 4677، مسند امام احمد: 13310، سنن الکبریٰ للنسائی: 7998، معجم الاوسط للطبرانی: 1679، مسند ابویعلیٰ: 2843

370 - صحیح مسلم: 2465، صحیح ابن حبان: 7130، سنن الکبریٰ للبیہقی: 11972، معجم الاوسط للطبرانی: 1542، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2018

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن چار حضرات نے جمع کیا۔ یہ چاروں انصار تھے، حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: حضرت ابو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: میرے ایک چچا تھے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے مناقب کا بیان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر جب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چھٹ گئے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، انہوں نے اپنی ڈھال کو آڑ بنایا ہوا تھا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیر انداز تھے اور بہت زبردست تیر اندازی کرتے تھے۔ اس دن انہوں نے دو یا شاید تین کمانیں توڑ دیں تھیں۔ جو بھی شخص ترکش لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ یہ فرماتے: ابو طلحہ کے لیے اسے چھوڑ دو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ملاحظہ فرمانے کے لیے سر مبارک باہر نکالنے لگے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اپنا سر باہر نہ نکالیں، کہیں آپ کو دشمن کا کوئی تیر نہ لگ جائے۔ آپ کے آگے قربان ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَبِي، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ" قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي

81- باب مناقب أبي طلحة

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

371 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقَيْدِ، يَكْسِرُ يَوْمَيْدٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ. فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، يَا أَبَا أَنْتَ وَأُمِّي، لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، تُخْرِى دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشِيرَتَانِ، أَرَى خَدَمَهُ سَوْقِيهَما، تُنْقِرَانِ الْقِرْبَ

عَلَى مُتُونِهِمَا، تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِهِ فَتَمْلَأْنِيهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيَّ أَبِي طَلْحَةَ إِمَامًا مَرَّتَيْنِ وَإِمَامًا ثَلَاثًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ وہ دونوں اپنا دامن اٹھا کر مشکیزوں میں پانی بھر کر لا رہی تھیں۔ میں نے ان کے پاؤں کی پازیب دیکھی وہ دونوں لوگوں کو پانی پلا رہی تھی۔ پھر واپس جاتی تھیں پھر ان مشکیزوں کو بھر کر لاتی تھیں۔ اس دن حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے دو یا شاید تین دفعہ تلواریں گری۔

82- بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

372 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِلَّا أَحَدًا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ" قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ) (الأحقاف: 10) الْآيَةُ، قَالَ: لَا أَذْرِي قَالَ مَالِكٌ الْآيَةُ أَوْ فِي الْحَدِيثِ.

حضرت عبداللہ بن سلام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں سنا کہ آپ نے زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ فرمایا ہو کہ یہ جنتی ہے، صرف حضرت عبداللہ بن سلام کے متعلق آپ نے یہ بات فرمائی ہے اور انہیں صاحب کے متعلق یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا۔ (پ ۲۶ الاحقاف آیت ۱۰)۔ امام بخاری علیہ السلام بیان کرتے ہیں، مجھے یہ علم نہیں کہ آیت کا بیان امام مالک کا قول ہے یا روایت کا حصہ ہے۔

قیس بن عبادہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد مدینہ میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص اندا آیا جس کے چہرے پر پرہیز

373 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

أَزْهَرُ السَّمَّانِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

372- صحیح مسلم: 2483، سنن الکبریٰ للنسائی: 8252، مسند ابویعلی: 767

373- صحیح بخاری: 6608، مستدرک للحاکم: 8190

قَيْسُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ، وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَلِكَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخَضَرَتِهَا - وَسُطَّهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ، وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي: ارْقُ، قُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لَهُ: اسْتَنْسِكَ فَاسْتَيْقِظْتُ، وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ

گاری کے آثار ظاہر تھے۔ لوگوں نے کہا: یہ صاحب جنتی ہیں، ان صاحب نے دو رکعت ادا کیں اور مختصر ادا کیں پھر وہ باہر چلے گئے تو میں ان کے پیچھے آیا اور بولا جب آپ مسجد میں تشریف لائے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ جنتی ہیں وہ صاحب بولے اللہ کی قسم کسی شخص کو وہی بات کرنی چاہیے جس کا اس کو علم ہو میں تمہیں بتاتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں میں نے ایک خواب دیکھا وہ خواب میں نے آپ کو سنایا میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں موجود ہوں پھر انہوں نے اس باغ کو وسعت اور شادابی کا ذکر کیا۔ اس باغ کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نیچے والا حصہ زمین میں ہے اور اوپر والا حصہ آسمان میں ہے اور اس کے اوپر والے حصے میں ایک دستہ ہے مجھ سے کہا گیا تم اوپر چڑھو! میں نے جواب دیا: میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خادم میرے پاس آیا اس نے پیچھے سے میرا کپڑا اٹھایا تو میں چڑھ گیا حتیٰ کہ اس کے اوپر والے حصے تک پہنچ گیا اور میں نے اس دستے کو تھام لیا۔ ان سے کہا گیا آپ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں بیدار ہو گیا تو وہ دستہ میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے نبی ﷺ کو یہ خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کی بنیادی تعلیمات ہیں اور وہ دستہ وہ مضبوط دستہ ہے تم میرے دم تک اسلام پر ثابت قدم رہو گے۔ وہ صاحب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی مروی ہے، تاہم

عَنْ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ: وَصِيفُ مَكَانٍ مُنْصَفٍ

374 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَا تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَتَمْرًا، وَتَدْخُلُ فِي بَيْتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ بِأَرْضِ الرَّبَابِيهَا فَاتِّسْ إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدِي إِلَيْكَ رَجُلًا تَبْنِي، أَوْ رَجُلًا شَعِيرًا أَوْ رَجُلًا قَتَّ، فَلَا تَأْخُذْ فَإِنَّهُ رَبًّا، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّصْرَ، وَأَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتِ

83- بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَفَضْلِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

375 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ

هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

376- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ

هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ

اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

سعید بن ابو بردہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا اور میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: تم آؤ تاکہ میں تمہیں ستوا اور کھجور کھلاؤں تم گھر آؤ۔ پھر انہوں نے فرمایا: تم ایسی سرزمین پر رہتے ہو جہاں پر سود عام ہے اگر تم نے کسی شخص سے حق وصل کرنا ہوا اور وہ تمہیں بھوسے کا ایک ڈھیر یا جو کا ایک ڈھیر یا چارے کا ایک ڈھیر بطور ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا کیونکہ یہ سود ہوگا۔ ایک روایت میں ”گھر“ کا ذکر نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے نکاح کرنے اور ان کی فضیلت کا بیان

عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں، ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، اپنے زمانے کی سب سے بہترین خاتون بی بی مریم اور اپنے زمانے کی سب سے

بہتر خاتون خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کی کسی بھی زوجہ محترمہ پر مجھے اتنا رشک نہیں آتا، جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر آتا ہے۔ ان کا نبی ﷺ کا مجھ سے نکاح کرنے سے قبل وفات ہو چکی تھی۔ اس کا سبب یہ ہے، میں نبی ﷺ کو اکثر ان کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا تھا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موتی کے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دیں۔ نبی ﷺ کوئی بکری ذبح کرتے تھے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سہیلیوں کو اس میں سے کچھ گوشت بطور تحفہ بھیجا کرتے تھے، جو ان کیلئے کافی ہوتا تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے کسی خاتون پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آتا تھا، کیونکہ نبی ﷺ کثرت سے ان کا ذکر کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ نے ان کی وفات کے تین سال بعد میرے ساتھ شادی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو یہ حکم فرمایا تھا یا جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے یہ عرض کی تھی کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت میں موتی سے بنے ہوئے محل کی خوشخبری دیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے نبی ﷺ کی کسی بھی زوجہ محترمہ پر اتنا رشک نہیں آتا تھا۔ جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آتا تھا۔ میں

نِسَائِهَا مَرِيْمٌ. وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

377 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ، حَدَّثَنَا

الْلَيْثُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غَرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِهَا مِنْهَا مَا يَسْعُهُنَّ

378 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غَرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، قَالَتْ: وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ، وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

379 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَسَنِ،

حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غَرْتُ عَلَى

أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْرَهُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ

نے انہیں دیکھا نہیں ہے لیکن نبی ﷺ کثرت سے ان کا ذکر کرتے تھے۔ آپ بعض اوقات جب کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کا گوشت بنا کر اسے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے۔ میں نے نبی ﷺ سے عرض کی: یوں لگتا ہے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ دنیا میں کوئی خاتون ہی نہیں ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس میں یہ، یہ خوبیاں تھیں اور میری اولاد بھی اس سے ہوئی ہے۔

380 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

اسماعیل بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: نبی ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں موتی سے بنے ہوئے محل کی دی تھی۔ جس میں کوئی شور یا مصیبت نہیں ہوگی۔

381 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أَتَى جَبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ، أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک برتن ساتھ لے کر آرہی ہیں۔ اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا کوئی پینے کی چیز ہے۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان کے تب کی طرف سے اور میری طرف سے انہیں سلام کہہ دیں اور انہیں جنت میں گھر کی بشارت دیں۔ جو موتی سے بنا ہوا ہوگا اور اس میں کوئی شور اور کوئی مصیبت نہیں ہوگی۔

382 - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

381 - صحیح بخاری: 7058، صحیح ابن حبان: 7009، مسند ابویعلیٰ: 6089، معجم الکبیر للطبرانی: 7، سنن الکبیر للنسائی: 10206

382 - صحیح مسلم: 2437، معجم الکبیر للطبرانی: 18

عَلِيُّ بْنُ مُسْهَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَأَرْتَاعَ لِنَدِكَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَالَةَ. قَالَتْ: فَعِزْتُ، فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجْوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمَرَاءِ الشَّدَقَيْنِ، هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا

حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے کی اجازت مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں لگا کہ شاید حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت مانگی ہے۔ آپ بے چین ہوئے پھر آپ نے فرمایا: یہ تو ہالہ ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ مجھے اس پر بڑا شک آیا۔ میں نے کہا: آپ قریش کی ایک سرخ مسوڑھوں والی بوڑھی کا ذکر کرتے رہتے ہیں جنہیں فوت ہوئے بھی مدت گزر چکی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے بہتر بیویاں عطا کر دی ہیں۔

تذکرہ حضرت جریر بن عبد اللہ

بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی پردہ نہیں رکھا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تھے تو مسکرا دیتے تھے۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، زمانہ جاہلیت میں ایک گھر تھا جیسے ”ذوالخلصۃ“ کہا جاتا تھا۔ اسے یمنی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم ذوالخلصۃ کی طرف سے مجھے آرام پہنچاؤ گے؟ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں قبیلہ حمس سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ سو سواروں

84- بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

الْبَجَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

383 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا

خَالِدٌ، عَنْ بَيَّانٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا تَحْبِبُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَأَى إِلَّا ضَيْكَ

وَعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ، يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ أَوْ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ: فَتَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، قَالَ: فَكَسَرْنَا، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْنَاهُ

فَأُخْبِرْنَا هُفْدَعَالَنَا وَإِلَّا نَحْمَسُ

کے ساتھ اس کے پاس گیا۔ ہم نے اس توڑ دیا اور اس کے قریب سب کو قتل کر دیا۔ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ نے میرے لیے اور قبیلہ حمس کے لیے دعائے خیر کی۔

تذکرہ حضرت حذیفہ بن یمان

العَبْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

85-بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ

الِيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

384- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا

سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "لَبَّأُ كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ، هُزْمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً، فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ، فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَنَادَى أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي، فَقَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا اخْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ أَبِي: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: غزوہ احد کے موقع پر مشرکین کھلی شکست سے دو چار ہوئے تو ابلیس نے بلند آواز میں کہا: اے اللہ کے بندو! پیچھے آؤ۔ جب آگے والے لوگ پیچھے والے لوگوں کی جانب آئے تو انہوں نے پیچھے والوں کے ساتھ قتال شروع کر دیا۔ اسی اثناء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد بھی ان میں موجود ہیں۔ انہوں نے بلند آواز میں کہا: اے اللہ کے بندو! یہ میرے والد ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! ان لوگوں نے رکنے کی کوئی کوشش نہ کی اور ان صاحب کو قتل کر دیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی مغفرت کرے۔ اس روایت کہ راوی عروہ کہتے ہیں میرے والد یہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد ساری زندگی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سبب سے غمگین رہے۔

86- بَابُ ذِكْرِ هِنْدِ بِنْتِ

عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

وَقَالَ عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا
يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ : "جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ
عُتْبَةَ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ
الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خَبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ
أَهْلِ خَبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ
الْأَرْضِ أَهْلُ خَبَاءٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ
خَبَائِكَ، قَالَ : "وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ
مَسِيكٌ، فَهَلْ عَلَى حَرْجٍ أَنْ أُطِعمَ مِنَ الَّذِي لَهُ
عِيَالُنَا؟ قَالَ : لَا أَرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

تذکرہ ہند، جو عتبہ بن

ربیعہ کی صاحبزادی ہیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: ہند
بنت عتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض
کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک وقت تھا کہ میرے
نزدک روئے زمین میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ گھرانہ
آپ کا گھرانہ تھا اور اب یہ حال ہے، روئے زمین کا سب
سے محبوب گھرانہ آپ کا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دست
قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ابو
سفیان ایک کنجوس شخص ہے۔ اگر میں اس کے مال میں
سے اپنے گھروالوں کو کچھ کھلا دیا کروں تو اس میں کوئی گناہ
تو نہیں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں اگر تم مناسب
طریقے سے استعمال کرو تو۔

زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بلدح“ کے نیچے زید بن عمرو بن
نفیل سے ملاقات فرمائی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے
سے قبل کی بات ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دسترخوان
پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے کھانا کھانے سے انکار
کر دیا۔ پھر زید نے یہ کہا (اے قریش) میں اس جانور کا
گوشت نہیں کھاؤں گا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح
کرتے ہو۔ میں صرف وہ گوشت کھاؤں گا جسے اللہ کے

87- بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ

385 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ،
حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ بِأَسْفَلِ
بَلَدِجٍ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوَحْيُ، فَقَدِمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَفَرَةٌ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ زَيْدُ :

إِنِّي لَسْتُ أَكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا أَكُلُ إِلَّا مَا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ، وَيَقُولُ: الشَّأَةُ خَلَقَهَا اللَّهُ، وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ، وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ، إِنَّكَ لَإِلَهِكَ وَإِعْظَاءُ مَالِهِ"

قَالَ مُوسَى: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو: أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو بْنُ نَفِيلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ، وَيَتَّبِعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أُدِينَ دِينَكُمْ، فَأَخْبِرَنِي، فَقَالَ: لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، وَلَا أَجْمَلُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنِّي أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ، قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ زَيْدٌ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا، وَلَا نَصْرَانِيًّا، وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: لَنْ تَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، قَالَ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا أَجْمَلُ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنِّي أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ، قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ

نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، زید بن عمرو، قریش کو ان کی قربانی پر انہیں برا کہا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ بکری کو پیدا اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اس کیلئے پانی آسمان سے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ زمین سے نباتات اللہ تعالیٰ نے اگائے ہیں اور پھر تم اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی بجائے کسی اور کا نام لے کر ذبح کرتے ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہو۔ اپنے بت کی تکریم کرتے ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ زید بن عمرو بن نفیل شام گئے۔ وہ سچے دین کی تلاش میں تھے تاکہ اس کی پیروی کریں۔ ان کی ملاقات ایک یہودی عالم سے ہوئی۔ انہوں نے اس سے ان کے دین کے متعلق پوچھا، اور بولے: شاید میں آپ کا دین اختیار کر لوں آپ مجھے بتائیں۔ انہوں نے جواب دیا: تم اس وقت تک ہمارے دین میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک اپنے حصے کا اللہ تعالیٰ کا غضب نہ وصول کرو۔ زید نے کہا: میں تو صرف اللہ کے غضب سے بچنے کے لیے نکلا ہوں۔ میں اللہ کے غضب کا کبھی بھی سامنا نہیں کروں گا اور نہ مجھ میں اتنی برداشت ہے۔ کیا آپ کسی اور کی طرف میری رہنمائی کر سکتے ہیں؟ وہ یہودی عالم بولا: میرے علم کے مطابق صرف دین حنیف ایسا ہے۔ زید نے پوچھا: دین حنیف کیا ہے۔ وہ بولا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین جو یہودی یا عیسائی نہیں تھے اور وہ صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ پھر زید وہاں سے نکلے ان کی ملاقات ایک عیسائی عالم سے ہوئی اس نے بھی یہی بات کہی تو اس نے

إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا. قَالَ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ:
دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا
يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ. فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ:
اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ "

کہا: تم اس وقت تک ہمارے دین میں شامل نہیں ہو سکتے
جب تک اللہ تعالیٰ کی لعنت میں سے اپنا حصہ وصول نہ کر
لو۔ زید نے کہا: میں اللہ کی لعنت سے بچنے کیلئے یہاں
ہوں۔ میں اللہ کی لعنت کا سامنا نہیں کر سکتا اور اس کے
غضب کو کبھی بھی نہیں سہہ سکتا اور نہ ہی مجھ میں اس کی
برداشت ہے۔ کیا تم کسی اور کی جانب میری رہنمائی کرو
گے۔ وہ بولا: میرے علم کے مطابق تو دین حنیف صحیح ہے۔
زید نے پوچھا: دین حنیف کون سا ہے۔ وہ بولا: حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے جو یہودی یا عیسائی نہیں
تھے۔ وہ صرف اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جب زید
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ رائے سنی تو
وہاں سے نکلے اور جب باہر آئے تو انہوں نے دونوں ہاتھ
بلند کر کے دعا کی:

”اے اللہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوں۔“

لیٹ بیان کرتے ہیں، ہشام نے اپنے والد سے
سیدہ اسماء سے یہ روایت مجھے لکھ کر بھیجی سیدہ اسماء بیان
کرتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو کو کعبہ کے ساتھ ٹیک
لگائے ہوئے دیکھا ہے اور وہ یہ کہہ رہے تھے، اے قریش
کے گروہ! اللہ کی قسم! تم میں میرے علاوہ اور کوئی حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے دین پر نہیں ہے۔ حضرت زید رضی
اللہ تعالیٰ عنہ زندہ دفن کی جانے والی بچی کو بچا لیتے تھے اور
جو شخص اپنی بیٹی کو قتل کرنا چاہتا تھا اسے یہ کہتے تھے، تم
اسے قتل نہ کرو۔ میں اس کا خرچ برداشت کروں گا۔ پھر وہ

وَقَالَ اللَّيْثُ، كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ:
"رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا
ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعْاشِرَ قُرَيْشٍ، وَاللَّهِ
مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي، وَكَانَ يُحِبُّ
الْمَوَدَّةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ
ابْنَتَهُ، لَا تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكَهَا مَثْوْنَتَهَا،
فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعَرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا: إِنْ شِئْتَ
دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَثْوْنَتَهَا"

اس بچی کو اس سے لے لیتے تھے جب وہ بچی بڑی ہو جاتی تھی تو اس کے والد سے کہتے تھے اگر تم چاہو تو اسے میں تمہارے سپرد کر دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری بجائے اس کا خرچ برادشت کرتا رہتا ہوں۔

خانہ کعبہ کی تعمیر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی گئی تو نبی ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کی: اپنا تہبند اپنی گردن پر رکھ لیں۔ یہ آپ کو پتھروں سے محفوظ رکھے گا۔ تو آپ زمین پر تشریف لے آئے۔ آپ کی آنکھیں آسمان کی جانب لگ گئی۔ جب آپ کی طبیعت بحال ہوئی تو آپ نے فرمایا: میرا تہبند دو میرا تہبند دو پھر آپ نے اپنا تہبند باندھ لیا۔

عمر بن دینار اور عبد اللہ بن ابی یزید بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں خانہ کعبہ کے پاس کوئی دیوار نہیں تھی۔ لوگ خانہ کعبہ کے اطراف نماز پڑھا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس کے اطراف دیوار بنادی۔ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کی دیواریں چھوٹی تھیں تو ان کی تعمیر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی۔

88- بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

386- حَدَّثَنِي هُشَيْدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بُنِيَ الْكَعْبَةُ، ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَعَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: إِذَا رَى إِذَا رَى فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ

387- حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْبَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ، كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ، حَتَّى كَانَ عَمْرُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَوْلَهُ حَائِطًا، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ جَدُّهُ قَصِيرٌ قَبْنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

89- بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

388 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا

هَشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ، فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مِنْ شَاءِ صَامَهُ، وَمِنْ شَاءٍ لَا يَصُومُهُ

389 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ،

حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَزُورُونَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَكَانُوا يَسْتَوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَزَ الدَّبَرُ، وَعَفَا الْأَثَرُ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةَ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشَى الْحِلَّ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ

390 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانٌ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو يَقُولُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

عہد جاہلیت کا بیان

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: عاشورہ کے روز قریش زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی ﷺ بھی اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جب رمضان کا حکم نازل کیا گیا تو اب جو چاہے وہ روزہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگوں کا خیال تھا کہ حیض کے ایام میں عمرہ کرنا زمین میں گناہ کرنے کی طرح ہے۔ یہ لوگ محرم کو صفر کا نام دیتے تھے اور کہا کرتے تھے، جب اونٹ کی پشت کا زخم ٹھیک ہو جائے اور اس زخم کا نشان ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ اور آپ کے ساتھی ذوالحج کی چار تاریخ کو تکبیر پڑھتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اس کو عمرے میں تبدیل کر لیں۔ لوگوں نے عرض کی، ہم کس چیز سے حلال ہوں؟ آپ نے فرمایا: مکمل طور پر حلال ہو جاؤ۔

سعید بن مسیب اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں عہد جاہلیت میں ایک سیلاب آیا تھا اور

388- صحیح بخاری: 1515، مؤطا امام مالک: 662، مسند امام احمد: 6292، صحیح ابن خزيمة: 2080، سنن الکبریٰ للبیہقی: 8192، مسند حمیدی: 200، مصنف ابن ابی شیبہ: 9357

389- صحیح بخاری: 1489، مسند امام احمد: 2274، سنن الکبریٰ للبیہقی: 8515، معجم الکبیر للطبرانی: 10906

بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ - قَالَ سُفْيَانٌ وَيَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ -

391 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَّانِ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَتَمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ، فَرَأَاهَا لَا تَكَلِّمُ، فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَكَلِّمُ؟ قَالُوا: حُجَّتْ مُصِيبَةً، قَالَ لَهَا: تَكَلِّمِي، فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ، هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمْتُ، فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ: أَتَى الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَتْ: مِنْ أَتَى قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكَ لَسْتُ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أُمَمَتُكُمْ، قَالَتْ: وَمَا الْأُمَّةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكَ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ، يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَهُمْ أَوْلَاؤُكَ عَلَى النَّاسِ

اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان موجود ہر چیز کو ڈھانپ دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، یہ حدیث بڑی تفصیلی ہے۔

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمس قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پاس آئے اس کا نام زینب تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دکھا کہ وہ بات نہیں کر رہی۔ انہوں نے دریافت کیا: یہ عورت بات کیوں نہیں کر رہی۔ لوگ نے بتایا: اس نے خاموش رہنے کی منت مانی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کہا: تم بات کرو کیونکہ یہ عہد جاہلیت کا کام ہے اور یہ اب جائز نہیں ہے۔ اس خاتون نے بات شروع کر دی وہ عورت بولی آپ کون ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: مہاجرین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں۔ اس نے پوچھا: مہاجرین میں سے کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: قریش سے تعلق رکھنے والا شخص ہوں۔ اس عورت نے پوچھا قریش میں سے کس سے تعلق ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: تم سوال بہت کرتی ہو میں ابو بکر ہوں۔ وہ عورت بولی اللہ تعالیٰ نے عہد جاہلیت کے بعد جو معاملہ ہمیں دیا ہے۔ اس پر ہم کب تک برقرار رہیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس پر اس وقت تک برقرار ہوگی۔ جب تک تمہارے حکمران ٹھیک رہیں گے۔ وہ عورت بولی ہمارے حکمران کون ہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر قوم کے کچھ بڑے اور معزز لوگ ہوتے ہیں جو اس قوم کو ہدایت کرتے ہیں اور لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں وہ عورت بولی ایسا ہی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے حکمران ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک سیاہ فام عورت جو کسی عرب کی کنیز تھی۔ وہ مسلمان ہو گئی۔ اس کا مسجد کے پاس ہی چھوٹا سا گھر تھا، وہ جب بھی ہمارے پاس آتی اور کوئی بات کرتی تو جب اپنی بات سے فارغ ہو جاتی تو یہ کہتی: ہار والا دن بھی کیسا عجیب دن تھا۔ جو میرے رب کی مہربانی تھی کہ اس کے سبب اس نے مجھے کفر کے علاقے سے نجات دی۔ جب اس نے اکثر یہ بات کرنا شروع کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس سے فرمایا: ہار والے دن سے مراد کیا ہے۔ وہ عورت بولی میرے مالک کی ایک لڑکی باہر گئی اس کے گلے میں چمڑے کا ایک ہار تھا وہ ہار اس سے گر گیا۔ ایک چیل نے اسے اٹھالیا وہ اسے گوشت کا ٹکڑا سمجھی تھی۔ ان لوگوں نے میرے اوپر الزام عائد کیا۔ انہوں نے مجھے سزائیں دیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی۔ اسی اثناء جب میں اس اذیت میں مبتلا تھی۔ وہ چیل آئی اس نے ہمارے سر کے عین اوپر اس ہار کو پھینک دیا۔ لوگوں نے اس ہار کو پکڑ لیا تو میں نے ان سے کہا: یہ وہی ہے جس کے متعلق تم نے مجھ پر الزام عائد کیا تھا حالانکہ میں اس سے بری ہوں۔

392 - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدِّثُ عِنْدَنَا، فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ:

وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا... أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ أُنْجَانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ؟ قَالَتْ: خَرَجْتُ جُورِيَّةً لِبَعْضِ أَهْلِ، وَعَلَيْهَا وَشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ، فَسَقَطَ مِنْهَا، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحَدِيَا، وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا، فَأَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي، حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي، فَبَيَّنَّا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي، إِذْ أَقْبَلَتِ الْحَدِيَا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا، ثُمَّ أَلْقَتْهُ، فَأَخَذُوهُ، فَقُلْتُ لَهُمْ: هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ"

393- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص کو قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) قریش اپنے آباؤ اجداد کی قسم اٹھایا کرتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ اٹھاؤ۔

394- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا، وَيُخَيِّرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا: كُنْتَ فِي أَهْلِكَ مَا أَنْتَ مَرَّتَيْنِ"

عبدالرحمن بن قاسم بیان کرتے ہیں، حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور اسے دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ روایت کی ہے، عہد جاہلیت میں لوگ جنازے کے وقت کھڑے ہوا کرتے تھے اور جب اسے دیکھتے تھے تو کہتے تھے تم اپنے گھر والوں میں یعنی جیسے تھے اب بھی ویسے ہی ہو۔ یہ بات وہ دودفعہ کہا کرتے تھے۔

395- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ الْمُسْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ، حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلَى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

396- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: مسرکین مزدلفہ سے اس وقت تک واپس نہیں آتے تھے۔ جب تک کہ ”ثبیر“ نامی پہاڑ روشن ہو جاتا تھا۔ نبی ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور آپ طلوع آفتاب سے قبل ہی وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں لفظ ”کاسادھاقا“ کا مطلب

393- صحیح بخاری: 2533، سنن الکبریٰ للنسائی: 4705، سنن الکبریٰ للبیہقی: 19617

394- سنن الکبریٰ للبیہقی: 6683

395- صحیح بخاری: 1600، سنن نسائی: 3047، سنن دارمی: 1890، صحیح ابن حبان: 3859، سنن الکبریٰ للنسائی: 4054

396- مستدرک للحاکم: 3891

ہے ”بھرا ہوا ہونا“۔

قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ،
حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ: (وَكَأْسًا دِهَاقًا)
(النبا: 34) قَالَ: مَلَأَى مُتَتَابِعَةً

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ: اسْقَيْنَا كَأْسًا دِهَاقًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں میں نے عہد جاہلیت میں اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا
ہے، ہمیں بھرا ہوا پیالہ پلاؤ۔

397 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: "أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ
لَبِيدٍ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے سچی بات
جو کسی شاعر نے کہی ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے۔
”خبردار اللہ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے“۔

(نبی ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: امیہ بن ابی
الصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

(البحر الطویل)

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ... وَكَادَ أُمِّيَّةُ
بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

398 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ
غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ
خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ،
فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكْهَنُكَ لِلنَّاسِ فِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام تھا جو
انہیں خراج لا کر دیتا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اس خراج میں سے کچھ کھاپی لیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ
کوئی چیز لے کر آیا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اسے کھا لیا۔ اس غلام نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہا: آپ کو پتہ ہے یہ کہاں سے آئی ہے؟ حضرت ابو
بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: کہاں سے آئی ہے

397 - صحیح بخاری: 5795، سنن ابن ماجہ: 3757، صحیح ابن حبان: 5783، مسند ابویعلیٰ: 6015، مسند اسحاق بن راہویہ: 369

398 - سنن الکبریٰ للبیہقی: 11307

وَمِنْ أَوْسَرِ مَا أُحْسِنَ الْكِهَانَةُ إِلَّا أُنِي حَدَّثَتْهُ
فَمَعْرِفِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ
وَأُحْسِنُ يُؤَبِّرُ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ

؟ وہ بولا: میں نے عہد جاہلیت میں ایک شخص لینے کہاوت
کی تھی حالانکہ مجھے کہاوت کا علم نہیں تھا میں نے تو اسے
دھوکا دیا تھا۔ آج وہ مجھے ملا تو اس نے اس کے عوض میں
مجھے یہ چیز دے دی ہے۔ اسے آپ نے کھالیا ہے۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں
ڈالا اور پیٹ میں موجود ہر چیز قے کر کے نکال دی۔

399 - حَدَّثَنَا مُسْتَدُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: "كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَّبَاعُونَ
لُحُومَ الْجَزُورِ إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ قَالَ: وَحَبْلُ
الْحَبْلَةِ أَنْ تُنْتَجِجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ
الَّتِي تُتَجِّثُ فَتَنَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
اہل جاہلیت کے لوگ اونٹ کے گوشت کا سودا جانور کے
پیٹ میں موجود بچے تک کا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے
وضاحت کی کہ جانور کے پیٹ میں موجود بچے سے مراد یہ
ہے، جب اونٹنی بچہ دے گی تو جو اس کے پیٹ میں موجود
ہے وہ بڑی ہو کر حاملہ ہوگی وہ جو بچہ دے گی اس کا بھی سودا
کر لیتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا
ہے۔

400 - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ
قَالَ غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
فِي حَدِيثِنَا عَنِ الْأَنْصَارِ "وَكَانَ يَقُولُ لِي: فَعَلَ
قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلَ قَوْمُكَ
كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا"

غیلان بن جریر بیان کرتے ہیں، جب ہم حضرت
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے
اور وہ مجھے کہا کرتے تھے تمہاری قوم نے فلاں موقع پر یہ
کام کیا۔ فلاں موقع پر تمہاری قوم نے ایسا کیا۔ فلاں موقع
پر تمہاری قوم نے اس طرح کیا۔

90- بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

عہد جاہلیت میں قسامت

401 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قُطَيْبٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، کہ قسامت کی ابتداء زمانہ جاہلیت میں ہمارے اندر

يَزِيدُ سَمْعًا عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
عَنْهُمَا قَالَا : إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي
الْحَاوِلِيَّةِ لِنَفْسِنَا بَيْنِي وَبَيْنِهِ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَيْحِ
الْحَرَى، فَأُتِلِقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي
هَاشِمٍ قَدْ انْقَضَتْ عُرْوَةُ جُؤَالِقِهِ فَقَالَ : أَغْشَى
بِعَقَلٍ أَشَدُّ بِهِ عُرْوَةُ جُؤَالِقِي، لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ
فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُؤَالِقِهِ، فَلَمَّا نَزَلُوا
عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا، فَقَالَ الَّذِي
اسْتَأْجَرَهُ : مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ
بَنِي الْإِبِلِ؟ قَالَ : لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ : فَأَيْنَ
عِقَالُهُ؟ قَالَ : فَخَذَفَهُ بِعَصَا كَانَ فِيهَا أَجْلُهُ فَمَرَّ بِهِ
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ : أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ؟
قَالَ : مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ قَالَ : هَلْ أَنْتَ
مُبْلَغٌ عَنِّي رِسَالَةَ مَرَّةٍ مِنَ الدَّخْرِ؟ قَالَ : نَعَمْ،
قَالَ : فَكُتِبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ : يَا
أَلَّ قُرَيْشٍ، فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ : يَا أَلَّ بَنِي هَاشِمٍ،
فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأُخْبِرْهُ : أَنَّ
فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ، وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ، فَلَمَّا
قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ، أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ : مَا
فَعَلَ صَاحِبُنَا؟ قَالَ : مَرِضَ، فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ
عَلَيْهِ، فَوَلِيْتُ دَفْنَهُ، قَالَ : قَدْ كَانَ أَهْلُ ذَلِكَ
مِنْكَ، فَمَكَتَ حِينًا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى
إِلَيْهِ أَنْ يُبْلَغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ، فَقَالَ يَا أَلَّ

ہی ہوا تھا۔ بنو ہاشم سے تعلق رکھنے ایک شخص کو قریش کی کسی
اور شاخ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مزدور رکھ لیا۔
اس مزدور کے سامنے سے بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والا ایک
شخص گزرا۔ جس کی بوری کی ری ٹوٹ چکی تھی۔ اس نے
کہا: تم ایک ری مجھے دے دو۔ تاکہ میں اس کے ذریعے
اپنی بوری کا منہ بند کر لوں۔ کہیں اونٹ بھاگ نہ جائے۔
اس مزدور نے وہ ری اسے دے دی۔ اس ری کے ذریعے
اس دوسرے شخص نے اپنی بوری کا منہ بند کر لیا۔ جب
مزدور کے قافلے والوں نے پڑاؤ کیا تو ہر اونٹ کو باندھ دیا
گیا۔ صرف ایک اونٹ کھلا رہ گیا۔ مزدور رکھنے والے شخص
نے پوچھا: یہ اونٹ کیوں کھلا ہے اسے باندھا کیوں نہیں
گیا۔ مزدور نے اسے بتایا: اس کی ری نہیں ہے۔ اس شخص
نے پوچھا: اس کی ری کہاں گئی۔ پھر اس شخص نے اس
مزدور کو عصا سے مارا جس سے وہ مزدور مر گیا۔ وہ مزدور
مرنے کے قریب تھا یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اس
کے پاس سے گزرا تو مزدور نے پوچھا: کیا تم حج کیلئے
جاتے ہو؟ یمنی نے جواب دیا: کبھی چلا جاتا ہوں کبھی نہیں
جاتا۔ مزدور نے کہا: کیا تم میری طرف سے ایک پیغام
جب مرضی ہو پہنچاؤ گے؟ یمنی نے جواب دیا: جی ہاں!
مزدور نے کہا: جب تم حج کے موقع پر مکہ جاؤ تو تم اعلان
کرنا۔ اے قریش! جب وہ تمہیں جواب دیں تو تم پھر
اعلان کرنا۔ اے بنو ہاشم کی اولاد! جب وہ تمہیں جواب
دیں تو تم ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انہیں بتانا
کہ فلاں شخص نے ایک ری کے سبب مجھے قتل کر دیا ہے۔

قُرَيْشٍ، قَالُوا: هَذِهِ قُرَيْشٌ، قَالَ: يَا آلَ بَيْتِ هَاشِمٍ،
 قَالُوا: هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ، قَالَ: أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ،
 قَالُوا: هَذَا أَبُو طَالِبٍ، قَالَ: أَمَرَنِي فَلَانٌ أَنْ
 أُبَلِّغَكَ رِسَالَهُ، أَنَّ فَلَانًا قَتَلَهُ فِي عَقَالٍ، فَأَتَاهُ أَبُو
 طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِنْ
 شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ
 صَاحِبَنَا، وَإِنْ شِئْتَ خَلَفَ ثَمُودٌ مِنْ قَوْمِكَ
 إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ أَهَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ، فَأَتَى
 قَوْمَهُ فَقَالُوا: نَخْلِفُ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ،
 كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، قَدْ وَلَدَتْ لَهُ، فَقَالَتْ:
 يَا أَبَا طَالِبٍ، أَحِبُّ أَنْ تُجِيزَ إِلَيَّ هَذَا رَجُلٌ مِنَ
 الْخَمْسِينَ، وَلَا تُصِيبَ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصِيبُ الْأَيْمَانَ،
 فَفَعَلَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا طَالِبٍ
 أَرَدْتُ ثَمُودَ رَجُلًا أَنْ يَخْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ
 الْإِبِلِ، يُصِيبُ كُلُّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ، هَذَانِ بَعِيرَانِ
 فَاقْبَلْهُمَا عَلَيَّ وَلَا تُصِيبَ يَمِينِي حَيْثُ تُصِيبُ
 الْأَيْمَانَ، فَاقْبَلْهُمَا، وَجَاءَ ثَمَانِيَّةٌ وَأَرْبَعُونَ
 فَخَلَفُوا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ،
 مَا حَالُ الْحَوْلِ، وَمِنْ الثَّمَانِيَّةِ وَأَرْبَعِينَ عَدُّنَ
 تَطْرِفُ"

ہمارے مزدور مر گیا۔ جس شخص نے وہ مزدور رکھا تھا۔ وہ
 وہ مکہ آیا تو ابو طالب اسی کے پاس گئے اور اس سے پوچھا
 ہمارے ساتھی کا کیا ہوا اس نے بتایا: وہ بیمار ہو گیا تھا لیکن
 میں نے اس کا بڑا خیال رکھا لیکن وہ فوت ہو گیا۔ تو میں
 نے اسے دفن کر دیا۔ ابو طالب نے کہا: مجھے تم سے یہی
 امید تھی۔ کچھ عرصے کے بعد وہی شخص جس کو مزدور نے
 وصیت کی تھی میری طرف سے پیغام پہنچانا، حج کے مہینے
 میں آیا اور وہ بولا: اے اہل قریش! لوگوں نے جواب دیا:
 ہم قریش ہیں۔ اس نے پوچھا: اے بنو ہاشم کی اولاد!
 لوگوں نے جواب دیا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ اس نے پوچھا: ابو
 طالب کہاں ہیں۔ لوگوں نے بتایا: یہ ابو طالب ہیں۔ وہ
 شخص بولا فلاں شخص نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں آپ
 کو ایک پیغام پہنچا دوں کہ فلاں شخص نے ایک رسی کے
 سبب اسے قتل کر دیا ہے۔ ابو طالب اس شخص کے پاس
 آئے اور اسے کہا: ہماری تین میں سے کسی ایک پیشکش کو
 قبول کرلو۔ اگر تم چاہو تو اونٹ ادا کر دو کیونکہ تم نے
 ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے، اگر تم چاہو تو تمہاری قوم کے
 پچاس آدمی اس بات کی قسم اٹھائیں کہ تم نے اس شخص کو
 قتل نہیں کیا، اگر تم ان دونوں باتوں کا انکار کرتے ہو تو اس
 شخص کے عوض میں، میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ وہ شخص اپنی
 قوم کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: ہم قسم اٹھائیں گے۔
 بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو اس قبیلے کے
 ایک شخص کی بیوی تھی اور اس قبیلے کے ایک مرد سے اس کا
 ایک بچہ بھی تھا۔ وہ ابو طالب کی پاس آئی اور بولی: اے

ابوطالب! میں یہ چاہتی ہوں۔ آپ میرے اس بچے کو بچاتے ہوئے پچاس میں سے ایک شخص کی جانب سے اسے معاف کر دیں۔ آپ اس سے قسم نہ لیں۔ اس جگہ پر جہاں قسم لی جاتی ہے۔ ابوطالب نے ایسا ہی کیا۔ پھر ان میں سے ایک اور شخص ابوطالب کے پاس آیا اور بولا: اے ابوطالب! آپ جن پچاس آدمیوں سے قسم لینا چاہتے ہیں۔ آپ سواونٹوں کے بدلے میں پچاس آدمیوں سے قسم لینا چاہتے ہیں تو ان اونٹوں میں سے ہر شخص کے حصے کے دو اونٹ آئیں گے۔ یہ میری طرف سے دو اونٹ ہیں اسے میری طرف سے قبول کریں اور مجھ سے وہاں قسم نہ لیجئے جہاں لوگوں سے قسم لی جاتی ہے۔ ابوطالب نے ان دو اونٹوں کو قبول کر لیا۔ باقی ۳۸ آدمی آئے اور انہوں نے قسم اٹھائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اس ذات کی قسم! جس کی دست قدرت میں میری جان ہے ایک سال گزرنے سے پہلے ان میں سے کوئی ایک بھی شخص زندہ نہیں رہا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنگ بعاث کو اپنے رسول کیلئے پیش خیمہ بنا دیا۔ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار بکھرے ہوئے تھے۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے یا زخمی ہوئے تھے۔ یوں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اپنے رسول کیلئے انصار کے اسلام میں داخل ہونے کا پیش خیمہ بنا دیا۔

402 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمَ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مَلَوْهُمْ، وَقَتَلْتُ سَرَوَاتِهِمْ وَجَرَّحُوا، قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي

الإسلام.

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ
الْأَنْبَجِ، أَنَّ كُرَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لَيْسَ السَّعِيُّ
بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَ الصَّفَا، وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً، إِنَّمَا
كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ: لَا نُجِيزُ
الْبَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: بطحاء وادی میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا سنت
نہیں ہے۔ عہد جاہلیت کے لوگ اس طرح دوڑا کرتے
تھے اور یہ کہتے تھے ہم بطحاء سے دوڑتے ہوئے ہی
گزریں گے۔

403 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ،
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، سَمِعْتُ أَبَا
السَّفَرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا
أَقُولُ لَكُمْ، وَأَسْمَعُونِي مَا تَقُولُونَ، وَلَا تَذْهَبُوا
فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ
طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطْفِ مِنْ وَرَاءِ الْحَجْرِ، وَلَا
تَقُولُوا الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ
يُخْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں اے لوگو! میری بات سنو، جو میں تمہارے سامنے
بیان کر رہا ہوں اور جو کہنا چاہتے ہو وہ مجھے بتاؤ۔ یہ نہ ہو
کہ تم واپس جا کے کہو کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو
یہ کہہ دیا تھا۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اس حجر سے
طواف کرنا چاہئے اور اسے حطیم نہ کہو کیونکہ عہد جاہلیت
سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص کوئی قسم اٹھاتا تو وہ اپنے
جوتے کو اپنے کوڑے کو اس میں یا کمان کو اس میں پھینک
دیتا تھا۔

404 - حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ:
رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرْدَةٌ، قَدْ
زَنَتْ، فَرَجَمُوهَا، فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ

عمر بن ميمون بیان کرتے ہیں، میں نے زمانہ
جاہلیت میں کچھ ہندوں کو جو ایک شخص کے ارد گرد جمع
تھے۔ اس نے زنا کیا تھا۔ ان لوگوں نے پتھر مار مار کر
اسے ہلاک کر دیا تھا۔ ان پتھر مارنے والوں میں، میں بھی
موجود تھا۔

405 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں، عہد جاہلیت کی باتوں میں ایک، دوسرے کے نسب میں طعن کرنا اور نوحہ کرنا ہے تیسری بات وہ بھول گئے ہیں۔ سفیان نامی راوی کہتے ہیں علماء نے یہ بات بیان کی ہے: تیسری بات ستاروں کے سبب بارش ہونے پر یقین رکھنا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

بعثت کا بیان

محمد بن عبد اللہ المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعت بن لوی بن غالب بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی ہوئی تو آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔ ۱۰ سال آپ مکہ میں مقیم رہے، پھر آپ ہجرت کا حکم دیا گیا آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ وہاں آپ دس سال جلوہ فرما رہے اور پھر آپ کا وصال ظاہری ہو گیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو مکہ میں مشرکین

کی جانب سے جن تکالیف کا سامنا ہوا

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِي الثَّالِثَةِ، قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا إِلَّا سِتْسَقَاءٌ بِالْأَنْوَاءِ

91- بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنْفٍ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نَزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

406 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا

النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

92- بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمَشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

407 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

406- صحیح بخاری: 3689، صحیح ابن حبان: 6390، معجم الکبیر للطبرانی: 12870

407- سنن نسائی: 5230، معجم الکبیر للطبرانی: 3646، مسند حمیدی: 157

حَدَّثَنَا بَيَّانٌ، وَأَسْمَاعِيلُ، قَالَا: سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً، وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمَشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَدْعُو اللَّهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرُّ وَجْهَهُ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلَكُمْ لَيْبِشُطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ، مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ الْبِنْشَارُ عَلَى مَفْرَقِ رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاِثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتَمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّا كِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ، مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، زَادَ بَيَّانٌ: وَالذِّئْبُ عَلَى غَنَبِهِ

میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ اپنی چادر سے ٹیک لگا کر خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں مشرکین کی جانب سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے، نبی ﷺ بیٹھ گئے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں کو لوہے کی کنگھی کی جاتی تھی۔ جو ان کی ہڈیوں سے گوشت اور پٹھوں کو الگ کر دیتی تھی۔ لیکن یہ بات بھی انہیں ان کے باز نہیں رکھتی تھی اور تم سے پہلے لوگوں میں سے کسی ایک کے سر پر آراء رکھ کر اسے وہ حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا لیکن یہ بات بھی انہیں ان کے دین سے باز نہیں رکھتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس دین کو مکمل کرے گا حتیٰ کہ ایک سوار شخص ”صنعا“ سے چل کے ”حضر موت“ تک جائے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا خوف نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں، اللہ کے خوف کے ساتھ بکریوں کے متعلق بھیڑیے کا خوف ہوگا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ”سورۃ نجم“ تلاوت فرمائی آپ سجدے میں گئے ہر شخص نے سجدہ کیا سوائے ایک شخص کے، میں نے اسے دیکھا اس نے کنکریاں اپنے ہاتھ میں پکڑ کے انہیں اٹھایا اور ان پر ماتھا لگا کر بولا: میرے لیے اتنا ہی

408 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ

408- صحیح بخاری: 3754، جامع ترمذی: 575، سنن دارمی: 1465، صحیح ابن حبان: 2764، سنن الکبریٰ للنسائی: 1030، مسند

ابو یعلیٰ: 5218، مسند الطیالسی: 283

عَلَيْهِ، وَقَالَ: هَذَا يَكْفِي، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قِتْلِ
كَافِرٍ بِاللَّهِ

409- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، وَحَوْلَهُ نَاسٌ
مِنْ قُرَيْشٍ، جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ،
فَقَذَاخُهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ
فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ، فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ عَلَيْكَ
الْمَلَأْمِنْ قُرَيْشٍ: أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ، وَعُثْبَةُ بْنُ
رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ أَوْ أَبِي
بْنِ خَلْفٍ- شُعْبَةُ الشَّالِكُ- فَرَأَيْتُهُمْ قَتَلُوا يَوْمَ
بَدْرٍ، فَأَلْقُوا فِي بَيْرٍ، غَيْرَ أُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ أَوْ أَبِي
تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبَيْرِ

410- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ
قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:
أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِيزَى، قَالَ: سَلِ ابْنَ
عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمَرَهُمَا (وَلَا

کافی ہے۔ بعد میں، میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ حالت
کفر میں مارا گیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے۔ آپ کے ارد گرد
قریش کے افراد موجود تھے۔ ان میں سے عقبہ بن ابی
معیط اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پشت مبارک پر رکھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر نہیں اٹھا سکے۔
سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں انہوں نے اس
اوجھڑی کو آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا اور ایسا کرنے
والوں کے لیے دعاء ضرر کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

”اے اللہ! قریش کے اس گروہ کو پکڑ لے، ابو جہل
بن ہشام کو عقبہ بن ربیعہ کو شیبہ بن ربیعہ کو امیہ بن خلف کو
یا ابی بن خلف کو پکڑ یہ شک ”شعبہ“ کو ہے۔

میں نے ان لوگوں کو دیکھا وہ سب غزوہ بدر کے
موقع پر مارے گئے اور ان سب کو ایک کنویں میں ڈال دیا
گیا۔ صرف امیہ بن خلف کے ساتھ ایسا نہ ہوسکا کیونکہ اس
کا جوڑ جوڑ الگ ہو چکا تھا۔ اسے کنویں میں ڈالا نہیں جا
سکا۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت عبدالرحمن بن
ابزى رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ہدایت کی کہ میں حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو آدمیوں کے متعلق
معلوم کروں۔ ان کا معاملہ کیا ہے۔ ترجمہ کنز الایمان: اور
جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو (پ ۸)

تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ (الأنعام: 151)، (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا) (النساء: 93) فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: "لَهَا أَنْزَلَتْ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ، قَالَ: مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ) (مریم: 60). الْآيَةُ، فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ: الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَّائِعَهُ، ثُمَّ قَتَلَ فُجْرًاؤُهُ جَهَنَّمُ"، فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ

الانعام آیت ۱۵۱) اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ (پ ۵ النساء آیت ۹۳) میں نے اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سورہ فرقان میں موجود آیت ہے جب وہ نازل ہوئی تو اہل مکہ کے مشرکین نے یہ کہا کہ ہم نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے بتوں کی بھی عبادت کرتے رہے ہیں اور ہم بہت سے گناہ بھی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے (پ ۱۶ مریم آیت ۶۰)۔ یہ تو ان کا معاملہ تھا جہاں تک سورہ نساء سے متعلق آیت کا تعلق ہے تو ایک شخص جب اسلام کو قبول کرے اس کے احکام کو جان لے اور پھر وہ قتل کرے تو اس کی جزاء جہنم ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر مجاہد سے کیا تو انہوں نے فرمایا: البتہ کوئی شخص نادم ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمائش کی آپ مجھے اس کے متعلق بتائیں جو قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے برا سلوک کیا تھا۔ تو انہوں نے بتایا: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے عقبہ بن ابی معیط آیا اس نے اپنی چادر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گلے میں ڈالی اور اسے زور سے کھینچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گلہ دبانے کی کوشش کی اس دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

411 - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَخْبَرَنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ

تُوبَهُ فِي عُنُقِهِ، فَخَنَقَهُ خَنَقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو
بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ
رَبِّيَ اللَّهُ) (غافر: 28) الْآيَةَ، تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ.

آئے۔ آپ نے اس کو اسکے کندھوں سے پکڑ
نبی ﷺ سے پیچھے پٹایا اور بولے: ترجمہ کنز الایمان:
ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب
اللہ ہے (پ ۲۳ المؤمن آیت ۲۸) عروہ بیان کرتے
ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہا۔

412 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ،
قُلْتُ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: عَبْدَةُ، عَنْ
هَشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قِيلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَقَالَ:
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ
الْعَاصِ

عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن
العاص سے کیا، جبکہ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:
حضرت عمرو بن العاص نے یہ واقعہ سنایا۔

93- بَابُ إِسْلَامِ أَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام

413 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الْأُمَلِيُّ،
قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ بَيَانَ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ
الْحَارِثِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خُمْسَةُ
أَعْبُدٍ وَأَمْرَاتَانِ، وَأَبُو بَكْرٍ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ کے
ہمراہ صرف پانچ غلام، دو خواتین اور حضرت ابو بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تھے۔

94- بَابُ إِسْلَامِ سَعْدِ بْنِ
أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام

414 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ،

حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ

413 - صحیح بخاری: 3460، مستدرک للحاکم: 5682، سنن الکبریٰ للبیہقی: 12873

414 - صحیح بخاری: 3521، معجم الکبیر للطبرانی: 298

حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ،
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ
يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي
أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكُثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي
لَتَلُكُ الْإِسْلَامَ

عنه بیان کرتے ہیں، جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس
دن اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور سات دن ایسے
گزرے ہیں کہ میں اسلام قبول کرنے والا تیسرا شخص تھا۔

جنات کا ذکر

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ
مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا
(پ ۱۲۹ الجن آیت ۱)

معن بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے
والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں میں
نے مسروق سے سوال کیا جس رات جنات نے قرآن حور
سے سنا تھا اس رات جنات کے متعلق نبی ﷺ کو کس
نے بتایا تھا تو انہوں نے بتایا: تمہارے والد یعنی حضرت
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہ بتایا ہے، ایک
ورخت نے ان کے متعلق بتایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، وہ نبی ﷺ کے وضو اور قضائے حاجت کے لیے
پانی کا برتن ساتھ لے کر گئے وہ ان کے پیچھے جارہے
تھے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: کون ہے؟ انہوں
نے جواب دیا: میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں تو
نبی ﷺ نے فرمایا: میرے لیے کچھ پتھر تلاش کرو تا کہ
میں ان کے ذریعے طہارت حاصل کروں، کوئی ہڈی یا گوبر

95- بَابُ ذِكْرِ الْجَنِّ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ
نَفْرٌ مِنَ الْجِنِّ) (الجن: ۱)

415- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا:
مَنْ أَذِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ
اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِيكَ يَعْنِي
عَبْدَ اللَّهِ أَنَّهُ أَذِنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ

416- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِيَوْضُوهُ وَحَاجَتِهِ،
فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: ابْغِضِي أَشْجَارًا أَسْتَنْفِضُ بِهَا،
وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ. فَأَتَيْتُهُ بِأَشْجَارٍ

أَحْمَلُهَا فِي ظَرْفِ ثَوْبِي، حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، ثُمَّ
انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشْيِي، فَقُلْتُ: مَا بَالُ
الْعَظَمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ: هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ،
وَإِنَّهُ أَتَانِي وَقَدْ جِنِّ نَصِيبَيْنِ، وَنِعْمَ الْجِنُّ،
فَسَأَلُونِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا
بِعَظْمٍ، وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا

کا ڈھیلا نہیں لانا۔ میں وہ پتھر اٹھا کر اور انہیں اپنے
کپڑے میں ڈال کر لے آیا اور آپ کے پہلو میں رکھ
دیئے۔ پھر میں واپس آ گیا جب آپ فارغ ہو گئے تو میں
چلتا ہوا آیا میں نے دریافت کیا: ہڈی اور گوبر کے متعلق
آپ نے ایسا کیوں فرمایا تھا، آپ نے فرمایا: یہ دونوں
جنات کی خوراک ہیں، میرے پاس جنات کا ایک وفد آیا
تھا وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے مجھ سے کھانے پینے
کے لیے کچھ مانگا تو میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا
کی کہ وہ جس بھی ہڈی یا گوبر کے پاس سے گزریں اس
میں انہیں خوراک مل جائے۔

96- بَابُ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ

الْغِفَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

417- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي جَهْمَةَ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا
ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ
لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَأَعْلَمْ لِي عِلْمَ
هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ
السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ اثْنِي، فَأَنْطَلَقَ
الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي
ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ
وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشَّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفِيتَنِي مِنَّا
أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ، حَتَّى قَدِمَ

حضرت ابو ذر غفاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: جب حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
بعثت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے یہ کہا تم سوا ہو
کر اس شہر میں جاؤ اور مجھے ان صاحب کے متعلق بتاؤ جو
یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اور ان کی جانب آسمان سے
خبریں آتی ہیں، ان کی بات غور سے سننا اور پھر میرے
پاس آنا ان کا بھائی چلا گیا وہ مکہ آیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
باتیں سنی اور واپس حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو آکر بتایا۔ میں نے دیکھا ہے، وہ اچھے اخلاق کا علم
دیتے ہیں اور ان کا کلام شعر نہیں ہوتا۔ حضرت ابو ذر
غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: مجھے جس کی حاجت تھی تم

مَكَّةَ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَذْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ، فَاضْطَجَعَ فَرَأَاهُ عَلَى فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَأَاهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ اخْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُمْسَى، فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلَى فَقَالَ: أَمَّا نَالِ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؛ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ، لَا يَسْأَلُ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ، فَعَادَ عَلَى عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أُعْطِيتُنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِي فَعَلْتُ، فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ، قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ، وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ فَمُتْ كَأَنِّي أَرِيقُ الْمَاءِ، فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخُلِي فَفَعَلَ، فَاِنْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَنَادَى بِأَعْلَى

نے مجھے اتنا مطمئن نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان سفر تیار کیا اپنا مشکیزہ اٹھایا جس میں پانی موجود تھا وہ مکہ آگئے اور مسجد میں آکر بیٹھ گئے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا چاہتے تھے وہ آپ کو پہچانتے بھی نہیں تھے اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھنا بھی نہیں چاہتے تھے۔ رات کا وقت ہوا تو وہ لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ کوئی مسافر ہیں جب انہوں نے انہیں دیکھا تو ان کے پیچھے چلے گئے۔ دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کوئی سوال نہیں کیا صبح کے وقت انہوں نے اپنے مشکیزے اور سامان کو اٹھایا اور مسجد میں آگئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور دریافت کیا: کیا ان صاحب کو اپنی منزل کا پتہ نہیں چلا؟ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اٹھایا اور انہیں اپنے ساتھ لے گئے۔ دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کوئی سوال نہیں کیا حتیٰ کہ جب تیسرا دن آیا تو اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہیں اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے اور دریافت کیا: آپ مجھے بتائیں گے نہیں کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ عہد کریں اور پختہ وعدہ کریں کہ آپ میری رہنمائی کریں گے تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ حق ہے، وہ واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، صبح

صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَئِنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ، ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ، وَأَتَى
الْعَبَّاسُ فَأَكَبَ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ
تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غَفَّارٍ، وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى
الشَّامِ، فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِيُثْلِيَهَا،
فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ، فَأَكَبَ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

تم میرے پیچھے آنا اگر تو مجھے کسی ایسے شخص کا اندازہ ہو
جس سے مجھے تمہارے متعلق کوئی خوف ہو تو میں یوں ٹھہر
جاؤں گا جیسے میں پیشاب کرنے لگا ہوں لیکن اگر میں چلتا
جاؤں تو تم میرے پیچھے آنا حتیٰ کہ تم اسی جگہ اندر آ جانا
جہاں میں اندر جاؤں گا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، حضرت ابو
ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پیچھے چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابو
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے
ساتھ حاضر ہو گئے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی اور
اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی قوم
میں واپس جاؤ اور انہیں اس کے متعلق بتاؤ حتیٰ کہ میرے
بارے میں تمہیں خبر مل جائے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بولے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت
میں میری جان ہے میں ان سب کے سامنے اس بات کا
اعلان کروں گا۔ پھر وہ باہر آئے مسجد میں آئے اور بلند
آواز سے یہ کہا کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
تعالیٰ کے رسول ہیں۔ لوگ کھڑے ہوئے اور انہیں مارنا
شروع کر دیا۔ انہوں نے انہیں نیچے گرا دیا۔ حضرت عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور ان پر جھک گئے۔ بولے تمہارا
برا ہو کیا تم نہیں جانتے ہو کہ یہ غفار سے تعلق رکھنے والا شخص
ہے اور تمہارا شام کی جانب جانے والا تجارتی راستہ (غفار
قبیلے سے ہو کر گزرتا ہے) تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے انہیں ان لوگوں سے بچایا اگلے دن پھر اس طرح

ہوا لوگوں نے انہیں مارا تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر انہیں بچایا۔

حضرت سعید بن زید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کوفہ میں یہ بیان کر رہے تھے: اللہ کی قسم! مجھے اچھی طرح یاد ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے سبب مجھے باندھا ہوا تھا یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اب تم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو کیا ہے اگر اس کے سبب احد پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہونا چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد ہم غالب رہے ہیں۔

زید بن عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے یہ بات روایت کرتے ہیں، وہ اپنے گھر میں خوفزدہ موجود تھے، اسی اثناء عاص بن وائل سہمی آیا اس کی کنیت ابو عمرو

97- بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ

زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

418 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَنُوتَنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا ارْقَضَ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ

98- بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

419 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

420 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي

إِبْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ

418 - صحيح بخاری: 3654، مستدرک للحاکم: 5857

419 - صحيح بخاری: 3481، سنن الکبریٰ للبیہقی: 12884، معجم التبیان للطبرانی: 8821

420 - صحيح بخاری: 3652، سنن الکبریٰ للبیہقی: 11929

تھی۔ اس نے یمنی دھاری دار کپڑا پہن رکھا تھا جس کے کناروں پر ریشم لگا ہوا تھا وہ بنو سہم سے تعلق رکھتا تھا جو عہد جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: تمہاری قوم یہ کہتی ہے، وہ مجھے قتل کر دے گی اگر میں نے اسلام قبول کر لیا، وہ بولا: وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ پھر عاص باہر نکلا وہ لوگوں سے ملا پوری جگہ پھر چکی تھی اس نے دریافت کیا: تم کہاں جانا چاہتے ہو لوگوں نے بتایا: ہم ابن خطاب کے پاس جانا چاہتے ہیں جو بے دین ہو چکا ہے، اس نے کہا: تم اس تک نہیں پہنچ سکتے تو لوگ بکھر گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا تو لوگ ان کے گھر کے باہر جمع ہو گئے اور بولے: عمر بے دین ہو گیا ہے میں ان دنوں بچہ تھا اور اور گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا ایک شخص آیا اس نے ریشمی قبا پہن رکھی تھی وہ بولا: عمر بے دین ہو گیا ہے تو کیا ہوا میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ لوگ اس کی بات سن کر ادھر ادھر چلے گئے میں نے بعد میں دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ عاص بن وائل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بھی کسی

قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا، إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو، عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَبَرَةٌ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ، وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ: مَا بِأَلَيْكَ؟ قَالَ: زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ، بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أُمْنُتُ، فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَأَلَ بِهِمُ الْوَادِي، فَقَالَ: أَتَيْنَ تُرِيدُونَ؟ فَقَالُوا: نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا، قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ

421 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَبَّأَ أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ، وَقَالُوا: صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ، فَوَقَّظَ بَيْتِي، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ: قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ، فَأَنَالَهُ جَارٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ

422 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، أَنَّ سَالِمًا، حَدَّثَهُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ، لَيْشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ: إِنِّي لَا أَظُنُّهُ كَذًّا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ. بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ، فَقَالَ: لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي، أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَوْ: لَقَدْ كَانَ كَاهِنُهُمْ، عَلَى الرَّجُلِ، فَدَعَى لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتَقْبَلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمًا، قَالَ: فَإِنِّي أَعِزُّمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي، قَالَ: كُنْتُ كَاهِنُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جَنِّيَّتُكَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ، جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزْعَ، فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الْجَنِّ وَابْلَاسَهَا، وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ انْكَاسِهَا، وَلُحُوقَهَا بِالْقَلَاصِ، وَأَخْلَاسَهَا، قَالَ: عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، عِنْدَ آلِهِمْ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعَجَلٍ فَذَبَحَهُ، فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ، لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ: يَا جَلِيحُ، أَمْرٌ نَجِيحُ، رَجُلٌ فَصِيحُ، يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَوَثَبَ الْقَوْمُ، قُلْتُ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا، ثُمَّ نَادَى: يَا جَلِيحُ، أَمْرٌ نَجِيحُ، رَجُلٌ فَصِيحُ، يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقُمْتُ، فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ: هَذَا نَبِيٌّ

چیز کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے خیال میں یہ ایسا ہے تو وہ ویسا ہی ہوتا تھا جیسا وہ سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے ایک خوبصورت شخص گزرا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر میں غلطی نہیں کر رہا تو یہ شخص یا تو عہد جاہلیت کے دین پر ہے یا پھر یہ شخص کاہن ہوا کرتا تھا، اس شخص کو میرے پاس لاؤ اس شخص کو بلایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے یہ فرمایا تو وہ بولا: میں نے نہیں دیکھا کہ آج کی طرح کسی مسلمان شخص کا اس طرح استقبال کیا گیا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: میں تمہیں قسم دیتا ہوں تم مجھے صحیح بات بتاؤ، وہ بولا: میں عہد جاہلیت میں جن کا کاہن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: تمہارے صاحب نے جو تمہیں سب سے حیران کن بات بتائی ہو کیا ہے وہ بولا: ایک دن میں بازار میں موجود تھا وہ جن میرے پاس آیا میں نے اسے پریشان دیکھا اس نے بتایا: کیا تم نے غور کیا، جن کس طرح عاجز اور بے بس ہو گئے ہیں اور ان کے سر جھک گئے ہیں اور وہ مایوس ہو چکے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے ایک دفعہ میں ان کے خداؤں کے پاس لیٹا ہوا تھا ایک شخص ایک بچھڑالے کر آیا اس نے اسے دُح کیا تو ایک شخص نے بلند آواز میں کہا: میں نے اتنی بلند آواز کبھی کسی کی نہیں سنی، وہ بولا: اے دشمن! اب کام ٹھیک ہو جائے گا پھر ایک شخص فصیح زبان میں یہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے لوگ

اچھل کر دوڑ پڑے، میں نے کہا: میں اس وقت تک یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے پرے کون ہے؟ پھر اس شخص نے بلند آواز سے کہا: اے دشمن! کامیابی کا معاملہ ہے ایک فصیح شخص یہ کہہ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے میں کھڑا ہوا اور کچھ ہی دیر کے بعد یہ بتایا گیا کہ یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قوم سے یہ فرمایا: مجھے اچھی طرح یاد ہے، مجھے قبول اسلام پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باندھ دیا تھا مجھے بھی اور اپنی بہن کو بھی (جو میری اہلیہ تھیں) اس وقت تک انہوں نے خود اسلام قبول نہیں کیا تھا اب تم نے جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا ہے اس پر ”احد“ پہاڑ بھی ٹکڑے ہونا چاہے تو اسے ٹکڑے ہونے کا حق ہوگا۔

چاند کا شق ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا، آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چاند دکھایا جو دو ٹکڑے ہو گیا تھا حتیٰ کہ انہوں نے ”غار حرا“ کو ان دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: چاند دو ٹکڑے ہو گیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ پھر ایک گروہ پہاڑ کی

423- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ رَأَيْتُنِي مُوْتَقًى عُمَرَ عَلَى الْإِسْلَامِ، أَنَا وَأُخْتُهُ، وَمَا أَسْلَمَ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا انْقَضَ لَهَا صَنَعْتُمْ بَعَثَانِ، لَكَانَ مُحَقَّقًا أَنْ يَنْقُضَ

99- بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

424 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ، حَتَّى رَأَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا

425 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْبَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى، فَقَالَ: جَانِبُ گِیَا۔
اَشْهَدُوْا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ تَحْوِ الْجَبَلِ

وَقَالَ: أَبُو الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ، انْشَقَّ بِمَكَّةَ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ
ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ

426 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ
بْنُ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ
عِرَالِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

427 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِي
مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ
الْقَمَرُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
مکہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ یہی روایت ایک اور سند
سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں چاند دو
ٹکڑے ہو گیا تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

حبشہ کی جانب ہجرت کرنا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کرتی ہیں:
نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے ہجرت کرنے کی جگہ
دکھائی گئی ہے اس کے دونوں کناروں کی جانب کھجور کے
درخت زیادہ تھے۔ پھر جس نے بھی ہجرت کی اس نے
مدینہ منورہ کی جانب ہی کی اور عام طور پر جن لوگوں نے
حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی وہ بھی واپس مدینہ منورہ

100- بَابُ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ
لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ
عَامَّةٌ مَنْ كَانَ هَاجِرًا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ
فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، وَأَسْمَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آگئے۔ اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبید اللہ بن عدی سے یہ کہا تم اپنے ماموں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق بات کیوں نہیں کرتے کیونکہ اس نے جو حرکت کی ہے اس کے متعلق لوگ بہت باتیں کر رہے ہیں۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے راستے میں آکر کھڑا ہو گیا جب وہ نماز کے لیے نکلے تو میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے ایک کام ہے اور یہ خیر خواہی پر مبنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے بندے! میں تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں واپس آ گیا جب میں نے نماز ادا کر لی اور مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس آکر بیٹھا اور انہیں اس کے متعلق بتایا جو میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا اور جو انہوں نے مجھے جواب دیا تو یہ دونوں حضرات بولے تم پر جو لازم تھا وہ تم نے ادا کر دیا، ابھی میں ان دونوں حضرات کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس اثناء حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاصد آ گیا وہ دونوں بولے اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے میں وہاں سے روانہ ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ نصیحت کیا تھی جس

428 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْحَيَّارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ، قَالَا لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَكَانَ أَكْثَرُ النَّاسِ فِيمَا فَعَلَ بِهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَإِنِّي تَصَبَّيْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ، فَقَالَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَإِنصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسُورِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ، وَقَالَ لِي، فَقَالَا: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا، إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ، فَقَالَا لِي: قَدْ ابْتَلَاكَ اللَّهُ، فَإِنِ تَطَلَّقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ إِنفَاءً، قَالَ: فَتَشْهَدْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مِنْ أَسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَمَنْتُ بِهِ، وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ هَذِيحَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَخَيَّ عَلَىكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي، أَذَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عَلَيْهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَنْدَاءِ فِي سِثْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَنْتُ بِمَا بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، كَمَا قُلْتُ: وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَبَايَعْتُهُ، وَاللَّهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ، وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ

کا ذکر تم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر بوالہبے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث کیا اور ان پر کتاب نازل کی اور آپ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہا۔ آپ نبی ﷺ پر ایمان لائے آپ نے دو دفعہ ہجرت کی آپ نبی ﷺ کے ساتھ رہے آپ نے ان کی ہدایت کو دیکھا آج کل لوگ ولید بن عقبہ کے متعلق بہت باتیں کر رہے ہیں، آپ پر لازم تھا کہ آپ اس پر حد جاری کرتے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا تم نے نبی ﷺ کا زمانہ مبارک پایا ہے؟ عبید اللہ کہتے ہیں میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپ ﷺ کا علم مجھ تک اسی طرح پہنچا ہے جس طرح پردے میں بیٹھی ہوئی کسی کنواری عورت تک پہنچتا ہے۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور بولے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور ان پر کتاب نازل کی اور میں ان لوگوں میں سے ایک تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا میں اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے میں نے دو دفعہ ہجرت بھی کی۔ جیسا کہ تم نے بیان کیا ہے میں نبی ﷺ کے ساتھ رہا آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کی اور آپ کو کوئی دھوکہ نہیں دیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو

وفات دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا جانشین بنایا تو اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی کوئی نافرمانی نہیں کی اور ان کے ساتھ بھی کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا، اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی کوئی نافرمانی نہیں کی اور انہیں بھی کوئی دھوکہ نہیں دیا پھر مجھے بھی خلیفہ بنایا گیا، اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی کوئی نافرمانی نہیں کی اور انہیں بھی کوئی دھوکہ نہیں دیا پھر مجھے بھی خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا تم پر حق اسی طرح نہیں ہے جیسا ان حضرات کا مجھ پر تھا۔ عبید اللہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر یہ تم لوگوں کی جانب سے اس طرح کی باتیں مجھ تک کیوں پہنچتی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے معاملے کا ذکر کیا ہے تو ہم اس پر حق کے ساتھ اس کے متعلق گرفت کریں گے۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں، پھر انہوں نے ولید کو چالیس کوڑے لگوائے انہوں نے کوڑے لگانے کی ہدایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کی کیونکہ وہی اس طرح کے لوگوں کو کوڑے مارا کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ تھے، کیا میرا تم پر اسی طرح کا حق نہیں ہے جس طرح ان لوگوں کا تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ترجمہ کنز الایمان: اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی یا بڑا انعام (پ ۱ البقرہ آیت ۴۹)۔ یعنی وہ چیز جس سختی اور تنگی میں تمہیں مبتلا کیا

وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ

قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 49) مَا ابْتُلَيْتُمْ بِهِ مِنْ شِدَّةٍ، وَفِي مَوْضِعٍ: الْبَلَاءُ الْإِبْتِلَاءُ وَالْتِمَحُّصُ، مَنْ بَلَوْتُهُ وَفَحَصْتُهُ، أَيْ اسْتَخْرَجْتُ مَا عِنْدَهُ، يَبْلُو: يَخْتَبِرُ.

(مُبْتَلِيكُمْ) (البقرة: 249): مُخْتَبِرُكُمْ. وَأَمَّا قَوْلُهُ: بَلَاءٌ عَظِيمٌ: النِّعَمُ، وَهِيَ مِنْ اِبْتَلَيْتُهُ، وَتِلْكَ مِنْ اِبْتَلَيْتُهُ

گیا۔ البلاء: کا مطلب آزمائش ہے اور اس بات کی تلاش ہے، جسے میں نے آزمائش میں مبتلا کیا ہے جو اس کے پاس ہے اس کا جائزہ لوں۔ یعنی جو اس کے پاس ہے اس کا اندازہ کروں۔ یبلو: کا مطلب ہے خبر حاصل کرنا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) مبتلیکم یعنی تمہاری خبر حاصل کروں، جہاں تک اس کے اس قول کا تعلق ہے، ”بلاء عظیم“ اس سے مراد نعمتیں ہیں یہ ”ابتلیتہ“ سے ماخوذ ہے۔

429- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أَوْلَيْكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوِّرُوا فِيهِ تَبِيكَ الصُّورِ، أَوْلَيْكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عبادت گاہ کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھی تھی اور اس میں تصاویر موجود تھیں۔ انہوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ تھے، جب ان میں سے کوئی نیک شخص فوت ہو جاتا تھا تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے اور اس مسجد میں اس کی تصویر بنا دیتے تھے۔ قیامت کے روز یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے۔

430 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِتِ خَالِدٍ، قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَأَنَا جَوَازِيَةٌ، فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحِيْصَةً لَهَا أَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

ام خالد بن خالد بیان کرتی ہیں: میں حبشہ سے آئی میں اس وقت کم سن بچی تھی۔ نبی ﷺ نے مجھے ایک چادر پہننے کے لیے عطا فرمائی جس پر نقش بنے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے نقشوں پر اپنا دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا: یہ بہت اچھے ہیں یہ بہت اچھے ہیں۔ حمیدی فرماتے ہیں (لفظ ”سناہ“ کا مطلب) ”اچھے“ ہے۔

الْأُغْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ : سَنَاهُ سَنَاهُ قَالَ
الْحَمِيدِيُّ : يَعْنِي حَسَنٌ، حَسَنٌ

431 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ
عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدِّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا
كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا، قَالَ : إِنَّ فِي
الصَّلَاةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ : كَيْفَ تَصْنَعُ
أَنْتَ؟ قَالَ : أُرَدُّ فِي نَفْسِي

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
بھی پڑھ رہے ہوتے تو جواب دیتے تھے جب ہم نجاشی
کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام
کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض
کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پہلے ہم آپ کو سلام کیا
کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو جواب دے دیا کرتے
تھے؟ آپ نے فرمایا: نماز ایک مشغولیت ہے۔ راوی
بیان کرتے ہیں، میں نے ابراہیم (نامی راوی) سے
پوچھا: آپ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں
دل میں جواب دے دیتا ہوں۔

432 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ، حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ،
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَّغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا
سَفِينَةً، فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ
بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا
مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا، فَوَافَقَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے بعد مکہ سے نکلنے کا معلوم
ہوا ہم اس وقت یمن میں موجود تھے ہم ایک کشتی پر سوار
ہوئے اس کشتی نے ہمیں نجاشی کے پاس پہنچا دیا حبشہ میں
ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ہوئی، ہم ان کے ساتھ ٹھہرے رہے پھر جب ہم وہاں
سے آئے تو یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر
فتح فرما چکے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کشتی
والو! تمہیں دو دفعہ ہجرت کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

431 - صحیح بخاری: 1158، سنن نسائی: 1221، صحیح ابن حبان: 2243، سنن الکبریٰ للنسائی: 540، مسند ابویعلیٰ: 4971، معجم الکبیر

للطبرانی: 10122، مسند حمیدی: 94

432 - صحیح بخاری: 2967، مسند ابویعلیٰ: 7316

ہجرتان

101- بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

433 - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ

عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
مَاتَ النَّجَاشِيُّ : مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَاحِحٌ،

فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَبَةَ

434 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ
عَطَاءً، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَبَةِ النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ

فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ

435 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلَّى عَلَى
أَصْحَبَةِ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابِعَهُ عَبْدُ
الصَّئِدِ

436 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ

نجاشی کی وفات

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

جس دن نجاشی فوت ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج
ایک نیک شخص فوت ہو گیا ہے، اٹھو اور اپنے بھائی ”اصحمتہ“
کی نماز جنازہ ادا کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان کرتے ہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اصحمتہ“ نجاشی
کی نماز جنازہ ادا کی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں
تائم کر لیں میں دوسری یا شاید تیسری صف میں موجود تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اصحمتہ نجاشی“ کی نماز جنازہ
ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ تکبیر کہی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے حکمران نجاشی کی وفات کی خبر

434 - صحیح بخاری: 1257، صحیح ابن حبان: 3097، سنن الکبریٰ للبیہقی: 6693، مسند ابوداؤد الطیالسی: 1681

435 - صحیح مسلم: 952، سنن ابن ماجہ: 1538، صحیح ابن حبان: 3100

436 - صحیح بخاری: 1188، سنن نسائی: 1971، مسند امام احمد: 7763، سنن الکبریٰ للنسائی: 2006، مسند ابویعلیٰ: 5968، مصنف

اس دن دی جب وہ فوت ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا:
اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

ابن شہاب، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، وَابْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ "نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ، صَاحِبَ الْحَبْشَةِ، فِي
الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا
لِأَخِيكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے عید گاہ میں لوگوں کی صفیں بنوائیں اور
نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی آپ ﷺ نے اس میں چار
دفعہ تکبیر کہی۔

وَعَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

مشرکین کا نبی ﷺ کے خلاف
اکٹھے ہو کر قسم اٹھانا

102- بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے جب ”حنین“ کی جانب تشریف لے
جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کل ہم انشاء
اللہ اسی جگہ پڑاؤ کریں گے جہاں ”بنو کنانہ“ کی عمارت
میں انہوں نے کفر میں ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی۔

437 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،
قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: مَنَزِلُنَا غَدًا إِنْ
شَاءَ اللَّهُ، يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى
الْكُفْرِ

ابوطالب کا واقعہ

103- بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی:

438 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ
سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

437- صحیح بخاری: 1513، صحیح مسلم: 1314، سنن ابن ماجہ: 2942، صحیح ابن خزیمہ: 2981، سنن الکبریٰ للشیخ: 9514

438- صحیح بخاری: 3672، مسند ابویعلیٰ: 6694، مصنف عبدالرزاق: 9939

الْحَارِثُ. حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحْوَطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؛ قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْ لَا أَنَا لَكَانَ فِي النَّارِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

439 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: أُمِّي عَمِّ، قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، تَرُغِبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَمْ يَزَلْ لَا يُكَلِّمَانِي، حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلِمَتُهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْزَ عَنْهُ فَتَزَلْتُ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ) (التوبة 113): . وَتَزَلْتُ: (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) (القصص: 56)

440 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

آپ ﷺ نے اپنے چچا کو کیا نفع پہنچایا کیونکہ وہ آپ ﷺ کی حمایت کرتے رہے اور آپ کے سبب لوگوں سے ناراض ہوتے رہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے والے گڑھے میں ہوتے۔

ابن مسیب اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ابو طالب کے پاس ابو جہل موجود تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے چچا! آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیجئے میں اس کلمے کے سبب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے لیے بحث کروں گا ابو جہل اور عبد اللہ بن ابومیہ بولے: اے ابو طالب! کیا تم عبد المطلب کے دین کو چھوڑ رہے ہو؟ یہ دونوں یہی بات کرتے رہے حتیٰ کہ ابو طالب نے آخری بات یہ کہی کہ وہ عبد المطلب کے دین پر مر رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں آپ کے لیے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (پ ۱ التوبة آیت ۱۱۳) اور یہ آیت نازل ہوئی: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو (پ ۲۰ القصص آیت ۵۶)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

اللَّيْثُ. حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيُجْعَلُ فِي ضَضَاجٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعَبِيئِهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

441- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَاللِّدَاوَدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَذَا وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

104- بَابُ حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى) (الإسراء 1)

442- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمَّا كَذَبْتَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَا اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ. فَطَفِيقْتُ أَخْبَرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

105- بَابُ الْمِعْرَاجِ 443- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ کے سامنے آپ کے بچپا کا ذکر کیا گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید انہیں قیامت کے دن میری شفاعت نفع دے اور انہیں جہنم کے اوپر والے حصے میں رکھا جائے۔ جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی اور اس کے نتیجے میں ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: دماغ کی اصل کھولنے لگے گی۔

اسراء کا واقعہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک (پ ۱۵ بنی اسراءیل آیت ۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں ”حطیم“ کے پاس کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بیت المقدس کو واضح کر دیا اور میں نے اس کی نشانیوں کے متعلق ان کو بتانا شروع کر دیا میں بیت المقدس کی جانب دیکھتا جا رہا تھا۔

معراج کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مالک

442- صحیح بخاری: 4433، مسند امام احمد: 15076، سنن الکبریٰ للنسائی: 11282، سنن نسائی: 2091

443- صحیح بخاری: 342، مسند امام احمد: 17869، معجم التبیان للطبرانی: 599

هَمَامُ بْنُ يَحْيَى. حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعَصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ أُسْرِيَ بِهِ: "بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحِطِيمِ، وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الْحَجَرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ، فَقَدْ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةٍ تَخْرُجُ إِلَى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ قَصَبِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ - فَاسْتَخَرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيْمَانًا، فَغَسَلْتُ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيْتُ ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ، وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضٌ - فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ: هُوَ الْبَرَّاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ - يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى ظَرْفِهِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِ جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرَّحَبًا بِهِ فَنِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرَّحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ

بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شب معراج کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا: میں حطیم میں سویا ہوا تھا ایک روایت میں مروی ہے "حجر" میں لیتا ہوا تھا اسی اثناء کوئی شخص میرے پاس آیا میں نے اسے کچھ کہتے ہوئے سنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا اس نے یہاں سے لے کر یہاں تک کا حصہ چیر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد جارود سے دریافت کیا: یہاں سے لے کر یہاں تک سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: گردن سے لے کر اور ناف کے نیچے موجود بالوں تک۔ میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے بھی سنا ہے: سینے کی ہڈی سے لے کر ناف کے نیچے بالوں تک چیر دیا پھر اس نے میرا دل نکالا پھر ایک طشت لایا گیا جو سونے کا بنا ہوا تھا اور ایمان سے بھرا ہوا تھا میرے دل کو دھویا گیا اور اس میں حکمت اور ایمان کو بھر دیا گیا پھر اسے واپس اسکی جگہ پر رکھ دی گیا پھر ایک جانور لایا گیا جو خنجر سے چھوٹا تھا اور گدھے سے بڑا تھا اور سفید رنگ کا تھا۔ جارود نے اس سے کہا: وہ براق تھا اے ابو حمزہ! حضرت انس نے جواب دیا: جی ہاں! اس کا ایک قدم اتنی دور پڑتا تھا جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) مجھے اس پر سوار کیا گیا پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے اور حتیٰ کہ آسمان دنیا تک آگئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبریل علیہ السلام دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا: کیا ان کی جانب پیغام بھیجا گیا تھا؟

صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ،
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ،
قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ
فَنِعْمَ السَّجِيُّ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا
يُحْيَى وَعِيسَى، وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ، قَالَ: هَذَا
يُحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمُ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ
فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ:
جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ،
قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ:
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ السَّجِيُّ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا
خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ
فَسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ:
مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ
صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ،
قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: أَوْ قَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ،
فَنِعْمَ السَّجِيُّ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى
إِدْرِيسَ، قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمُ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى

انہوں نے جواب دیا جی ہاں! کہا گیا۔ خوش آمدید! بہت اچھے
مہمان آئے ہیں۔ پھر اس شخص نے دروازہ کھول دیا۔ جب
میں وہاں پہنچا تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام موجود
تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ آپ ﷺ کے جدِ امجد
حضرت آدم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے! میں نے
انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا: پھر بولے: نیک
بیٹے کو خوش آمدید اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبرائیل علیہ
السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان پر آئے دروازہ کھولنے کے
لیے کہا، پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل
علیہ السلام پوچھا گیا: آپ کے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے
جواب دیا: حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا، کیا انہیں بلوایا گیا ہے،
جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے
اچھے مہمان ہیں، پھر اس شخص نے دروازہ کھول دیا۔ پھر میں
جب وہاں پہنچا تو وہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام موجود تھے یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیل
علیہ السلام بولے یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ
السلام ہیں۔ آپ ان دونوں کو سلام کریں! میں نے سلام کیا۔
انہوں نے جواب دیا کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش
آمدید۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر
تیسرے آسمان پر گئے انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا
تو پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ
السلام پوچھا گیا آپ کے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے جواب
دیا: حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں بلوایا گیا ہے۔ انہوں
نے جواب دیا: جی ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے اچھے مہمان

أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ. قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ. قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا يَا أَخِي الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى. قَالَ: هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا يَا أَخِي الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكِي، قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ. قَالَ: هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ

آئے ہیں۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا میں وہاں پہنچا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے! میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ اور پھر بولے: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چوتھے آسمان پر گئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا پوچھا گی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام کہا گیا آپ کے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ، انہوں نے پوچھا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے اچھے مہمان آئے ہیں۔ پھر دروازہ کھول دی گیا، جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ادریس علیہ السلام وہاں موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے! میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور بولے: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر پانچویں آسمان پر گئے اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا حضرت محمد ﷺ کو بلایا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جہ ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے اچھے مہمان آئے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ہارون علیہ السلام وہاں موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا:

فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَى سِدْرَةِ
الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبَقُهَا مِثْلُ قِلَاقٍ هَجَرَ، وَإِذَا
وَرَقُهَا مِثْلُ أَذَانِ الْفِيلَةِ، قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ
الْمُنْتَهَى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ
وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا
جَبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي
الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ،
ثُمَّ رُفِعَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، ثُمَّ أُتِيَتْ بِإِنَاءٍ
مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ،
فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ
عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى الصَّلَوَاتِ
خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ
عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتُ؟ قَالَ: أُمِرْتُ
بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا
تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ
قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ
فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ
عَلَيَّ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ،
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَلَيَّ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى
مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَلَيَّ
عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ،
فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ،

اور پھر بولے: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر
جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چھپے آسمان پر گئے اور دروازہ
کھولنے کے لیے کہا پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا:
جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا کہ آپ کہ ساتھ کون ہے؟ انہوں
نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں بلوایا گیا
ہے، جبریل نے جواب دیا: جی ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے
اچھے مہمان آئے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں حضرت
موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام
کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر بولے: نیک بھائی
اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ جب میں آگے پڑھنے لگا تو دروازہ
پڑے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں۔ وہ بولے:
میں اس لیے رو رہا ہوں کیونکہ ایک ایسے نوجوان جنہیں
میرے بعد مبعوث کیا گیا ہے ان کی امت سے تعلق رکھنے
والے افراد زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے، اس
تعداد سے، جتنے میری امت کے شخص داخل ہوں گے۔ پھر
جبرائیل مجھے لے کر ساتویں آسمان کی جانب گئے، جبرائیل
علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا پوچھا گیا کون ہے؟
انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا آپ کے
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا حضرت محمد ﷺ ان سے پوچھا گیا
کیا ان کو بلوایا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! خوش
آمدید کتنے اچھے مہمان آئے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو
حضرت ابراہیم علیہ وہاں موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام
بولے یہ آپ کے جدا مجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ

فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلُهُ، فَرَجَعْتُ فَأَمَرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى
مُوسَى، فَقَالَ: بِمَ أَمَرْتُ؟ قُلْتُ: أَمَرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا
تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ
جَزَيْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ
فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ
رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنِّي أَرْضَى
وَأَسْلِمُ، قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ:
أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي

انہیں سلام کیجئے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں، میں نے انہیں سلام
کیا، انہوں نے جواب دیا اور بولے: بیٹے اور نیک نبی کو خوش
آمدید۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی
آیا اس کے پھل ”ہجر“ کے گھڑوں کی طرح تھے اور اس کے
پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ
سدرۃ المنتہی ہے یہاں سے چار نہریں نکلتی ہیں دو ظاہری ہیں
اور دو باطنی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یہ دونوں کون سے قسم
کی ہیں اسے جبرائیل علیہ السلام! انہوں نے بتایا: باطنی دو
نہریں جنت میں ہیں اور ظاہری نیل اور فرات ہیں۔ پھر
میرے سامنے ”بیت المعمور“ آیا۔ پھر میرے سامنے شراب کا
یاک برتن، دودھ کا ایک برتن اور شہد کا ایک برتن پیش کیا گیا
میں نے دودھ کر پکڑ لیا۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ وہ فطرت
ہے جس پر آپ اور آپ ﷺ کی امت قائم رہیں گے۔ پھر
مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں جب میں واپس آیا
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے
دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے
جواب دیا: مجھے پچاس نمازیں روزانہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے،
وہ بولے: آپ کی امت پچاس نمازیں روزانہ ادا نہیں کر سکے
گی۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ سے پہلے میں لوگوں کو آزما چکا
ہوں۔ اور میں نے نبی اسرائیل کو آزمایا ہے۔ آپ واپس
اپنے رب کے بارگاہ جائے اور اپنی امت کے لیے کمی کی عرض
کیجئے، میں واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں معاف کر
دیں۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں
نے یہی بات کی میں پھر واپس آیا، اللہ تعالیٰ نے پھر دس

معاف کر دیں۔ میں پھر سوئی علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے یہی بات کی میں واپس آیا تو مجھے روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ پھر میں واپس آیا تو حضرت سوئی علیہ السلام نے یہی بات کی پھر میں واپس آیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ جب میں واپس حضرت سوئی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے میں نے جواب دیا: مجھے روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہ بولے: آپ کی امت پانچ نمازیں روزانہ ادا نہیں کر سکے گی۔ مجھے آپ سے پہلے کے لوگوں کا تجربہ ہے اور میں نے نبی اسرائیل کو آزمایا ہے۔ آپ واپس اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے مزید کمی کی عرض کریں۔ نبی ﷺ نے جواب دیا: میں نے اپنے رب سے کئی دفعہ سوال کیا ہے اب مجھے حیا آتی ہے۔ اب میں اس بات پر راضی ہوں اور اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو کسی نے پکار کر کہا میں نے اپنا فرض نافذ کر دیا ہے اور اپنے بندوں کے لیے تخفیف کر دی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (پ ۱۵ بنی اسرائیل آیت ۶۰) اس سے مراد آنکھوں کے ذریعے دیکھے جانے والے وہ خواب ہیں جو نبی کریم ﷺ کو اس رات دکھائے گئے جب انہیں بیت المقدس دکھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور وہ پیڑ جس پر

444 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) (الإسراء 60): قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: (وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ) (الإسراء

60: قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الرَّقُومِ.

قرآن میں لعنت ہے (پ ۱۱۵ بنی اسرائیل آیت ۶۰)۔
اس سے مراد زقوم ہے۔

انصار کے وفود کی مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضری اور بیعت عقبہ

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا ہو چکے تھے تو یہ انہیں ساتھ لے کر چلا کرتے تھے، میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے غزوہ تبوک سے موقع پر خود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ جانے کے متعلق بات بیان کی، اس کے بعد طویل حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں، میں عقبہ کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا اور اس کے مقابلے میں مجھے بدر میں شریک ہونے کی نسبت پسند نہیں ہے اگرچہ لوگ میں بدر کا ذکر عقبہ سے زیادہ ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے دو ماموں بھی (بیعت) عقبہ میں شامل ہوئے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں عینیہ فرماتے ہیں ان دونوں میں سے ایک کا نام ”براء بن مرور“ تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں، میرے والد اور میرے ماموں اصحاب عقبہ میں شامل

106 بَابُ وَفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَبَيْعَةُ الْعَقَبَةِ

445- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عُنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ

شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

بْنُ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ

قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ

مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، بِطَوِيلِهِ. قَالَ ابْنُ

بُكَيرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ، حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى

الْإِسْلَامِ، وَمَا أَحْبَبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ

كَانَتْ بَدْرًا أَذْكَرُ فِي النَّاسِ مِنْهَا

446 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: شَهِدْتُ خَالَايَ

الْعَقَبَةَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ،

أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ

447 - حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

هَشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ

تھے۔

ابو ادریس بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں غزوہ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہوں نے یہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اس وقت آپ کے اطراف آپ کے کچھ صحابہ حاضر تھے، تم لوگ آگے آؤ اور میرے ہاتھ پر اس بات پر بیعت کرو کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگاؤ گے، نیکی کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا اور تم میں سے جو شخص اس میں سے کسی بات کا مرتکب ہوگا اسے اس کی سزا ملے گی اور جو ان میں سے کسی ایک چیز کا مرتکب ہو اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل جائے تو یہ اسکے لیے کفارہ ہوگی اور اگر کوئی ان میں سے کسی ایک چیز کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمادے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے گا اور اگر چاہے تو اسے معاف کر دے گا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر یہ بیعت کر لی۔

جَابِرٌ: أَكَا، وَأَبِي، وَخَالِي، مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ

448 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسْدٍ، عَنْ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي خَرِيسٍ عَائِدُ اللَّهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَاقِبَتُهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ: فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذَلِكَ

449 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ الصُّنَابِيِّ،

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ان نقباء میں سے ایک ہوں جنہوں نے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ:
إِنِّي مِنَ الثُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ
بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَلَا نَنْتَهَبَ، وَلَا نَعْصِيَ
بِالْجَنَّةِ، إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا، كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ حضرت
عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے آپ کے
ہاتھ پر بیعت کی تھی: ہم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں
ٹھہرائیں گے، ہم چوری نہیں کریں گے، ہم زنا نہیں کریں
گے، کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے
حرام قرار دیا ہو اور ہم لوٹ مار نہیں کریں گے اور ہم
نافرمانی نہیں کریں گے، اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمیں جنت
ملے گی اور اگر ہم ان میں سے کسی ایک جرم کے مرتکب
ہوئے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

107- بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومِهَا

الْمَدِينَةَ، وَبَنَائِهَا بِهَا

450- حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ فَزَلَّنا فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ
فَوَعِكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرِي، فَوَفِّيْ جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُحْمَى
أُمُّ رُومَانَ، وَإِنِّي لَفِي أَرْجُوْحَةٍ، وَمَعِيَ صَوَاحِبُ بَنِي
فَضْرَحَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا، لَا أَكْدِي مَا تُرِيدُ بِي
فَأَخَذَتْ بِيْدِي حَتَّى أَوْقَفْتَنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ،
وَإِنِّي لَأُنْهَجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ
شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

ساتھ شادی، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

مدینہ منورہ آنا اور ان کی رخصتی

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے ساتھ شادی کی اس وقت
میری عمر ۶ برس تھی پھر ہم لوگ مدینہ منورہ آ گئے۔
بنو حارث بن خزرج کے محلے میں ہم نے پڑاؤ کیا مجھے بخار
ہو گیا میں سخت بیمار ہو گئی۔ میرے بال جھڑ گئے چھوٹی سی
چٹیا باقی رہ گئی۔ میری والدہ سیدہ ام رومان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ میرے پاس آئیں، میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ
جھولے میں کھیل رہی تھی۔ انہوں نے بلند آواز میں مجھے
بلایا میں ان کے پاس آئی مجھے نہیں پتہ تھا کہ ان کا ارادہ کیا
ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور دروازے پر مجھے لاکر
کھڑا کر دیا میں ہانپ رہی تھی۔ جب میری سانس کچھ

ٹھیک ہوئی تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے چہرے اور سر کو صاف کیا۔ پھر وہ مجھے گھر کے اندر لے گئیں، وہاں کچھ انصاری خواتین گھر میں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا: خیر و برکت کے ساتھ آئیں نیک نصیب لے کر آئیں۔ پھر میری والدہ نے مجھے ان کے حوالے کر دیا، انہوں نے مجھے تیار کیا چاشت کے وقت نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے میری والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: خواب میں دو دفعہ تم مجھے دکھائی گئی ہو میں نے دیکھا کہ تم ریشمی چادر میں لپیٹی ہوئی ہو اور فرشتہ یہ کہہ رہا ہے یہ آپ کی ہلیہ ہوں گی۔ میں نے اس چادر کو ہٹایا تو اس میں تم موجود تھی۔ میں نے یہ سوچا اگر یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے تو پھر ایسا ہو کر رہے گا۔

ہشام اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں نبی ﷺ کے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے سے تین سال قبل سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا تھا۔ تقریباً دو سال بعد نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس تھی جس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو برس تھی۔

أَدْخَلْتَنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ، فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِنَّ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي، فَلَمْ يَرْغُبْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعَى فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

451 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا: "أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنَّكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، وَيَقُولُ: هَذِهِ أَمْرَأَتُكَ، فَانْكَشَفَ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْنُهُ

452 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تُوَفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

451- صحیح بخاری: 4790، سنن الکبریٰ للبیہقی: 13270، معجم الکبیر للطبرانی: 43، مسند اسحاق بن راہویہ: 703

452- مستدرک للحاکم: 4836، معجم الکبیر للطبرانی: 1095

108 بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا

الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو

مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ

فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا مَخْلُ

فَلَهَبَ وَهَلَى إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ، أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ

الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی

مدینہ منورہ کی جانب ہجرت

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک

روایت کرتے ہیں: اگر ہجرت ہوتی تو میں انصار کا ایک

شخص ہوتا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میں نے خواب میں

دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی سرزمین کی

جانب جا رہا ہوں جہاں کھجوروں کے باغات کثرت سے

ہیں، میرا خیال اس طرف گیا کہ یہ جگہ ”یمامہ“ یا ”ہجر“

ہوگی لیکن یہ مدینہ یعنی ”یثرب“ تھا۔

453 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يَقُولُ:

عَدْنَا خَبَابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ،

فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ

مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ ثَمَرَةً،

فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا

غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغْطِيَ رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلَى

رِجْلَيْهِ، شَيْئًا مِنْ إِذْخِيرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ

ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِي بِهَا

ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے

گئے، انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

ہجرت کی ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا تھا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ

کے ذمے ہو گیا۔ ہم میں سے بعض لوگ گزر چکے ہیں

جنہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا۔ ان

میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تھے جو غزوہ احد کے روز شہید ہوئے تھے۔ انہوں نے

صرف ایک چھوٹی چادر چھوڑی تھی جب ہم ان کا سر

ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب

پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

453 - صحیح بخاری: 1217، جامع ترمذی: 3853، مسند امام احمد: 21096، سنن الکبریٰ للنسائی: 2030، معجم الکبیر للطبرانی: 3656، مصنف

ہمیں ہدایت فرمائی کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ہم نے اس کے پاؤں پر تھوڑی سی گھاس رکھ دی تھی۔ ہم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے توڑ کر استعمال کر رہے ہیں۔

علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عمل کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے، جس شخص کی ہجرت دنیا کے لیے ہوتی کہ وہ اسے حاصل کر لے یا کسی عورت کے لیے ہوگی تاکہ وہ اس سے شادی کر لے تو اس کی ہجرت اس کی جانب شمار ہوگی جس کی جانب اس نے کی ہے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جانب شمار ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی۔

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں عبید بن عمیر لیشی کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کے لیے گیا، ہم نے ان سے ہجرت کے متعلق

454 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

455 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ الْمَكِّيِّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

456 - قَالَ: يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَحَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عَبِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، فَسَأَلْنَاهَا عَنِ

454 - صحیح بخاری: 6311، جامع ترمذی: 1647، سنن ابن حبان: 4868، سنن الکبریٰ للنسائی: 4736، معجم الاوسط

للطبرانی: 40، مسند حمیدی: 28

456 - صحیح بخاری: 2914، صحیح ابن حبان: 4867

الهِجْرَةَ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَهْرُؤُ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی۔ پہلے مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کرتے تھے تاکہ اپنے دین کی آزمائش سے محفوظ رہیں لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمادیا ہے آج کوئی بھی شخص جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے، البتہ جہاد اور نیت ابھی باقی ہیں۔

457- حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی ”اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات یہ تھی کہ میں تیرے سبب سے ان لوگوں کے ساتھ جہاد کروں جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا ہے اور انہیں باہر نکال دیا اے اللہ! میرا یہ خیال ہے، اب تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے۔“

وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ، مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا نَبِيَّكَ، وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بتایا تھا: انہوں نے یہ دعا کی۔ اس قوم کے ساتھ جنگ کروں جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں باہر نکال دیا وہ قوم قریش تھی۔

458- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكَثَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر مبارک میں مبعوث فرمایا گیا، آپ تیرہ سال مکہ میں مقیم رہے وہاں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا، پھر آپ

457- صحیح بخاری: 451، سنن نسائی: 710، صحیح ابن حبان: 2027، سنن الکبریٰ للنسائی: 289، مسند ابویعلیٰ: 4477، معجم الکبیر

للطبرانی: 5325

458- مسند امام احمد: 2110، سنن الکبریٰ للسیوطی: 11950

نے ہجرت فرمائی دس سال (مدینہ منورہ) میں مقیم رہے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ (۶۳) سال تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس قیام فرمایا جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے فرمایا: ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے، وہ اس دنیاوی نعمتیں عطا کر دے یا اپنا قرب عطا کر دے تو اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اختیار کر لیا ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور بولے: ہم آپ کے عوض میں اپنے ماں باپ فدیہ کے طور پر دینے کے لیے تیار ہیں۔ ہمیں ان پر بڑی حیرت ہوئی۔ لوگوں نے کہا: ان بزرگ کی جانب دیکھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کے متعلق ذکر کر رہے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے دنیاوی نعمتوں اور قرب میں سے کسی ایک چیز کا اختیار دیا ہے اور یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کے عوض میں اپنے ماں باپ دے دیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ اختیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ

بمكة ثلاث عشرة سنة يوحى اليه، ثم أمر بالهجرة فهاجر عشر سنين، ومات وهو ابن ثلاث وستين

459 - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَتُوْفِيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

460 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجَبْنَا لَهُ، وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ، وَقَالَ

459 - صحیح مسلم: 2351، مستدرک للحاکم: 2956، معجم الکبیر للطبرانی: 11205

460 - صحیح بخاری: 454، مستدرک امام احمد: 11150، صحیح ابن حبان: 6861

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِ
النَّاسِ عَلَى فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ
مُتَعِدًّا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ
الْإِسْلَامِ، لَا يَبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ
أَبِي بَكْرٍ

تعالیٰ عنہ اس کے متعلق ہم میں سے سب سے بہتر جانتے
تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے ساتھ اور مال
کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابو بکر
نے کیا ہے اگر مجھے اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانا
ہوتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کی اخوت باقی ہے۔ مسجد
میں ابو بکر کے خاص دروازے کے علاوہ ہر دروازہ بند کر دیا
جائے۔

461- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،
عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ
الرُّبَيْعِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمْ أَغْقِلْ أَبَوَيَّ
قَطُّ، إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا
يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ
الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ
الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ
الدَّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا
بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ
أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغْنَةِ:
فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ
تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْبِلُ الْكَلَّ
وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا
لَكَ جَارٌ أَرْجِعْ وَأَعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَرَجَعَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:
جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے، میرے والدین دین
اسلام کے پیروکار ہیں۔ روزانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں
تشریف لایا کرتے تھے۔ صبح بھی اور شام بھی جب مسلمان
آزمائش کا شکار ہوئے تو حضرت ابو بکر ہجرت کے ارادے
سے حبشہ کی جانب روانہ ہوئے جب وہ ”برک غماد“ کے
مقام پر پہنچے تو ان کی ملاقات ابن دغنے سے ہوئی جو بوقارہ
کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا: ابو بکر تم کہاں جا رہے ہو۔
ابن دغنے نے کہا: تم جیسا شخص نہ تو باہر جاسکتا ہے اور نہ ہی
اسے باہر نکالا جاسکتا ہے تم کمزور کی مدد کرتے ہو، رشتہ
داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہو، پریشان حال کی مدد
کرتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور ضرورت کے وقت
لوگوں کی مدد کرتے ہو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں تم واپس چلو
اور اپنے رب کی اپنے شہر میں عبادت کرو۔ حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آگئے، ابن دغنے بھی ان
کے ساتھ واپس آیا۔ شام کے وقت ابن دغنے قریش کے

وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغْنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يُخْرُجُ مِثْلَهُ وَلَا يُخْرُجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِى الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَلَمْ تُكْذِبْ قُرَيْشٌ بِجَوَارِ ابْنِ الدَّغْنَةِ، وَقَالُوا: لَا ابْنَ الدَّغْنَةِ: مُرَّ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَأَ لِأَبِي بَكْرٍ، فَأَبْتَتْنِي مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقُذُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاءَهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنِيهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَزْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجَوَارِكَ، عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَأَبْتَتْنِي مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَاثْبُتْ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَّ، وَإِنْ أَبِي إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ

درداروں کے پاس گیا اور ان سے کہا: ابو بکر جیسا شخص باہر نہیں جاسکتا اور نہ ہی اسے باہر نکالا جاسکتا ہے کیا تم ایک ایسے شخص کو باہر نکال رہے ہو جو مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے، رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہے، پریشان حال کی مدد کرتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور ضرورت کے وقت لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن دغنه کی امان کو منظور کیا۔ انہوں نے ابن دغنه سے کہا: تم ابو بکر کو یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرے۔ گھر میں نماز ادا کرے، جتنی چاہے قرأت کرے ہمیں اس کے ذریعے اذیت نہ پہنچائے اور اعلانیہ طور پر ایسا نہ کرے کیونکہ ہمیں یہ خدشہ ہے، وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو آزارش میں مبتلا کر دے گا۔ ابن دغنه نے یہ بات حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی۔ اس کے بعد کچھ مدت تک حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرتے رہے۔ انہوں نے اعلانیہ طور پر نماز ادا نہیں کی اور اپنے گھر سے باہر قرأت نہیں کی پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور قرآن پاک پڑھا کرتے تھے، مشرکین کی عورتیں اور بچے چھپ کر انہیں سنا کرتے تھے وہ انہیں بہت اچھا لگتا تھا وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب دیکھا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے، جب وہ قرآن پڑھتے تھے تو انہوں نے اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رہتا تھا۔ اس بات سے قریش کے

بَدْرًا. فَوَسَّيْتُ أَنْ يُوَدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتُكَ. فَإِنَّا قَدْ
شَرَفْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ. وَلَسْنَا مُقَرَّبِينَ لِأَبِي بَكْرٍ
لَا سِنْعَلَانَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّعْنَةِ إِلَى
أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ
عَلَيْهِ فَإِنَّمَا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ. وَإِنَّمَا أَنْ تَرْجِعَ
إِنِّي ذِمَّتِي. فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي
أَخْبَرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي
أُرَدُّ إِلَيْكَ جَوَارِكَ. وَأَرْضَى بِجَوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ.
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ:
إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ. ذَاتَ نَحْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ
وَهُمَا الْحَرَّتَانِ. فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ.
وَرَجَعَ عَائِمَةٌ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى
الْمَدِينَةِ. وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ. فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ.
فَأِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو
ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصُحَبَهُ.
وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَى السَّهْرَ وَهُوَ
الْحَبْطُ. أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ:
عُرْوَةُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي
بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ. قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي
بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا. فَقَالَ أَبُو

مشرک سردار کو فروہ ہو گئے۔ انہوں نے ابن دغنے کو بلوایا
وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: ہم نے تمہارے امان
دینے کے سبب ابو بکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں
اپنے رب کی عبادت کرتا رہے لیکن اب وہ اس سے آگے
بڑھ گیا ہے۔ اس نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہے
اور اعلانیہ طور پر نماز پڑھتا ہے اور وہاں قرأت کرتا ہے۔
ہمیں یہ خدشہ ہے کہ وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو آزمائش
میں ڈال دے گا تم اسے روک دو اگر وہ چاہے تو اپنے گھر
میں رب کی عبادت کرتا رہے اور اگر وہ انکار کرے اور
اعلانیہ طور پر ایسا کرنا چاہے تو تم اس سے کہو کہ وہ
تمہاری پناہ واپس کر دے کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہم
تمہاری پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابو بکر کو اعلانیہ طور
پر ایسا کرنے بھی نہیں دے سکتے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں
رونق افروز تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے کہا: مجھے
تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے اس کے دونوں
کناروں کے درمیان میں کھجوروں کے بہت سے درخت
ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے پہلے
کچھ اور لوگ بھی ہجرت کر چکے تھے اور حبشہ کی جانب
ہجرت کرنے والے بھی بہت سے لوگ مدینہ منورہ کی
جانب آچکے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
مدینہ منورہ جانے کے لیے سامان تیار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان سے فرمایا تم انتظار کرو مجھے امید ہے مجھے بھی اجازت
مل جائے گی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض

بَكْرٍ: فِدَاؤُ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللَّهُ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ، يَا أَبَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الصَّحَابَةُ يَا أَبَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ - يَا أَبَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - إِحْدَى رَا حِلَّتِي هَاتَيْنِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحْتَا الْجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جَرَابٍ، فَقَطَعْتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَرَبَطْتُ بِهِ عَلَى فَمِ الْجَرَابِ، فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ: ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بَغَارٍ فِي جَبَلٍ ثَوْرٍ، فَكُنَّا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ، ثَقِفَ لَقْنًا، فَيُدْجِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا، يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاةٌ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظُّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْ مَنَحَةٍ مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ، وَهُوَ لَبَنٌ

کی: کیا آپ کو بھی یہ امید ہے، آپ بھی ہجرت فرمائیں گے؟ میرے باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے لیے ٹھہر گئے تاکہ ان کے ساتھ جائیں وہ پانی دو اونٹنیوں کو، جو ان کے پاس تھیں، لے کر کے پتے کھلاتے رہے چارہ تک یہی ہوتا رہا۔ عروہ بن بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں ایک دفعہ ہم لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں موجود تھے۔ دوپہر کا وقت تھا کسی شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: یہاں نبی ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے چہرہ ڈھانپا ہوا تھا اور یہ ایسا وقت تھا جب عام طور پر آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں اس وقت وہ کسی ضروری کام سے ہی آسکتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ تشریف لائے، آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ کو اجازت دی گئی، نبی ﷺ اندر تشریف لائے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب موجود سب لوگوں کو باہر نکال دو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ سب آپ کے اہل خانہ ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے نکلنے کا حکم مل گیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: کیا میں آپ کے ساتھ رہوں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت ابو بکر

بِرِزْقِهِمْ وَرَضِيَهُمَا حَتَّى يَنْعَقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ
فُهَيْرَةَ بِفَنَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ ذَلِكَ
رُتَابِ الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ، وَهُوَ
مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ، هَادِيًا خَزِيئًا، وَالْخَزِيئَةُ
الْمَأْدُورُ بِالْهَدَايَةِ. قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ
بْنِ وَائِلِ الشَّهْبِيِّ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ،
فَأَمْنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَا حِلَّتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ
ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، بِرَا حِلَّتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثِ،
وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَالِدُّ لَيْلٍ، فَأَخَذَ
بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَا حِلٍّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (سنتی آپ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں ان میں سے ایک آپ قبول فرمالیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیمت کے عوض میں لوں گا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے ان دونوں کے لیے سامان تیار کیا اور اسے ایک تھیلے میں ڈال دیا، سیدہ اسماء نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر تھیلے کا منہ بند کر دیا اسی لیے ان کا نام ”ذات النطاقین“ ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبل ثور میں موجود غار میں کچھ مدت رہے وہ تین روز تک وہاں رہے۔ عبد اللہ بن ابوبکر جو نو جوان، سمجھ دار اور تیز شخص تھے۔ وہ رات کے وقت ان کے پاس رہتے تھے اور صبح کے وقت وہاں سے آجاتے تھے اور قریش کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے۔ یوں جیسے رات مکہ میں رہے ہیں وہ جو بھی بات سنتے تھے اسے محفوظ رکھتے تھے اور پھر ان دونوں حضرات کے پاس آکر انہیں بتا دیا کرتے تھے۔ جب تاریکی پھیل جاتی تھی تو عامر بن فہیرہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے دن بھر بکریاں چرانے کے بعد ان کے پاس بکریاں لے آیا کرتے تھے اور رات کے وقت یہ دونوں حضرات تازہ دودھ پی لیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ صبح کے وقت اندھیرے میں عامر ان بکریوں کو ہاں سے لے جایا کرتے تھے ان تین راتوں میں ہر رات ایسا ہی ہوتا رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنو زید سے تعلق رکھنے والے، راستے کے ماہر شخص کو

اجرت پر حاصل کیا اس نے عاص بن دائل کی آل سے متعلق حلف اٹھایا ہوا تھا یہ قریش کے دین کا پیروکار تھا۔ ان دونوں نے اس امین بنایا اور دونوں اونٹنیاں اس کے سپرد کر دیں کہ وہ تیسری صبح انہیں لے کر وہاں آجائے عام بن فہیرہ ان دونوں اونٹنیوں اور اس شخص کو ساتھ لے کر وہاں آ گیا ان حضرات نے ساحلی راستے کو اختیار کیا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن مالک نے جو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے ہیں، مجھے بتایا: ان کے والد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے سراقہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: کفار قریش کے قاصد ہمارے پاس آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بتایا: ان میں سے ہر ایک کی دیت اس شخص کر دی جائے گی جو انہیں قتل کرے گا یا قید کرے گا میں اپنی قوم بنو مدلج کے کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی آیا ہمارے پاس آ کر کھڑا ہوا ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے وہ بولا: اے سراقہ! میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ساحل کی جانب کچھ لوگوں کو دیکھا ہے، میرا خیال ہے وہ محمد اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا: مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ وہی لوگ ہوں گے، میں نے اس سے کہا: نہیں یہ وہ لوگ نہیں ہوں گے تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا، جو ابھی ہماری آنکھوں کے سامنے یہاں سے گئے ہیں۔ پھر میں کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا پھر وہاں سے اٹھا اور گھر آیا میں نے اپنی کنیز سے کہا: تم میرا گھوڑا نکالو اور اسے فلاں ٹیلے کے پیچھے جا کر کھڑا کر دو۔ میں نے اپنا

قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكِ الْهَذَلِيُّ، وَهُوَ ابْنُ أُخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشَمٍ يَقُولُ: جَاءَنَا رَسُولُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَّةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسْرَهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدَلَجٍ، أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ، فَقَالَ يَا سُرَاقَةَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آتِفًا أَسْوَدَةً بِالسَّاحِلِ، أَرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ، قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا، انْطَلِقُوا بِأَعْيُنِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَّتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكْمَةِ، فَتَحْبِسَهَا عَلَى، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَحَطَّطْتُ بِرُجْهِ الْأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ، حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكَبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي، حَتَّى

دَنُوتٌ مِنْهُمْ، فَعَثَرْتُ فِي فَرَسِي، فَخَرْتُ عَنْهَا،
فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِتَانَتِي، فَاسْتَخَرَجْتُ
مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا: أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا،
فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي، وَعَصَيْتُ
الْأَزْلَامَ، ثُقَرِبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ، وَأَبُو
بَكْرٍ يُكْثِرُ الْإِلْتِفَاتِ، سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي
الْأَرْضِ، حَتَّى بَلَغْنَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ
زَجَرْتُهَا فَتَهَضَّتْ، فَلَمْ تَكُدْ تُخْرِجْ يَدَيْهَا، فَلَمَّا
اسْتَوَتْ قَائِمَةً، إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي
السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ،
فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا،
فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ
لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ، أَنْ سَيَظْهَرُ
أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ:
إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَّةَ، وَأَخْبَرْتُهُمْ
أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ
الزَّادَ وَالسَّاعَ، فَلَمْ يَزَازَانِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي، إِلَّا أَنْ
قَالَ: أَخْفِ عَنَّا، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ
أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ
أَدِيمٍ، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

نیزہ نکالا اور گھر کے پیچھے کی جانب سے باہر نکالا میں نے
اس کی انی کے ذریعے زمین پر لکیر لگائی اور اس کے اوپر
والے حصے کو نیچے کر دیا پھر میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا
اس پر سوار ہوا اور اسے ایڑھ لگاتا ہوا آن کی آن میں ان
حضرات کے پاس پہنچ گیا میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی میں
اس سے گر گیا میں اٹھا میں نے اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی
جانب بڑھایا اس میں سے تیر نکالے تاکہ اس کے ذریعے
فال نکالوں کہ کیا میں ان کو ضد پر پہنچا سکتا ہوں یا نہیں؟
نتیجے جو نکالا وہ مجھے پسند نہیں تھا میں پھر اپنے گھوڑے پر
سوار ہوا اور فال کا انکار کر دیا میں جب ان کے قریب پہنچا
تو میں تو میں نے نبی ﷺ کے قرأت کی آواز سنی آپ
ادھر ادھر توجہ نہیں کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بکثرت ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ میرے
گھوڑے کے دو پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ وہ گھٹنوں
تک زمین میں دھنس گئے تھے میں اس سے اترا میں نے
اسے ڈانٹا وہ ہنہنایا لیکن پاؤں باہر نہیں نکلے پھر جب وہ
سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے پاؤں کے نیچے سے دھوئیں جیسا
غبار اوپر کی جانب جانے لگا، میں نے پھر تیروں کے
ذریعے فال نکالی تو جواب میری پسند کے مطابق نہیں تھا،
میں نے ان حضرات کو امان کے لیے کہا وہ ٹھہر گئے، میں
اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کے پاس آیا اس وقت
جب میرا گھوڑا ان تک نہیں پہنچ سکا تھا تو مجھے اندازہ ہو گیا
کہ عنقریب نبی ﷺ غالب آجائیں گے، میں نے ان
سے کہا: آپ کی قوم نے آپ کے لیے دیت مقرر کی ہے

اور میں نے انہیں لوگوں کے متعلق بتایا: ان کے کیا ارادے ہیں، پھر میں نے کچھ سامان وغیرہ پیش کیا تو انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور مجھ سے کوئی سوال بھی نہیں کیا، صرف اتنا کہا ہمارے معاملے کو خفیہ رکھنا میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ میرے لیے امن کی تحریر لکھ دیں۔ انہوں نے عامر کو ہدایت کی اس نے میرے لیے چڑے کے اوپر ایک رقعہ لکھ دیا پھر نبی ﷺ تشریف لے گئے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ان حضرات کی ملاقات حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جو چند مسلمانوں کے ساتھ تجارت کی غرض سے شام سے آرہے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفید کپڑے پہنائے، مدینہ منورہ میں مسلمانوں نے نبی ﷺ کی مکہ مکرمہ سے روانگی کا سن لیا تھا، وہ روزانہ ”حرہ“ تک آتے تھے آپ کا انتظار کرتے حتیٰ کہ دوپہر کی گرمی انہیں واپس جانے پر مجبور کر دیتی تھی۔ ایک دن طویل انتظار کے بعد وہ لوگ واپس چلے گئے جب وہ اپنے گھروں میں پہنچ گئے تو ایک یہودی شخص نے اپنے گھر کے اوپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھنا چاہا، اسے نبی ﷺ اور آپ کے ساتھی نظر آئے۔ جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے ان پر سراب کا گمان نہیں ہوتا تھا۔ یہودی نے اونچی آواز میں کہا: اے عربوں کے گروہ! یہ تمہارا نصیب آگیا ہے جس کا تم انتظار کر رہے تھے۔ مسلمان اپنے ہتھیار لے کر آئے اور انہوں نے نبی ﷺ کا ”حرہ“ کے سامنے استقبال

قَالَ ابْنُ شَهَابٍ، فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ، فَلَمَّا أَوْوَا إِلَى بُيُوتِهِمْ، أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودٍ عَلَى أَطْمٍ مِنْ أَطَامِهِمْ، لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ، هَذَا جَدُّكُمْ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ، فَخَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ، حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي

يَبَىٰ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ، وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ - مِمَّنْ لَمْ يَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِذَائِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَمْرُو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَأُسِسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِسَ عَلَى التَّقْوَى، وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكْتَ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ مَرَبِّدًا لِلشَّهْرِ، لِسَهْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرٍ أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكْتَ بِهِ رَاحِلَتُهُ: هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ. ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمَرْبَدِ، لِيَتَّخِذَهُمَا مَسْجِدًا، فَقَالَا: لَا، بَلْ نَهْبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا۔ نبی ﷺ دائیں جانب ہوئے آپ نے عمرو بن عوف کے محلے میں پڑاؤ کیا یہ پیر کا دن تھا اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں سے ملنے کے لیے کھڑے ہو گئے نبی ﷺ خاموش بیٹھے رہے جو بھی انصاری آتا اس نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا ہوتا تھا وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام کرتا، جب دھوپ پھیل گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی چادر سے نبی ﷺ پر سایہ کر دیا، تو دوسرے لوگوں کو نبی ﷺ کی پہچان ہوئی، اس کے بعد نبی ﷺ عمرو بن عوف کے محلے میں دس روز تک جلوہ فرما اور یہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔ نبی ﷺ نے یہاں نمازیں ادا کیں پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے وہ سواری نبی ﷺ کی مسجد کے قریب، مدینہ منورہ میں آکر بیٹھ گئی یہ وہی جگہ ہے جہاں اب مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ یہاں کھجور سکھانے کی جگہ تھی جو سہیل اور سہل نامی دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی۔ وہ حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر تربیت تھے۔ جب آپ کی سواری بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہی قیام ہوگا۔ پھر نبی ﷺ نے ان دونوں بچوں کو بلایا ان سے اس جگہ کی قیمت کے متعلق دریافت فرمایا تاکہ اس جگہ کو مسجد بنادیں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ ہم آپ کو بغیر معاوضے کے پیش کرتے ہیں، نبی ﷺ نے معاوضے کے بغیر اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا آپ

نے ان دونوں سے اس جگہ کو خریدا اور وہاں مسجد بنائی۔ نبی ﷺ ان لوگوں کے ساتھ مسجد کی تعمیر کے لیے ایٹیں منتقل کرتے تھے اور یہ کہتے تھے: یہ بوجھ خیر کا بوجھ نہیں ہے یہ ہمارے رب کی بارگاہ میں بہت نیکی والا اور پاکیزہ کام ہے۔ آپ یہ بھی فرما رہے تھے: اے اللہ! جو صرف آخرت کا اجر ہے تو مہاجرین اور انصار پر رحم کر۔ آپ نے کسی مسلمان کا شعر بھی پڑھا تھا، راوی نے اس مسلمان کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا جب ان دونوں حضرات نے مدینہ منورہ کی جانب راوگی کا ارادہ کیا، سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، جب میں نے اپنے والد سے کہا مجھے کوئی ایسی چیز نہیں مل رہی جس کے ذریعے میں اسے باندھ دوں صرف میرا کمر بند ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس کے دو حصے کر لو تو میں نے ایسا ہی کیا اسی وجہ سے میرا نام ”ذات النطاقین“ رکھا گیا۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو سراقہ بن مالک آپ کے تعاقب میں آیا۔ نبی ﷺ نے اس کے لیے دعائے ضرر کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اس نے درخواست کی آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ نبی ﷺ

وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّيْنُ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّيْنُ: هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالُ خَيْرٌ، هَذَا أَكْبَرُ رَبَّنَا وَأَظْهَرُ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةِ، فَارْحِمِ الْأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَةَ، فَتَمَثَّلَ بِشَعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شَعْرِ تَأْمِرَ غَيْرَ هَذَا الْبَيْتِ

462- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، وَفَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا "صَنَعْتُ سَفْرَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَا الْمَدِينَةَ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ فَفَعَلْتُ فَسَبَّيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْمَاءُ ذَاتَ النِّطَاقِ

463- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سَرَّاقُهُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشِمٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي

وَلَا أَضْرَكَ. فَدَعَا لَهُ. قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاحٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَخَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ. فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ

نے اس کے لیے دعا کی راوی بائیں کرتے ہیں۔ پھر نبی ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی آپ ایک چرواہے کے پاس سے گزرے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک پیالہ لیا اس میں تھوڑا سا دودھ دودھ لیا۔ پھر میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے پی لیا حتیٰ کہ میں راضی ہو گیا۔

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پیٹ میں تھے، وہ بیان کرتی ہیں جب میں ہجرت کی غرض سے نکلی تو میں اپنی (مدت) پوری کر چکی تھی میں مدینہ منورہ آگئی وہاں میں نے قباء میں پڑاؤ کیا۔ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قباء میں جنم دیا پھر میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے اسے آپ کی گود میں رکھ دیا پھر نبی ﷺ نے ایک کھجور منگوائی۔ آپ نے اسے چبایا اپنا لعاب مبارک عبداللہ کے منہ میں ڈال دیا۔ اس کے پیٹ میں جانے والی سب سے پہلی غذا نبی ﷺ کا لعاب مبارک تھا پھر نبی ﷺ نے اس کھجور کے ذریعے اسے گھٹی دی پھر اس کے لیے دعا کی اور برکت کی دعا کی، یہ اسلام میں پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ تھا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی ﷺ کی جانب جب ہجرت کی تھی اس وقت وہ حمل کی حالت میں تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: اسلام

464 - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدَتْهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا، ثُمَّ تَفَلَّ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ، وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ تَابِعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسَهَّرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى

465 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ

میں پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ عبداللہ بن زبیر تھا۔ لوگ اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور لی۔ آپ نے اسے چبایا پھر اسے اس کے منہ میں داخل کر دیا تو اس کے پیٹ میں جانے والی سب سے پہلی غذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب رہی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوڑھے لگتے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو ان محسوس ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ اس نے پوچھا، ابوبکر: یہ کون صاحب ہیں، جو آپ کے آگے جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا یہ وہ صاحب ہیں جو میری راستے کی جانب رہنمائی کر رہے ہیں۔ سمجھنے والے نے یہ سمجھا کہ اس سے مراد راستہ ہے۔ جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد بھلائی کا راستہ تھا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے کوئی سوار آرہا تھا جو ان کے پاس پہنچنے والا تھا۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سوار ہمارے پاس پہنچنے والا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا آپ نے دعا کی اے اللہ! اسے گرا دے تو اس کے گھوڑے نے اسے گرا دیا۔ وہ پھر اٹھا اور پہنچنے لگا۔ اس شخص نے عرض کی اے اللہ کے

هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة رضي الله عنها، قالت: أول مولود ولد لي الإسلام عبد الله بن الزبير أتوا به النبي صلى الله عليه وسلم فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم ثمرة فلا أكها، ثم أدخلها في فيه، فأول ما دخل بطنه ريق النبي صلى الله عليه وسلم.

466 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّهِيدِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ، وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ، قَالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ؟ فَيَقُولُ: هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ، قَالَ: فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ، وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ، فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا، فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اضْرَعْهُ. فَضَرَعَهُ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَامَتْ مُحَبِّمٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مُرْنِي بِمَا شِئْتَ، قَالَ: فَقِفْ مَكَانَكَ، لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا. قَالَ: "فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلُحَةً لَهُ، فَلَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا، وَقَالُوا: ارْكَبَا أَمْنَيْنِ مُطَاعَيْنِ، فَرَكَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَخَفُوا دُونَهُمَا بِالسَّلَاحِ، فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ، فَإِنَّهُ لَيَحْدِثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، وَهُوَ فِي مَخْلٍ لِأَهْلِهِ، يَخْتَرِفُ لَهُمْ، فَعَجَلَ أَنْ يَضَعَ الذِّى يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا، فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ، فَسَبَّحَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ، فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: أَنَا يَا نَبِيُّ اللَّهِ، هَذِهِ دَارِي وَهَذَا بَابِي، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا، قَالَ: قَوْمًا عَلَى بَرَكَتِهِ اللَّهُ، فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ، وَقَدْ عَلِمْتُ يَهُودُ أَلِي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ، وَأَعْلَهُمْ وَابْنُ أَعْلِهِمْ، فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِي مَا لَيْسَ فِيَّ، فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللَّهِ

نبی ﷺ! آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو اور کسی بھی شخص کو ہم تک نہ پہنچنے دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں، دن کی ابتداء میں نبی ﷺ کے خلاف کوشش کرنے والا دن کے اختتام پر آپ کی حفاظت کرنے والا بن چکا تھا۔ نبی ﷺ نے ”حرہ“ کے ایک طرف پڑاؤ کیا پھر آپ نے انصار کو پیغام بھیجا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ان دونوں حضرات کو سلام کیا اور انہوں نے یہ درخواست کی آپ دونوں سوار ہو جائیں اور امن کی حالت میں، جبکہ آپ کی پیروی کی جا رہی ہو چلیں۔ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہوئے۔ انصار نے ان دونوں حضرات کے چاروں طرف ہتھیاروں کے ساتھ ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں یہ کہا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی آگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی آگئے ہیں۔ لوگ جھانک کر دیکھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کے نبی آگئے ہیں، اللہ کے نبی آگئے ہیں۔ نبی ﷺ چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے پاس آ کر ٹھہرے۔ نبی ﷺ ان کے گھر والوں کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے۔ اسی اثناء حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی آمد کے متعلق معلوم ہوا وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں موجود تھے اور وہاں سے کچھ کھجوریں چن رہے تھے۔ انہوں نے تیزی کے ساتھ ان کھجوروں کو وہاں سے چن لیا پھر وہ آئے ان

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ.
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا
مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيَلَكُمْ اتَّقُوا اللَّهَ. فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ. إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا.
وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقِّ. فَأَسْلِمُوا. قَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ.
قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَهَا ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ. قَالَ: فَأَتَى رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ. قَالُوا: ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا.
وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا. قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ
أَسْلَمَ. قَالُوا: حَاشَى اللَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ. قَالَ:
أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ. قَالُوا: حَاشَى اللَّهِ مَا كَانَ
لِيُسْلِمَ. قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ. قَالُوا:
حَاشَى اللَّهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ. قَالَ: يَا ابْنَ سَلَامٍ
اخْرُجْ عَلَيْهِمْ. فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ
اتَّقُوا اللَّهَ. فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. إِنَّكُمْ
لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ. وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقِّ. فَقَالُوا:
كَذَّبْتَ. فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

کی زوجہ ان کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے نبی ﷺ کا کلام سنا پھر واپس اپنی بیوی کے پاس گئے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا ہمارے رشتے داروں میں سب سے زیادہ قریبی گھر کس کا ہے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ! میرا یہ گھر ہے اور یہ میرا دروازہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم چلو اور ہمارے قیلوے کا انتظام کرو۔ انہوں نے عرض کی آپ دونوں حضرات اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ جب نبی ﷺ تشریف لے آئے تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آگئے۔ انہوں نے عرض کی میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ یہ بات یہود کے علم میں ہے کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ ان میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں اور ان میں سے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں۔ آپ انہیں بلائیں اور ان سے میرے بارے میں دریافت فرمائیں۔ اس کے قبل کہ انہیں اس بات کا معلوم ہو جائے کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں کیونکہ اگر انہیں اس بات کا علم ہو گیا کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں تو وہ میرے متعلق وہ باتیں کہیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں۔ نبی ﷺ نے انہیں بلایا وہ لوگ آئے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! تمہاری بربادی! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود

نہیں ہے تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں درحقیقت اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور میں تمہارے پاس حق کے ساتھ آیا ہوں تم لوگ اسلام قبول کرلو۔ انہوں نے جواب دیا ہمیں یہ بات نہیں معلوم۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کہی اور یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمائی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہارے درمیان عبداللہ بن سلام کی کیا حیثیت ہے۔ انہوں نے جواب دیا وہ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں ہمارے سب سے بڑے عالم ہیں اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو تمہاری کیا رائے ہوگی۔ انہوں نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے وہ اسلام قبول نہیں کر سکتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن سلام! ان کے پاس سامنے آؤ! وہ سامنے آئے۔ انہوں نے کہا اے یہودیوں کے گروہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور یہ حق کے ساتھ آئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باہر نکلوا دیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع میں ہجرت کرنے والوں کے لیے چار ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا لیکن انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین ہزار پانچ سو درہم دیے۔ حضرت

467 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا

هشام، عن ابن جريج، قال: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَرَضٌ لِّمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةُ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ، وَفَرَضٌ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةُ آلَافٍ

وَتَحْسَ مِائَةً، فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْهَاجِرِينَ فَلِمَ
نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ، فَقَالَ: "إِنَّمَا هَاجَرِيهِ
أَبَوَاهُ يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَتَنٍ هَاجَرِيهِ نَفْسِهِ"

468 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ
خَبَّابٍ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

469 - وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ
الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، قَالَ:
حَدَّثَنَا خَبَّابٌ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، وَوَجَبَ أَجْرُنَا
عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا،
مِنْهُمْ مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يَجِدْ
شَيْئًا نُكْفِنُهُ فِيهِ إِلَّا ثَمْرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا
رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، فَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ
رَأْسُهُ، فَأَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ
وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا یہ بھی مہاجرین میں شامل
ہیں۔ اب انہیں چار ہزار سے کم کیوں دے رہے ہیں۔
انہوں نے جواب دیا: اسے اس کے والدین نے ہجرت
کروائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ اس
شخص کی طرح نہیں ہو سکتا جس نے خود ہجرت کی ہو۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہے۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ ہمارا مقصد اللہ
تعالیٰ کی رضا کا حصول تھا۔ ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے
لازم ہو گیا۔ ہم میں سے بعض لوگ رخصت ہو چکے ہیں۔
انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ ان میں
سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔
جو غزوہ احد کے روز شہید ہوئے۔ ہمیں کوئی ایسی چیز نہیں
ملی جس میں ہم انہیں کفن دیتے۔ صرف ایک چادر تھی اگر
ہم اس سے ان کے سر کو ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو
جاتے اور اگر ہم اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تو
ان کا سر ظاہر ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت فرمائی
کہ ہم اس سے ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر
”اذخر“ (گھاس) رکھ دیں جبکہ ہم میں سے کچھ لوگ وہ

ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا ہے اور وہ اسے توڑ کر کھا رہے ہیں۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا:
کیا آپ کو معلوم ہے؟ میرے والد نے آپ کے والد سے
کیا کہا تھا؟ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:
میں نے جواب دیا: نہیں! تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا: میرے والد نے آپ کے والد سے کہا تھا،
اے ابو موسیٰ! کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ ہمارا نبی ﷺ
کے ساتھ اسلام قبول کرنا، آپ کے ساتھ ہجرت کرنا، آپ
کی معیت میں جہاد میں حصہ لینا اور آپ کی ہمراہی میں ہر
طرح کا عمل کرنا وہ ہمارے لیے ٹھنڈک کا سبب ہو اور
آپ کے بعد ہم نے جو بھی عمل کئے ان کا نتیجہ برابر ہو اور
ہمیں نجات مل جائے؟ تو تمہارے والد (حضرت ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے جواب دیا نہیں! اللہ تعالیٰ
کی قسم! ہم نے نبی ﷺ کے بعد بھی جہاد کیا ہے۔
نمازیں ادا کی ہیں، روزے رکھے ہیں، نیکی کے بہت سے
کام کیے ہیں، ہمارے ہاتھوں پر بہت سے لوگوں نے
اسلام قبول کیا ہے۔ ہمیں اس کے (اجر و ثواب) کی امید
ہے۔ میرے والد نے کہا لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے تو
اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں عمر کی جان
ہے۔ میری یہ خواہش ہے (پہلے اعمال) ہمارے لیے
ٹھنڈک کا سبب ہوں لیکن نبی ﷺ کے بعد ہم نے جو

470 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُشَيْرٍ، حَدَّثَنَا رُوْحٌ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي
أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: قَالَ لِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟
قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ: يَا أَبَا
مُوسَى، هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَجَرْتَنَا مَعَهُ، وَجِهَادُنَا مَعَهُ،
وَعَمَلُنَا كُلَّهُ مَعَهُ، بَرَدَلْنَا، وَأَنْ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ
بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ، كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقَالَ أَبِي:
لَا وَاللَّهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَيْنَا، وَصُمْنَا، وَعَمِلْنَا خَيْرًا
كَثِيرًا، وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّا
لَنَرْجُو ذَلِكَ، فَقَالَ أَبِي: لَكِنِّي أَنَا، وَالَّذِي نَفْسُ
عُمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لَوْ دِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَلْنَا، وَأَنْ كُلَّ شَيْءٍ
عَمِلْنَاهُ بَعْدَ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ،
فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِنْ أَبِي

عمل کئے ہیں۔ ہمیں ان سے برابری کی سطح پر (یعنی کسی ثواب یا عذاب کے بغیر) نجات مل جائے۔ (حضرت ابو بردہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ کے والد میرے والد سے بہتر تھے۔

ابو عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا جب ان سے یہ کہا گیا کہ انہوں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تھی تو وہ غصے میں آگئے اور بولے: میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ہم نے آپ کو آرام کرتے ہوئے پایا تو ہم اپنے گھر واپس چلے گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: تم جا کر دیکھ کر آؤ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کی بیعت کی پھر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے ہیں؟ اس کے بعد ہم تیزی سے چلتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب روانہ ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے حاضری دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی پھر میں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں

471 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، أَوْ بَلَخِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ، قَالَ: "وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا، فَرَجَعْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدْ اسْتَيْقَظَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ مُهْرُولٌ هَرْوَلَةٌ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ، فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ"

472 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ

بَنٍ مَسْلَمَةٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ
 أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يُحَدِّثُ
 قَالَ: ابْتِغَاءَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا، فَحَمَلَتْهُ
 مَعَهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَخَذَ عَلَيْنَا
 بِالرَّصَدِ، فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْشَتْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا
 حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ،
 فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ، قَالَ: فَفَرَشْتُ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَوَةً مَعِيَ، ثُمَّ
 اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَنْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ
 أَقْبَلَ فِي غَنِيمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي
 أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا
 لِفُلَانٍ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي غَنِيمَتِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ:
 نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ،
 فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنِيمِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الصَّرْعَ،
 قَالَ: فَخَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ
 عَلَيْهَا خِرْقَةٌ، قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ
 أَسْفَلُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيَتْ،
 ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِثْرِنَا"

نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے
 ہوئے سنا ہے: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت
 عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک پائیدان خریدا میں اسے
 اٹھا کر ان کے ساتھ چلا گیا، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان کرتے ہیں: حضرت عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں
 نے بتایا کہ ہمارے پیچھے جاسوس لگا دیئے گئے، ہم رات
 کے وقت نکلے رات بھر چلتے رہے دوسرے دن بھی چلتے
 رہے تو ہمارے سامنے ایک چٹان آئی ہم اس کے پاس
 آئے اس کا تھوڑا سایہ تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
 چادر بچھائی جو میرے پاس تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرما
 ہو گئے پھر میں نکلتا کہ آپ کے اطراف کے ماحول کا
 جائزہ لوں وہاں ایک چراواں موجود تھا جو اپنی بکریوں
 کے ساتھ آ رہا تھا وہ بھی چٹان کے سائے میں آنا چاہتا تھا۔
 میں نے اس سے پوچھا تم کس کے غلام ہو اے نوجوان!
 اس نے جواب دیا فلاں کا میں نے اس سے پوچھا: کیا
 تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا: جی
 ہاں! میں نے اسے پوچھا: کیا تم دودھ دودھ دو گے، اس نے
 جواب دیا جی ہاں! پھر اس نے پانی بکریوں میں سے ایک
 بکری پکڑی میں نے اس سے کہا: اس کے تھن صاف کر
 لینا، اس نے ایک برتن میں دودھ دو لیا۔ میرے پاس ایک
 برتن موجود تھا جس میں پانی تھا اس پر کپڑا رکھا ہوا تھا میں
 نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار کیا یہاں تک کہ جب
 اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں اسے لے کر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نوش فرما لیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا حتیٰ کہ میں راضی ہو گیا، پھر ہم لوگ وہاں سے روانہ ہو گئے، تعاقب کرنے والے ہمارے پیچھے تھے۔

قَالَ الْبَرَاءُ: فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ،
فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى،
فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا
بُنَيَّةُ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو ان کی صاحبزادی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لیٹی ہوئی تھی انھیں بخار تھا میں نے دیکھا، ان کے والد نے ان کے گال پر بوسہ دیا اور پوچھا: میری پیاری بیٹی کا کیا حال ہے۔

473 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي
عَبْلَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ
خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ
أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَغَلَفَهَا بِالْحِجَاءِ، وَالْكَتَمِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو مہندی لگاتا ہو یا دوسرا رنگ استعمال کرتا ہو یا خضاب لگاتا ہو۔

وَقَالَ: دُحِيمٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ
وَسَّاجٍ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
فَكَانَ أَسَنَ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَغَلَفَهَا بِالْحِجَاءِ
وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا

حضرت انس بن ملاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ میں سب سے زیادہ عمر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی جو مہندی اور کتَم لگایا کرتے تھے حتیٰ کہ ان کا رنگ انتہائی سرخ ہو چکا تھا۔

474- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ

يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ، فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عُمَرَ، هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةَ رَأَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ:

(البحر الوافر)

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبٍ بَدْرٍ ... مِنَ الشَّيْزَى
تُزَيْنُ بِالسَّنَامِ

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبٍ بَدْرٍ ... مِنَ
الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكَرَامِ
تُحْيِينَا السَّلَامَةَ أُمُّ بَكْرٍ ... وَهَلْ لِي بَعْدَ
قَوْمِي مِنْ سَلَامٍ

يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا ... وَكَيْفَ
حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامٍ

475- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَاطَأَ بَصْرَهُ رَأَاكَ، قَالَ: اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، اثْنَانِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنو کلب سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کی جس کا نام ام بکر تھا، جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے لیے جانے لگے تو انہوں نے اسے طلاق دے دی۔ اس کے ساتھ شاید اس کے چچا زاد نے شادی کر لی یہ وہ شاعر ہے جس نے کفار قریش کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ شعر کہے ہیں:

”اور کنویں والوں کی کیا حالت ہوگی بدر کے کنویں والوں کی وہ لوگ جنہیں کوہان سے آرائش دی گئی اور ان گڑھے والوں کی کیا حالت ہوگی بدر کے گڑھے والوں کی، جو گانے والی عورتوں شراب کے دلدادہ تھے، ام بکر ہمیں سلام کہتی ہے ہماری قوم کے بعد کیا ہمیں سلام آ سکتا ہے۔ رسول ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ہم زندہ ہوں گے ان بے جان ہڈیوں میں کیونکر جان آ سکتی ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں حاضر تھا میں نے اپنا سر اٹھایا تو ہم ان لوگوں کے قدموں کے نیچے تھے جن میں سے کوئی ایک نیچے کی جانب دیکھ لے تو ہمیں دیکھ لے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کوئی ایک نیچے کی جانب دیکھ لے تو ہمیں دیکھ لے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر خاموش رہو ہم ایسے دو افراد ہیں جن کے ساتھ تیسرا اللہ

تعالیٰ ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق عرض کی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا بُرا ہو ہجرت بہت بڑی چیز ہے، کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کی جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم انہیں ویسے کسی کو مدد کے طور پر دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم انہیں پانی پلانے کے لیے لے جاتے ہو تو دودھ دوہنے دیتے ہو، اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم سمندروں کے پار جو بھی عمل کرو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں کوئی چیز نہیں چھوڑے گا۔ (ہر عمل کا اجر دے گا)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی

مدینہ منورہ تشریف آوری

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے ہمارے ہاں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تھے، پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں آئے تھے۔

476 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الْهَجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

109- بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

477 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

قَالَ: أَنَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

476 - صحيح بخاری: 1384، سنن نسائی: 4164، صحيح ابن حبان: 3249، سنن الکبریٰ للبخاری: 17543، مسند ابویعلی: 1271

477 - صحيح بخاری: 3710، سنن الکبریٰ للنسائی: 11666، مسند ابویعلی: 1715، مسند الطیالسی: 704

478- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الدَّرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقَرِّئَانِ النَّاسَ، فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدُ وَعَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَارَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقْلَنُ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورٍ مِنَ الْبُفَصْلِ

479- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَوَعَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَى يَقُولُ:

كُلُّ أَمْرٍ مُصِيبٌ فِي أَهْلِهِ... وَالْمَوْتُ أَذَى

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے ہمارے ہاں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تھے یہ لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا کرتے تھے پھر حضرت بلال، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیں صحابہ کے ساتھ تشریف لائے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے اہل مدینہ کو اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا جتنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر وہ خوش تھے۔ بچیاں یہ کہہ رہی تھیں اللہ کے رسول تشریف لے آئے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس وقت مجھے ”سورة الاعلى“ یاد ہو چکی تھی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت بیمار ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں ان دونوں کے پاس آئی، میں نے پوچھا: ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال! آپ کا کیا حال ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بخار ہوتا تھا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

”ہر شخص اپنے گھر میں ہوتا ہے لیکن موت اس کے

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَرُّ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرَكُنْ يَوْمًا مِيَاةَ فَجَنَّةٍ... وَهَلْ يَبْدُونَنِي شَامَةً وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ، أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

480 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ، أَخْبَرَهُ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ: بِشْرُ بْنُ شَعِيبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ، أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جوتے کے تسمے سے زیادہ نزدیک ہوتی ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بخار کا جوش کم ہوتا تھا تو وہ بلند آواز میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

”اے کاش میں اس وادی میں رات گزاروں جب میرے آس پاس اذخر اور جلیل ہوں اور کیا میں کبھی ”جحفۃ“ کے چشموں کا پانی پی سکوں گا اور کیا شامہ اور طفیل میرے مقابل آسکیں گے۔“

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے نزدیک مدینہ کو بھی اتنا ہی محبوب کر دے جتنا مکہ ہے بلکہ اس سے زیادہ محبوب کر دے اور اس کو صحت بخش بنادے اور ہمارے لیے اس کے صاع اور مد میں برکت دیدے اور اس کے بخار کو یہاں سے منتقل کر دے اسے ”جحفۃ“ منتقل کر دے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن عدی نے انہیں بتایا میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد کہا: اے ابعد! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں ان لوگوں میں سے ایک تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ
وَلِرَسُولِهِ، وَأَمِنَ بِمَا بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ، وَنِلْتُ صَهْرَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ
مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابِعَهُ
إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ

481 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ

وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ
عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمَنَى، فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا
عُمَرُ فَوْجَدَنِي، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ
وَعَوَاءَهُمْ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمَهِّلَ حَتَّى تَقْدَمَ
الْمَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَالسَّلَامَةِ،
وَتَخْلُصُ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي
رَأْيِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: لَا أَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ
بِالْمَدِينَةِ

482 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ
خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ، أَمْرَأَةً
مِنْ نِسَائِهِمْ، بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جس چیز کے ساتھ مبعوث کیے گئے تھے اس پر ایمان
لائے پھر میں نے دو بار ہجرت کی۔ مجھے نبی ﷺ کی
دامادی کا شرف حاصل ہوا میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ
پر بیعت کی، اللہ کی قسم! میں نے آپ کی کبھی نافرمانی نہیں
کی۔ آپ کو کوئی دھوکہ نہیں دیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے
آپ ﷺ کو وفات دی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اپنے گھر واپس جا رہے تھے اس وقت منیٰ میں موجود تھے
یہ اس آخری حج کی بات ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کیا تھا۔ انہوں نے مجھے پایا تو بتایا: میں نے عرض
کی، اے امیر المؤمنین! حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ
اکٹھے ہوتے ہیں، میرا یہ خیال ہے، آپ اپنے خطبے کو موخر
کرتے اور مدینہ تشریف لے آتے وہ ہجرت کی جگہ ہے،
سنت کی جگہ ہے، سلامتی کی جگہ ہے۔ وہاں سمجھدار معزز اور
عقل مند لوگ رہتے ہیں۔ آپ ان کے سامنے یہ خطبہ
دیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں وہاں
پہنچ کر سب سے پہلے یہ خطبہ دوں گا۔

ام العلاء بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی ﷺ کے
دست مبارک پر اسلام قبول کیا ہے۔ حضرت عثمان بن
مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں ان کے گھر کی
رہائش آئی۔ جو انصار نے مہاجرین کے متعلق قرعہ اندازی

وَسَلَّمَ. أَخْبَرْتُهُ: أَنَّ عُمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى، حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَاشْتَكَى عُمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ، وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ. قَالَتْ: قُلْتُ: لَا أُحْدِثُ، يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ؟ قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهُ الْيَقِينُ، وَاللَّهُ إِلَيَّ لِأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَمَا أُحْدِثُ وَاللَّهُ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَا أُزِي أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ: فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ، فَمِنَّمَا وَفَرِيْتُ لِعُمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ذَلِكَ عَمَلُهُ

کی تھی۔ سیدہ ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں علیل ہو گئے، میں ان کی تیمارداری کرتی رہی۔ جب وہ وصال فرما گئے تو میں نے انہیں کفن دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے انہیں کہا: اے ابوالسائب! میں آپ کے متعلق یہ گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت عطا کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہیں اس بات کا کیسے علم ہوا کہ اللہ نے اسے عزت دی ہے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: مجھے کیسے علم ہونا ہے؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اور کون ایسا ہو سکتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کے پاس یقین آ گیا تھا، اللہ کی قسم! مجھے اس کے متعلق خیر کی امید ہے اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں مجھے بھی نہیں معلوم اللہ کی قسم! کہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! اس کے بعد اب میں کسی بھی شخص کو نیک قرار نہیں دوں گی۔ وہ خاتون بیان کرتی ہے اس بات سے مجھے بہت غم ہوا، میں سو گئی مجھے خواب میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک چشمہ نظر آیا جو بہہ رہا تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کا عمل ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: ”یوم بعاث“ ایک ایسا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

483 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا
قَدَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ، وَقَدْ افْتَرَقَ مَلَاؤُهُمْ، وَقَتِلَتْ سَرَائِلُهُمْ،
فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ

484 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرِ أَوْ أَضْحَى، وَعِنْدَهَا
فَتَيَاتَانِ تُغَتِّيَانِ بِمَا تَقَافَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ
بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ؟
مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
دَعُوهَا يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَإِنَّ عِيدَنَا
هَذَا الْيَوْمَ

485 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ،
ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، حَدَّثَنَا أَبُو
السَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضُّبَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي
أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، نَزَلَ
فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ، قَالَ: فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ

کے لیے سبب بنایا نبی ﷺ جب جب مدینہ منورہ
تشریف لائے تو ان کے گروہ تتر بتر ہو چکے تھے ان کے
سردار مارے جا چکے تھے یہ ان لوگوں کے اسلام میں
داخل ہونے کا سبب بن گیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ہاں
تشریف لائے، نبی ﷺ ان کے ہاں رونق افروز
تھے یہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن کی بات ہے۔ ان
کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گانا گا رہی تھیں اور یہ
جنگ بُعَاث کے دن کے متعلق فخر یہ اشعار تھے۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: شیطانی
آلات؟ انہوں نے یہ بات دو بار کہی تو نبی ﷺ نے
فرمایا: ابو بکر انہیں کرنے دو ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور
آج ہماری عید ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے آپ
نے مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں بنو عمرو بن عوف کے
محلے میں قیام فرمایا آپ ﷺ وہاں چودہ روز قیام فرما
رہے پھر آپ ﷺ نے بنو نجار کی جانب پیغام بھیجا وہ
لوگ آئے انہوں نے اپنی تلواریں گردنوں میں لٹکائی ہوئی
تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
مجھے خوب یاد ہے، نبی ﷺ سواری پر سوار تھے۔

484 - صحیح بخاری: 944، صحیح ابن حبان: 5868، سنن الکبریٰ للنسائی: 13305، معجم الکبیر للطبرانی: 285

485 - سنن ابوداؤد: 453، صحیح ابن حبان: 2328، سنن الکبریٰ للنسائی: 781، مسند ابویعلیٰ: 4180، مسند الطیالسی: 2085

أَرْسَلَ إِلَى مَلَائِكَةِ النَّجَّارِ، قَالَ: فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي
 سُيُوفِهِمْ، قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَدَفَهُ،
 وَمَلَائِكَةُ النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفَتَاءِ أَبِي
 أَيُّوبَ، قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ،
 وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ
 بِنِجْنِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَائِكَةِ النَّجَّارِ
 فَجَاءُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ
 هَذَا فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ،
 قَالَ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ، كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ
 الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَتْ فِيهِ خَرْبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ،
 فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ
 الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخَرْبِ فَسُوِيَتْ،
 وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، قَالَ: فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ
 الْمَسْجِدِ، قَالَ: وَجَعَلُوا عِصَادَتِيهِ حِجَارَةً، قَالَ:
 قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَلِكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَزْجِرُونَ،
 وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ،
 يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ،
 فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے
 حاضر تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ ﷺ کے آس پاس
 حاضر تھے حتیٰ کہ نبی ﷺ حضرت ابو ایوب رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے آئے۔ راوی بیان کرتے
 ہیں، نبی ﷺ کو نماز کا وقت جہاں بھی ہوتا تھا وہیں نماز
 ادا کر لیتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ بکریوں کے بازو
 میں بھی نماز ادا کر لیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر
 نبی ﷺ نے وہاں مسجد تعمیر کرنے کا حکم فرمایا
 آپ ﷺ نے بنو نجار کے لوگوں کو بلایا وہ لوگ حاضر
 ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو نجار! مجھ سے اس
 باغ کی قیمت لے لو۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم
 اس کی قیمت اللہ سے لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:
 یہاں وہ ہوگا جو میں کہوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہاں
 کچھ مشرکین کی قبریں تھیں کچھ کھنڈر تھے اور کچھ باغات
 تھے۔ نبی ﷺ کے حکم کے مطابق مشرکین کی قبریں برابر
 کر دی گئیں۔ کھنڈرات کو برابر کر دیا گیا، کھجوروں کو کاٹ
 دیا گیا اور ان کھجوروں کو مسجد کے قبلہ کی سمت قطار میں لگا
 دیا گیا۔ اس مسجد کے دونوں دروازوں پر پتھر رکھ دیے
 گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں، لوگ پتھر منتقل کر رہے تھے
 اور لوگ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔ نبی ﷺ بھی ان کے
 ساتھ رجز پڑھ رہے تھے:

”اے اللہ بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے تو

انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔“

110- بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ

بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

486 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ، حَدَّثَنَا

حَاتِمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَسْأَلُ الشَّائِبَ ابْنَ

أُخْتِ النَّبِيِّ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ:

سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ

الضَّدْرِ

حج کرنے کے بعد

مکہ میں قیام

حضرت مر عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے السائب

سے پوچھا آپ نے مکہ میں رہائش کے متعلق کیا سنا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت العلاء بن حضرمی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مہاجر شخص طوافِ صدر

کے بعد تین روز تک یہاں رہ سکتا ہے۔

111- بَابُ التَّارِيخِ مِنْ

أَيَّنَ أَرْخُوا التَّارِيخَ

487 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ، مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ

488 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ،

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الشَّفْرِ عَلَى

الْأُولَى تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ

تاریخ کا بیان، لوگوں نے تاریخ کی

ابتداء کہاں سے کی؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں: لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تاریخ کی ابتداء

نہیں کی انہوں نے مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف

آوری سے اس کی ابتداء کی۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

کرتی ہیں پہلے نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ پھر جب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار رکعت فرض ہو گئی اور

سفر کی نماز پہلی حالت میں باقی رہی۔

486- جامع ترمذی: 949، سنن دارمی: 1511، صحیح ابن حبان: 3906، سنن الکبریٰ للبیہقی: 5237، معجم الکبیر للطبرانی: 170

487- مستدرک للحاکم: 4285، معجم الکبیر للطبرانی: 5910

488- صحیح مسلم: 685، مؤطا امام مالک: 335، صحیح ابن حبان: 2736، معجم الکبیر للطبرانی: 6676، مسند الطیالسی: 1535

112- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْضِ

لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ

وَمَرُئِيَّتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

489 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ
أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْهَوْتِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
بَلِّغْ بِي مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي
إِلَّا ابْنَتُهُ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشُلْهُنِي مَالِي؟ قَالَ:
لَا، قَالَ: فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ يَا
سَعْدُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذَرِيَّتَكَ
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ
النَّاسَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةٌ تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ
إِلَّا أَجَرَكَ اللَّهُ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةَ تَجْعَلَهَا فِي فِي
أَمْرَأَتِكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلِّفُ بَعْدَ
أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلِّفَ، فَتَعْمَلْ عَمَلًا
تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَرَدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً
وَلَعَلَّكَ تُخَلِّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ
آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا
تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا! اے اللہ! میرے

صحابہ کی ہجرت کو برقرار رکھ اور آپ کا

اس شخص کے متعلق صدقے کا اظہار

جو مکہ میں فوت ہو گیا ہو

عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے
ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے
حجۃ الوداع کا موقع تھا میں بیمار ہو چکا تھا اور قریب المرگ
ہو چکا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!
میری بیماری جتنی ہو چکی ہے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔
میری پاس بہت سا مال ہے میری وارث صرف میری بیٹی
ہوگی۔ کیا میں اپنا وہ تہائی مال صدقہ کر دوں، آپ نے
فرمایا، نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف مال صدقہ کر دوں۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ایک تہائی کرو، اے سعد! ویسے
ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اپنی اولاد کو خوش حال چھوڑ کر
جاؤ یہ اس سے زیادہ بہتر ہے، کہ تم انہیں مفلس چھوڑ کر جاؤ
اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے
جس کے ذریعے اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہو تو اللہ تعالیٰ
اس کا اجر دے گا حتیٰ کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالو
گے اس کا بھی اجر ملے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پیچھے نہیں رہو گے تم جو عمل کرو گے
جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا چاہتے ہو گے تو اس کے نتیجے

خَوْلَةً. يَزِيْلُهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ تُؤْتَى بِمَكَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، وَمُوسَى، عَنْ
إِبْرَاهِيْمَ، أَنْ تَذَرَوْرَثَكَ

میں تمہاری قدر و منزلت میں اضافہ ہوگا۔ تمہارے ذریعے
بہت سے لوگ نفع حاصل کریں گے اور دوسرے بہت سے
لوگ نقصان اٹھائیں گے پھر آپ ﷺ نے دعا کی
اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو باقی رکھ اور انہیں
ایڑھیوں کے بل پیچھے نہ لوٹانا لیکن سعد بن خولہ پر افسوس
ہے۔ (راوی کہتے ہیں) نبی ﷺ نے اس بات پر
صدے کا اظہار فرمایا کیونکہ ان کی وفات مکہ میں ہوئی
تھی۔

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان
بھائی چارہ کیسے قائم کیا؟

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں: نبی ﷺ نے میرے اور حضرت سعد بن
ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا
جب ہم مدینہ منورہ آئے تھے۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حضرت سلمان
فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ
تشریف لائے، نبی ﷺ نے انہیں اور حضرت سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو بھائی بنا دیا۔ حضرت سعد نے اپنا نصف مال
اور نصف گھران کے سامنے پیش کیا، حضرت عبدالرحمن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ

113- بَابُ: كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: آخَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ
الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ. وَقَالَ أَبُو جَحِيْفَةَ:
آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ
وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

490 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،
قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ فَأَخَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ
الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ
أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي

أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلْنِي عَلَى السُّوقِ، فَرَجَّحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضُرٌّ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيِمٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَمَا سُنِّتَ فِيهَا؟ فَقَالَ: وَزَنَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ

کے مال میں آپ کو برکت دے آپ بازار کی جانب میری رہنمائی کریں۔ انہوں نے وہاں سے کچھ پنیر اور گھی خریدا کچھ دن بعد نبی ﷺ نے ان پر زر و نشان دیکھا تو دریافت فرمایا: اے عبدالرحمن! یہ کس سبب سے ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے اسے مہر دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری قربان کرو۔

114-بَابُ

بلا عنوان

491 - حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ، بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَأَيْلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ أَنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: ذَلِكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، قَالَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَخْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحَوْتِ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کچھ چیزوں کے متعلق عرض کی: انہوں نے عرض کی: میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق معلوم کروں گا جن کا علم کسی نبی کو ہی ہو سکتا ہے۔ قیامت کے سب سے پہلی علامت کیا ہے؟ اہل جنت سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے؟ اور بچہ ماں کے ساتھ یا باپ کے ساتھ کس سبب سے مشابہت اختیار کرتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ان چیزوں کے متعلق ابھی جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا: فرشتوں میں سے ان کو تو یہودی دشمن سمجھتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کی سب سے پہلی علامت وہ آگ ہوگی جو لوگوں کو

الْمَرْأَةُ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ: إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهَتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي، قَبْلَ
أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا،
وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ
فَقَالُوا: مِثْلَ ذَلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ:
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ،
قَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَتَنْقُصُوهُ، قَالَ: هَذَا
كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مشرق کی جانب سے اکٹھا کر کے مغرب کی جانب لے
جائے گی اور اہل جنت جو چیز سب سے پہلے کھائیں گے
وہ مچھلی کے جگر کا زائد حصہ ہوگا اور جہاں تک بچے کا تعلق
ہے تو اگر مرد کا نطفہ عورت کے نطفے پر غالب آجائے تو بچہ
باپ کے مشابہہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا نطفہ مرد کے نطفے
پر غالب آجائے تو بچہ ماں کے مشابہہ ہوتا ہے تو انہوں
نے کہا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، پھر انہوں
نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! یہودی الزام لگانے
والے لوگ ہیں انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا معلوم
ہونے سے قبل آپ ان سے میرے متعلق دریافت
فرمائیں۔ یہودی آئے نبی ﷺ نے دریافت فرمایا:
تمہارے درمیان عبد اللہ بن سلام کا کیا مقام ہے؟ انہوں
نے جواب دیا: وہ ہمارے سب سے بہتر شخص ہیں اور سب
سے بہتر شخص کے صاحبزادے ہیں۔ وہ ہم میں سب سے
زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اور سب سے زیادہ فضیلت والے
شخص کے صاحبزادے ہیں۔ نبی ﷺ نے دریافت
فرمایا: اگر عبد اللہ بن سلام اسلام قبول کر لیں تو تمہاری کیا
رائے ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ انہیں اس سے
بچائے، نبی ﷺ نے اپنا سوال دہرایا تو انہوں نے یہی
جواب دیا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کر ان
کے سامنے آئے اور بولے: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے
رسول ہیں۔ یہوں بولے: یہ ہمارے سب سے برے

شخص ہیں اور سب سے برے شخص کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے اسی بات کا خدشہ تھا۔

ابومنہال بیان کرتے ہیں، میرے کاروباری شریک نے بازار میں کچھ درہم ادھار فروخت کئے تو میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے انہیں بازار میں فروخت کیا ہے اور کسی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ ابومنہال کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: جب نبی ﷺ (مدینہ منورہ) تشریف لائے تھے تو ہم اس طرح کی خرید و فروخت کر لیتے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا اس طرح کے نقد لین دین میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ادھار کرنا درست نہیں ہے۔ (حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق معلوم کر سکتے ہو۔ کیونکہ وہ بڑے تاجر تھے، میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ سفیان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب نبی ﷺ ہمارے ہاں، مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اس طرح کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں ہم حج تک ادھار کر لیا کرتے تھے۔

492 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمْعٍ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ الْمُطْعِمِ، قَالَ: بَاعَ شَرِيكِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِئَةً، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَيْضًا هَذَا؛ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَقَدْ بَعَثَهَا فِي السُّوقِ، فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ، فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَّبَاعُ هَذَا الْبَيْعِ، فَقَالَ: مَا كَانَ يَدًا بَيْدٍ، فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَمَا كَانَ نَسِئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَى زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَاسْأَلَهُ، فَإِنَّهُ كَانَ أَكْثَرَنَا تِجَارَةً، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ فَقَالَ: مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَّبَاعُ، وَقَالَ: نَسِئَةٌ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ

115- بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ هَاكُوا صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ: (هَذَا) (الأعراف: 156): تَبْنَاهَا هَانِدٌ تَائِبٌ

493- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ آمَنَ بِي عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَأَمَنَ بِي الْيَهُودُ

494- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ الْغَدَّالِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أَنْاسُ مِنَ الْيَهُودِ يُعْظُمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ، فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

495- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالُوا: هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر یہودیوں کی آپ کی خدمت میں حاضری "ہدنا" تو بہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: یہود سے تعلق رکھنے والے دس افراد اگر مجھ پر ایمان لے آئیں تو تمام یہودی مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے یہودی عاشورہ کے دن کی بہت تعظیم کرتے تھے اور اس دن روزہ رکھا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کو فرعون کے خلاف کامیابی عطا کی تھی۔ ہم اس

دن کی تعظیم کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔
نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے مقابلے میں ہم حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں۔ (راوی کہتے ہیں)
آپ نے اس دن روزہ رکھنے کی ہدایت کی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ بال سیدھے لے جایا کرتے تھے
جبکہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب بھی بال
پیچھے کی جانب سیدھے لے جایا کرتے تھے۔ نبی ﷺ
کو جس معاملے میں کوئی حکم نہ ملا ہو آپ اس میں اہل
کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے۔ بعد میں
نبی ﷺ نے بھی مانگ نکالنا شروع کر دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: اہل کتاب نے اپنی کتاب کو مختلف حصوں میں تقسیم
کر دیا ہے اور اس کے کچھ حصوں پر ایمان رکھتے ہیں
اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، ان
کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تھا: ترجمہ کنزالایمان:
جنہوں نے کلام الہی کو جگے بوٹی کر لیا (پ ۱۱۱) الحجر
(آیت ۹۱)

وَبَنِي إِسْرَٰئِيلَ عَلَىٰ فِرْعَوْنَ، وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا
لَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ
أَوْلَىٰ بِمُوسَىٰ مِنْكُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ

496 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ
يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَسِيلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ
رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسِيلُونَ
رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ
بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسَهُ

497 - حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "هُمُ أَهْلُ
الْكِتَابِ جَزَّؤُهُ أَجْزَاءً فَأَمَّنُوا بِبَعْضِهِ، وَكَفَرُوا
بِبَعْضِهِ، يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: (الَّذِينَ جَعَلُوا
الْقُرْآنَ عِضِينَ) (الحجر: 91)

۱۱۶- بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ

الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

498 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ،

حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ، قَالَ: أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ، عَنْ

سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مِنْ

رَبِّ إِلَى رَبِّ

499 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ

سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمَزَ

500 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ

الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: فَتَرَهُ

بَيْنَ عَيْسَى، وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ،

بِسِتِّ مِائَةِ سَنَةٍ

حضرت سلمان فارسی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں: وہ یکے بعد دیگرے دس سے زائد آقاؤں کے غلام

رہے ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں: میں ”رام ہرمز“ کا رہنے والا ہوں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کی درمیانی

مدت جس میں کوئی نبی تشریف نہیں لایا، چھ سو سال ہے۔



امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

مسلم بن حجاج جو امام مسلم کے نام سے معروف ہیں، محدثین کرام میں جو بلند پایہ رکھتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ علمائے اسلام کا اگرچہ فیصلہ ہے کہ قرآن مجید کے بعد پہلا مرتبہ صحیح بخاری شریف کا ہے اور پھر صحیح مسلم شریف کا، جس سے صحیح مسلم کے جامع حضرت امام مسلم کی عظمت کا کافی اندازہ ہو جاتا ہے لیکن بعض علما کا خیال یہ بھی ہے کہ صحیح مسلم شریف کا درجہ اگر صحیح بخاری شریف سے بلند نہیں تو مساوی ضرور ہے کیونکہ صحیح مسلم شریف کی احادیث کافی تحقیقات کے بعد جمع کی گئی ہیں اور بعض اعتبارات سے تحقیقات میں حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ امام بخاری سے بڑھا ہوا ہے۔ بہر نوع حضرت امام مسلم کا پایہ محدثین کرام میں اس قدر بلند ہے کہ اس درجہ پر امام بخاری کے سوا کوئی دوسرا محدث نہیں پہنچا اور ان کی کتاب صحیح مسلم شریف اس قدر بلند پایہ کتاب ہے کہ صحیح بخاری کے سوا کوئی کتاب اس کے سامنے نہیں رکھی جاسکتی۔ خاندان اور سلسلہ نسب، پیدائش

حضرت امام مسلم کا پورا نام ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن دردین تھا۔ ابوالحسین آپ کی کنیت تھی اور عساکر الدین لقب تھا۔ قبیلہ بنو قشیر سے آپ تعلق رکھتے تھے جو عرب کا ایک مشہور خاندان تھا اور خراسان کا مشہور شہر نیشاپور آپ کا وطن تھا۔ حضرت امام مسلم 203ھ یا 206ھ میں باختلاف اقوال پیدا ہوئے لیکن اکثر علما اور مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ آپ کا سن ولادت 206ھ زیادہ معتبر ہے۔

تعلیم و تربیت

حضرت امام مسلم نے والدین کی نگرانی میں بہترین تربیت حاصل کی اور اس پاکیزہ تربیت ہی کا یہ اثر تھا کہ ابتدائے عمر سے آخری سانس تک آپ نے پرہیزگاری اور دینداری کی زندگی بسر کی، کبھی کسی کو اپنی زبان سے برا نہ کہا یہاں تک کہ کسی کی غیبت نہیں کی اور نہ کسی کو اپنے ہاتھ سے مارا پیٹا۔ ابتدائی تعلیم آپ نے نیشاپور میں حاصل کی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی ذکاوت و ذہانت اور قوت حافظہ عطا کی تھی کہ بہت تھوڑے عرصہ میں آپ نے رکی علوم و فنون کو حاصل کر لیا اور پھر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و تحصیل کی جانب توجہ کی۔

شیوخ و تلامذہ

جن سے آپ نے سماعت کی: یحییٰ بن یحییٰ النعمانی نیشاپوری، اور قتیبہ بن سعید، محمد بن عبد الوہاب الفراء، اسحاق بن راہویہ، محمد بن مہران الحمالی، ابراہیم بن موسیٰ الفراء، علی بن الجعد، احمد بن حنبل، عبید اللہ القواریری، خلف بن ہشام،

سرخ بن یونس، عبد اللہ بن مسلمہ القصبی، ابو الریح الزہرائی، عبید اللہ بن معاذ بن معاذ، احمد بن یونس و ابراہیم بن المنذر و ابو مصعب الزہری وغیرہم۔

کثیر شخصیات نے آپ سے روایت کی ہے: الترمذی ابو الفضل احمد بن سلمہ، ابراہیم بن ابی طالب، شیخہ محمد بن عبد الوہاب الفراء، ابن خزیمہ، ابو حاتم رازی، ابراہیم بن محمد بن سفیان، ابو عوانہ الاسفرائینی، ابو حامد الاعمشی وغیرہ۔

تصانیف

امام مسلم کی سب سے مشہور و معروف اور مقبول عام تصنیف تو یہی صحیح مسلم ہی ہے لیکن اس کے علاوہ امام مسلم رحم نے اور بھی کافی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں چند تصانیف یہ ہیں:

المسند الکبیر علی الرجال	الاسماء والکنی	کتاب الجامع علی الابواب
الجامع الکبیر	کتاب السیر	کتاب علل
کتاب الوجدان	کتاب الاقران	کتاب المشائخ ثوری
کتاب سوالات امام احمد بن حنبل	کتاب حدیث عمرو بن شعیب	کتاب مشائخ مالک
کتاب مشائخ ثوری	کتاب مشائخ شعبہ	کتاب اولاد صحابہ
کتاب اوہام المحدثین	کتاب رواہ الثامین	کتاب رواۃ الاعتبار
کتاب الخضر میں		

امام مسلم نے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ اپنی صحیح میں صرف وہ حدیث بیان کریں گے جس کو کم از کم دو ثقہ تابعین نے دو صحابیوں سے روایت کیا ہو اور یہی شرط تمام طبقات تابعین و تبع تابعین میں ملحوظ رکھی ہے یہاں تک کہ سلسلہ اسناد ان (مسلم) تک ختم ہو۔ دوسرے یہ کہ راویوں کے اوصاف میں صرف عدالت پر ہی اکتفاء نہیں کرتے بلکہ شرائط شہادت کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔

امام مسلم کی خداداد صلاحیتوں نے خود امام مسلم کے اساتذہ اکرام کو بھی ان کا اس قدر گرویدہ بنالیا تھا کہ اسحاق بن راہویہ جیسے امام فن بھی پکاراٹھے کہ کہ لن نعدم الخیر ما ابقاک الله للمسلمین یعنی جب تک اللہ تعالیٰ آپ رحم کو مسلمانوں کے لیے زندہ رکھے گا، بھلائی ہمارے ہاتھ سے نہیں جانے پائے گی۔ (مقدمہ فتح الملہم)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے تین لاکھ احادیث نبویہ میں منتخب کر کے یہ کتاب صحیح مسلم تیار کی ہے۔

وفات

حضرت امام نووی شارح صحیح مسلم لکھتے ہیں کہ حضرت امام مسلم 206ھ میں پیدا ہوئے، 55 سال کی عمر پائی اور

24 رجب 261ھ کو اتوار کے دن شام کے وقت وفات پائی اور نیشاپور میں دفن ہوئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب الایمان

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: بِعَوْنِ اللَّهِ نَبْتُهُ، وَإِيَّاهُ نَسْتَكْفِي، وَمَا تَوْفِيقُنَا إِلَّا بِاللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ

1 - حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كُثَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدْرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبُدُ الْجَهَنِيِّ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَيْرِيُّ حَاجَّيْنِ - أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ - فَقُلْنَا: لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدْرِ، فَوَفَّقَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ، فَاسْتَفْتَانَا وَأَنَا وَصَاحِبِي أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ، وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قَبْلَنَا نَاسٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ، وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ، وَأَتَمَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ لَا قَدَرَ، وَأَنَّ الْأَمْرَ أَنْفٌ، قَالَ: فَإِذَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب الایمان

امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اب ہم اللہ کی مدد کے سہارے ابتداء کرتے ہیں، وہ ہمارے لیے کافی ہے اور ہمیں اللہ کی عطا کردہ توفیق حاصل ہے۔

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں، بصرہ میں رہنے والے معبد جہنی نامی شخص نے سب سے پہلے تقدیر کا انکار کیا۔ ایک دفعہ میں اور حمید بن عبدالرحمن حمیری، حض عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو ہم نے یہ طے کیا کہ اگر ہماری کسی صحابی رسول سے ملاقات ہوئی، تو ہم ان سے تقدیر کے منکرین کے متعلق معلوم کریں گے۔ اتفاقاً ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی گمان تھا کہ میرے ساتھی کی یہ خواہش ہوگی کہ بات چیت کی ابتداء میں کروں اس لیے میں نے گفتگو کی ابتداء کرتے ہوئے کہا اے ابو عبدالرحمن! (عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمارے ہاں ایک ایسا فرقہ پیدا ہوا ہے جس کے افراد قرآن پڑھتے ہیں، علمی مباحث پر کلام کرتے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کی کچھ تعریف کی اور پھر انہیں بتایا، وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے، دنیا کا نظام از خود چل رہا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم ان لوگوں سے ملو، تو انہیں بتادینا میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی وہ مجھ سے

لَقِيتُ أُولَئِكَ فَأَخْبِرُهُمْ أُنِّي بَرِيٌّ مِنْهُمْ، وَأَنْتُمْ
 بُرَاءٌ مِنِّي، وَالَّذِي يَخْلُفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ
 أَحَدَهُمْ مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا، فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ
 مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ
 بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ
 شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا
 يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى
 جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ
 رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ،
 وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِسْلَامُ أَنْ
 تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ
 الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ
 اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ:
 فَحَبَّبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ
 الْإِيمَانِ، قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ،
 وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ
 خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ
 الْإِحْسَانِ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ
 لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ
 السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ
 السَّائِلِ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا، قَالَ: أَنْ

کوئی تعلق رکھتے ہیں، اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا: اگر ان لوگوں میں
 سے کسی ایک کے پاس ”احد“ پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ
 اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو
 اس وقت تک قبول نہ فرمائے گا جب تک وہ شخص تقدیر پر
 ایمان نہ لائے۔ مجھے میرے والد حضرت عمر بن خطاب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث سنائی ہے: ”ایک دفعہ ہم
 بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے، اسی اثناء ایک شخص
 وہاں آیا اس نے انتہائی سفید کپڑے پہن رکھے تھے اس
 کے بال انتہائی سیاہ تھے یعنی اس کے وجود پر سفر سے آنے
 کا کوئی علامت موجود نہیں تھی۔ ہم میں سے کوئی بھی اس
 سے واقف نہیں تھا۔ وہ شخص آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ
 گیا اس نے اپنے دونوں گھٹنوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں
 مبارک کے ساتھ ملایا اور عرض کی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے
 اسلام کے متعلق بتائیں؟“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:
 اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا
 کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں، تم نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا
 کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو، تو حج
 کرلو۔ اس شخص نے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ
 فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایمان کے متعلق بتائیں؟
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں،
 اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر
 ایمان لاؤ اور تم تقدیر پر ایمان لاؤ خواہ وہ اچھی ہو یا بری۔

صحیح مسلم

اس شخص نے عرض کی، آپ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ ﷺ مجھے احسان کے متعلق بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو بہر حال وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے عرض کی آپ ﷺ مجھے قیامت کی علامات کے متعلق بتادیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے متعلق مسؤل کا علم سائل سے زیادہ نہیں ہے، اس شخص نے عرض کی پھر آپ ﷺ مجھے قیامت کے (وقت) کے متعلق بتادیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کنیز اپنے آقا کو پیدا کرے گی اور برہنہ پاؤں، برہنہ تن، غریب، بکریوں کے چرواہے ایک دوسرے کے مقابلے میں عمارات قائم کرنے لگیں گے۔ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا، کچھ دیر بعد نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا تمہیں علم ہے کہ یہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

تَلَدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوُلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عَمْرُؤُ اتَّذِرِي مِنَ السَّائِلِ؛ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ

ایک روایت کے شروع میں یہ الفاظ ہیں۔ جب معبد جہنی نے تقدیر کے متعلق اپنے نظریات کا پرچار شروع کیا تو ہم نے ان کا انکار کیا پھر میں اور حمید بن عبد الرحمن حمیری جج کے لیے روانہ ہوئے۔ اس کے بعد وہی سابقہ حدیث ہے، تاہم اس کے بعض الفاظ میں اختلاف ہے۔

2 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ، وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطْرِ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْنَرٍ، قَالَ: لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبُدٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي شَأْنِ الْقَدْرِ أَنْكَرْنَا ذَلِكَ، قَالَ: فَحَجَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَيْرِيُّ حُجَّةً.

وَسَأَلُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَهَمَيْسٍ
وَإِسْنَادِهِ، وَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَنَقْصَانٍ أُخْرِفَ.

3 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ،
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ،
وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ، فَذَكَرْنَا الْقَدْرَ، وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ، فَاقْتَصَّ
الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيهِ شَيْءٌ مِنْ
زِيَادَةٍ وَقَدْ نَقَصَ مِنْهُ شَيْئًا.

4 - وَحَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

5 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ
بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُليَّةَ، قَالَ زُهَيْرُ:
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ،
عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
بَارِزًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ،
وَكِتَابِهِ، وَلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ.
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ:

ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن یعمر اور حمید بن
عبدالرحمن دونوں بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہماری ملاقات ہوئی، تو ہم
نے انہیں تقدیر کے منکرین کے نظریات کے متعلق بتایا تو
حضرت ابن ہمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں (حدیث
جبریل) سنائی۔ اس روایت کے بعض الفاظ میں بھی کمی
و بیشی موجود ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: ایک روز نبی ﷺ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ ایک شخص وہاں آیا اور
عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے
فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ سمجھو،
فرض نمازیں پڑھو، فرض زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے
رکھو۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! احسان کیا
ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح
عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ

الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ، وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنْ سَأَخْبِئُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبِّهَا، فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِجَالُ الْبُنْيَانِ، فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ تَلَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ} إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ {الْقَبَان: 34} " قَالَ: ثُمَّ أَذْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّوا عَلَى الرَّجُلِ، فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ، فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ

6- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ: إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ بَعْلَهَا يَعْنِي الشَّرَارِي

رہے، تو وہ بہر حال تمہیں رکھ رہا ہے اس نے عرض کی، قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اس کے متعلق جواب دینے والے کا علم سائل سے زیادہ نہیں ہے، تاہم میں تمہیں اس کی چند علامات بتا دیتا ہوں، جب کنیز اپنے آقا کو جہنم دے تو یہ قرب قیامت کی علامت ہوگی جب ننگے بدن، برہنہ پاؤں پھرنے والے لوگ حکمران بن جائیں تو یہ قرب قیامت کی علامت ہوگی جب چرواہے بلند عمارتیں قائم کرنے لگیں تو یہ قرب قیامت کی علامت ہوگی۔ غیب سے متعلق پانچ امور ایسے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی علم نہیں رکھتا۔ پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پ ۲۱ لقمان آیت ۳۴)۔ پھر وہ شخص چلا گیا نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے مقصد یہ تھا کہ تم ان امور کو جان لو جن کے متعلق تم نے سوال نہیں کیا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں ایک مقام پر یہ الفاظ (پہلے والی روایت سے) مختلف ہیں۔ ”جب کنیز اپنے شوہر کو جہنم دے گی۔“

7. حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلُونِي، فَهَابُوهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكِتَابِهِ، وَلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَخْشَى اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا رَأَيْتِ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَجُلًا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتِ الْخُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتِ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوُلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ"، ثُمَّ قَرَأَ: "إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے کوئی سوال کرو! حاضرین نے جھجک کے باعث کوئی سوال نہیں کیا اس دوران ایک شخص وہاں آیا اور نبی ﷺ کے گھٹنوں کے قریب ہو کر بیٹھ گیا پھر اس نے سوال کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کسی بھی چیز کو اللہ کا شریک نہ سمجھو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ وہ شخص بولا، آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے سوال کیا، ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کی بارگاہ میں حاضری اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تم (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیے جانے پر ایمان لاؤ اور تقدیر پر مکمل طور پر ایمان لاؤ۔ وہ شخص بولا، آپ ﷺ نے سچ ارشاد فرمایا ہے، پھر اس نے سوال کیا، احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور (اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو سکے تو یہ یاد رکھو) کہ وہ بہر حال تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ شخص بولا، آپ ﷺ نے سچ کہا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جواب دینے والا اس بارے میں سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا تاہم میں تمہیں چند علامتیں بتا دیتا ہوں جب تم دیکھو کہ عورتیں اپنے آقاؤں کو پیدا کرنے لگی ہیں، تو یہ قرب قیامت کی علامت ہوگی، جب تم دیکھو کہ برہنہ پاؤں، ننگے بدن،

القبان: 34 قَالَ: ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّوهُ عَلَيَّ، فَالْتُمِسْ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا جَبْرِيْلُ، أَرَادَ أَنْ تَعْلَمُوا إِذْ لَمْ تَسْأَلُوا

گوٹے بہرے لوگ حکمران بن گئے ہیں، تو یہ قرب قیامت کی علامت ہوگی اور جب تم دیکھو کہ چڑوا ہے ایسے دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کروانے لگ گئے ہیں تو یہ بھی قرب قیامت کی نشانی ہوگی۔ غیب سے متعلق پانچ امور ایسے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی علم نہیں رکھتا۔ پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ:) ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پ ۲۱ لقمان آیت ۳۲)۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس واپس لاؤ، اس شخص کو تلاش کیا گیا مگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسے ڈھونڈ نہیں سکے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (اور ان کی آمد کا) مقصد یہ تھا کہ تم ان امور سے واقف ہو جاؤ جن کی بابت تم نے سوال نہیں کیا تھا۔“

نماز کا بیان جو اسلامی تعلیمات کا

بنیادی رکن ہے

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ منتشر بالوں کا مالک نجد کا رہنے والا ایک شخص بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا، ہمیں اس کی آواز آتی ہوئی

1- بَابُ بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي

هِيَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

8- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جُمَيْلٍ بْنُ

طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ

طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ، نَسَعَ دَوَى صَوْتِهِ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ، وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَعَ، وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهِ؟ فَقَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَعَ، وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَعَ، قَالَ: فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

9 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ، وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ، أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ

2- بَابُ السُّؤَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

10- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ،

محسوس ہو رہی تھی مگر الفاظ سمجھ نہیں آ رہا تھے جب وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے متعلق معلوم کر رہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرنا ہے اس نے عرض کی: ان کے سوا کوئی اور بھی مجھے پر فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تاہم تم نقلی نمازیں پڑھ سکتے ہو۔ نیز رمضان میں روزے رکھنا فرض ہے اس نے عرض کی ان کے سوا فرض ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تاہم تم نقلی روزے رکھ سکتے ہو۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر کیا تو اس نے یہی سوال کیا زکوٰۃ کے سوا کوئی اور بھی مجھ پر فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تاہم نقلی طور پر کر سکتے ہو تو وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس چل دیا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ان امور میں کوئی کمی یا اضافہ نہیں کروں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر یہ سچ کہہ رہا ہے، تو پھر یہ کامیاب ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اس طرح مروی ہے، ”اس کے باپ کی قسم، اگر یہ سچ کہہ رہا ہے، تو یہ کامیاب ہو گیا اس کے باپ کی قسم! اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔“

ارکان اسلام سے متعلق سوال کرنا

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: ہمیں

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا
 سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ
 مَالِكٍ، قَالَ: نُهَيْنَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ
 الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ، فَيَسْأَلُهُ، وَنَحْنُ
 نَسْتَعِجُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ: يَا
 مُحَمَّدُ، أَتَانَا رَسُولُكَ فَرَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ
 أَرْسَلَكَ، قَالَ: صَدَقَ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟
 قَالَ: اللَّهُ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ قَالَ: اللَّهُ،
 قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ، وَجَعَلَ فِيهَا مَا
 جَعَلَ؟ قَالَ: اللَّهُ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ
 وَخَلَقَ الْأَرْضَ، وَنَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ، اللَّهُ
 أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا
 عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا، وَلَيْلَتِنَا، قَالَ:
 صَدَقَ، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟
 قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا
 زَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا، قَالَ: صَدَقَ، قَالَ: فَبِالَّذِي
 أَرْسَلَكَ، اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:
 وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي
 سَنَتِنَا، قَالَ: صَدَقَ، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ،
 اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَزَعَمَ
 رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ
 سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقَ، قَالَ: ثُمَّ وَلَّى، قَالَ:
 وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ، وَلَا أَنْقُصُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات پوچھنے سے منع کر دیا گیا تو ہماری
 خواہش ہوتی تھی کہ کوئی سمجھ دار اعرابی آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کوئی سوال کرے اور ہم فیض یاب ہوں۔ ایک بار ایک
 اعرابی آیا اور عرض کی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا مبلغ ہمارے
 ہاں آیا تھا اور اس نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے
 دعوے دار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر
 بھیجا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے درست بتایا ہے۔
 اعرابی نے عرض کی: آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ اعرابی نے عرض کی:
 زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا: اللہ
 تعالیٰ نے۔ اعرابی نے عرض کی: پہاڑوں کو کس نے نصب
 کیا ہے؟ اور زمین پر موجود دیگر اشیاء کو کس نے پیدا کیا
 ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا
 ہوں کیا واقعی اللہ نے آپ کو رسول بنا کر معبود فرمایا ہے؟
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس اعرابی نے عرض کی، ہمیں
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبلغ نے یہ بھی بتایا تھا کہ ہمیں روزانہ پانچ
 نمازیں ادا کرنا ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ
 بتایا ہے۔ اعرابی نے عرض کی: میں آپ کو اس ذات کی قسم
 دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ کو معبود کیا ہے، کیا اللہ
 تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: ہاں! وہ اعرابی نے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبلغ
 نے ہمیں یہ بھی بتایا تھا کہ ہمیں اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا
 کرنا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔
 اعرابی نے عرض کی، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ذات کی قسم

مِنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ
صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ ﷺ کو معبوث کیا ہے،
کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اعرابی نے عرض کی،
آپ ﷺ کے قاصد نے یہ بھی بتایا تھا کہ ہمیں ہر سال
رمضان کے مہینے میں روزے رکھنے ہوں گے؟
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے سچ بتایا ہے۔ اعرابی نے
عرض کی جس ذات نے آپ ﷺ کو معبوث کیا ہے، میں
آپ ﷺ کو اسی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ
نے آپ ﷺ کو اس بات کا بھی حکم دیا ہے؟ آپ نے
فرمایا: ہاں! عرض کی، آپ ﷺ کے مبلغ نے ہمیں یہ بھی
بتایا تھا کہ جو شخص صاحب استطاعت ہو اسے حج کرنا
ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس نے سچ بتایا ہے، تو وہ اعرابی یہ
کہتے ہوئے واپس مڑ گیا جس ذات نے آپ ﷺ کو حق
کے ساتھ معبوث کیا ہے اس کی قسم میں ان تمام احکام میں
کوئی کمی یا زیادتی نہیں کروں گا تو نبی ﷺ نے ارشاد
فرمایا کہ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے، تو یہ ضرور جنت میں داخل
ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس کی ابتداء میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ
الفاظ ہیں، قرآن میں ہمیں نبی ﷺ سے سوالات کرنے
سے منع فرما دیا گیا۔

11 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ،
حَدَّثَنَا بِهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ
ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُهَيِّنَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ
نَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ
وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

3- بَابُ بَيَانِ الْإِيمَانِ الَّذِي

يُدْخِلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ مَنْ

تَمَسَّكَ بِمَا أَمَرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

12 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ،

حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى

بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا

عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي

سَفَرٍ، فَأَخَذَ بِخَطَامِ نَاقَتِهِ - أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ - أَوْ يَا مُحَمَّدٌ - أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ

الْجَنَّةِ، وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَكَفَّ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ، ثُمَّ

قَالَ: لَقَدْ وَفَّقَ، أَوْ لَقَدْ هَدَى، قَالَ: كَيْفَ قُلْتُ؟

قَالَ: فَأَعَادَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ،

وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، دَعِ النَّاقَةَ

13 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ،

وَأَبُوهُ عُثْمَانُ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُمَثِّلُ هَذَا الْحَدِيثَ

14 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، أَخْبَرَنَا

ایمان وہ چیز ہے جس کے سبب انسان

داخل جنت ہوگا اور احکام شریعت پر

عمل کرنے والا جنت میں داخل ہوگا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں: ایک دفعہ سفر کے دوران ایک اعرابی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اوٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسے عمل کے متعلق بتائیں جو مجھے

جنت سے نزدیک کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہیں ٹھہر گئے اور پھر اپنے صحابہ کی طرف دیکھتے

ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو توفیق ملی ہے یا

اس شخص کو ہدایت ملی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی

جانب متوجہ ہو کر فرمایا، تم نے کیا پوچھا تھا؟ اس نے دوبارہ

عرض کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی عبادت

کرو، کسی کو اس کا شریک نہ جانو، نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا

کرو صلہ رحمی کرو۔ اوٹنی چھوڑ دو۔

یہ روایت ایک اور سند کی ہمراہ بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

أَبُو الْأَخْوَصِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِيَنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ فَلَمَّا أَذْبَرَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ إِنْ تَمَسَّكَ بِهِ.

کرتے ہیں، ایک شخص بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ ﷺ کسی ایسے عمل کی جانب میری رہنمائی فرمائیں کہ اگر میں اسے انجام دوں تو وہ عمل مجھے جنت کے نزدیک کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو، جب وہ شخص چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر اس نے ان احکام پر عمل کیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

15 - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْبَفَرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا أَبَدًا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! آپ کسی ایسے عمل کی جانب میری رہنمائی فرمائیں جسے اختیار کرنے کے بعد میں جنت میں داخل ہو جاؤں نبی ﷺ نے فرمایا: تم فرض نمازیں ادا کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میں کبھی بھی ان احکام میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کروں گا جب وہ شخص چلا گیا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو، تو اسے دیکھ لے۔

16 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں،

كَرِيبٍ. وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَرِيبٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْمَانُ بْنُ قَوْقِلٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ، وَحَرَمْتُ الْحَرَامَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ.

17 - وَحَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّعْمَانُ بْنُ قَوْقِلٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَمْثِلُهُ، وَزَادَا فِيهِ، وَلَمْ أَرِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا

18 - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغْيَنَ، حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، وَحَرَمْتُ الْحَرَامَ، وَلَمْ أَرِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا

4- بَابُ بَيَانِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ

19 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ

حضرت نعمان بن قوقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں فرض نمازیں ادا کرتا رہوں اور حرام کاموں سے بچتا رہوں، حلال امور اختیار کرتا رہوں، تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں حضرت نعمان کے یہ الفاظ روایت کیے گئے ہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ان احکام میں کسی چیز کی زیادتی نہیں کروں گا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اگر میں فرض نمازیں ادا کرتا رہوں، رمضان میں روزے رکھوں، جائز کام کروں، حرام کاموں سے بچتا رہوں اور ان احکام میں کسی چیز کی زیادتی نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں! اس پر وہ بولا، اللہ کی قسم! میں ان احکام میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔

اسلام کی بنیادی تعلیمات

اور ارکان کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

الْهَبْدَانِي، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَغْنِي سُلَيْمَانُ بْنُ
حَيَّانَ الْأَحْمَرِ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ
بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ، عَلَى أَنْ
يُوحَّدَ اللَّهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ،
وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: الْحَجُّ
وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: لَا، صِيَامُ رَمَضَانَ،
وَالْحَجُّ هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

20 - وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُمَرَ الْعَسْكَرِيُّ،
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَاءَ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ،
قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ، عَنْ ابْنِ
عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُنِيَ
الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللَّهُ، وَيُكْفَرَ
بِمَا دُونَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ
الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

21 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،
حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ
عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ،
وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

22 - وَحَدَّثَنِي ابْنُ ثُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اسلام کے بنیادی احکام
پانچ ہیں، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا، نماز پڑھنا،
زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان میں روزے رکھنا اور حج کرنا۔
ایک شخص نے عرض کی حج اور رمضان کے روزے؟
تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نہیں ”
رمضان کے روزے اور حج“ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی
طرح ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد روایت کرتے ہیں: اسلام کے بنیادی احکام پانچ
ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور ہر جھوٹے معبود کا انکار
کرنا، نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان میں
روزے رکھنا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اسلام کے بنیادی احکام
پانچ ہیں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے
اور اس کے رسول ہیں، نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حض کرنا
اور رمضان میں روزے رکھنا۔

طاؤس کہتے ہیں، ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن

حَنْظَلَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُوا؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَحُجِّ الْبَيْتِ"

5- بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ

وَرَسُولِهِ، وَشَرَائِعِ الدِّينِ، وَالِدُّعَاءِ

إِلَيْهِ وَالسُّؤَالِ عَنْهُ وَحِفْظِهِ

وَتَبْلِيغِهِ مَنْ لَمْ يَبْلُغْهُ

23- حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ،

ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا

عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

قَالَ: قَدِمَ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا

هَذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِّعَةٍ، وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا، وَبَيْنَكَ

كُفَّارٌ مُضَرٌّ، فَلَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ،

فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَعْمَلُ بِهِ، وَنَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ وَرَاءِنَا، قَالَ:

"أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ

"، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ،

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، آپ جہاد میں کیوں شریک نہیں ہوتے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اسلام کے بنیادی احکام پانچ ہیں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان میں روزے رکھنا اور حج کرنا۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور شریعت دینی پر ایمان لانے کا حکم دینا، ان کی جانب بلانا، ان کے متعلق دریافت کرنا، انہیں یاد کرنا اور اسے

دوسروں تک پہنچانے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے والے کفار رکاوٹ ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، آپ ہمیں ان باتوں کا حکم دیں جن پر ہم خود بھی عمل کر سکیں اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ان کی تعلیم دے سکیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار کاموں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لانے۔ پھر نبی ﷺ نے تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا

وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ،
وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُقَيَّرِ
زَادَ خَلْفَ فِي رِوَايَتِهِ: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
وَعَقْدَ وَاحِدَةٍ

یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی
معبود نہیں ہے۔ بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے
رسول ہیں، نماز پڑھنا زکوٰۃ ادا کرنا، مال غنیمت میں سے
پانچواں حصہ ادا کرنا۔ میں تمہیں دباء، حنتم، نقیر اور مقیر سے
منع کرتا ہوں۔ خلف نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا
اضافہ کیا ہے کہ جب نبی ﷺ نے کلمہ شہادت کا ذکر
فرمایا تو انکی مبارک سے اشارہ بھی فرمایا۔

ابو حمزہ بیان کرتے ہیں، جن دنوں میں حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترجمان کے فرائض سرانجام
دے رہا تھا، ان دنوں ایک عورت نے حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھڑے میں بنائی گئی نیبذ کا حکم معلوم
کیا تو آپ نے فرمایا: جب عبد القیس قبیلے کا وفد نبی ﷺ
کی خدمت میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ
نے ارشاد فرمایا: یہ کہاں کا وفد ہے یا یہ کون سی قوم ہے؟
انہوں نے عرض کی، ربیعہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ان
لوگوں کو خوش آمدید، انہیں کوئی ندامت نہیں ہوگی۔ انہوں
نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ہم بہت دور سے آپ
کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں، ہمارے اور آپ ﷺ
کے درمیان ”مضر“ قبیلے کے کفار رکاوٹ ہیں اس لیے ہم
صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، آپ ہمیں ایسے بنیادی
احکام کے متعلق بتائیں جو ہمارے پیچھے موجود کے لیے بھی
ہوں اور ان پر کے سبب ہم جنت میں داخل ہو جائیں تو
نبی ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں

24- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ
بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَالْفَاظُ لَهُمْ
مُتَقَارِبَةٌ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ
شُعْبَةَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَتُرْجِمُ
بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَبَيْنَ النَّاسِ، فَأَتَتْهُ
امْرَأَةٌ، تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْحَجَرِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ
الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ
الْوَفْدُ؟ أَوْ مِنَ الْقَوْمِ؟، قَالُوا: رَبِيعَةٌ، قَالَ:
مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ، أَوْ بِالْوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا، وَلَا
النَّدَامَى، قَالَ: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَأْتِيكَ
مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَإِنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ
مِنْ كُفَّارٍ مُضَرٍّ، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي
شَهْرِ الْحَرَامِ، فَمَرَّنَا بِأَمْرٍ فَضَّلْ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا
نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاَهُمْ
عَنْ أَرْبَعٍ، قَالَ: أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ،

وَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ؟ قَالُوا: اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءُ
الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَاَنْ تُوْثُوْا خُمْسًا مِّنَ
الْمَغْنَمِ، وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَا، وَالْحَنْتَمِ،
وَالْمُرْقَتِ - قَالَ شُعْبَةُ: وَرُبَّمَا قَالَ - النَّقِيْرُ،
قَالَ شُعْبَةُ: وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرُ، وَقَالَ:
اَحْفَظُوْهُ، وَاَخْبِرُوْا بِهِ مَن وَرَائِكُمْ وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ
فِي رِوَايَتِهِ: مَن وَرَاءَكُمْ، وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ
الْمُقَيَّرُ.

سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے انہیں صرف اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور پوچھا، کیا تم جانتے ہو صرف اللہ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان میں روزے رکھنا مال غنیمت میں پانچواں حصہ ادا کرنا پھر نبی ﷺ نے انہیں دباء، حنتم اور مزفت سے منع فرمایا۔ شعبہ کبھی ”نقییر“ لفظ روایت کرتے ہیں اور کبھی ”مقییر“ لفظ روایت کرتے ہیں۔ (پھر نبی ﷺ نے فرمایا) ان احکام کو یاد کر لو اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ان کی تبلیغ کر دینا۔ (امام مسلم فرماتے ہیں) ابن ابی شیبہ اپنی روایت میں ”من“ کی بجائے ”مَن“ کا لفظ روایت کرتے ہیں۔ نیز ان کی روایت میں لفظ ”مقییر“ کا ذکر نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، تاہم اس میں یہ لفظ مختلف ہیں: ”میں تمہیں ان تمام مشروبات سے منع کرتا ہوں جنہیں دباء، حنتم، نقیر اور مزفت میں تیار کیا جاتا ہے۔“ ابن معاذ کی روایت میں نبی ﷺ کے ان الفاظ کا بھی ذکر ہے۔ آپ نے وفد کے سربراہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کو پسند کرتا ہے، ایک بردباری اور دوسری سمجھ

25 - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا
أَبِي، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ، قَالَ:
أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَجْمَعًا: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ
أَبِي جَمْرَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ،
وَقَالَ: أَنَّهَا كُمْ عَمَّا يُنْبَدُ فِي الدُّبَا، وَالنَّقِيْرِ،
وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُرْقَتِ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ، فِي حَدِيثِهِ
عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِلأَشْجِ أَشْجَعُ عَبْدُ الْقَيْسِ: "إِنَّ فِيكَ
خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَكَاةُ"

بوجہ۔

26 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا ابْنُ

عُلَيْيَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ

الْقَيْسِ، قَالَ سَعِيدٌ: وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَانُ نَضْرَةَ، عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فِي حَدِيثِهِ هَذَا: أَنَّ أَنَسًا مِنْ

عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّا حَيٌّ مِنْ

رَبِيعَةٍ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌّ، وَلَا نَقْدِيرُ

عَلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرْمِ، فَمَرَّنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُ بِهِ مَنْ

وَرَاءَنَا، وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمْرُكُمْ

بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا

تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ،

وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا الْخُمْسَ مِنَ الْغَنَائِمِ،

وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الدُّبَاءِ، وَالْحَنْتَمِ،

وَالْمُرْقَتِ، وَالنَّقِيرِ" قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مَا عَلَيْكَ

بِالنَّقِيرِ؟ قَالَ: "بَلَى، جِدْعٌ تَنْقُرُونَهُ، فَتَقْدِفُونَ

فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ - قَالَ سَعِيدٌ: أَوْ قَالَ: مِنَ

التَّمْرِ - ثُمَّ تَصُبُّونَ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا سَكَنَ

غَلْيَانُهُ شَرِبْتُمُوهُ، حَتَّى إِنْ أَحَدَكُمْ، أَوْ إِنْ

قتادہ کہتے ہیں، وفد عبدالقیس سے ملاقات کرنے

والے ایک صحابی نے یہ حدیث مجھے سنائی ہے جب کہ ایک

اور سند کے مطابق قتادہ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالقیس قبیلے

کے بعض لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

اپنے متعلق بتاتے ہوئے بتایا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول

ﷺ! ہم "ربیعہ" قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے اور

آپ ﷺ کے درمیان "مضر" قبیلے کے کفار حائل ہیں

اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں لہذا آپ ﷺ ہمیں

وہ احکام بتائیں جنہیں ہم اپنے قبیلے والوں تک پہنچا سکیں

اور ان احکام پر عمل کے سبب ہم جنت میں داخل ہو سکیں۔

نبی ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار

باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ تم

اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھو، نماز پڑھو،

زکوٰۃ ادا کرو، رمضان میں روزے رکھو، مال غنیمت میں

سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ دباء، حنتم، مرقہ اور نقیر، ان

چار چیزوں سے میں تمہیں منع کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض

کی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! کیا آپ نقیر کے متعلق

جانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ہاں! تم لکڑی کو

کھوکھلا کر کے اس میں چھوہارے، سعید کو شک ہے کہ شاید

أَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ ابْنُ عَمْرٍو بِالسَّيْفِ " قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذَلِكَ قَالَ: وَكُنْتُ أُحِبُّوْهَا حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: فَفِيمَ نَشَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: فِي أَسْقِيَةِ الْأَكْدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيرَةٌ الْجُرْذَانِ، وَلَا تَبْقَى بِهَا أَسْقِيَةُ الْأَكْدَمِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ، وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ، وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ، قَالَ: وَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: "إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ"

آپ ﷺ نے فرمایا تھا، کھجوریں بھگو دیتے ہو پھر جب کچھ پانی کو جوش آجائے اور پھر وہ ٹھہر جائے تو تم اسے پینا شروع کر دیتے ہو۔ کوئی شخص اپنے چچا زاد پر بھی تلوار سے حملہ کر دیتا ہے۔ وفد میں شامل ایک شخص اسی طرح کی صورت حال کا شکار ہو کر زخمی ہوا تھا، وہ صاحب کہتے ہیں، میں نے شرمندگی کے سبب اس زخم کو نبی ﷺ سے چھپایا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! ہم کس طرح کے برتن استعمال کیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم چمڑے کے ان مشکیزوں کو استعمال کرو جن کے منہ کو بند کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! ہمارے علاقے میں چوہے بہت زیادہ ہوتے ہیں اس لیے چمڑے کے مشکیزے زیادہ عرصہ تک قابل استعمال نہیں رہ سکتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر چہ چوہے انہیں خراب کر دیں، اگر چہ چوہے انہیں خراب کر دیں، اگر چہ چوہے انہیں خراب کر دیں، پھر نبی ﷺ نے وفد کے سردار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، تم میں دواہیسی خوبیاں موجود ہیں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، بردباری اور سمجھ بوجھ۔

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔ تاہم اس میں ایک بات مختلف ہے اور اس میں راوی سعید کا مشکوک بیان موجود نہیں ہے۔

27 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ لَقِيَ ذَاكَ الْوَفْدَ، وَذَكَرَ أَبَا نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُليَّةَ، غَيْرَ أَنَّ

فِيهِ وَتَذِيفُونَ فِيهِ مِنَ الْقَطِيعَاءِ، أَوْ الشَّهْرِ
وَالْمَاءِ، وَلَمْ يَقُلْ: قَالَ سَعِيدٌ، أَوْ قَالَ مِنَ الشَّهْرِ
28- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا

أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
زَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ، أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ،
أَخْبَرَهُ وَحَسَنًا، أَخْبَرَهُمَا، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ،
أَخْبَرَهُ أَنَّ وَفَدَ عَبْدُ الْقَيْسِ لَنَا أَتَوَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، جَعَلْنَا اللَّهُ
فِدَاءَكَ مَاذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ؟ فَقَالَ: لَا
تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، جَعَلْنَا اللَّهُ
فِدَاءَكَ، أَوْ تَدْرِي مَا النَّقِيرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْجُدْعُ
يُنْقَرُ وَسَطُهُ، وَلَا فِي الدُّبَاءِ، وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ،
وَعَلَيْكُمْ بِالْمَوَكِّي

6- بَابُ الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ

وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ

29 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو

كَرَيْبٌ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ،
قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ
إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبِيغٍ،
عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رُبَّمَا قَالَ وَكِيعٌ: عَنِ ابْنِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: جب عبد القیس قبیلے کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی
ﷺ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر قربان ہونا نصیب کرے،
پینے کے لیے ہم کیسے برتن استعمال کریں؟ آپ ﷺ
نے فرمایا: تم نقیر استعمال نہ کرو۔ انہوں نے عرض کی،
اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر
قربان ہونا نصیب کرے، کیا آپ ﷺ نقیر کے متعلق
جانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لکڑی کو درمیان
میں سے کاٹ کر اس برتن کو بنایا جاتا ہے اور ہاں دباء،
حنتمہ کو بھی استعمال نہ کرو، صرف چمڑے کے منہ بند
مشکیزے استعمال کیا کرو۔

کلمہ شہادت اور

شریعت اسلام کی دعوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت معاذ
بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں:
اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مجھے روانہ فرمایا تو فرمایا، تم
ایسے علاقے میں جا رہے ہو جہاں اہل کتاب بھی بستے ہی،
سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کی
وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لے آئیں اگر وہ اس

عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاذًا، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِنَذْرِكَ، فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِنَذْرِكَ، فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَوْخِذُ مَنْ أَعْنِيَاءِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِنَذْرِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ

30 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ زَكْرِيَاءَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ

31 - حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامَ الْعَيْشِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِّيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّاهُ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا تو انہیں ہدایت کی: اہل کتاب سے تمہارا واسطہ پڑے گا اس لیے سب سے پہلے تم انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا جب وہ اللہ کی معرفت حاصل کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ

عورت کو قبول کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس حکم کو بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جسے امیروں سے وصول کر کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ بہترین چیزیں لینے کی کوشش نہ کرنا اور کسی بھی مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اس بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب موجود نہیں ہوتا۔

قَوْمِ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمُسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيَاتِهِمْ، فَإِذَا فَعَلُوا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا، فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّى كَرَاهِمَ أَمْوَالِهِمْ

نہازوں کی ادائیگی بھی فرض کی ہے جب وہ اس پر عمل کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو انہیں یہ بھی بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فرض کی ہے جسے وصول کر کے ان میں موجود غریب لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب وہ اس حکم کی تعمیل پر آمادہ ہوں، تو ان سے زکوٰۃ وصول کر لینا عمدہ اور قیمتی مال ہی وصول نہ کرنا۔

لوگ جب تک کلمہ نہ پڑھیں،

ان سے جنگ کرنے کا حکم

7. بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

32- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثُ

بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ، وَنَفْسَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ"، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَا أُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی ﷺ کا وصال ظاہری ہوا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا، تو اس دوران کچھ عرب قبائل نے (زکوٰۃ سے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، آپ ان لوگوں کے خلاف کیسے جنگ کر سکتے ہیں؟ جبکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ایسے لوگوں سے صرف اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کر لیتے۔ اور جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان کے مال اور جان میری طرف سے محفوظ ہوں گے۔ ماسوائے کسی حق کے اور ایسے شخص کا حساب اللہ تعالیٰ کے

32- صحیح بخاری: 25, 385, 1335 'سنن ابوداؤد: 1556, 1557, 2640 'سنن ترمذی: 2606, 2607, 2608 'سنن ابن

ماجہ: 71, 72, 3927 'سنن دارمی: 2411 'مسند احمد: 67, 117, 239 'صحیح ابن حبان: 174, 175, 216 'صحیح ابن خزیمہ: 2248 'المعجم

الزَّكَاةَ حَقَّ الْمَالِ، وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا يُؤْذُونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

سپرد ہوگا۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو بھی شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرنے کی کوشش کرے گا، میں اس کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا چونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ کوئی ایسی رسی زکوٰۃ میں دینے سے انکار کریں جسے وہ زمانہ نبوی میں دیتے تھے تو ان کے اس انکار پر بھی میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہو گیا کہ جنگ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اس لیے مجھے یقین ہو گیا کہ ان کی رائے درست ہے۔

33- وَحَدَّثَنَا أَبُو الظَّاهِرِ، وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ - أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ، وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ایسے لوگوں سے صرف اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لے اور جب کوئی شخص اس بات کا اقرار کر لے تو اس کی جان اور مال میری طرف سے محفوظ ہیں ماسوائے کسی حق کے اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔“

34 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الصَّبِيَّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، ح وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے نیز جب تک یہ مجھ پر اور

میرے لائے ہوئے احکام پر ایمان نہ لے آئیں جب یہ ایسا کر لیں گے تو ان کی جانیں اور مال میری طرف سے محفوظ ہو جائیں گے ماسوائے کسی حق کے، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔“

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کے اقرار نہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، پھر جب وہ اس بات کا اعتراف کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، تو ان کی جانیں اور مال میری طرف سے محفوظ ہو جائیں گے تاہم ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ ان پر کڑوڑا نہیں (پ ۳۰ الغاشیہ آیت ۲۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَقَاتِلِ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيُؤْمِنُوا بِي، وَبِمَا جِئْتُ بِهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، عَصَبُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ 35- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

36- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَ أَجْمَعًا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَبُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ"، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ}

37- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ

تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نیز جب تک وہ نماز قائم نہ کریں اور زکوٰۃ ادا نہ کریں جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنی جان اور مال کو میرے طرف سے محفوظ کر لیں گے تاہم ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔

حضرت ابو مالک اپنے والد سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ”جو شخص اس بات کو اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے او پھر وہ تمام جھوٹے خداؤں کا انکار کرے تو اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہو جائیں گے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔“

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں الفاظ ذرا مختلف ہیں۔

اللَّهُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا، عَصَبُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

38 - وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ " مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ، حَرَّمَ مَالُهُ، وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ "

39 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ وَحَدَّ اللَّهُ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

8 - بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى صِحَّةِ إِسْلَامٍ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ مَا لَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ وَهُوَ الْغَرْغَرَةُ وَنَسَخَ جَوَازِ الْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ وَالْدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ وَلَا يُنْقَذُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ مِنَ الْوَسَائِلِ

40 - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ

اس بات کی دلیل، حالتِ نزاع سے پہلے قریب المرگ شخص کے اسلام قبول کرنے کا درست ہونا، مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کا جواز منسوخ ہونا اور اس بات کی دلیل حالتِ شرک میں مرنے والے جہنمی ہیں اسے کوئی چیز اس سے نہیں بچا سکے گی

سعید بن مسیب اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ
الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ
الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: "يَا عَمِّ، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ
لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ"، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أَتَرْتَعِبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَغْرِضُهَا عَلَيْهِ، وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ
حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلَى مِلَّةِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا
وَاللَّهِ لَا أَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ
يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى مِنْ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ} (التوبة: 113)،
وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ،
فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّكَ
لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ}

41 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ

بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا

ہیں جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو
نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کے
پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابو امیہ بھی موجود تھے،
نبی ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا، اے چچا! آپ لا الہ
الا اللہ پڑھ لیں، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے حق
میں گواہی دوں گا اس پر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابو امیہ
بولے، اے ابو طالب! کیا آپ جناب عبد المطلب کے
دین کو چھوڑنا چاہتے ہیں؟ پس نبی ﷺ انہیں کلمہ پڑھنے
کی تلقین کرتے رہے، لیکن مرتے دم ابو طالب نے یہ کہا،
وہ عبد المطلب کے دین پر قائم ہیں اور انہوں نے لا الہ الا
اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا اس پر نبی ﷺ نے ارشاد
فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک آپ کے لیے مغفرت
کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا
جائے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ
کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں
کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا
کہ وہ دوزخی ہیں۔ (پ ۱۱ التوبہ آیت ۱۱۳)۔ (راوی
کہتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی ابو طالب کے متعلق
نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی
طرف سے چاہو ہدایت کر دو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے
جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو۔ (پ
۲۰ القصص آیت ۵۶)

یہی راویت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم

اس میں آیات کے نزول کا ذکر نہیں ہے۔

مَعْمَرٌ، حَدَّثَنَا حَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، كِلَاهُمَا عَنِ
الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ
صَالِحٍ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ،
وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: وَيَعُودَانِ
فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ، وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هَذِهِ
الْكَلِمَةِ فَلَمْ يَزِ الْآيَةَ

42 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ،
قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ،
عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ: "قُلْ:
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ،
فَأَبَى"، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ}
القصص: 56 | الْآيَةُ

43 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَابْنُ مَيْمُونٍ،
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ،
عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِهِ: "قُلْ:
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"، قَالَ:
لَوْلَا أَنَّ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ، يَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى
ذَلِكَ الْجَزَعُ لَا قُرْرُتُ بِهَا عَيْنُكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ:
{إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے اپنے چچا کی موت کے وقت ان سے
کہا تھا، آپ لا الہ الا اللہ پرہ لیں، میں قیامت کے دن
آپ کے حق میں گواہی دوں گا تو آپ ﷺ کے چچا نے
انکار کر دیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: (ترجمہ:
”بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت
کردو“۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے اپنے چچا سے کہا تھا، آپ لا الہ الا اللہ
پڑھ لیں، میں قیامت کے دن آپ کے حق میں اس کے
اقرار کی گواہی دوں گا تو ابو طالب نے جواب دیا: اگر مجھے
قریش کے طعنوں کا خدشہ نہ ہوتا تو میں یہ اعتراف کر کے
تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کر دیتا مگر قریش کہیں
گے، میں موت کے خوف سے مسلمان ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم

يَسَاءُ الْقَصَصُ: 56

جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردہ ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو۔ (پ ۲۰ القصص آیت ۵۶)

اس بات کی دلیل کہ توحید پر مرنے والا ضرور جنت میں داخل ہوگا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص مرتے وقت اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

9- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ

عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا

44 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ

بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ،

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ عُمَانَ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ

مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ

45 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْبُقْدَمِيُّ،

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ،

عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ، يَقُولُ:

سَمِعْتُ عُمَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مِثْلُهُ سَوَاءً

46 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّظَرِ بْنِ أَبِي

النَّظَرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّظَرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ،

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ،

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي مَسِيرٍ، قَالَ: فَتَفِدْتُ أَرْوَاحَ الْقَوْمِ، قَالَ: حَتَّى

44- مسند احمد: 22056، مسند ابو يعلى: 4204، 3228

46- صحيح بخاری: 2820، 2352

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ، ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک طویل سفر کر رہے تھے، راستے میں کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا حتیٰ کہ بعض حضرات سواری کے اونٹوں کو قربان کرنے کے متعلق سوچنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی ، اے اللہ تعالیٰ کے

هَمْ يَنْخَرِ بَعْضُ حَمَائِلِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَاجِ الْقَوْمِ، فَدَعَوْتَ اللَّهُ عَلَيْهَا، قَالَ: فَفَعَلَ. قَالَ: فَجَاءَ كُو الْبَرِّ بِبُرَّةٍ، وَكُو التَّهْرِ بِتَمْرَةٍ، قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَكُو النَّوَاةِ بِنَوَاةٍ، قُلْتُ: وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّبَوِيِّ؟ قَالَ: كَانُوا يَمْضُونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ. قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهَا قَالَ حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوَاجَهُمْ. قَالَ: فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ، لَا يَلْقَى اللَّهُ فِيهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَالٍ فِيهِمَا، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

رسول ﷺ! اگر باقی ماندہ کھانے پینے کے سامان باقی کیا جائے اور آپ ﷺ اس پر دعا فرمادیں تو میں نے ایسا ہی کیا جس کے پاس گندم تھی، وہ گندم لے آیا جس کے پاس کھجوریں تھیں، وہ کھجوریں لے آیا، مجاہد نے یہاں تک روایت کیا ہے کہ جس کے پاس گٹھلیاں تھیں، وہ گٹھلیاں لے آیا میں نے پوچھا: وہ لوگ گٹھلیوں کا کیا کرتے تھے؟ تو مجاہد نے بتایا، وہ انہیں چوس لیا کرتے تھے یا پانی میں بھگو کر وہ پانی لی لیا کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے کھانے کی ان تمام اشیاء پر دعا کی اور وہ کھانا اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ سب لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے اس وقت نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص اس حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ اسے ان دونوں کے بارے میں کوئی شبہ نہ ہو، تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

47 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُمَانَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - شَكَّ الْأَعْمَشُ - قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ حِجَاعَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَخَرْنَا نَوَاحِيَنَا، فَأَكَلْنَا وَاشْبَعْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلُوا، قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظُّهْرُ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ تبوک کے موقع پر ایک دفعہ لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہو گئے تو لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے مخصوص اونٹوں کو ذبح کر کے کھانے اور تیل حاصل کرنے میں استعمال کر لیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کرلو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں مزید کم ہو

وَلَكِنْ اَدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ اَدْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَهَةِ، لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعَا يَنْطِجُ، فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ، قَالَ: وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ، قَالَ: وَيَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطِجِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّسِيْرٌ، قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَهَةِ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَّتِكُمْ، قَالَ: فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَّتِهِمْ، حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وَعَآءٌ اِلَّا مَلَكُوْهُ، قَالَ: فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، وَفَضَلْتُ فَضْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا يَلْقٰى اللّٰهُ يَهْمًا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍ، فَيُخَجَّبُ عَنِ الْجَنَّةِ

جائیں گی اس لیے یہ مناسب ہوگا کہ آپ لوگوں کا بچا ہوا خوراک کا سامان منگوائیں اور پھر اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اس میں ان لوگوں کے لیے برکت ہو۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! پس آپ نے دسترخوان منگوایا اور پھر لوگوں کا بچا ہوا خوراک کا سامان منگوایا، کوئی شخص ہاتھ میں جو، کوئی کھجور، کوئی روٹی کا ٹکڑا لیے ہوئے آ رہا تھا حتیٰ کہ یہ سب چیزیں دسترخوان پر اکٹھی ہو گئیں تاہم ان کی مقدار بہت کم تھی پھر نبی ﷺ نے برکت کی دعا کی اور لوگوں کو حکم دیا اپنے برتن بھرنا شروع کر دو۔ چنانچہ سب لوگوں نے اپنے برتن بھر لئے حتیٰ کہ لشکر میں موجود ہر برتن بھر گیا۔ لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ عبادت کے لائق ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں جو شخص ان دونوں باتوں کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اسے ان دونوں کے متعلق کوئی شبہ نہ ہو، تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص اس بات کا اقرار کرے کہ صرف اللہ معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت

48- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ ابْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي اُمَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ، وَابْنُ أَمَّتِهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الَّتِي شَاءَ"

صحیح مسلم

عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کی ایک بیٹی کے بیٹے، اس کا ایک ایسا کلمہ ہیں جسے اس نے نبی بن کر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب القاء کیا اور وہ روح اللہ ہیں۔ بے شک جنت حق ہے، بے شک جہنم بھی حق ہے۔ تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اس طرح جنت میں داخل کرے گا کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں جنت کے آٹھ دروازوں کی بجائے یہ بات موجود ہے کہ اس کے اعمال جیسے بھی ہوں۔

49- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيٍّ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الَّتِي شَاءَ

50- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ ابْنِ مُخَيْرِينَ، عَنِ الصُّنَابِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَهْلًا، لِمَ تَبْكِي؟ فَوَاللَّهِ لَئِنْ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ، وَلَئِنْ شَفَعْتُ لَأُشْفَعَنَّ لَكَ، وَلَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ، إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ الْيَوْمَ، وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ

صناہی بیان کرتے ہیں، جس وقت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری وقت تھا، میں اس وقت ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں رونے لگا۔ وہ مجھ سے کہنے لگے، ٹھہرو! کیوں رو رہے ہو؟ اللہ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں ضرور تمہارے حق میں گواہی دوں گا، اگر مجھے شفیع بنایا گیا تو میں ضرور تمہاری شفاعت کروں گا جہاں تک میرے لیے ممکن ہوگا، میں تمہیں ضرور نفع پہنچاؤں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے جتنی بھی احادیث سنی ہیں، ایک کے سوا وہ تمام احادیث تمہیں سنا چکا ہوں اور وہ ایک حدیث اب تمہارے سامنے بیان کروں گا کیونکہ اب میرا آخری وقت قریب ہے، میں نے اللہ تعالیٰ کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

51 - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُوْخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ، وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ، وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ، وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ، وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص اس بات کا اقرار کرے کہ صرف اللہ معبود ہے اور بے شک حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: ایک روز میں سواری پر نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھا تھا، میرے اور آپ ﷺ کے درمیان صرف کجاوے کا پچھلا حصہ حائل تھا۔ آپ نے پکارا، اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی، میں حاضر ہوں اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! کچھ آگے جا کر آپ نے دوبارہ آواز دی اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی، میں حاضر ہوں اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! کچھ آگے جا کر آپ نے دوبارہ آواز دی، اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے، وہ اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھیں کچھ مزید آگے جا کر آپ نے دوبارہ آواز دی، اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: جب بندے ایسا کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہوگا؟ کیا تم جانتے ہو؟ میں نے عرض کی اللہ

اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہیں یہ خوش خبری نہ سناؤ ورنہ وہ اسی بات پر ٹکی کر لیں گے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عفرین نامی گدھے پر سوار تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے اور اللہ تعالیٰ پر بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھیں اور اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ جب وہ کسی کو اس کا شریک نہ سمجھیں تو اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں لوگوں کو یہ خوش خبری سنا دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں یہ خوش خبری نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر اکتفا کر لیں گے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ عرض کی، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے ایسا کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہوگا؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

52 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ، يُقَالُ لَهُ: عُفَيْرٌ، قَالَ: فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ، وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ، قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَكَلَّوْا

53 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ، يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ، أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَنْ يُعْبَدَ اللَّهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ، قَالَ: أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ:

أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

54 - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ، حَدَّثَنَا

حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ
بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذًا، يَقُولُ: دَعَانِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجَبْتُهُ،
فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى النَّاسِ؟ فَنَحْوُ

حَدِيثِهِمْ

55 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

يُونُسَ الْحَنْفِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ:
حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ:
كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ فِي نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ
عَلَيْنَا، وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا، وَفَزَعَنَا،
فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزَعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ
حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَدَدْتُ بِهِ هَلْ
أَجِدُ لَهُ أَبًا؟ فَلَمْ أَجِدْ، فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ
حَائِطٍ مِنْ بَطْرِ خَارِجَةٍ - وَالرَّبِيعُ الْجَدُولُ -
فَاخْتَفَرْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: كُنْتُ بَيْنَ
أَظْهُرِنَا، فَقُمْتُ فَأَبْطَأَتْ عَلَيْنَا، فَخَشِينَا أَنْ

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ایک دفعہ نبی ﷺ نے مجھے بلایا میں آپ ﷺ کی
جانب متوجہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو
کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے،
حاضرین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، اچانک
نبی ﷺ اٹھے اور ہمارے درمیان سے تشریف لے
گئے، کافی دیر تک جب آپ واپس تشریف نہ لائے تو
ہمیں یہ خدشہ ہوا کہ شاید آپ ﷺ کو کسی تکلیف کا سامنا
ہے اسی خدشہ کے پیش نظر ہم سب وہاں سے اٹھے، میں
سب سے پہلے گھبرا کر آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور بنو
نجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ تک آ
پہنچا، میں نے پورے باغ کے گرد چکر لگایا لیکن مجھے
داخلے کا دروازہ نظر نہیں آیا اچانک میری نظر ایک نالے پر
پڑی جو باغ کے باہر موجود ایک کنویں سے نکل کر باغ میں
جا رہا تھا، میں لومڑی کی طرح کھس کر اندر داخل ہوا تو
نبی ﷺ کے سامنے خود کو پایا، آپ ﷺ نے فرمایا:
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں نے عرض کی جی یا رسول

تُقْتَطَعُ دُونَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ،
فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِظَ، فَاخْتَفَزْتُ كَمَا يَخْتَفِزُ
الشَّعْلَبُ، وَهُوَ لَا يَرَى النَّاسَ وَرَائِي، فَقَالَ: يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ، قَالَ: اذْهَبْ بِنَعْلَيْ
هَاتَيْنِ، فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَائِهِ هَذَا الْحَائِظَ يَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيِقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا
هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَقُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ
لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيِقِنًا بِهَا
قَلْبُهُ، بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْ
فَخَرَرْتُ لِاسْتِي، فَقَالَ: ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ،
فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً، وَرَكِبَنِي عُمَرُ، فَإِذَا هُوَ عَلَى أَثَرِي،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ يَا
أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَقِيتُ عُمَرَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي
بَعَثَنِي بِهِ، فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيْ صَرَبَةً خَرَرْتُ
لِاسْتِي، قَالَ: ارْجِعْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ، مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَا أَبِي أُنْتُ، وَأُمِّي، أَبَعَثْتَ أَبَا
هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ، مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُسْتَيِقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ،
قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ
عَلَيْهَا، فَخَلَّيْهُمْ يَعْمَلُونَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض
کی آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر تشریف لے
گئے جب واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ خدشہ ہوا،
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی تکلیف کا سامنا ہے۔ یہاں سوچ کر
میں وہاں سے اٹھا اور اس باغ تک آ پہنچا اور پھر لومڑی کی
طرح گھس کر میں اس کے اند پہنچا ہوں دیگر حضرات بھی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں مصروف ہیں۔ آپ نے اپنے
نعلین شریفین مجھے دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میرے یہ نعلین لے جاؤ اور اس باغ
سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے یقین کے
ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو، اسے جنت کی
بشارت دے دو۔ سب سے پہلے میرا سامنا حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ انہوں نے پوچھا: اے
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! یہ نعلین کس کے ہیں؟ میں نے
انہیں بتایا، یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین ہیں۔ آپ
نے مجھے عطا کیے ہیں کہ مجھ جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے
یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو، میں اسے
جنت کی خوش خبری دے دوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں پشت کے بل زمین پر
گر پڑا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، اے
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! واپس چلو، میں روتے ہوئے
واپس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے پیچھے
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَخَلَّاهُمْ

نے دریافت فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، میرا سامنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا، آپ نے جو بشارت مجھے سنائی تھی، وہ میں نے انہیں سنائی تو انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا کہ میں پشت کے بل نیچے گر پڑا پھر یہ بولے، واپس چلو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، کیا آپ ہی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی نعلین کے ہمراہ یہ ہدایت فرما کر بھیجا تھا؟ کہ اللہ کی وحدانیت کا یقین رکھنے والا جو بھی شخص تمہیں ملے تم اسے جنت کی بشارت سنا دو۔ آپ نے فرمایا: ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، آپ ایسا نہ کریں، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ صرف اسی پر تکہ کر لیں گے، انہیں عمل کرنے دیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکارا، اے معاذ! انہوں نے عرض کی میں حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے دوبارہ انہیں آواز دی، اے معاذ! انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں

56 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذُ قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ

56- صحیح بخاری: 5912, 5622, 128، سنن ابوداؤد: 2559، مسند احمد: 13768, 22046, 22062، صحیح ابن حبان: 362، مسند

وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا فَيَسْتَبْشِرُوا، قَالَ: إِذَا يَتَّكِلُوا، فَأُخْبِرُ بِهَا مُعَاذُ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْمَنًا

آواز دی، اے معاذ! تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی بندہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم پر حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں لوگوں کو یہ بتا دوں؟ تاکہ انہیں یہ بشارت نصیب ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں وہ اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ گناہ سے بچنے کے لیے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے قریب یہ حدیث بیان کی تھی۔

57 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيْتُ عِثْبَانَ، فَقُلْتُ: حَدِيثُ بَلْعَنِي عَنْكَ، قَالَ: أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ، فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي مَنْزِلِي، فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ شَاءِ اللَّهِ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي وَأَصْحَابُهُ يَتَخَدُّونَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ أَسْنَدُوا عَظَمَ ذَلِكَ وَكُتِبَ إِلَى مَالِكِ بْنِ دُخَشِيمٍ، قَالُوا: وَكُتِبَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، محمود بن ربیع نے مجھے بتایا کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو میری ملاقات حضرت عثبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، میں نے انہیں بتایا کہ آپ سے ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے فرمایا میری بینائی رخصت ہوگئی، میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا، میری یہ خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے گھر تشریف لا کر نماز ادا کریں تاکہ میں اسی مقام کو اپنے نماز پڑھنے کے لیے خاص کر لوں تو نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے میرے گھر میں نوافل ادا کرنا شروع کیے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں گفتگو میں

أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ، وَكُذِّبَ أَنَّهُ أَصَابَهُ شَرٌّ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالُوا: إِنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ، وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ: لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَيَدْخُلُ النَّارَ، أَوْ تَطْعَمَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَأَعْجَبَنِي هَذَا الْحَدِيثَ، فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكُتِبَ فُكِّتَبَهُ.

مصرف ہو گئے، بات چیت کے دوران مالک بن دھشم کا ذکر کر آیا تو بعض حضرات نے اسے مغرور اور متکبر قرار دیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ نبی ﷺ سے فارغ ہوئے تو دعائے ضرر دیں تاکہ وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے اور بعض نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ خود ہی کسی آفت کا شکار ہو کر مر جائے جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وہ زبانی طور پر تو یہ کہتا ہے، لیکن اس پر یقین نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں، تو ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ یا جہنم اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مجھے یہ حدیث بہت پسند آئی، میں نے اپنے بیٹے کو ہدایت کی کہ اسے تحریر کر لو تو اس نے اسے تحریر کر لیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب وہ نابینا ہو گئے تو انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھجوایا کہ آپ تشریف لا کر میرے نماز پڑھنے کی جگہ خاص کر دیں۔ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے وہاں مالک بن

58 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِهِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ عَمِيَ، فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَعَالَ فَخُطِّبِي مَسْجِدًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ قَوْمُهُ وَنُحِبَّتْ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ: مَالِكُ بْنُ الدَّخْشِمِ، ثُمَّ ذَكَرَ

نَحْوُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ

10- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَإِنْ

ارْتَكَبَ الْمَعَاصِيَ الْكَبَائِرَ

59- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ،

وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّارُودِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا

11- بَابُ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ

وَأَفْضَلُهَا وَأَذْنَاهَا وَفَضِيلَةُ

الْحَيَاءِ وَكُونِهِ مِنَ الْإِيمَانِ

60- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ بْنُ

مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً،

دشتم نامی ایک صاحب کا ذکر آ لگا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے

دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

رسول ہونے پر راضی ہو، وہ مومن شمار

ہوگا، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان کرتے ہیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو

یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے،

اسلام کے دین ہونے، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول

ہونے پر راضی ہو اس نے ایمان کی لذت چکھ لی۔

ایمان کی مختلف شاخیں اس کے افضل اور کم تر

درجے کا بیان، حیا کی فضیلت اور حیا

ایمان کا حصہ ہونے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ایمان کی ستر (۷۰) سے

زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

59- سنن ترمذی: 2623، صحیح ابن حبان: 6692، 1694

60- صحیح بخاری: 9، سنن ابوداؤد: 4676، سنن ترمذی: 2614، 2027، سنن ابن ماجہ: 57، 58، سنن دارمی: 509، مسند

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

61 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ،

عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ - أَوْ بَضْعٌ
وَسِتُّونَ - شُعْبَةٌ، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ

شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

62 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو

التَّائِقُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ،
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ
فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

63 - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ
أَخَاهُ

64 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ

بَشَّارٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ:
سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ
حُصَيْنٍ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ایمان کی ستر (۷۰)
ساتھ (۶۰) سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے
افضل اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنا ہے اور سب سے کمتر
راستے سے کسی تکلیف وہ چیز کو ہٹانا ہے۔ اور حیا بھی ایمان
کا حصہ ہے۔سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی کو حیا سے
باز رہنے کی تلقین کر رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا
ایمان کا حصہ ہے۔ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
گزر ایک انصاری کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا
کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کیا، حیا کا درجہ سب
سے بہتر ہوتا ہے، تو عمران کے شاگرد بشیر بن کعب بولے،
داناؤں کے اقوال میں یہ بات شامل ہے کہ حیا سے وقار
اور سکون حاصل ہوتا ہے، تو حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ

62 - صحیح بخاری: 5767، 24، سنن ابوداؤد: 4795، سنن ترمذی: 2615، سنن نسائی: 5033، سنن ابن ماجہ: 58، موطا امام مالک: 1611

64 - صحیح بخاری: 5766، سنن ابوداؤد: 4796، المعجم الکبیر للطبرانی: 503، 493، 238

عنه نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم اپنی کتابوں کے اقوال سن رہے ہو۔

أَنَّهُ قَالَ: الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ، فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا، وَمِنْهُ سَكِينَةٌ، فَقَالَ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ

قتادہ کہتے ہیں، ایک دفعہ ہم چند لوگ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، ہمارے درمیان بشیر بن کعب بھی موجود تھے، حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کا یہ فرمان مبارک بیان کیا ”حیا مکمل طور پر بھلائی ہے“ اس پر بشیر بن کعب بولے، میں نے یا کتاب میں یا شاید داناؤں کے اقوال میں یہ پڑھا تھا کہ حیا سے سکون اور وقار حاصل ہوتا ہے اور اس سے کمزوری بھی پیدا ہو جاتی ہے یہ سن کر حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم یہ اقوال بیان کر رہے ہو پھر حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی حدیث دوبارہ بیان کی۔ ہم نے عرض کی، اے ابو نجید! یہ بشیر ہمارے ہی ساتھی ہیں، ان کا عقیدہ خراب نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

65 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ، وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ، فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ، يَوْمَئِذٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ: الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ - أَوِ الْحِكْمَةِ - أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةٌ وَوَقَارًا لِلَّهِ، وَمِنْهُ ضَعْفٌ، قَالَ: فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ، وَقَالَ: أَلَا أَرَى أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُعَارِضُ فِيهِ، قَالَ: فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَأَعَادَ بُشَيْرٌ، فَغَضِبَ عِمْرَانُ، قَالَ: فَمَا زِلْنَا نَقُولُ فِيهِ إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ، إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ،

66 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَجَّرَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيَّ، يَقُولُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ

حدیث حماد بن زید

12- بَابُ جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ

67- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ مُيَرِّحٍ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ- وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرُكَ- قَالَ: "قُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ، فَاسْتَقِمَّ"

13- بَابُ بَيَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ

وَأَمَّا أُمُورُهُ أَفْضَلُ

68- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَّا الْإِسْلَامُ خَيْرٌ؟ قَالَ: تَطْعَمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ، وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

69- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو

جامع شریعت اسلامی کا بیان

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اسلام کے متعلق ایسی بات بتادیں کہ آپ ﷺ کے بعد یا آپ کے علاوہ مجھے کسی سے اس کے متعلق کچھ پوچھنا نہ پڑے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم یہ اقرار کرو کہ میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔“

اسلامی احکام کی فضیلت اور سب سے افضل حکم کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی: سب سے بہترین اسلام کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھانا اور ہر واقف اور ناواقف شخص کو سلام کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

67- مسند احمد: 15454، 15455، صحیح ابن حبان: 942

68- صحیح بخاری: 12، 28، 5882، سنن ابوداؤد: 5194، سنن ترمذی: 1855، 1954، سنن نسائی: 5000، سنن ابن

ماجہ: 3252، 3694، 3253، سنن داری: 2081

69- صحیح بخاری: 10، 11، 6119، سنن ترمذی: 2504، 2627، 2628، صحیح ابن حبان: 197، 230، مستدرک حاکم: 23، سنن

روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے عرض کی: سب سے بہتر مسلمان کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کونسا اسلام افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، نبی ﷺ سے عرض کی گئی کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرِّحٍ الْبَصْرِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِّي الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

70 - حَدَّثَنَا حَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ، قَالَ: عَبْدُ أَنْبَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

71 - وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِّي الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

72 - وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِّي الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَدْ كَرِمْتُهُ

14- بَابُ بَيَانِ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ

بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

73- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

يُحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، بِمَجْمَعٍ عَنْ

الثَّقَفِيِّ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ،

عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ

وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ

إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ

أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَّفَ فِي النَّارِ

74- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،

قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مَنْ

كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ يُحِبُّ

الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي

النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ

أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ"

75- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَنْبَأَنَا

النَّضَرُ بْنُ شَمِيلٍ، أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ

أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ان خصوصیات کا بیان جن کے ہونے سے

ایمان کی لذت نصیب ہوتی ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص میں یہ تین

خوبیاں ہوں گی، وہ ان کے سبب ایمان کی لذت حاصل

کرے گا اس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ہر چیز

سے زیادہ محبوب ہوں، وہ شخص ہر کسی سے اللہ تعالیٰ کے

لیے محبت کرے اور جب اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے نجات

عطا کر دی ہے، تو وہ کفر کی جانب لوٹنے کو اسی طرح ناپسند

کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص میں یہ تین

خوبیاں موجود ہوں گی، وہ ایمان کی لذت پالے گا۔ وہ

شخص ہر ایک سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے،

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہر چیز سے زیادہ

محبوب ہوں اور جب اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا ہے، تو وہ

کفر کی جانب لوٹنے کی بجائے آگ میں ڈالے جانے کو

زیادہ پسند کرے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم

اس کے آخر میں یہ الفاظ مختلف ہیں، وہ دوبارہ یہودی یا

نصرانی بنے کو آگ میں ڈالے جانے سے زیادہ ناپسند

وَسَلَّمَ يَنْخَوِ حَدِيثَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَنْ يَرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

کرے۔

15- بَابُ وَجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنَ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَإِطْلَاقِ عَدَمِ الْإِيمَانِ عَلَى مَنْ لَمْ يُحِبَّهُ هَذِهِ الْمَحَبَّةُ 76 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيْيَةَ، وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ - وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلُ - حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"

اہل خانہ اولاد والدین بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ نبی ﷺ سے محبت کرنے کے وجوب کا بیان نیز جو آپ سے ایسی محبت نہ رکھے، اسے مومن قرار نہیں دیا جائے گا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے اہل خانہ، مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد والدین تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

77 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"

16- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ خَصَّالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ

78 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ

ایمان والے کی خصوصیت یہ ہے، وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرتا ہے، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ - أَوْ قَالَ: لِجَارِهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ"

79- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ - أَوْ قَالَ: لِأَخِيهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ"

17- بَابُ بَيَانِ تَحْرِيمِ إِذَاءِ الْجَارِ
80- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا عَنْ إسمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إسمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ

18- بَابُ الْحَثِّ عَلَى إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ، وَلُزُومِ الصَّنَةِ إِلَّا عَنِ الْخَيْرِ وَكَوْنِ ذَلِكَ كُلِّهِ مِنَ الْإِيمَانِ
81- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَنبَأَنَا ابْنُ

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی اپنے پڑوسی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے پڑوسی اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

پڑوسی کو تکلیف دینا حرام ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذاء سے محفوظ نہ ہو۔

پڑوسی اور مہمان کی عزت اچھی بات کے سوا خاموشی اختیار کرنے کی ترغیب اور ان تینوں کاموں میں خصوصیت کا ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

82 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ

83 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حُصَيْنٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ

84 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَفُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ مُمَيَّرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، أَنَّهُ سَمِعَ تَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ پڑوسی کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ مہمان کا احترام کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ بھلائی کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ عمدہ سلوک کرے۔

حضرت ابو شریح خزاعی، روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے

مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ

برائی سے منع کرنا ایمان کا حصہ

ہے اور ایمان میں

کمی و بیشی کا ہونا

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں، سب سے پہلے مراون نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دیا تو ایک شخص نے اسے ٹوکا، خطبے سے پہلے نماز عید پڑھی جاتی ہے، تو مردان بولا، یہ پرانی بات ہے، تو حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس ٹوکنے والے شخص نے اپنا فرض سرانجام دے دیا ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کوئی خلاف شریعت کام دیکھے تو اپنے ہاتھوں کے ذریعے اسے ختم کر دے اور اگر ایسا نہ کر سکتا ہو، تو اپنی زبان سے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکتا ہو، تو اپنے دل میں اور یہ ایمان کا سب سے کمتر درجہ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

19- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ

الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ

الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

85- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ - وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ - قَالَ: أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ. فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَقَالَ: قَدْ تَرِكَ مَا هُنَالِكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.

86- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ،

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ
شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ،
وَحَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ

87 - حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
النَّظَرِ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ، قَالُوا:
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:
حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَارِثِ،
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ
مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ
وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ
خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا
يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ
جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ
حَبَّةُ خَرْدَلٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ، فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقِنَاةٍ
فَاسْتَشْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ،
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے
پہلے اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو جس امت میں بھیجا تو اس
کی امت میں اس کے کچھ ”حواری“ ہوتے تھے اور چند
ایسے ساتھی ہوتے جو اس نبی کی سنت پر عمل کرتے اس کے
حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے لوگ آجاتے جن
کا قول ان کے عمل کے خلاف ہوتا اور جن کا عمل احکام کے
خلاف ہاتھوں سے جہاد کیا وہ مومن تھا جس نے دماغی طور
پر ان کے خلاف جہاد کیا، وہ بھی مومن تھا اور اس سے کم
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ ابو رافع
بتاتے ہیں، میں نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو سنائی تو انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے
اور ”قات“ کے مقام پر ٹھہرے تو حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی مزاج پرسی کے لیے وہاں گئے تو
میں بھی آپ کے ساتھ چل دیا جب ہم وہاں بیٹھ گئے تو
میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
اس حدیث کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے ہم دونوں کو وہی
حدیث سنائی جو میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا

چکا تھا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں نبی ﷺ نے یہ فرمایا تھا: ہر نبی کے کچھ ”حواری“ ہوتے ہیں جو اس کی ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہیں سابقہ روایت کے الفاظ میں تاہم اس روایت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی ملاقات کا ذکر نہیں ہے۔

قَالَ صَاحِبُ: وَقَدْ تَحَدَّثَ بِتَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ،
88- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ،
أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْفَضِيلِ
الْحِطِّيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبُسُورِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ
مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ كَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ
يَهْتَدُونَ بِهَدْيِهِ، وَيَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِهِ مِثْلَ حَدِيثِ
صَاحِبٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاجْتِمَاعَ
ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ

20- بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ

فِيهِ، وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ

89- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح
وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمُ،
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ- وَاللَّفْظُ لَهُ- حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ، عَنْ
إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ، قَالَ: أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هَهُنَا،
وَإِنَّ الْقُسُوءَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَادِينِ، عِنْدَ

اہل ایمان کی ایک دوسرے سے فضیلت
اور ایمان کے اعتبار سے اہل یمن کی برتری
حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی ﷺ نے اپنے دست اقدس سے یمن کی جانب
اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، غور سے سن لو! ایمان یہاں ہے
اور جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں یعنی
ربیعہ اور مضر جو اونٹوں کو ان کی دم کی جانب سے ہانک کر
لے جاتے ہیں، ان میں انتہا پسندی اور شدت پائی جاتی
ہے۔

أُصُولُ أَذْنَابِ الْإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةٍ، وَمُضَرَّ

90 - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، أَنبَأَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرْقُ أَفِيدَةٍ، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ.

91 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ، الْأَزْرَقِيُّ كِلَاهُمَا، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

92 - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، وَحَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرْقُ أَفِيدَةً، الْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ

93 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَائِدِ، أَهْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں، ایمان ”یمنی“ ہے، سمجھ بوجھ ”یمنی“ ہے اور حکمت ”یمنی“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جن کے دل سب سے زیادہ اور کمزور ہیں۔ فقہ یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کفر کا مرکز مشرقی سمت میں ہے، گھوڑے اور اونٹ پالنے والوں میں فخر اور تکبر پایا جاتا ہے جبکہ بکریوں کے چرواہے منکر المزاج ہوتے ہیں۔

الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةِ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ

94 - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ

مُجْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْكَفْرُ قِبَلُ

الْمَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ

وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ

95 - وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ،

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا

هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفَخْرُ وَالْخِيَلُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ

الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ

96 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

الدَّارِمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ

الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ: الْإِيمَانُ

يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ

97 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ،

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: جَاءَ

أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقَى أَفِيدَةً، وَأَضْعَفُ قُلُوبًا،

الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، السَّكِينَةُ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یمنی ہے اور کفر مشرقی
سمت میں ہے۔ بکریاں چرانے والوں میں انکساری اور
گھوڑوں اور اونٹوں کے مالکان میں فخر و دکھاوا پایا جاتا
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا
ہے: اونٹ اور گھوڑوں کے مالکان میں فخر اور تکبر پایا جاتا
ہے جبکہ بھیڑ بکریوں کے چرواہوں میں انکساری ہوتی
ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی
یمنی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے
ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل بہت کمزور اور نرم ہیں،
ایمان یمنی ہے، حکمت یمنی ہے۔ بکریوں کے چرواہوں
میں انکساری ہوتی ہے اور مشرقی سمت میں رہنے والے
اونٹوں کے مالکان میں فخر اور غرور پایا جاتا ہے۔

أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالْحَيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ، أَهْلُ
الْوَبْرِ، قَبْلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ

98 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو
كَرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ،
هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرْقُ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ
وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

99 - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ
الْمَشْرِقِ.

100 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
يَعْنَى ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ
الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ جَرِيرٍ
وَزَادَ: وَالْفَخْرُ وَالْحَيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ،
وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَصْحَابِ الشَّاءِ

101 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ،
قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: غَلِظَ الْقُلُوبُ، وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہل یمن تمہارے پاس
آئے ہیں، ان کے دل بہت نرم اور کمزور ہیں، ایمان یمنی
ہے اور حکمت بھی یمنی ہے، کفر کا مرکز مشرق میں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں یہ بات مختلف ہے کہ اس میں کفر کا مرکز مشرقی
سمت ہونا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں یہ بات مختلف ہے کہ اس کے آخر میں یہ الفاظ
ہیں، اونٹوں کے مالکان میں فخر اور غرور ہوتا ہے جبکہ
بکریوں کے مالکان میں انکساری اور وقار ہوتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سقاوت قلبی اور زیادتی
مشرق میں ہے جبکہ ایمان اہل حجاز میں ہے۔

وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ

21- بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، وَأَنَّ فَحْبَةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ

سَبَبًا لِحُصُولِهَا

102- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكَيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوْ لَا أَذْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْوه تَحَابَبْتُمْ، أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

103- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ،

عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَوَكَيْعٍ

22- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ

104- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيكَ، قَالَ: وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا، قَالَ: فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي

جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے، اہل ایمان سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور سلام کو عام کرنا اس محبت کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مومن نہ بن جاؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسے عمل کے متعلق نہ بتاؤں؟ کہ جب تم اسے کر لو گے تو تمہارے اندر محبت زیادہ ہوگی، اپنے درمیان سلام کو عام کر دو۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، اپنی سند کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک مومن نہ بن جاؤ پھر سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

دین خیر خواہی ہے

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دین خیر خواہی ہے، ہم نے عرض کی، کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمان حکمرانوں اور عام

102- سنن ابوداؤد: 5193، مسند احمد: 10658، مستدرک للحاکم: 7310

104- سنن ابوداؤد: 4944، سنن ترمذی: 1926، سنن نسائی: 4199، سنن داری: 2754

مسلمانوں کے لیے۔

سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي كَانَ صَدِيقًا لَهُ بِالشَّامِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ
ثُمَيْمِ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
قَالَ: الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلَّهِ
وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ

105 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ،
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ ثُمَيْمِ الدَّارِيِّ،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ،

106 - وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ، يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ
الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، سَمِعَهُ
وَهُوَ يُحَدِّثُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ ثُمَيْمِ الدَّارِيِّ، عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

107 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: بَايَعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ
الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

108 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ

بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ مُنِيرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ
زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ:
بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
میں نے نماز پڑھنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لیے
خیر خواہی رکھنے کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی
رکھنے کا عہد کیا تھا۔

لِکُلِّ مُسْلِمٍ

109 - حَدَّثَنَا سُرُجُ بْنُ يُونُسَ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْحِ وَالطَّاعَةِ - فَلَقَّنِي - فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ يَعْقُوبُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ

23- باب بیان نقصان ایمان

بِالْمَعَاصِي وَنَفِيهِ عَنِ الْمَتَلَبَسِ

بِالْمَعْصِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ نَفْيِ كِبَالِهِ

110 - حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ التَّحِيْبِيِّ، أَنَّ أَبَا ابْنٍ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولَانِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع و طاعت کی بیعت کی، تو آپ نے مجھے تلقین فرمائی اپنی استطاعت کے مطابق ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی۔

گناہوں کی بدولت ایمان کم ہو جاتا ہے گناہ کرتے وقت گناہ گار سے ایمان کی نفی کی گئی ہے اور اس سے مراد کامل ایمان کی نفی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی زانی، زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا ہے، کوئی چور، چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا، کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔ کوئی بھی ڈاکو کسی قیمتی چیز پر سرعام ڈاکہ ڈالتے وقت مومن نہیں رہتا۔

شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارُهُمْ حِينَ
يَنْتَهِيهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

111 - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
الَلَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي،
قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزِينِي
الزَّانِي وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ يَذْكُرُ، مَعَ ذِكْرِ
النُّبَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ:
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هَذَا إِلَّا
النُّبَةَ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں کچھ الفاظ مختلف ہیں، ایک روایت میں ”ڈاکے“
کا ذکر ہے، مگر ”چیز کے قیمتی ہونے“ کا ذکر نہیں ہے اور
ایک اور روایت میں ”صا کے“ کا ذکر ہی نہیں ہے۔

112 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَهْرَانَ الرَّازِيُّ،
قَالَ: أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي
سَلَمَةَ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَذَكَرَ
النُّبَةَ وَلَمْ يَقُلْ ذَاتَ شَرَفٍ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں یہ بات مختلف ہے کہ اس میں ڈاکے کا ذکر ہے مگر
چیز کے قیمتی ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

113 - وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ،
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ
بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

114 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ، يَعْنِي الدَّرَاوَزْدَقِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

115 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّ
هَؤُلَاءِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّ الْعَلَاءَ،
وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ، لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: يَرْفَعُ
النَّاسَ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ، وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ:
يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنُهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِينَ
يَنْتَهَبُهَا مُؤْمِنٌ وَزَادَ: وَلَا يَغْلُ أَحَدُكُمْ حِينَ
يَغْلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَإِنَّا كُنَّا كُنَّا كُنَّا

116 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا
يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ
حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

117 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں یہ بات مختلف ہے کہ اس میں ”سرعام لوٹنے“ کا
ذکر نہیں ہے اور یہ جملہ اضافی ہے، ”کوئی بھی شخص خیانت
کرتے وقت مومن نہیں رہتا“۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی زانی، زنا
کرتے وقت مومن نہیں رہتا، کوئی چور چوری کرتے وقت
مومن نہیں رہتا، کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں
رہتا تو بہ کی گنجائش ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

ذَكَوَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ: لَا يَزَالِي الزَّالِي
ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ شُعْبَةً

منافق کی عادات

حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص میں یہ چار عادات ہوں گی، وہ خالص منافق ہوگا اور اگر کسی میں ان چاروں میں سے کوئی ایک عادت ہوگی، اس میں نفاق کا ایک پہلو موجود ہوگا، حتیٰ کہ وہ اس عادت سے نجات پالے۔ جب وہ بولے تو جھوٹ بولے، عہد کرے تو اسے پورا نہیں کرے گا، وعدہ کرے، اسے پورا نہیں کرے، جھگڑے میں بدزبانی کرے۔ (امام مسلم فرماتے ہیں ایک اور روایت میں) ”خلت“ کی بجائے ”خصلت“ کا لفظ مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کی تین علامات ہیں، بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اسے پورا نہیں کرے اور اگر اسے کوئی امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

24- بَابُ بَيَانِ خِصَالِ الْمُنَافِقِ

118- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا. وَمَنْ كَانَ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

119- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَهْلٍ تَافِعُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أَوْثَمَ خَانَ"

120- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم

اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، اس میں ”آیۃ المنافق“ کی بجائے ”علامات المنافق“ کا لفظ ہے۔

ابن ابی مریم، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْهَرِيقَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ "

121 - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَبَّاسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قَيْسٍ أَبُو زَكِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ،

122 - وَحَدَّثَنِي أَبُو نَصْرِ النَّخَّاسُ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، ذَكَرَ فِيهِ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ

25- بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيْمَانٍ

مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ: يَا كَافِرُ

123 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَفَرَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں ”منافق کی تین علامات ہیں اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور خود کو مسلمان سمجھتا ہو۔“

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کے

اپنے ایمان کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر قرار دے تو وہ کفر، ان دونوں میں سے کسی ایک کی جانب ضرور لوٹے گا۔

الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا

124- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ جُمُعًا، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ"

حضرت اب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص اپنے بھائی کو یہ کہے اسے کافرا تو ان دنوں میں سے کوئی ایک ضرور کافر ہوگا۔ اگر وہ دوسرا شخص واقعی کافر ہے، تو صحیح ہے، ورنہ یہ کفر پہلے شخص کی جانب لوٹ آئے گا۔

125- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لغير أبيه وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ، وَمَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلَيَتَبَوَّأَنَّ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا خَارَ عَلَيْهِ"

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص دانستہ اپنے نسب کی نسبت اپنے والد کی بجائے کسی اور شخص کی جانب کرے، اس نے کفر کیا اور جو شخص دانستہ (کسی کی مملوکہ چیز پر) اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے، اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنے مخصوص مقام تک پہنچنے کے لیے تیار رہے، اور جو شخص کسی دوسرے (مسلمان) کو کافر قرار دے یا اسے اللہ کا دشمن کہہ کر بلائے، حالانکہ وہ دوسرا شخص ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ اسی کی جانب لوٹ آئے گا۔

26- بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيْمَانٍ

مَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ

126- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

اپنے حقیقی نسب کا دانستہ انکار

کرنے والے کے ایمان کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے آباء کا انکار نہ کرو، کیونکہ جو شخص اپنے باپ سے انکار کرے گا، وہ کافر

ہو گیا۔

هَرِيرَةً، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ

127- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، قَالَ: لَمَّا ادَّعَى زَيْدٌ لَقِيْتُ أَبَا بَكْرَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ؟ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: سَمِعَ أَذْنَائِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ ادَّعَى أَبَا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ، يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

128- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ سَعْدٍ، وَأَبِي بَكْرَةَ كِلَاهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُهُ أَذْنَائِي، وَوَعَاةُ قَلْبِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

27- بَابُ بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

129- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرَّيَّانِ،

(ایک تابعی) ابو عثمان کہتے ہیں، جب زیاد نے اپنے نسب کا دعویٰ کیا تو میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے کہا، کیا ہے؟ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں نے اپنے کانوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مسلمان دانستہ اپنے والد کی بجائے کسی اور کی جانب منسوب کرے، اس پر جنت حرام ہو جائے گی، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: میں نے بھی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

عثمان، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں صحابیوں کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: ہم نے اپنے کانوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ کا یہ ارشاد پاک ہمارے ذہن میں محفوظ ہے۔ ”جو شخص دانستہ خود اپنے والد کی بجائے کسی اور کی جانب منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہو جائے گی۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک کے متعلق کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

وَعَوْنُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ يَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَيْدٍ لِأَبِي وَائِلٍ.

یہی روایت ایک اسناد سے بھی مروی ہے۔

130 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُنِيرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

28- بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي

كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ

رِقَابَ بَعْضٍ

131 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَ مُحَمَّدُ

بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک کی

وضاحت: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح

آپس میں جنگ و جدال نہ کر دینا

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا:

لوگوں کو چپ کرواؤ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے

بعد زمانہ کفر کی طرح آپس میں جنگ و جدل نہ کر دینا۔

وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكَةَ، سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

132 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح آپس میں جنگ و جدل نہ کر دینا۔

133 - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "وَيَحْكُمُ - أَوْ قَالَ: وَيُلْكُمُ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ"

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

134 - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدٍ

نسب میں طعن کرنے اور نوحہ

کرنے پر کفر کا اطلاق کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

29 - بَابُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

135 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں دو کفر یہ باتیں پائی جاتی ہیں نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيَّرٍ - اللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمَا كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ"

بھاگے ہوئے غلام کو کافر کا نام دینا

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو غلام اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جائے، وہ کافر ہو جائے گا جب تک کہ وہ واپس نہیں آ جاتا۔ منصور کہتے ہیں، خدا کی قسم! یہ حدیث درست ہے، لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ یہاں بصرہ میں اس حدیث کو بیان کیا جائے۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام بھاگ جائے اس کا ذمہ باقی نہیں رہے گا۔

حضرت جریر بن عبد اللہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد

پاک زوایت کرتے ہیں: جو غلام بھاگ جائے اس کی نماز مقبول نہیں۔

30- بَابُ تَسْبِيَةِ الْعَبْدِ الْأَبْقَى كَافِرًا

136- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَيُّمَا عَبْدٍ أَبْقَى مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجَعَ إِلَيْهِمْ قَالَ مَنْصُورٌ: قَدْ وَاللَّهِ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُرَوَى عَنِّي هَاهُنَا بِالْبَصْرَةِ

137- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا عَبْدٍ أَبْقَى فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ

138- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ،

عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَبْقَى الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ

۳۱۔ تَابِ بَيَانِ كُفْرِ مَنْ

قَالَ مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ

139 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِيَّةِ فِي إِثْرِ السَّمَاءِ كَأَنَّهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَلْدُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنِينَ وَكَافِرِينَ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءٍ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ"

140 - حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَعَمْرُو بْنُ

سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، قَالَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالَ: مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ."

ستاروں کو بارش کا حقیقی سبب

بتانے والے کے کفر کا بیان

حضرت زید بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جبکہ رات کی بارش کا اثر ابھی باقی تھا، نملذ سے فراغت کے بعد آپ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں علم ہے، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول، زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو کہتا ہے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے سبب ہم پر بارش نازل ہوئی، تو ایسا شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو شخص یہ کہتا ہو کہ فلاں ستارے کے سبب بارش نازل ہوئی ہے، تو وہ مجھ پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے فرمایا ہے: "میں جب اپنے بندوں کو کوئی نعمت عطا کرتا ہوں، تو بعض لوگ یہ کہتے ہوئے انکار کر دیتے ہیں کہ یہ نعمت فلاں ستارے کے سبب ملی ہے۔"

يَقُولُونَ الْكُفَا كِبٌ وَيَالْكَوَا كِبٌ

141 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ، يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ: الْكُوكِبُ كَذَا وَكَذَا " وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ: بِكُوكِبٍ كَذَا وَكَذَا

142 - وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو زَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: مُطَرَّ النَّاسِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ، قَالُوا: هَذِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَقَدْ صَدَقَ تَوُّهُ كَذَا وَكَذَا " قَالَ: فَانْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ} (الواقعة: 75)، حَتَّى بَلَغَ: {وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْتُمْ تُكْذِبُونَ} (الواقعة: 82)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ جب بھی آسمان سے برکت نازل کرتا ہے، تو بعض لوگ اس کا انکار کر دیتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے، تو وہ یہ کہتے ہیں، یہ بارش فلاں ستارے کے سبب نازل ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بارش نازل ہوئی، تو آپ نے فرمایا: بعض لوگ شکر گزار ہوتے ہیں اور بعض لوگ منکر ہوتے ہیں، اللہ کی رحمت کے سبب نازل ہوئی ہے یا یہ فلاں ستارے کے سبب نازل ہوئی ہے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے بیشک یہ عزت والا قرآن ہے محفوظ نوشتہ میں اسے نہ چھوکیں مگر با وضو اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو۔ (پ ۷۷۷ الواقعہ

32- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ

وَعَلَى رِضَى اللَّهِ عَنْهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ

وَعَلَامَاتِهِ، وَبُغْضِهِمْ مِنْ

عَلَامَاتِ النِّفَاقِ

143- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ

بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

144 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ،

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: حُبُّ الْأَنْصَارِ

آيَةُ الْإِيمَانِ، وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ

145 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

مُعَاذٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ:

لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ،

مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ

قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِعِدِّي: سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ،

انصار اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

محبت ایمان کا حصہ اور اس کی نشانی ہے،

اور ان سے بغض رکھنا منافقت کی

نشانی ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار سے بغض رکھنا

منافق کی علامت ہے اور انصار محبت رکھنا مومن کی علامت

ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: انصار سے محبت رکھنا

ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا منافقت کی

علامت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

صرف مومن ان سے محبت کرے گا اور منافق ان سے

بغض رکھے گا، جو ان سے محبت کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس

سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا، اللہ

تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

قَالَ: إِيَّايَ حَدَّثَ

146 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

147 - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

148 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ

33- بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ، وَبَيَانِ إِطْلَاقِ لَفْظِ الْكُفْرِ عَلَى غَيْرِ الْكُفْرِ بِاللَّهِ، كَكُفْرِ النِّعْمَةِ وَالْحَقُوقِ 149 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُفْعٍ، عَنْ ابْنِ الْمُهَاجِرِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس نے بیچ کو چیر کر اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا ہے۔ ”نبی امی“ ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے: صرف مومن مجھ سے محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

عبادات میں کمی ایمان کا سبب بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انکار کے علاوہ امور جیسے کفران نعمت یا کفران حقوق پر بھی ”کفر کا اطلاق“ کیا جاسکتا ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا الْكَلْبِيُّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الْإِسْتِغْفَارَ، فَإِنَّ رَأْيَكُمْ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزَلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِيذَى لُبٍّ مِنْكُمْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالْدِينِ؟ قَالَ: "أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ: فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهَذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، وَتَمَكُّتُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي، وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ"

150 - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُصَرَّرٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

151 - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ مُجَرٍّ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ

ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین! صدقہ کیا کرو، کثرت سے استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جہنم میں تمہاری اکثریت ہے۔ ایک سمجھدار خاتون نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں ہماری اکثریت کیوں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تم بکثرت لعنت بھیجتی ہو اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو، عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہونے کے باوجود تم عقل مند مردوں پر حاوی ہو جاتی ہو۔ اس خاتون نے عرض کی: ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: عقل کی کمی یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے اور مخصوص ایام میں نمازیں نہ پڑھنا، رمضان کے مہینے میں روزے نہ رکھنا، یہ دین میں کمی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

یہ روایت بعض دیگر اسناد سے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَى
حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

34- بَابُ بَيَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ

الْكُفْرِ عَلَى مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

152 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو
كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا قرَأَ ابْنُ آدَمَ
السُّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا
وَيْلَهُ - وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ: يَا وَيْلِي - أَمَرَ ابْنُ
آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ
بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ "

153 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: " فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ "

154 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَعُمَانُ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ يَحْيَى:
أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ،
قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ
الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرَكَ الصَّلَاةَ

155 - حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْبُسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا
الضَّعَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

نماز نہ پڑھنے پر "کفر" کے

اطلاق کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص آیت سجدہ
تلاوت کرے سجدہ کر لے تو شیطان روتا ہوا اس سے دور
ہو جاتا ہے اور یہ کہتا ہے ہائے افسوس! یا ہائے افسوس!
انسان کو سجدے کا حکم دیا گیا ہے، اور وہ سجدہ کرے کے
جنت کا حقدار بن گیا، جب مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تھا، تو
میں نے حکم نہیں مانا اور جہنم کا حقدار ہو گیا۔

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس
کے آخر میں شیطان کے یہ الفاظ نہیں ہیں "نا فرمانی کے
سبب میں جہنم کا حقدار بن گیا"۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انسان
اور کفر و شرک کے درمیان بنیادی فرق نماز ترک کرنا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْفِرَاقِ وَالْكَفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

35- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الْإِيمَانِ

بِاللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ

156 - وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ،

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ،

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَمَّا الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللَّهِ،

قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ:

ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ

جَعْفَرٍ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

157 - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ

حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ

الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

158 - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، ح

وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

أَبِي مُرَاوِجٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيْمَانُ

انسان اور کفر و شرک کے درمیان فرق نماز ترک کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا

سب سے افضل عمل ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: سب سے افضل عمل کون

سا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: اللہ پر ایمان رکھنا۔ عرض

کی گئی، اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ

کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی، پھر کون سا ہے؟ آپ

نے فرمایا: مقبول حج۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل

عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا اور

اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کی: کون سے غلام

کو آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مالک

کو سب سے زیادہ پسند ہو اور سب سے زیادہ قیمتی ہو۔ میں

بِاللَّهِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِهِ قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: تَكْفُ شَرَكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ

159 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مُرَاجٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَتُعِينُ الصَّانِعَ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ

160 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّازِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَّاسٍ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لَوْ قَتَلَهَا قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَا تَرَكْتُ أَتَزِيدُهُ إِلَّا إِرْعَاءً عَلَيْهِ

161 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ،

نے عرض کی: اگر میں ایسا نہ کر سکوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کے کام میں مدد کرو یا کسی بے ہنر شخص کا کام کرو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں یہ کام بھی نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو تمہاری طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے، یہ بھی تمہاری جانب سے تمہارے لیے صدقہ ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں بعض الفاظ کم ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے عرض کی، سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے مزید سوال چھوڑ دیئے تاکہ آپ ﷺ کو خاطر نہ ہو)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ، عَنِ
الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَيُّ
الْأَعْمَالِ أَقْرَبُ إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى
مَوَاقِعِهَا قُلْتُ: وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: يَرْ
الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ: وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: الْجِهَادُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ

162 - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ
الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ
بْنِ الْعِزَّارِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، قَالَ:
حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ:
الصَّلَاةُ عَلَى وَقْعِهَا قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ يَرْ
الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْجِهَادُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَ وَلَوْ اسْتَزِدُّتُهُ
لَزَادَنِي

163 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ،
وَزَادَ: وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ، وَمَا سَمَّاؤُنَا

164 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو
الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ - أَوْ الْعَمَلِ -

کرتے ہیں: میں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے
نبی ﷺ! کون سا عمل جنت کے زیادہ نزدیک ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے
عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! پھر کون سا؟
آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے
عرض کی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ
عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں
جہاد کرنا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا:
اگر میں سوالات کرتا رہتا تو آپ ﷺ جواب ارشاد
فرماتے رہتے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ
ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: سب سے افضل عمل وقت
پر نماز پڑھنا اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا
ہے۔

الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ بِهَا، وَبِزُالِ الدِّينِ

36- بَابُ كَوْنِ الشِّرْكِ أَقْبَحَ

الذُّنُوبِ، وَبَيَانِ أَعْظَمِهَا بَعْدَهُ

165- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، وَقَالَ

عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا

الذَّنْبُ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا

وَهُوَ خَلْقُكَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ،

قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَمَّا؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ

مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَمَّا؟

قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ

166- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ عُثْمَانُ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ

عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا الذَّنْبُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟

قَالَ: أَنْ تَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلْقُكَ قَالَ: ثُمَّ أَمَّا؟

قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ

قَالَ: ثُمَّ أَمَّا؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ

فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا: {وَالَّذِينَ لَا

يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ

شُرک سب سے بڑا گناہ ہے اور اس کے

بعد والے بڑے گناہوں کا بیان

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے عرض کی: اللہ

تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ

نے فرمایا: کسی کو اس کا شریک سمجھنا، حالانکہ اسی نے تمہیں

پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی یہ واقعی بہت بڑا گناہ ہے،

پھر میں نے عرض کی: اس کے بعد سب سے بڑا گناہ کون

سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ڈر سے اولاد کو قتل کر دینا کہ

وہ ہمارے رزق میں شریک ہوگی۔ میں نے عرض کی: اس

کے بعد؟ تو آپ نے فرمایا: پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا

کرنا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اللہ

تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دینا کہ وہ

ہمارے رزق میں شریک ہو جائے گی۔ اس نے عرض کی:

پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی کی بیوی

کے ساتھ زنا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے جوابات

کی تائید میں قرآن کی یہ آیت نازل کی: ترجمہ

کنز الایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو

نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی

الَّتِي حَزَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ. وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ
ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۖ الْفَرْقَانُ: 68

37. بَابُ بَيَانِ الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا

167. حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُكَيْرٍ بْنُ
مُحَمَّدٍ الرَّاقِدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ
سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي
بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا أَنْبِتُكُمْ بِأَكْبَرِ
الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ - أَوْ قَوْلُ الزُّورِ - وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا، فَجَلَسَ
فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ

168 - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ،
حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ، قَالَ: الشِّرْكُ
بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ
الزُّورِ

169 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ
الْحَبِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،
قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ - أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ -

ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام
کرے وہ سزا پائے گا۔ (پ ۱۱۹ الفرقان آیت ۶۸)
کبیرہ گناہوں اور سب سے بڑا کبیرہ گناہ کا بیان
حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
ایک دفعہ ہم بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر تھے، آپ
نے فرمایا: میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تین گناہ سب سے
بڑے گناہ ہیں، کسی کو اللہ کا شریک جاننا، والدین کی
نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ نبی ﷺ اس وقت
ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے، آپ سیدھے ہو کر تشریف فرما
ہو گئے اور پھر اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا، ہم نے یہ تمنا کی
کہ آپ مزید نہ فرمائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ
نے ان گناہوں کو کبیرہ قرار دیا ہے، کسی کو اللہ کا شریک
جاننا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹی گواہی
دینا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے متعلق فرمایا
ہے یا آپ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے مطابق عرض کی
گئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک جاننا،
قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ کیا میں تمہیں سب

سے بڑے کبیرہ گناہ کے متعلق بتاؤں؟ جھوٹی گواہی دینا ہے۔ اس روایت کے الفاظ میں مطلقاً جھوٹ بولنے یا جھوٹی گواہی دینے کا ذکر ہے۔ شعبہ کہتے ہیں، میرا گمان یہ ہے، نبی ﷺ نے جھوٹی گواہی دینے کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ہلاکت کر دینے والے سات گناہوں سے بچو! عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن خواتین پر زنا کی تہمت لگانا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے والدین کو گالی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، کیا کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ دوسرا اس کے باپ کو گالی دے دیتا ہے، یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے، تو وہ اس کی ماں کو گالی دے دیتا ہے۔

فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَالَ: أَلَا أُنبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟ قَالَ: "قَوْلُ الزُّورِ" - أَوْ قَالَ: شَهَادَةُ الزُّورِ - "، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ شَهَادَةُ الزُّورِ

170 - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

171 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْكِبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ

170 - صحیح بخاری: 3679، سنن ابوداؤد: 2874، سنن ترمذی: 1439، سنن نسائی: 3671، سنن دارمی: 2453، مسند احمد: 6850

171 - صحیح بخاری: 5628، سنن ابوداؤد: 5141، سنن ترمذی: 1902

172- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْهَثَلِيِّ، وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

38- بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ

173- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَثَلِيِّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

بَشَّارٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ، قَالَ ابْنُ الْهَثَلِيِّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ، عَنْ فَضِيلِ الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَجْمِلُ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبَرُ بَطْرُ الْحَقِّ، وَغَمَطُ النَّاسِ

174- حَدَّثَنَا مُنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ السَّيَمِيُّ،

وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، قَالَ مُنْجَابٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

تکبر اور اس کی حرمت کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص کے دل میں ایک زرہ برابر بھی تکبر ہوگا، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کی: انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اس کے جوتے بہترین ہوں، تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا، وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

إِيمَانٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ كِبَرِيَاءٍ

175 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ، عَنْ
فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ

39- بَابُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ

بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ

مَاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ

176 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ،
حَدَّثَنَا أَبِي، وَوَكَيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ وَكَيْعٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ
يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ، وَقُلْتُ أَنَا: وَمَنْ
مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

177 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو
كَرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا
الْمُوجِبَتَانِ؟ فَقَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ
شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص
کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں
داخل نہیں ہوگا۔

جو شخص مرتے وقت مشرک نہ ہو،

وہ جنت میں جائے گا اور جو مشرک ہو

وہ جہنم میں داخل ہوگا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حالت
شرک میں مرے گا، وہ جہنم میں جائے گا۔ (حضرت
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں، جو
شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ
جانتا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا،
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز واجب کرتی ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ
کسی کو اللہ کا شریک نہ جانتا ہو، تو وہ شخص جنت میں داخل
ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا

دَخَلَ النَّارَ

178 - وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ سَلِيمَانُ

بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَتَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَهِ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ.

179 - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا

مُعَاذُ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ

180 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلِ الْأَحْدَبِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ"

181 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ

خِرَاشٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ

شریک جانتا ہو، تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ جانتا ہو، تو وہ شخص جنت میں جائے گا اور جو شخص اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک سمجھتا ہو، تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے یہ بشارت سنائی، آپ کی امت کا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ جانتا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ زانی یا چور ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ زانی یا چور ہو۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا، آپ اس وقت سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے، کچھ دیر

الْمُعَلِّمُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ" قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ

بعد میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ اس وقت بھی سو رہے تھے، کچھ دیر بعد میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، میں آپ کی خدمت میں بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: جو شخص اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اور پھر یہی عقیدہ رکھتے ہوئے اس کا انتقال ہو، تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ زانی یا چور ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ زانی یا چور ہی کیوں نہ ہو۔ تین دفعہ میں نے عرض کی اور ہر دفعہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔ چوتھی دفعہ آپ نے ساتھ یہ بھی فرمایا: اگرچہ ابوذر کو اس سے کتنی ہی الجھن کیوں نہ ہو؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وہاں سے اٹھے تو یہی جملہ دہرا رہے تھے، "اگرچہ ابوذر کو اس سے کتنی ہی الجھن کیوں نہ ہو"۔

کسی کافر کے کلمے پڑھ لینے کے بعد

اسے قتل کرنے کا حرام ہونا

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی کافر میرے مد مقابل آکر مجھ پر حملہ کرے اور اپنی تلوار کے ذریعے میرے ہاتھ کاٹ ڈالے، پھر جب میرے وار کی زد میں آئے تو درخت کی آڑ میں ہوتے ہوئے یہ کہہ دے، میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں، تو کیا مجھے اسے قتل کر دینا چاہیے، حالانکہ وہ اپنے اسلام کا اقرار کر چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم اسے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو اسکی وہی حیثیت ہوگئی،

40- بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْكَافِرِ

بَعْدَ أَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

182 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

لَيْثٌ ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ - وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ - أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بَنٍ الْحِيارِ، عَنِ الْبُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَازِمَنِي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ:

جو اسے قتل کرنے سے پہلے تمہاری تھی اور تمہاری وہ حیثیت ہوگی جو کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کی تھی۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلُهُ
قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي، ثُمَّ
قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا، أَفَأَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ
فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، ”جب میں اسے قتل کرنے لگا تو اس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔“

183 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ
بُنِ مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ، أَخْبَرَنَا
مَعْمَرُ ح. وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ،
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح.
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ. أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ فَفِي
حَدِيثِهِمَا قَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ.
وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِ: فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ
قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، اس روایت کی سند میں حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف موجود ہے ان کا نام مقداد بن عمرو بن اسود الکندی ہے، یہ بنو ہرہ کے حلیف تھے اور انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔

184 - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،
قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ،
أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ
الْبُقْدَادَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيَّ، وَكَانَ
حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مَعْنَى شَهِدًا بَدْرًا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنَّهُ قَالَ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ
ثُمَّ دَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

185- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَإِسْحَاقُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا، عَنِ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ-
وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ- قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، فَصَبَّحْنَا
الْحَرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَأَذْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ: لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَطَعْنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ،
فَدَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا
قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السَّلَاحِ، قَالَ: أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ
قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟ فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا
عَلَيَّ حَتَّى تَمَثَّلْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَقَالَ
سَعْدُ: وَأَنَا وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتَّى يَقْتُلَهُ ذُو
الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ يَقُلِ
اللَّهُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ
الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ} [الأنفال: 39]؛ فَقَالَ سَعْدُ: قَدْ
قَاتَلْنَا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ، وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ
تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے ہمیں ایک جنگی مہم پر روانہ کیا، ہم صبح
ہونے پر جہینہ قبیلے کی بستیوں پر حملہ آور ہوئے۔ ایک شخص
میرے وار کی زد میں آیا تو بولا: لا الہ الا اللہ مگر میں نے
اسے قتل کر دیا۔ پھر مجھے اپنے اس عمل کے متعلق کچھ تردد
ہوا تو میں نے نبی ﷺ کو اس صورت حال سے متعلق
عرض کی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے کلمہ
پڑھنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی:
یا رسول اللہ ﷺ! اس نے تلوار کے ڈر سے کلمہ پڑھا
تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا
تھا، جو تمہیں علم ہو گیا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا ہے یا
نہیں؟ اس کے بعد نبی ﷺ یہی جملہ بار بار فرماتے
رہے، حتیٰ کہ میں نے یہ تمنا کی، کاش! میں نے آج کے
دن ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔ راوی کہتے ہیں حضرت سعد
بولے، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک کسی مسلمان کے ساتھ
جنگ نہیں کروں گا جب تک ذوالبطنین اس کے ساتھ جنگ
نہ کریں، تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے، کیا اللہ
تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور
اگر ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا
دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ (پ ۱۹ انفال آیت ۳۹)۔
حضرت سعد نے جواب دیا: ہم تو اس لیے جنگ کیا کرتے

تھے تاکہ فتنہ باقی نہ رہے اور تم لوگ اس کے لیے جنگ کرتے ہو تاکہ پھیلے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے جہینہ قبیلے کی ایک شاخ کے خلاف ایک جنگی مہم پر ہمیں روانہ فرمایا ہم نے ان پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی۔ میں اور ایک انصاری صحابی، ہم دونوں نے ایک دشمن کو گھیر لیا۔ جب ہم اس پر قابو پانے لگے تو وہ لا الہ الا اللہ پڑھنے لگا یہ سن کر انصاری صحابی نے ہاتھ کھینچ لیا، لیکن میں نے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ کو اس واقعہ کی خبر مل چکی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اسامہ! اس شخص کے کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! وہ صرف اپنے آپ کو بچانا چاہتا تھا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ پھر آپ یہی جملہ ارشاد فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے یہ تمنا کی، کاش! میں نے آج سے پہلے اسلام قبول نہ کیا ہوتا۔

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں، جن دنوں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کا اعلان کیا، انہی دنوں جندب بن عبداللہ بجلی نے عسس بن سلامہ کو یہ پیغام بھیجا، اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کرو کیونکہ میں انہیں ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں۔ عسس نے پیغام بھجو کر اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کیا۔ جب لوگ اکٹھے ہو گئے تو حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زرد ٹوپی

186 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ، يُحَدِّثُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَرَّةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَحَقَّقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَطَعَنَتْهُ بِرُمْحَى حَتَّى قَتَلَتْهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: "يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟" قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: فَقَالَ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

187 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ خَالِدًا الْأَثْبَجَ ابْنَ أَخِي صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ، حَدَّثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ، أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ بَعَثَ إِلَى عَسَّيسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِكَ حَتَّى أُحْدِثَهُمْ

فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ
جُنْدَبٌ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ أَصْفَرُ، فَقَالَ: تَحَدَّثُوا بِمَا
كُنْتُمْ تَحَدَّثُونَ بِهِ حَتَّى دَارَ الْحَدِيثُ، فَلَمَّا دَارَ
الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسُ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالَ:
إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ،
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا
مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَإِنَّهُمْ
الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ
يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ،
وَإِنْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفَلَتْهُ، قَالَ:
وَكُنَّا نَحَدِّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ
السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ الْبَشِيرُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ،
حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ، فَدَعَا
فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لِمَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا، وَسَمَّى لَهُ
نَفَرًا، وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ:
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ
تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَغْفِرُ لِي، قَالَ: وَكَيْفَ
تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟
قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ: كَيْفَ تَصْنَعُ
بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

پہنے ہوئے وہاں تشریف لائے اور فرمایا، تم لوگ اپنی
باتیں جاری رکھو، سب حاضرین باری باری بولتے رہے،
جب حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باری آئی تو آپ
نے اپنے سر سے ٹوپی اتارتے ہوئے کہا، میں یہاں اس
لیے آیا ہوں تاکہ نبی ﷺ کی ایک حدیث تمہیں
سناؤں۔ ایک دفعہ آپ نے بعض مشرکین کے خلاف ایک
جنگی مہم روانہ کی، فریقین میں جنگ ہوئی، مشرکین کے لشکر کا
ایک سپاہی ایسا طاقتور تھا کہ جس مسلمان کی طرف آتا اسے
شہید کر دیتا۔ ایک مسلمان سپاہی اس کی تاک میں تھا،
ہمارے درمیان یہی مشہور ہے، وہ حضرت اسامہ بن زید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، جب آپ نے اس پر وار کرنے
کے لیے تلوار لہرائی تو وہ بولا، لا الہ الا اللہ، مگر اس کے
باوجود آپ نے اسے قتل کر دیا۔ جب قاصد نے
نبی ﷺ کو اس فتح کی خوش خبری سنائی تو ساتھ میں اس
واقعہ کے متعلق بھی بتایا۔ نبی ﷺ نے حضرت اسامہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر دریافت فرمایا: تم نے اسے کیوں قتل
کیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: یا
رسول اللہ ﷺ! اس نے بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا
تھا، اور ساتھ میں ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام بھی
گنوا دیئے پھر جب اس نے دیکھا کہ اب وہ میری تلوار کی
زد میں آچکا ہے، تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ نبی ﷺ نے
فرمایا: کیا تم نے اسے قتل کر دیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے عرض کی جی ہاں! تو نبی ﷺ نے فرمایا:
جب وہ کلمہ قیامت کے دن تمہارے سامنے آئے گا، تو تم

اسے کیا جواب دو گے؟ پھر نبی ﷺ اسی بات کو بار بار ارشاد فرماتے رہے۔

نبی ﷺ کے اس ارشاد کا بیان:

”جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ

ہم میں سے نہیں ہے“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں۔

41- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا

السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

188 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

الْبُخْتِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَامَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ -

قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ

عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

189 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ

نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ،

حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السِّيفَ فَلَيْسَ مِنَّا

190 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ

اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي

مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد

پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص ہم پر تلوار سونت لے، وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

42- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

191 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح

وَحَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ

فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

192 - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ،

وَإِبْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ

ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ

فَادْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَتَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ:

مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيَّ

يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا بیان: ”جس نے

ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہم پر ہتھیار

اٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص ہمیں دھوکہ

دے، وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے

گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہاتھ ڈالا تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمی محسوس ہوئی، آپ نے اس کے مالک

سے فرمایا: یہ کیوں ہے؟ اس نے عرض کی، یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارش کے سبب ایسا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: تو پھر تمہیں چاہیے تھا کہ تم اسے اوپر رکھتے تاکہ

لوگوں کو معلوم ہو جاتا، جو شخص دھوکہ دہی سے کام لے، اس

کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

191 - صحیح بخاری: 6659، سنن ترمذی: 1459، سنن نسائی: 4100، سنن ابن ماجہ: 2576، سنن دارمی: 2520، صحیح ابن حبان: 4588

سنن بیہقی: 15633

192 - سنن ابوداؤد: 3452، سنن ترمذی: 1315، مسند احمد: 16536، سنن بیہقی: 10514

43- بَابُ تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ

وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالذُّعَاءِ

بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

193- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكَيْعٌ ح. وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيَّرٍ،

حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مُرَّةٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ

ضَرَبَ الْخُدُودَ، أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ، أَوْ دَعَا بِدَعْوَى

الْجَاهِلِيَّةِ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى، وَأَمَّا ابْنُ مُمَيَّرٍ، وَأَبُو

بَكْرٍ فَقَالَا: وَشَقِّ وَدَعَا بِغَيْرِ أَلْفٍ.

194- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ ح. وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ

خَشْرَمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَا: وَشَقِّ وَدَعَا

195- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ،

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيَّرَةَ، حَدَّثَهُ قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى، قَالَ: وَجَعَ أَبُو

مُوسَى وَجَعًا فَعُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حُجْرِ امْرَأَةٍ

مِنْ أَهْلِهِ فَصَاحَتْ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ

گال پیٹنے، گریبان پھاڑنے اور

زمانہ جاہلیت کی طرح بین کرنے کے

حرام ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص گال پیٹے،

گریبان پھاڑے یا زمانہ جاہلیت کی طرح بین کرے وہ

ہم میں سے نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مرض الموت کے وقت حضرت

ابوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید تکلیف کے سبب بے ہوش

ہو گئے، آپ کا سر اس وقت آپ کی اہلیہ کی گود میں تھا، وہ

چلا کر رونے لگیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس

وقت تو انھیں کچھ نہ کہہ سکے، لیکن جب آپ کی طبیعت آچھ

193- صحیح بخاری: 3331، سنن ترمذی: 999، سنن نسائی: 8146، سنن ابن ماجہ: 1584، مسند احمد: 3658، صحیح ابن حبان: 3149، مسند

أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا
بَرَّ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرٌّ مِنَ
الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالشَّاقِقَةِ

196 - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ
مَنْصُورٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو
عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَا:
أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَأَقْبَلَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ
تَصِيحُ بِرَنَّتِهِ، قَالَا: ثُمَّ أَفَاقَ، قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي
وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ خَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ

197 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ، حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عِيَّاضِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ
أُمِّ رَأَةَ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ
الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي،
حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ،
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُثْرٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْحُلَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ
أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا
الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيَّاضِ الْأَشْعَرِيِّ

بہتر ہوئی، تو آپ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے بری
الذمہ ہونے کا اعلان فرمایا ہے، میں بھی اس سے بری ہوتا
ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے، سر منڈوانے اور گریبان
پھاڑنے والی عورتوں سے بیزار تھے۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
جب حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سبے ہوشی طاری
ہوئی، تو ان کی اہلیہ چلا کر رونے لگیں، جب حضرت ابو
موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوش میں آئے تو فرمایا، کیا تمہیں
معلوم نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں
سر منڈوانے، نوحہ کرنے اور گریبان پھاڑنے سے بیزار
ہوں۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، یہاں ”بیزار ہونے“ کی
 بجائے یہ الفاظ ہیں: ”وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

قَالَ: لَيْسَ مِنَّا وَلَمْ يَقُلْ بَرِيءٌ

44- بَابُ بَيَانِ غِلْظِ تَحْرِيمِ الشَّيْبَةِ

198 - وَحَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ

اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَنَسَاءِ الصُّبُعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

مُهْرَبِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ

الْحَدَّثَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ

رَجُلًا يَنْتُمِي الْحَدِيثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ

199 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ

وَالْحَقَّاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ

الْحَارِثِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى

الْأَمِيرِ فَكُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: الْقَوْمُ

هَذَا يَمْنَعُ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ قَالَ: فَجَاءَ

حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

فَنَاتٌ

200 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا

مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا

ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ

چغل خوری کے شدید حرام ہونے کا بیان

ایک دفعہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم

ہوا، ایک شخص چغل خوری کرتا ہے، تو آپ نے فرمایا: میں

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چغل

خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ہمام بن حارث کہتے ہیں، ایک شخص کی عادت تھی کہ

وہ حاکم وقت کے سامنے لوگوں کی چغل خوری کیا کرتا تھا۔

ایک روز ہم مسجد میں بیٹھے یہی بات کر رہے تھے کہ فلاں

شخص حاکم کے سامنے لوگوں کی چغلی کرتا ہے، تو وہی چغل

خور وہاں آگیا اور آکر ہمارے پاس بیٹھ گیا تو حضرت

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چغل خور جنت میں داخل

نہیں ہوگا۔

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں، ہم حضرت حذیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک

شخص ہمارے پاس آکر بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ یہ شخص حاکم کے سامنے لوگوں کی چغلی

کرتا ہے، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے

سنانے کے لیے فرمایا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقِيلَ لِحَدِيقَةٍ: إِنَّ هَذَا يَزْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ أَشْيَاءَ فَقَالَ حَدِيقَةُ: إِرَادَةٌ أَنْ يُسَبِّعَهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

سُخْنُونَ سِوَى نَجْجِ كِطْرِ الثَّكَانِ، كَچھ دے كرا حسان جتانے، جھوٹی قسم اٹھا كر سامان فروخت كرنے كے شدید حرام ہونے كا بیان اور ان تین لوگوں كا ذكر، جن سے قیامت كے دن اللہ تعالیٰ كلام نہیں فرمائے گا اور ان كی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور ان كا تركیہ نہیں فرمائے گا اور ان كے لیے دردناك عذاب ہوگا

45- بَابُ بَيَانِ غِلْظِ تَحْرِيمِ
إِسْبَالِ الْإِزَارِ، وَالْتِمَنِ بِالْعَطِيَّةِ،
وَتَنْفِيْقِ السِّلْعَةِ بِالْحَلْفِ، وَبَيَانِ
الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُكَلِّمُهُمُ
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ
إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم كا یہ ارشاد پاك روایت كرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں قیامت كے دن اللہ ان كے ساتھ كلام نہیں فرمائے گا، ان كی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا، ان كا تركیہ نہیں فرمائے گا اور ان كے لیے دردناك عذاب ہوگا، تو حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض كی، یہ تو بڑے بد قسمت لوگ ہیں، یہ كون ہیں؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: كِطْرِ الثَّكَانِ والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا كر مال بیچنے والا۔

201- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَ ابْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَزْزِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَتَانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ

الْكَاذِبُ

202 - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَزْزِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطَى شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْخَلْفِ الْفَاجِرِ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَةً"

203 - وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

204 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ - قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ - وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخُ زَانٍ، وَمَلِكُ كَذَّابٍ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ"

205 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: بروز قیامت اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا، ایک وہ جو بھلائی کرنے کے ساتھ احسان بھی جتاتا ہو، (دوسرا) جھوٹی قسم اٹھا کر مال فروخت کرنے والا اور پانچپے لٹکانے والا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں، "تین طرح کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا، ان کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا، ان کا تزکیہ نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بروز قیامت اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا اور ان کا تزکیہ نہیں فرمائے گا، ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا بوڑھا زانی جھوٹا حکمران متکبر غریب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں، بروز قیامت اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا،

بَكَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاحَةِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَخَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ لِأَخَذِهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أُعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ"

ان کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا، ان کا تذکرہ نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص کہ بے آب مقام پر جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ کسی مسافر کو پانی نہ دے، وہ شخص جو عصر کے بعد اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہہ کر کوئی چیز فروخت کرے کہ میں نے یہ اتنے میں خریدی تھی حالانکہ ایسا نہ ہو اور وہ شخص جو اپنے ذاتی دنیوی فائدے کے لیے حاکم وقت کے ہاتھ پر بیعت کرے، اگر وہ فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ حاکم کی اطاعت کرنے ورنہ اطاعت نہ کرے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔

206 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح. وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبَّاسٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (امام رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میرے خیال میں یہ مرفوع حدیث ہے: بروز قیامت اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا، ان کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال کھا جائے۔ (امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

207 - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَرَاهُ مَرْفُوعًا، قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى مَالٍ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهُ" وَبَاقِي حَدِيثِهِ نَحْوُ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ

46- بَابُ غِلْظِ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْإِنْسَانِ
نَفْسَهُ، وَأَنَّ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ
عُذِّبَ بِهِ فِي النَّارِ، وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ

208- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو
سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ
بِعَبِيدَةٍ فَتَعِدَّتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ
جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ شَرِبَ سُمًّا
فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا
مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ
نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا
أَبَدًا

209- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ ح. وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ،
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ح. وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ
الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ كُلُّهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ
شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ذُكْوَانَ

210- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ
بْنُ سَلَامٍ بْنُ أَبِي سَلَامٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ

خودکشی کے سخت حرام ہونے کا بیان اور جو جس
چیز سے خودکشی کریگا، اسے اسی چیز سے جہنم میں
عذاب دیا جائے گا اور جنت میں صرف
مسلمان داخل ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی، ہتھیار
سے خودکشی کرے تو جہنم میں وہ ہمیشہ اسی ہتھیار سے خود کو
مارتا رہے گا، جو شخص زہری کر خودکشی کر لے، وہ جہنم میں
ہمیشہ زہر پینے کے عذاب میں مبتلا رہے گا اور جو شخص پہاڑ
سے کود کر خودکشی کرے تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ چھٹا لنگ
لگا رہے گا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، انہیں درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست
اقدم پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے

الضَّحَّاكُ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمَلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِي شَيْءٍ لَا يَمْلِكُهُ

211- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِّيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَعَنَ الْمُؤْمِنَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةً لِيَتَكَبَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قِلَّةً، وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ

212- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِمَلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ، كَاذِبًا مُتَعَبِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کیا ہے: ”جو شخص کسی دوسرے دین کو اختیار کرنے کی جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ اسی کے مطابق ہو جاتا ہے اور جو شخص جس چیز سے خود کشی فرمائے گا، اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور جو شخص کسی ایسی چیز کی نذر مان لے جو اس کی ملکیت نہیں ہے، تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔“

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: کسی بھی شخص پر وہ نذر واجب نہیں ہوگی جس کا وہ مالک نہ ہو اور مسلمان پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جو شخص دنیا میں جس چیز سے خود کشی فرمائے گا، قیامت کے دن اسے اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا، جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لیے جھوٹا دعویٰ فرمائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے مال میں کمی فرمائے گا اور جو شخص کچھ فروخت کرنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائے گا۔

حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دانستہ کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھائے گا، وہ اسی کی طرح ہو جائے گا اور جو شخص جس چیز سے خود کشی فرمائے گا، اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کو اسی چیز سے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔ سفیان کی روایت میں یہ الفاظ تھے، شعبہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں، ”جو شخص کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھائے گا، وہ اسی کی طرح ہو جائے گا اور جو شخص جس چیز سے خود کو ذبح فرمائے گا، قیامت کے روز اسے

اسی چیز سے منع کیا جائے گا۔

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
هَذَا حَدِيثٌ سَلِيمٌ وَأَمَّا شُعْبَةُ فَتَحْدِثُهُ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
خَلَفَ بِمِلَّةِ سِوَى الْإِسْلَامِ، كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ
وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، ذُبَحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

213 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ

مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: شَهِدْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا،
فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يُدْعَى بِالْإِسْلَامِ: هَذَا مِنْ أَهْلِ
النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا
شَدِيدًا، فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ آيَفَا: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا، وَقَدْ مَاتَ،
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى النَّارِ،
فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ، فَبَيَّنَّا لَهُمْ عَلَى
ذَلِكَ إِذْ قِيلَ: إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنْ بِهِ جِرَاحًا
شَدِيدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى
الْجِرَاحِ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنِّي
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِلَا لَا فَنَادَى فِي
النَّاسِ: أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شامل تھے
آپ نے مسلمان کہلانے والے ایک شخص کے متعلق فرمایا:
یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی، تو وہ شخص بڑی دلیری
سے لڑا اور زخمی ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی
گئی، کچھ دیر پہلے آپ نے جس کو جہنمی قرار دیا تھا، وہ آج
بڑی دلیری سے لڑتے ہوئے مرا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: وہ جہنم میں پہنچا ہے۔ بعض حضرات اس کے متعلق
حیران ہوئے، اسی اثناء معلوم ہوا کہ وہ شخص ابھی مرا نہیں
ہے بلکہ شدید زخمی ہے، رات کے وقت اس نے زخموں کی
شدت سے تنگ آ کر خودکشی کر لی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی لیے۔ اللہ اکبر! میں
یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا خاص بندہ اور اس کا رسول
(صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں: جنت میں
صرف مسلمان داخل ہوں گے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ
کسی گناہ گار شخص سے بھی اس دین کی مدد کرتا ہے۔

وَأَنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

214 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي - حَتَّى مِنْ
الْعَرَبِ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّتِي هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا. فَلَمَّا مَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ
وَقَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ. وَفِي أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ
لَهُمْ شَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ. فَقَالُوا:
مَا أَجْزَأُ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأُ فُلَانٌ. فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا إِنَّهُ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ
أَبَدًا. قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ. كُلُّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ
وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ. قَالَ: فَجَرَحَ الرَّجُلُ
جُرْحًا شَدِيدًا. فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتُ. فَوَضَعَ نَصْلَ
سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَكُتِبَتْ بَيْنَ ثَنَدِيهِ ثُمَّ تَحَامَلَ
عَلَى سَيْفِهِ. فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَشْهَدُ
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: الرَّجُلُ
الَّذِي ذَكَرْتَ إِنَّمَا: أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَأَعْظَمَ
النَّاسُ ذَلِكَ. فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ. فَخَرَجْتُ فِي
طَلَبِهِ حَتَّى جَرَحَ جُرْحًا شَدِيدًا. فَاسْتَعْجَلَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان جنگ ہوئی جب جنگ ختم ہوئی، تو دونوں فریق اپنے مورچوں میں واپس چلے گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں ایک زبردست جنگجو بھی تھا جس نے بہت سے دشمنوں کو قتل کیا تھا۔ بعض حضرات کہنے لگے، آج اس شخص کی طرف کوئی نہیں لڑا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو جہنمی ہے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے یہ عہد کیا کہ اب میں اس کے ساتھ رہوں گا، پھر وہ صاحب اس جنگ کے دوران اس کے نزدیک رہے، آخر ایک وقت آیا کہ وہ شخص شدید زخمی ہو گیا اس نے اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے پر رکھی، اپنا بوجھ تلوار کی نوک پر ڈال کر خود کشی کر لی، وہ صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، میں یہ گواہی دیتا ہوں، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا ہوا ہے؟ ان صاحب نے بتایا، کچھ دیر پہلے آپ نے فلاں شخص کو جہنمی قرار دیا تھا، جس پر بعض حضرات نے تعجب کا اظہار کیا تھا، میں نے اسی وقت یہ ارادہ کیا تھا کہ اب میں اس شخص کے پاس رہوں گا۔ وہی شخص شدید زخمی ہوا تو تکلیف سے بچنے کے لیے اس نے اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا، اس کی نوک اپنے سینے پر رکھی اور اس نوک پر اپنا وزن ڈال کر خود کشی کر لی۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

الْمَوْتُ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُتَابَهُ بَيْنَ
 ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ
 الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو
 لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ
 عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ

215 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا
 الزُّبَيْرِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،
 حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُولُ: "إِنَّ
 رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قُرْحَةٌ، فَلَمَّا
 أَذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَاهَا، فَلَمْ يَزَقْ
 الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، قَالَ رَبُّكُمْ: قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ
 الْجَنَّةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: إِي وَاللَّهِ،
 لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ جُنْدَبٌ، عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ.

216 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ،
 حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ
 الْحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 الْبَجَلِيُّ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، فَمَا نَسِينَا، وَمَا نَخْشَى أَنْ
 يَكُونَ كَذِبٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: "خَرَجَ بِرَجُلٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
 خُرَاجٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

ارشاد فرمایا: "ایک شخص اہل جنت کی طرح عمل کرتا، لوگوں
 کو یہی نظر آتا ہے، مگر وہ جہنمی ہوتا ہے اور کوئی شخص اہل
 جہنم کی طرح عمل کرتا ہے، لوگوں کو یہی دکھائی دیتا ہے، مگر
 وہ جنتی ہوتا ہے۔"

حسن بصری بیان کرتے ہیں، پہلے زمانے میں ایک
 شخص کو پھوڑا نکل آیا، جب تکلیف شدید ہو گئی تو اس نے
 اپنی کمان سے ایک تیر نکال کر اسے چیر دیا، خون بہنا
 شروع ہو گیا حتیٰ کہ وہ شخص مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا،
 میں اس شخص کے لیے جنت حرام کرتا ہوں (حسن بصری
 نے) مسجد کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، اللہ کی قسم!
 حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اسی مسجد میں یہ
 حدیث سنائی تھی۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
 حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی
 مسجد میں مجھے یہ حدیث سنائی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا ہے: سابقہ زمانے میں کسی شخص کو پھوڑا نکل آیا (اس
 کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں)

47- بَابُ غِلْظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ، وَأَنَّهُ

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ

217- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ

بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ الْحَنِفِيٍّ أَبُو زَمِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ، أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ

صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا:

فُلَانٌ شَهِيدٌ، فُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ،

فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ

غُلَّهَا - أَوْ عَبَاءَةٍ - ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اذْهَبْ فَنَادِ فِي

النَّاسِ، أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، قَالَ:

فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا

الْمُؤْمِنُونَ

218- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ

وَهْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ

الدُّوَلِيِّ، عَنْ سَالِمِ أَبِي الْغَيْثِ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ،

وَهَذَا حَدِيثُهُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ

مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرِ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

مال غنیمت میں چوری کرنے کا شدید حرام ہونے کا

بیان، اور جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

غزوہ خیبر کے موقع پر بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین نے شہداء کا ذکر شروع کیا، اس اثناء ایک شخص کا

ذکر آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے ایک چادر

کے سبب جو اس نے مال غنیمت میں سے چرائی تھی، جہنم

میں دیکھا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا: اے ابن

خطاب! جاؤ لوگوں میں یہ اعلان کر دو: صرف اہل ایمان

جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے لوگوں میں اعلان کر

دیا: جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں شامل ہوئے،

اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب کی لیکن مال غنیمت میں ہمیں

سونا یا چاندی حاصل نہیں ہوئے، بلکہ عام سامان، کھانے

پینے کی اشیاء اور کپڑے ہاتھ آئے ہم آپ کے ساتھ

”وادی“ کی جانب روانہ ہوئے، نبی ﷺ کے ساتھ

217- سنن دارمی: 2489، مسند احمد: 328

218- صحیح بخاری: 3993، سنن ابوداؤد: 2711، مؤطا امام مالک: 980، صحیح ابن حبان: 4581

قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ. فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا. غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالْيَتَابَ. ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي. وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ لَهُ، وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُذَامٍ يُدْعَى رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِي، قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهُ، فَرُحِي بِسَهْمٍ، فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ. فَقُلْنَا: هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ الشَّيْئَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ. قَالَ: فَفَزِعَ النَّاسُ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكِ أَوْشَرَ أَكْبَنٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِرَاكِكَ مِنْ نَارٍ أَوْشَرَ أَكْبَنٍ مِنْ نَارٍ

48- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنْ

قَاتِلَ نَفْسَهُ لَا يَكْفُرُ

219 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ

أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ حُجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو النَّوْسِيَّ، أَتَى النَّبِيَّ

ایک غلام بھی تھا، جو کبھی جذام کی شاخ بنو ضبیب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص رفاعہ بن زید نے آپ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا تھا، جب ہم نے ”وادی“ میں پڑاؤ کیا تو اس غلام نے نبی ﷺ کا زاد سفر کھولنا شروع کیا، اسی اثناء کہیں سے ایک تیرا کر اسے لگ گیا جس کے باعث وہ مر گیا۔ ہم نے کہا، اسے شہادت مبارکہ ہو، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اس نے فتح خیبر کے دن مال غنیمت میں سے ایک چادر چرائی تھی، جو تقسیم ہونے والوں نہیں پہنچ سکی، وہی چادر آگ کی شکل میں اسے اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔ یہ سن کر لوگ خوف زدہ ہو گئے۔ ایک شخص چمڑے کا ایک بیلٹ یا دو بیلٹ لے کر حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! فتح خیبر کے دن یہ مجھے ملے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی آگ کے ہیں۔

خودکشی کرنے والے کے

کافر نہ ہونے کی دلیل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

طفیل بن عمرو دوسی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو کسی مضبوط

قلعے یا پناہ گاہ کی حاجت ہے؟ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس

کا ایک قلعہ تھا، نبی ﷺ نے انکار کر دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ حَصِينٍ وَمَنْعَةٍ؟ - قَالَ: حِصْنٌ كَانَ لِلدُّوَيْسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - فَأَبَى ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي ذَخَرَ اللَّهُ لِلْأَنْصَارِ، فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ، فَمَرِضَ، فَجَزَعَ، فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ، فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ، فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ، فَرَأَاهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ، فَرَأَاهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةً، وَرَأَاهُ مُعْطِيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: غَفَرَ لِي بِهَجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكَ مُعْطِيًا يَدَيْكَ؟ قَالَ: قِيلَ لِي: لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ، فَقَضَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ

نے یہ سعادت انصار کو عطا فرمائی تھی، اس لیے جب نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو نے اپنے ہم قبیلہ ساتھی کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی طفیل کا ساتھی بیمار ہو گیا جب تکلیف ناقابل برداشت ہو گئی تو اس نے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ لیے اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا۔۔۔ جس کے سبب اس کی موت واقع ہو گئی۔ طفیل بن عمرو نے اس کو خواب میں دیکھا کہ اس کی حالت بہت اچھی ہے، تاہم اس کے دونوں ہاتھ لپٹے ہوئے ہیں۔ طفیل نے اس سے پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (ﷺ) کی جانب ہجرت کرنے کے سبب مجھے بخش دیا۔ طفیل نے پوچھا: تمہارے ہاتھوں کو کیوں لپیٹا گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھ سے کہا گیا، اپنے جو عضو کو تم نے خود خراب کیا ہے، ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ نبی ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! تو اس کے ہاتھوں کو بھی معاف کر دے۔

قیامت کے قریب چلنے والی وہ ہوا

جو تمام اہل ایمان (کی ارواح)

قبض کر لے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ یمن کی جانب

49- بَابُ فِي الرِّيحِ الَّتِي تَكُونُ

قُرْبَ الْقِيَامَةِ، تَقْبِضُ مَنْ

فِي قَلْبِهِ شَيْءٌ مِنَ الْإِيمَانِ

220- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْبِيِّ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرَوِيُّ، قَالَا:

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ رِجَالًا مِنَ الْيَمِينِ مِنَ الْحَرِيرِ، فَلَا تَدْعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ - قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ، وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: مِثْقَالَ ذَرَّةٍ - مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ"

سے ایک ہوا بھیجے گا، جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی، اس وقت جس شخص کے دل میں ایک دانے یا ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا، وہ "ہوا" اس کی (روح) قبض کر لے گی۔

فتنے ظاہر ہونے سے قبل ہی نیک اعمال کی جانب جلدی کرنے کی ترغیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: "ان فتنوں، جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، کے آنے سے پہلے نیک اعمال کر لو حالت ایمان میں صبح کرنے والا شخص شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا یا شام کے وقت مومن رہنے والا شخص صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا کیونکہ وہ معمولی سے دنیاوی نفع کے عوض میں اپنا دین فروخت کر دے گا۔

اپنے اعمال کے تلف ہونے سے

خوف زدہ رکھنے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو

50- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ

بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهِرِ الْفِتَنِ

221- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ عُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

51- بَابُ خَافَةِ الْمُؤْمِنِ

أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ

222- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ لَنَا

221- سنن ابوداؤد: 4262، سنن ترمذی: 2197، سنن ابن ماجہ: 3961، سنن داری: 338

222- مسند احمد: 14092، صحیح ابن حبان: 7169

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ {الحجرات: 2} إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. جَلَسَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فِي بَيْتِهِ، وَقَالَ: أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو، مَا شَأْنُ ثَابِتٍ؟ اشْتَكَيْتَنِي؟ قَالَ سَعْدٌ: إِنَّهُ تَجَارِي، وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوَى. قَالَ: فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ثَابِتٌ: أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔ (پ ۲۶ الحجرات آیت ۲) "الی آخر الآیۃ۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہہ کر اپنے گھر بیٹھ گئے میں جہنمی ہوں۔ چند دن تک جب وہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر نہ ہوئے تو نبی ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے متعلق دریافت کرتے ہوئے فرمایا، اے ابو عمرو! ثابت کو کیا ہوا ہے؟ کیا بیمار ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وہ میرے پڑوسی ہیں اگر بیمار ہوتے تو معلوم ہو جاتا۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے ملنے گئے اور انہیں بتایا کہ نبی ﷺ ان کے متعلق دریافت فرما رہے تھے، تو حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا، آپ لوگ جانتے ہیں، نبی ﷺ کے سامنے سب سے زیادہ اونچی آواز میری ہوتی ہے، اب چونکہ یہ آیت نازل ہو چکی ہے، اس لیے مجھے خوف ہے کہ میں جہنمی نہ بن جاؤں جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: بلکہ وہ جنتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

223 - وَحَدَّثَنَا قُطَيْبُ بْنُ نُسَيْرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَنْحَوِ حَدِيثِ حَمَّادٍ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم

224 - وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ

الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
الْمُعْتَمِرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ:
(لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ)
الْحَجَرَاتِ: 2، وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي
الْحَدِيثِ.

225 - وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى
الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ:
سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثُ. وَلَمْ يَذْكُرْ
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، وَزَادَ فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

52- بَابُ هَلْ يُؤْخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ؟
226 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ: قَالَ أَنَسٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُؤَاخَذُ بِمَا عَمَلْنَا فِي
الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي
الْإِسْلَامِ، فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا، وَمَنْ أَسَاءَ، أُخِذَ بِعَمَلِهِ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ

227 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ،
حَدَّثَنَا أَبِي، وَوَكَيْعٌ ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ

اس میں بھی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
تذکرہ نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں بھی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
تذکرہ نہیں ہے۔ اس میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے یہ الفاظ زائد ہیں ”ہم حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے متعلق یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے درمیان ایک جنتی شخص
موجود ہے۔“

کیا دور جاہلیت کے گناہوں پر مواخذہ ہوگا؟
حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ایک دفعہ بعض لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ!
ہم دور جاہلیت میں جو کچھ کرتے تھے، کیا ان اعمال پر بھی
ہمارا مواخذہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص
اسلام لانے کے بعد نیک اعمال کرے گا اس سے کوئی
مواخذہ نہیں ہوگا، جو برے عمل کرے گا، اس کا زمانہ
جاہلیت اور اسلام دونوں کے اعمال پر مواخذہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! زمانہ جاہلیت کے
اعمال پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جو شخص
اسلام لانے کے بعد اچھے اعمال فرمائے گا، زمانہ جاہلیت

صحیح مسلم

کے بے اعمال پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا، لیکن جو شخص اسلام لانے کے بعد بھی برے اعمال فرمائے گا اس کا پہلے اور بعد کے دونوں پر مواخذہ ہوگا۔

اللَّهُ، أَنْوَ أَخَذَ بِمَا عَمَلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ، أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

228- حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

53- بَابُ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ

مَا قَبْلَهُ وَكَذَا الْهَجْرَةُ وَالْحَجَّ

229- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ، وَأَبُو

مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كُلُّهُمَا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، يَبْكِي طَوِيلًا، وَحَوْلَ وَجْهِهِ إِلَى الْحِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ، أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ قَالَ: فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اسلام پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، حج اور ہجرت بھی ایسا ہی کرتے ہیں

ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں، جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو ایک روز ہم ان کی عیادت کے لیے گئے، آپ دیوار کی جانب رخ کیے روتے رہے آپ کے صاحبزادے نے کہا ابا جان آپ کیوں رورہے ہیں، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب رخ کر کے کہا، ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل، اللہ کی وحدانیت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ میری زندگی تین بڑے اداوار پر مبنی ہے۔ ایک وہ وقت تھا جب مجھے سب سے زیادہ نفرت (معاذ اللہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اور میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں کسی طرح آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شہید کر دوں، اگر میں اسی حالت میں مرتا تو جہنمی ہوتا جب اللہ

وَسَلَّمَ يَدِي. وَلَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَنْكَثْتُ مِنْهُ، فَقَتَلْتُهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَأُبَايِعَكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ: مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَ لِي، قَالَ: أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِيهِ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ يَهْدِيهِ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِيهِ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَجَلَ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أُمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ، لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أُمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبَنِي نَائِحَةٌ، وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُونِي فَشَنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنَحَرُ جُزُورٌ وَيُقَسَّمُ لَحْمُهَا، حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَنْظَرَ مَاذَا أَرَا جُعِبْتُ بِرُسُلِ رَبِّي

تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی، تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں اسلام قبول کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا، میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا شرائط طے کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی، میرے گناہ معاف ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے، اسلام پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور ہجرت بھی پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، حج بھی پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ (حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) اس وقت کوئی بھی شخص میرے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور میری نظر میں کوئی شخص آپ سے زیادہ معزز نہیں تھا، اگر مجھ سے آپ کی تعریف کے لیے کہا جائے تو میں ایسا کر سکوں گا، کیونکہ میں کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکا، اگر میں اسی حالت میں انتقال کر جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا۔ پھر اس کے بعد مجھے بعض امور کا نگران مقرر کیا، اب مجھے اندازہ نہیں ہے، اس کے متعلق میرا انجام کیا ہوگا؟ جب میں مرجاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ آگ یا نوحہ کرنے والی عورتیں نہ لے جانا اور جب مجھے دفن کرنے کے بعد تم میرے اوپر مٹی ڈال کر فارغ ہو جاؤ، تو اتنی دیر تک میری قبر کے پاس رکے رہنا، جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر

کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، تاکہ تمہارے سبب بڑے
انسیت رہے اور میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں
کے سوالات کا جواب دے سکوں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: بعض
مشرکین جنہوں نے کئی قتل کیے تھے، کئی بار زنا کیا تھا،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، آپ
جس بات کی دعوت دیتے ہیں، وہ بہت اچھی ہے اگر آپ
ہمیں ہمارے پچھلے گناہوں کا کفارہ بتادیں۔ اس وقت یہ
آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے
ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی
اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں
کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ (پ
۱۹ الفرقان آیت ۶۸) اور یہ بھی نازل ہوئی: تم فرماؤ
اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی
اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا
ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۲۳ الزمر
آیت ۵۳)

جب کافر اسلام قبول کر لے تو اس کے

پچھلے اعمال کے حکم کا بیان

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: دور جاہلیت

230 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ،
وَأَبِرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِرَاهِيمَ، قَالَ:
حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:
أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ،
يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ
قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا، ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ
وَتَدْعُو لِحَسَنٍ، وَلَوْ تَخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً،
فَنَزَلَ: {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا
يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا} {الفرقان:
68} وَنَزَلَ {يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى
أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ} {الزمر: 53}

54- بَابُ بَيَانِ حُكْمِ عَمَلِ

الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ

231 - حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

230 - صحيح بخاری: 4532، سنن ابوداؤد: 4274، سنن نسائی: 4004

231 - صحيح بخاری: 2107، مسند احمد: 15354، سنن بیہقی: 18072، معجم الکبیر: 3085

قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّنُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَلَّمْتَ عَلَى مَا أَسَلَّمْتَ مِنْ خَيْرٍ وَالتَّحَنُّنُ: التَّعَبُّدُ

232 - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ الْخُلَوَانِيُّ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدُ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّنُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صَدَقَةٍ، أَوْ عَتَاqَةٍ، أَوْ صَلَةٍ رَحِمٍ، أَفِيهَا أَجْرٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَلَّمْتَ عَلَى مَا أَسَلَّمْتَ مِنْ خَيْرٍ

233 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، ح. وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَشْيَاءٌ كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسَلَّمْتَ عَلَى

میں، میں نے جو نیک کام کیے ہیں کیا مجھے اس کا کچھ فائدہ ہوگا؟ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: جو اچھے کام کرنے کی تمہیں عادت ہے، وہ اسلام میں بھی برقرار رہے گی۔ یہاں تحنن سے مراد عبادت گزاری ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! زمانہ جاہلیت میں، میں نے جو نیک کام کیے ہیں، سجدے کیے ہیں، غلام آزاد کیے، رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا، کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ان نیکیوں کی عادت زمانہ اسلام میں بھی برقرار رہے گی۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! زمانہ جاہلیت میں، میں نے جو کام کیے ہیں (راوی ہشام کہتے ہیں) یعنی جو نیک اعمال کیے ہیں، کیا مجھے ان کا صلہ ملے گا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے جو نیک اعمال کیے تھے، انہیں کے نتیجے میں تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے، تو میں نے عرض کی، اللہ کی قسم! زمانہ جاہلیت میں، میں جتنے بھی اچھے کام کرتا تھا، وہ سب اسلام قبول کرنے

کے بعد کرتا رہوں گا۔

مَا أَسْلَفْتُ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ، قُلْتُ: فَوَاللَّهِ لَا أَدْعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِلَّا فَعَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ.

234- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، ثُمَّ أَعْتَقَ فِي الْإِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا بیان روایت کرتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور جاہلیت میں ایک سو غلام آزاد کیے تھے اور غلے سے لدے ہوئے ایک سو اونٹ خیرات کیے تھے، اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے دوبارہ ایک سو غلام آزاد کیے ایک سو اونٹ خیرات کیے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں)۔

سچے اور خالص ایمان کا بیان

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔ (پ ۷ الانعام آیت ۸۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بہت پریشان ہوئے انہوں نے عرض کیا، ہم میں سے کون ایسا شخص ہے، جس نے خود پر ظلم نہ کیا ہو؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم سے مراد وہ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، بلکہ اس سے مراد وہ ظلم ہے جس کے متعلق لقمان نے اپنے بیٹے سے یہ کہا تھا: ترجمہ کنز الایمان: لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پ ۲۱ لقمان

55- بَابُ صِدْقِ الْإِيمَانِ وَإِخْلَاصِهِ

235- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكَيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا} {الْأَنْعَامُ: 82} إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: {يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ}

آیت ۱۳) یہ ظلم عظیم ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی مروی ہے۔

236- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ، ح. وَحَدَّثَنَا مُنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسَهَّرٍ، ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنِيهِ أَوَّلًا أَبِي، عَنْ أَبِي بَنٍ تَغْلِبَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

اللہ تعالیٰ خیال سے درگزر کرتا ہے،
بشرطیکہ وہ جم نہ جائے، نیز اللہ تعالیٰ
ہر شخص کو اس کی طاقت کے مطابق
مکلف کرتا ہے، نیکی یا برائی کے پختہ
ارادے کے حکم کا بیان

56- بَابُ تَجَاوُزِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ، إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ أَنْزَلَتْ وَبَيَانُ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لَمْ يُكَلَّفْ إِلَّا مَا يُطَاقُ وَبَيَانُ الْحُكْمِ الِهِمَّ بِالْحَسَنَةِ وَبِالسَّيِّئَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ ۱۳ البقرة آیت ۲۸۴)۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان ہو گئے، وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ادب سے دو زانوں بیٹھ گئے اور عرض کی، یا

237 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الصَّرِيرُ، وَأُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامَ الْعَيْشِيُّ، وَاللَّفْظُ لِأُمَيَّةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوا بِحَسَبِكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ} وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ {البقرة: 284}، قَالَ: فَاشْتَدَّ

ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرَّكْبِ، فَقَالُوا: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ كَلَّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نَطِيقُ، الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ، وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا نَطِيقُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا، بَلْ قُولُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ"، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ، ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي إِثْرِهَا: {أَمِنَ الرَّسُولُ يَمَّا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَأَتْ كُتُبُهُ وَكُتِبَ لَهُ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ} البقرة: 285، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ نَسَخَهَا اللَّهُ تَعَالَى، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا} البقرة: 286 "قَالَ: نَعَمْ" {رَبَّنَا وَلَا تَحِبِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا} البقرة: 286 "قَالَ: نَعَمْ" {رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ} البقرة: 286 "قَالَ: نَعَمْ" {وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پہلے ہمیں ان امور کا پابند کیا گیا جو ہماری طاقت کے مطابق تھے جیسے نماز، روزہ، جہاد، صدقہ کرنا وغیرہ۔ اب آپ پر یہ آیت نازل ہو گئی، ہم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب عطا کی گئی، کیا تم بھی ان کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم نے یہ حکم سن لیا ہے، مگر ہم اسے نہیں مانتے، تم یہ کہو: "ہم نے سن لیا اور اس کی اطاعت کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے، (آخر کار) ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔" تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اقرار کیا، ہم نے سن لیا اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ جس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ اقرار کیا اسی وقت قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں: ترجمہ کنز الایمان: رسول ایمان لایا اس پر جو اسکے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (پ ۱۳ البقرة آیت ۲۸۵) جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا؟ اور یہ آیت نازل کی: (ترجمہ کنز الایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان

مَوْلَانَا فَاَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ) البقرة: 288
"قَالَ: نَعَمْ"

ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ (پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)۔ فرماتا ہے: ہاں! ترجمہ کنز الایمان اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ۔ (پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)۔ فرماتا ہے: ہاں! ترجمہ کنز الایمان: اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ (پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)۔ کہا: جی ہاں!

سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ (پ ۳ البقرة آیت ۲۸۴) تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل میں اتنا ڈر پیدا ہوا جو پہلے نہیں ہوا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو، ہم نے حکم سن لیا ہے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اسے تسلیم کرتے ہیں۔ (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کو مضبوط کیا اور پھر یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی

238 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، مَوْلَى خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ} (البقرة: 284)، قَالَ: دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ قُلُوبَهُمْ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُولُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا" قَالَ: فَأَلْقَى اللَّهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا

وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا {البقرة:
286} "قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ" {رَبَّنَا وَلَا تَحْبِلْ عَلَيْنَا
إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا} {البقرة:
286} "قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ" {وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
أَنْتَ مَوْلَانَا} {البقرة: 286} "قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ"

اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں
۔ (پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)۔ (وہ یہ دعا کرتے ہیں)۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ایسا ہی ہوگا۔ (وہ یہ دعا کرتے ہیں)
ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ
نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا۔ (پ ۳ البقرة
آیت ۲۸۶)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ایسا ہی ہوگا۔ (یہ دعا
کرتے ہیں، ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیں معاف فرمادے
اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے۔ (پ
۳ البقرة آیت ۲۸۶)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ایسا ہی ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری امت
کے خیالات معاف کر دیئے ہیں، جب تک وہ اس کے
متعلق کوئی بات نہ کریں یا ان پر عمل نہ کریں۔

239 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ
بْنُ سَعِيدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ، وَالْ لَّفْظُ
لِسَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ
زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي
مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا، أَوْ يَعْمَلُوا
بِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔

240 - حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ، وَ زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ح.
وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُسَهَّرٍ، وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح. وَ حَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُبَشَّيْ، وَ ابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
كُلُّهُمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

239 - صحیح بخاری: 4968، سنن ابوداؤد: 2209، سنن ترمذی: 1183، سنن نسائی: 3434، سنن ابن ماجہ: 2043، مسند احمد: 9494، صحیح

ابن حبان: 4334، مستدرک للحاکم: 2801

زَرَارَةُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي
عَمَّا حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ، أَوْ تَكَلَّمُ بِهِ
241 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

وَكَيْعٌ، حَدَّثَنَا مُسَعَّرٌ، وَهَيْشَامٌ، ح. وَحَدَّثَنِي
إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ
زَائِدَةَ، عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

242 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ
بُنِ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي
بَكْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ
الْأَخْرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا
هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ، فَإِنْ
عَمِلَهَا فَانْكُتُبُوهَا سَيِّئَةً، وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ
يَعْمَلْهَا فَانْكُتُبُوهَا حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا
فَانْكُتُبُوهَا عَشْرًا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں
کو) یہ حکم دیا ہے، جب میرا بندہ کسی گناہ کا پختہ ارادہ
کرے تو تم اسے نہ لکھنا جب وہ گناہ کرے اس وقت لکھنا
اور جب میرا بندہ کسی نیکی کا پختہ ارادہ کرے تو اگرچہ اس
نے اس پر عمل نہ کیا ہو، تم اس کی نیکی کو لکھ لینا اور جب وہ
اس نیکی پر عمل کرے تو تم دس نیکیاں لکھ دینا۔

243 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ
مُجَرٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ
الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:
إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبْتُهَا لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا
ہے، جب میرا بندہ کسی نیکی کا پختہ ارادہ کرے مگر اس نے
اس پر عمل نہ کیا ہو، تو میں اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی
لکھتا ہوں اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس سے لے کر

حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا، لَمْ أَكُتِبْهَا عَلَيْهِ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْهَا سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ"

244- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَأَنَا أَكُتِبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ، فَإِذَا عَمِلَهَا، فَأَنَا أَكُتِبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا، فَإِذَا عَمِلَهَا، فَأَنَا أَكُتِبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا " وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ، ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ، فَقَالَ: ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَارْقُبُوهُ لَهُ بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا فَارْقُبُوهُ لَهُ حَسَنَةً، إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَأَى " وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ

ساتھ سو تک نیکیاں لکھتا ہوں اور جب وہ کسی گناہ کا پختہ ارادہ کرے مگر اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو، تو میں کوئی گناہ نہیں لکھتا، اگر وہ اس پر عمل کرے تو میں ایک گناہ لکھتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، جب میری کوئی بندہ کوئی نیکی کرنے کے متعلق سوچتا ہے، تو میں اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھ دیتا ہوں اور اگر وہ اس پر عمل بھی کرے تو میں اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہوں اور اگر وہ کسی گناہ کے متعلق سوچے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں، لیکن اگر وہ اس گناہ کو کرے تو صرف ایک گناہ لکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تیرا فلاں بندہ فلاں گناہ کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے بخوبی باخبر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کا دھیان رکھو اگر وہ گناہ کرے تو ایک گناہ لکھ لینا اور اگر وہ گناہ کرنے سے باز رہے، تو ایک نیکی لکھ لینا، کیونکہ اس نے صرف میرے خوف کے سبب گناہ نہیں کیا ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سچے دل سے اسلام قبول کرے تو اسے ایک نیک کے عوض میں دس سے لے کر سات سو گناہ تک اجر عطا کیا جاتا ہے اور ہر گناہ کے عوض میں ایک گناہ لکھا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ شخص اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہے۔

245- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا، كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، لَمْ تُكْتَبْ، وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ

246- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَزُومِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللَّهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً،

247- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَزَادَ: وَهَمَّهَا اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کر لے اور اس پر عمل نہ کرے اسے ایک نیکی ملتی ہے اور جو شخص نیک کام کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے اسے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں ملتی ہیں اور اگر کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر اس پر عمل کرے تو صرف ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں اور نیکیوں کو لکھواتا ہے، پھر نبی ﷺ نے اس کی وضاحت فرماتے ہوئے یہ فرمایا جب کوئی شخص کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے، مگر اس پر عمل نہیں کرتا تو اسے ایک نیکی ملتی ہے اور اگر وہ اس پر عمل کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کا دس سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ ”بے حد و شمار گنا“ تک اجر و ثواب لکھ لیتا ہے اور اگر وہ گناہ کا ارادہ کر کے اس پر عمل نہ کرے تو اسے ایک نیکی ملتی ہے اور اگر عمل کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، ”اگر اللہ چاہے، تو اس ایک گناہ کو بھی معاف کر دیتا ہے۔ اور جس کے نصیب میں

وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكٌ

ہلاک ہونا ہو وہی شخص ہلاک ہوگا۔

57- بَابُ بَيَانِ الْوَسْوَسةِ فِي الْإِيمَانِ

ایمان میں آنے والا وسوسہ

وَمَا يَقُولُهُ مَنْ وَجَدَهَا

اور وسوسہ آنے پر کیا پڑھے؟

248- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، ایک صحابی رسول بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر

ہوئے اور عرض کی، بعض اوقات ذہن میں ایسے خیالات

آ جاتے ہیں جنہیں بیان کرتے ہوئے بھی خوف آتا ہے۔

نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے ساتھ ایسا ہی

ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں! آپ ﷺ نے

فرمایا: یہ واضح ایمان ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

249- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، ح. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو

بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا:

حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رَزِيقٍ، كِلَاهُمَا

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

250- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ،

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَثَّامٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْخَمَيْسِ، عَنْ

مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،

قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

الْوَسْوَسةِ، قَالَ: تِلْكَ فَحْضُ الْإِيمَانِ

251- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، وَفُحَمَّدُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں، نبی ﷺ سے وسوسے کے متعلق عرض کی

گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایمان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

248- مسند احمد: 9877، صحیح ابن حبان: 146، معجم الکبیر: 10024

251- صحیح بخاری: 3102، سنن ابوداؤد: 4722، صحیح ابن حبان: 6722، معجم ابن خزیمہ: 2559، مسند ابویعلیٰ: 3969

بْنِ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ: هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ".

252 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمَوْدُبِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ فَيَقُولُ: اللَّهُ" ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَرُسُلِهِ

253 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ لَهُ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ، فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَه".

254 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ، ابْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شَهَابٍ،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ یہ بھی کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اگر کسی شخص کے دل میں یہ دسہ آئے، تو اسے چاہیے کہ وہ یہ اقرار کر لے، میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان کسی شخص کے پاس آکر پوچھتا ہے آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ بندہ جواب دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں ایک روایت میں رسولوں پر ایمان کا ذکر بھی موجود ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان کسی شخص کے پاس آکر یہ پوچھتا ہے فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ شیطان یہ سوال کرتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب یہ موقعہ آجائے تو انسان کو چاہیے کہ وہ اعوذ باللہ پڑھے اور باز رہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟" مِثْلُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَهَابٍ

255 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللَّهُ خَلَقَنَا، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟" قَالَ: وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ، فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَدْ سَأَلَنِي اثْنَانِ وَهَذَا الثَّالِثُ، أَوْ قَالَ: سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهَذَا الثَّانِي.

256 - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْنَادِ، وَلَكِنْ قَدْ قَالَ: فِي آخِرِ الْحَدِيثِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

257 - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّوْحِيِّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: لوگ تم سے عقلی سوالات کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ وہ یہ سوال بھی پیش کریں گے، ہمیں تو اللہ نے پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہ روایت بیان کرتے وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کا ہاتھ تھام رکھا تھا، آپ کہنے لگے، اللہ اور اس کے رسول کی ہر بات سچی ہوتی ہے، مجھ سے دواشخاص یہی سوال کر چکے ہیں اب یہ تیسرا شخص ہے جس نے یہ سوال کیا ہے یا مجھ سے پہلے ایک شخص یہ سوال کر چکا ہے اب یہ دوسرا شخص ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں الفاظ کا اختلاف ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! لوگ ہمیشہ تم سے سوالات کرتے رہیں گے، حتیٰ

قَالَ: قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟" قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَنِي رَأْسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟ قَالَ: فَأَخَذَ خَطْرَ يَدَيْهِ فَرَمَاهُم. ثُمَّ قَالَ: قُومُوا قُومُوا صَدَقَ حَبِيبِي

کہ وہ یہ نکتہ پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟" (راوی کہتے ہیں) ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے، اسی اثنا، چند اعرابی وہاں آئے اور بولے، اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اللہ تعالیٰ ہے، تو سہی مگر اللہ تعالیٰ کو پیدا کس نے کیا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منہ میں کنکریاں بھر کر ان کی جانب پھینکتے ہوئے کہا، بھاگو یہاں سے! بھاگو! میرے آقا (ﷺ) کا ارشاد حق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ ہر چیز کے متعلق تم سے سوال کریں گے، حتیٰ کہ وہ یہ بھی پوچھیں گے، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، اسے کس نے پیدا کیا ہے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے، تمہاری امت کے لوگ ہمیشہ یہ سوال کرتے رہیں گے، یہ کیا ہے؟ حتیٰ کہ وہ یہ بھی سوال کریں گے، اللہ تعالیٰ نے تو ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں "تمہاری امت کے لوگ" کے الفاظ نہیں ہیں۔

258. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ أَلَنَّاكُمْ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَقُولُوا: اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهُ؟"

259. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ الْخَضَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ أَمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ: مَا كَذَا؟ مَا كَذَا؟ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟"

260. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ إِسْحَاقَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ: قَالَ اللَّهُ
إِنَّ أُمَّتَكَ

58- بَابُ وَعِيدِ مَنْ اقْتَطَعَ

حَقِّ مُسْلِمٍ بَيِّنٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ
261- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
مَوْلَى الْحُرَّةِ، عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ، عَنْ
أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بَيِّنَةٍ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ
لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ
كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَإِنْ
قَضِيًّا مِنْ أَرَاكَ،

262- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،
جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ،
يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْخَارِثِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

263- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح. وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

جھوٹی قسم اٹھا کر مسلمان کا مال کھا جانے

والے کے لیے جہنم کی وعید کا بیان

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جھوٹی قسم سے کسی
مسلمان کا مال کھا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کو
واجب کر دیتا ہے اور اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ ایک
شخص نے سوال کیا، اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ تو آپ
نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان کا حق

مُعَاوِيَةَ، وَوَكَيْعٌ، ح. وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ،
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ
، قَالَ: فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ: مَا
يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالُوا: كَذَا وَكَذَا،
قَالَ: صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فِي نَزَلَتْ، كَانَ بَيْنِي
وَبَيْنَ رَجُلٍ أَرْضٌ بِالْيَمَنِ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟
فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَيَمِينُهُ، قُلْتُ: إِذَنْ يَحْلِفُ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
ذَلِكَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ
امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضَبَانُ فَانْزَلَتْ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ
وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} (آل عمران: 77) إِلَى آخِرِ
الآيَةِ

مارنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے، وہ اس حال میں اللہ کی
بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔
اسی اثناء اشعت بن قیس وہاں آگئے اور بولے، ابو
عبدالرحمن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمہیں
کون سی حدیث سنارہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا، فلاں! تو
حضرت اشعت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے، ابو
عبدالرحمن نے سچ کہا ہے، کیونکہ اس حدیث کا تعلق
میرے ساتھ ہے۔ یمن میں موجود کچھ زمین کے متعلق
میرے اور ایک شخص کے درمیان جھگڑا چل رہا تھا، میں
نے یہ مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا،
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے
پاس کوئی گواہ ہے؟ میں نے عرض کی، نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پھر اس شخص کی قسم (پر فیصلہ ہوگا)۔ میں نے
عرض کی، وہ جھوٹی قسم کھائے گا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ناحق
کھائے گا، وہ اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ
اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔ (حضرت اشعت رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا) قرآن کی یہ آیت اسی موقع پر
نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی
قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳ آل
عمران آیت ۷۷) "إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی مال حاصل
کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے تو وہ اس حال میں اللہ کی

264 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،
قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا، هُوَ

بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے شدید ناراض ہوگا۔ (امام مسلم کہتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس میں کنویں کے جھگڑے کا ذکر ہے اور نبی ﷺ کے الفاظ یہ ہیں: ”دو گواہ اور اس کی قسم (کافی ہے)۔“

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی مسلمان کا مال ناحق کھانے کے لیے (جھوٹی) قسم کھائے گا، وہ اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے شدید ناراض ہوگا۔ پھر نبی ﷺ نے اس کی تائید میں قرآن کی یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ہے۔ (پ ۳ آل عمران آیت ۷۷) الی آخر الایہ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ”حضر موت“ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور ”کندہ“ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت موت والے نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے، جو مجھے اپنے والد کی جانب سے ملی تھی۔ کندہ بولا، وہ میرے زمین ہے، میں وہاں کاشت کاری کرتا ہوں اس شخص کا اس میں کوئی حق نہیں ہے، تو نبی ﷺ

فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بئرٍ، فَأَخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ

265- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْهَمِّيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ، سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالٍ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} آل عمران: 77 إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

266- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُو عَاصِمٍ الْحَنْفِيُّ، وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضَرِ مَوْتٍ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْحَضَرِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي

لِي يَدِيَ أَرْعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ: أَلَيْكَ بَيْتُهُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَلَيْسَ بِمَيْتُهُ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ. فَقَالَ: لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ. فَانْطَلَقَ لِيَخْلِفَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا أَدْبَرَ: أَمَّا لَيْنُ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا، لِيَلْقَيْنَ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

267- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ، عَنْ وَاثِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاكَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّ هَذَا انْتَزَى عَلَى أَرْضِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - وَهُوَ أَمْرُ الْقَيْسِ بْنِ عَابِسٍ الْكِنْدِيِّ، وَخَصْمُهُ زُبَيْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ: بَيْنْتُكَ قَالَ: لَيْسَ لِي بَيْتُهُ، قَالَ: يَمِينُهُ قَالَ: إِذَنْ يَذْهَبُ بِهَا، قَالَ: لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذَلِكَ. قَالَ: فَلَمَّا قَامَ لِيَخْلِفَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ، قَالَ إِسْحَاقُ فِي رِوَايَتِهِ:

نے حضرت موت والے سے دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ اس نے عرض کی، نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا پھر (تمہاری مخالف) کی قسم پر فیصلہ ہوگا اس نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ شخص جھوٹا ہے، اسے جھوٹی قسم کھانے میں کوئی شرم نہیں کرے گا، یہ کوئی احتیاط نہیں کرتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی اور کوئی صورت نہیں ہے۔ جب وہ کندی قسم کھا کر واپس چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے اپنے ساتھی کا مال کھانے کے لیے جھوٹی قسم کھائی ہے، تو اس حال میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز میں بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر تھا، دو شخص وہاں آئے، ان کے درمیان زمین کا تنازعہ چل رہا تھا، ایک شخص کا نام امراؤ القیس بن غابس کندی تھا، اس کے مخالف کا نام ربیعہ بن عبدان تھا۔ کندی بولا، اس شخص نے زمانہ جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کیا، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ اس نے عرض کی، میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کی قسم (پر فیصلہ ہوگا)۔ اس نے عرض کی، اس طرح تو وہ میری زمین پر قبضہ کر لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے مقدمے کا فیصلہ اسی طرح ہو سکتا ہے، دوسرا شخص قسم اٹھانے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ظلم کے طور پر دوسرے کی زمین ہتھیالے، وہ جب اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ

رَبِيعَةُ بْنُ عَيْدَانَ

اس سے شدید ناراض ہوگا۔ (امام مسلم فرماتے ہیں) ایک روایت کے مطابق دوسرے فریق کا نام ربیعہ بن عیدان تھا۔

59- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ قَصَدَ اخْذَ مَالٍ غَيْرِهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، كَانَ الْقَاصِدُ مُهْتَدِرَ الدَّمِ فِي حَقِّهِ، وَإِنْ قُتِلَ كَانَ فِي النَّارِ، وَأَنَّ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

268- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ اخْذَ مَالِي؟ قَالَ: فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: قَاتِلْهُ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: فَأَنْتَ شَهِيدٌ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ

کسی اور کا مال ناحق چھیننے والا اپنی جان کے درپے ہوتا ہے اور اگر اس دوران وہ مارا جائے تو جہنم میں جائے گا، اپنے مال کی حفاظت کے دوران مارا جانے والا شہید ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں، ایک شخص بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ایک شخص میرا مال چھیننے کے درپے ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا مال اسے نہ دو، اس نے عرض کی، اگر وہ میرے ساتھ لڑائی کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اس سے لڑو۔ اس نے عرض کی، اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم شہید ہو گے۔ اس نے عرض کی اگر میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

ثابت بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عتبہ بن ابوسفیان کے درمیان لڑائی چھڑنے لگی، تو حضرت خالد بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور انہیں

269 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَالْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

268- مسند احمد: 22567، معجم الکبیر: 749

269- صحیح بخاری: 2348، سنن ترمذی: 1419، سنن نسائی: 4093، سنن ابن ماجہ: 2580، صحیح ابن حبان: 4790، سنن بیہقی: 5857، مسند

سمجھانے کی کوشش کی، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص اپنے مال کو بچاتے ہوئے قتل ہو جائے، وہ شہید ہوگا۔“

جُرَيْجٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَخْوَلُ أَنَّ قَابِئًا مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَنَا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَيْنَ عُنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ مَا كَانَ تَبَشُّرًا لِلْقِتَالِ، فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَّظَهُ خَالِدٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: أَمَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

270 - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ح. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ التَّوْفَلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

رعایا سے خیانت کرنے والا حکمران

جہنم کا حقدار بن جائے گا

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو عبید اللہ بن زیاد ان کی عیادت کے لیے آئے تو معقل فرمانے لگے، میں تمہیں ایک ایسی حدیث سنارہا ہوں جو میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اگر مجھے مجھے مزید زندہ رہنے کی امید ہوتی تو یہ حدیث تمہیں نہ سناتا، میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس شخص کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے امور کا نگران بنادے اور وہ اس حال میں مرے کہ اپنے فرض میں کوتاہی کرتا ہو، تو اللہ تعالیٰ جنت کو

60- بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْوَالِي

الْغَاشِ لِرَعِيَّتِهِ النَّارَ

271- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: عَادَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُرَزِيُّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، قَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

اس پر حرام کر دیتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں، عبید اللہ بن زیاد نے عرض کی: آپ نے آج سے پہلے یہ حدیث مجھے کیوں نہیں سنائی؟ تو حضرت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: میں پہلے یہ حدیث بیان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

حسن بیان کرتے ہیں، ہم حضرت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لے گئے ہوئے تھے، اسی اثناء عبید اللہ بن زیاد بھی وہاں آ گئے۔ حضرت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: آج میں ایک ایسی حدیث تمہیں سناؤں گا جو میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔ (امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو حاکم مسلمانوں کے معاملات کا نگران بنے اور وہ ان کی بھلائی اور خیر خواہی کی کوشش نہ کرے، ایسا حاکم ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

272- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: دَخَلَ عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ، عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، وَهُوَ وَجِعٌ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَمْ أَكُنْ حَدِّثُكَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَسْتَرْعِي اللَّهُ عَبْدًا رَعِيَّةً، يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. قَالَ: أَلَا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: مَا حَدَّثْتُكَ، أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأَحَدٍ حَدَّثْتُكَ

273- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَعْنَى الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَعُودُهُ، فَجَاءَ عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهَا

274- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَبِّحِيُّ، وَحَدَّثَنَا بَنُو الْمُثَنَّى، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عَبِيدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ
الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ، وَيَنْصَحُ، إِلَّا لَمْ
يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ

61- بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ وَالْإِيمَانِ

مِنْ بَعْضِ الْقُلُوبِ، وَعَرْضِ

الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوبِ

275- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكَيْعٌ، ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ،

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

وَهَبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا،

وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي

جَنْدِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَعَلِمُوا

مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ

رَفْعِ الْأَمَانَةِ قَالَ: " يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ

فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظُلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ

الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ

قَلْبِهِ، فَيَظُلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ النَّجْلِ كَجَهْرِ دَحْرَجَتِهِ

عَلَى رَجُلِكَ فَتَقِطُ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِئًا وَلَيْسَ فِيهِ

شَيْءٌ - ثُمَّ أَخَذَ حَصَى فَدَحْرَجَهُ عَلَى رَجُلِهِ -

فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَّبَاعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي

الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا،

حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا

بعض لوگوں کے دل سے امانت

اور ایمان کا اٹھ جانا اور بعض دلوں کا

آزمائشوں میں مبتلا ہو جانا

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھ

سے دو پیش گوئیاں بیان فرمائی تھیں جن میں سے ایک

پوری ہو چکی ہے اور دوسری کے پورے ہونے کے انتظار

میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا، پہلے لوگوں میں

امانت کا احساس تھا، پھر جب قرآن نازل ہوا، لوگوں نے

قرآن سے امانت کا سبق سیکھا، سنت سے امانت کا سبق

حاصل کیا۔ پھر نبی ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کی

پیشین گوئی کرتے ہوئے فرمایا: ایک شخص سوئے گا اور اس

کے دل میں سے امانت کو نکال دیا جائے گا۔ اس وقت اس

کے دل میں ایک آبلے جیسا نشان باقی رہ جائے گا، جیسے

کسی کے پاؤں کے نیچے انگارہ آجائے تو تمہیں آبلہ دکھائی

دے جائے گا، لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا، اور پھر آپ

نے ایک کنکری پکڑ کر اسے اپنے پاؤں مبارک پر مارتے

ہوئے فرمایا: وہ وقت آجائے گا جب لوگ خرید و فروخت

میں امانت کا ذرا بھی خیال نہیں رکھیں گے، وہ وقت آئے گا

کہ لوگ کہیں گے فلاں قبیلے میں وہ ایک شخص ہی امانت

دار ہے، کسی شخص پر تبصرہ ہوگا کہ وہ کتنا شہ زور، خوش مزاج

اور عقل مند بھی ہے، لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:) ایک زمانہ تھا کہ میں ذرا پروا نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کر رہا ہوں، کیونکہ مجھے علم تھا کہ مسلمان کا دین اسے بے ایمانی سے باز رکھے گا اور یہودی یا عیسائی، حاکم کے خوف سے بے ایمانی نہیں کرے گا، لیکن آج میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی اور شخص کے ساتھ خرید و فروخت نہیں کر سکتا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

أَعْقَلُهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيُرِدَّنِي عَلَى دِينِهِ، وَلَئِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَيُرِدَّنِي عَلَى سَاعِيهِ، وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

276 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَوَكَيْعٌ، ح. وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

277 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ: نَحْنُ سَمِعْنَاهُ، فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَجَارِهِ؟ قَالُوا: أَجَلْ، قَالَ: تِلْكَ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ، وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ، فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ حُذَيْفَةُ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہ پوچھنے لگے، کس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی فتنوں کا ذکر سنا ہے؟ چند لوگوں نے اقرار کیا کہ ہم نے یہ حدیث سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ حضرات شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ فتنے سے مراد انسان کا اپنے اہل و عیال، مال یا پڑوسی کی آزمائش میں مبتلا ہونا ہے۔ حاضرین نے اقرار کیا، ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نماز روزہ اور صدقہ و خیرات ان فتنوں کا کفارہ ہو سکتے ہیں، آپ میں سے کس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان فتنوں کا ذکر سنا ہے، جو سمندر کی

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُعْرِضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عَوْدًا عَوْدًا، فَأَتَى قَلْبُ أَشْرَبِهَا، نَكَبَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءٌ، وَأَتَى قَلْبَ أَنْكَرِهَا، نَكَبَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءٌ، حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ، عَلَى أَبْيَضٍ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخِرُ أَسْوَدُ مُرَبَادًا كَالْكُوزِ، مُجْجِيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ. قَالَ حَذِيفَةُ: وَحَدَّثَنِي، أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مَغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ، قَالَ عُمَرُ: أَكْثَرَ الْآبَالِكِ، فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ، قُلْتُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ، وَحَدَّثَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ. قَالَ أَبُو خَالِدٍ: فَقُلْتُ لِسَعْدٍ: يَا أَبَا مَالِكٍ، مَا أَسْوَدُ مُرَبَادٌ؟ قَالَ: شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْكُوزُ مُجْجِيًا؟ قَالَ: مَنُكُوسًا.

لہروں کی طرح آئیں گے؟ (حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:) تمام حاضرین خاموش رہے، تو میں بولا، میں نے یہ حدیث سنی ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم نے یہ حدیث ضرور سنی ہوگی، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا، میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”دلوں پر فتنے سے اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کا انکار کر دے گا، اس میں ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا۔ اس وقت دو طرح کے دل ہوں گے، ایک وہ جو انتہائی صاف شفاف ہوگا اور جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، کوئی بھی فتنہ اسے کسی قسم کا کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور دوسرا دل سیاہ ہوگا جو اوندھے برتن کی طرح ہوگا، کوئی اچھا کام نہیں کرے گا، کسی بھی برائی سے باز نہیں رہے گا، صرف اپنی خواہش نفس کی پروری کرے گا۔“ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا، آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، جو عنقریب ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بھی بتایا کہ اس دروازے سے مراد ایک شخص ہے جسے قتل کر دیا جائے گا یا وہ انتقال کر جائے گا (تو فتنے شروع ہو جائیں گے) یہ صاف بات ہے اس میں کوئی الجھن نہیں ہے۔ ابو خالد کہتے ہیں، میں نے سعد سے دریافت کیا: اے ابو مالک! حدیث کے الفاظ میں ”اسود مرباد“ کا مطلب کیا ہے، تو انہوں نے جواب دیا: ”سیاہی میں

موجود چمکتی ہوئی سفیدی“ میں نے عرض کی ”الکُوزُ مُجَجِّیاً“ کا مطلب کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ”اوندھا برتن“۔

ایک دفعہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے اٹھ کر آئے، تو بتانے لگے، کل جب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے حاضرین سے دریافت کیا تھا، فتنوں کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کسے یاد ہے؟ (امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

278 - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رَبِيعٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ حَذِيفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ، فَحَدَّثَنَا، فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّسَ لَمَّا جَلَسْتُ إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ، أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ؟ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ: مُرَبَّادًا مُجَجِّيًا.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

279 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَبَّاسِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حَذِيفَةَ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ يُحَدِّثُنَا أَوْ قَالَ: أَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا - وَفِيهِمْ حَذِيفَةُ - مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حَذِيفَةُ: أَنَا. وَسَأَلَ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعٍ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ حَذِيفَةُ: حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، وَقَالَ: يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

62- باب بیان ان الإسلام بدأ

غریباً وسیعود غریباً وانہ یأرز

بین المسجدین

280- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ،

جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ، قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ:

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ، عَنْ

أَبِي حَارِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا،

وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

281- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ

سَهْلٍ الْأَعْرَجُ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّادٍ،

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا

كَمَا بَدَأَ، وَهُوَ يَأْرُزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، كَمَا تَأْرُزُ

الْحَيَّةُ فِي بَحْرِهَا

282- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرَ، ح. وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ

خَفِصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرُزُ

اسلام شروع میں غریب الوطن تھا، یہ دوبارہ

غریب الوطن ہو جائے گا اور دو مساجد کے

درمیان سمٹ آئے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام شروع میں اجنبی تھا

اور عنقریب دوبارہ پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا، لہذا

اجنبیوں کے لیے یہ خوش خبری ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام ابتداء میں

اجنبی تھا اور عنقریب دوبارہ پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا

اور وہ ان دو مسجدوں (یعنی مسجد الحرام، مسجد نبوی) کے

درمیان اس طرح سمٹ جائے گا، جیسے سانپ (بچاؤ کے

لیے) اپنی بل میں سمٹ جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان مدینہ کی

جانب اس طرح لوٹے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی جانب

لپکتا ہے۔

280- سنن ترمذی: 2630، سنن دارمی: 2755، مسند احمد: 3784، معجم الکبیر: 6147

281- صحیح بخاری: 1777، سنن ترمذی: 2630، سنن ابن ماجہ: 3987، مسند احمد: 9042، معجم الکبیر: 6147

إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرُزُ الْحَيَّةُ إِلَى مَجْرَهَا

63- بَابُ ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ

283 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللَّهُ، اللَّهُ

284 - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللَّهُ، اللَّهُ "

64- بَابُ الْإِسْتِسْرَارِ لِلْخَائِفِ

285 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَحْضُوا إِلَيَّ كُمَّ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السَّبْعِ مِائَةِ إِلَى السَّبْعِ مِائَةِ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلُوا، قَالَ: فَابْتُلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِثْلًا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا

آخری زمانے میں ایمان رخصت ہو جائے گا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک زمین میں اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس وقت تک اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا ایک بھی شخص باقی ہے، اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔

خوف زدہ شخص اپنے ایمان کو چھپا سکتا ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے دریافت فرمایا: مجھے گن کر بتاؤ کہ کتنے لوگ مسلمان ہو چکے ہیں؟ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری تعداد چھ سو اور سات سو کے درمیان ہے۔ آپ اب بھی ہمارے متعلق خدشہ رکھتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں نہیں معلوم، ہو سکتا ہے تمہیں کسی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر ہمیں ایسی آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا کہ ہر مسلمان صرف چھپ کر نماز پڑھ سکتا تھا۔

65- بَابُ تَأْلِفِ قَلْبٍ مَنْ يَخَافُ

عَلَى إِيْمَانِهِ لِيُضَعِّفَهُ، وَالتَّهْيِ عَنْ

الْقَطْعِ بِالْإِيْمَانِ مِنْ غَيْرِ

دَلِيلٍ قَاطِعٍ

286- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا،

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ،

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمٌ

أَقُولُهَا ثَلَاثًا، وَيُرَدِّدُهَا عَلَى ثَلَاثًا أَوْ مُسْلِمٌ، ثُمَّ

قَالَ: إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ،

خِيفَةً أَنْ يَكْبَهُهُ اللَّهُ فِي النَّارِ

287 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

شَهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ،

أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ

فِيهِمْ، قَالَ سَعْدٌ: فَتَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُعْطِ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ

إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟

فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمًا، قَالَ: فَسَكَتُ

قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

جس شخص کے ایمان کی کمزوری کے سبب اس کا

ایمان (زائل ہونے) کا خوف ہو، اس کی تالیف

قلب کا بیان اور کسی قطعی دلیل کے بغیر کسی شخص کو

قطعی طور پر مومن قرار دینے کی ممانعت کا بیان

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا

بیان روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم

فرمایا تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! فلاں شخص کو بھی

کچھ عطا کر دیجئے، کیونکہ وہ بھی مومن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: بعض اوقات میں کسی شخص کو صرف اس سبب

سے کچھ مال عطا کر دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے منہ کے

بل جہنم میں نہ ڈال دے، حالانکہ کوئی دوسرا شخص میرے

نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کچھ مال عطا

فرمایا، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں حاضر تھے،

آپ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو

کچھ عطا نہیں کیا جسے میں مال لینے والے تمام لوگوں سے

زیادہ پسند کرتا تھا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا۔ میں نے عرض کی، یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فلاں شخص کو کچھ عطا نہیں کیا

حالانکہ میں اللہ کی قسم! اسے پکا مومن سمجھتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا مسلمان؟ میں کچھ دیر خاموش

رہا پھر اس شخص کے متعلق اپنے گمان کے سبب مجھ سے

رہانہ گیا اور میں نے پھر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ نے فلاں کو کچھ عطا نہیں کیا حالانکہ میں، اللہ کی قسم! اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یا مسلمان؟ میں کچھ دیر خاموش رہا، پھر مجھ سے رہانہ گیا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فلاں شخص کو کچھ عطا نہیں کیا حالانکہ میں، اللہ کی قسم! اسے مومن سمجھتا ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان؟ بعض اوقات میں کسی شخص کو صرف اس خدشے کے تحت مال عطا کر دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں نہ پھینک دے حالانکہ کوئی دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے ہلکی آواز میں اس کی سفارش کی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، نبی ﷺ نے میری گردن اور کندھے کے درمیان ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے سعد! کیوں بحث کر رہے ہو؟

اللہ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمًا، قَالَ: فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمًا، إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةً أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ.

288- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، وَزَادَ: فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟

289- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْخَلَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هَذَا، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتَفِي، ثُمَّ قَالَ:

أَقْتَالَ، - أَيْ سَعَدُ - إِلَى لَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ

66- بَابُ زِيَادَةِ طَمَأْنِينَةٍ

الْقَلْبِ بِتَطَاهُرِ الْأَدِلَّةِ

290- وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: "نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ

تُخَيِّئُ الْبَؤُسَى قَالَ: أَوْلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ

لِيُظْمِئَنَّ قَلْبِي {البقرة: 260} قَالَ: وَيَزَحُمُ اللَّهُ

لَوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ

فِي السِّجْنِ طَوْلَ لَبِثِ يُونُسَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ،

291- وَحَدَّثَنِي بِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ، عَنْ

مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَأَبَا

عُبَيْدٍ، أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ: "وَلَكِنْ لِيُظْمِئَنَّ

قَلْبِي {البقرة: 260} قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ

حَتَّى جَارَهَا.

292- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُهْمِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

دلائل کے واضح ہونے کے سبب دل کے

اطمینان میں اضافہ ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ہم حضرت ابراہیم کی بہ

نسبت یہ سوال کرنے کے زیادہ حقدار ہیں: "اے میرے

پروردگار! تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے

گا؟ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟ وہ

بولے، ہاں! اپنے دل کے اطمینان میں اضافہ چاہتا

ہوں۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، اللہ تعالیٰ حضرت لوط

علیہ السلام پر اپنا خاص فضل کرے کیونکہ انہوں نے ایک

مضبوط پناہ حاصل کرنے کی کوشش کی اور جتنی دیر حضرت

یوسف علیہ السلام قید میں رہے ہیں، اگر میں اتنی دیر قید

خانے میں رہتا قاصد آتے ہی فوراً باہر آ جاتا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

يَعْقُوبُ يَعْلَى ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
أُوَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، كَرِوَايَةٍ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ.
وَقَالَ: ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى أُنْجَزَهَا

67- بَابُ وَجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ

نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ،

وَنَسَخَ الْمَلَلَ بِمِلَّتِهِ

293 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ

الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ

الَّذِي أُوتِيَ وَحْيًا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ، فَأَرْجُو أَنْ

أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

294 - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى،

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو، أَنَّ أَبَا

يُونُسَ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ

مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي

أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ

295 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ،

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع
انسان کے لیے رسول ہیں، اس بات پر ایمان
رکھنا واجب ہے اور دوسرے تمام ادیان کے
منسوخ ہونے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: انبیائے کرام علیہم السلام
کو بہت سے معجزات عطا کیے گئے تاکہ انہیں دیکھ کر لوگ
ان پر ایمان لائیں، مجھے وحی معجزے کے طور پر عطا کیا گیا
ہے اور مجھے امید ہے کہ بروز قیامت میرے پیروکاروں
کی تعداد تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے زیادہ
ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جب
کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس
امت سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص خواہ وہ یہودی ہو یا
عیسائی اگر اسے میرے متعلق معلوم ہوا اور پھر وہ مجھ پر
ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

ایک شخص نے شعبی سے کہا، ہمارے ہاں خراسان

عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو، إِنَّ مَنْ قَبَلْنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا: فَهُوَ كَالرَّائِي كِبَ بَدَنَتِهِ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَأَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَعَبْدٌ مِمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى وَحَقَّ سَيِّدِهِ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَدَّاهَا، فَأَحْسَنَ غِدَاءَهَا، ثُمَّ أَذْبَهَا فَأَحْسَنَ أَذْبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ"، ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ: خُذْ هَذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ، فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَزْحَلُ فِيمَا دُونَ هَذَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

میں اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے گویا اپنی قربانی کے جانور پر سواری کی ہے۔ شعبی نے اس جواب دیا: میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے، "تین طرح کے لوگوں کو دگنا اجر عطا کیا جائے گا۔ ایک اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو پہلے اپنے نبی پر ایمان لائے اور پھر نبی ﷺ کا زمانہ پا کر آپ ﷺ پر بھی ایمان لائے، آپ کی پیروی کرنے، آپ کی تصدیق کرے اس شخص کو دگنا اجر ملے گا۔ دوسرا وہ غلام جو اپنے ذمہ، اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا، دونوں کا حق صحیح طور پر ادا کرے، اسے بھی دگنا اجر ملے گا، تیسرا وہ شخص جو اپنی باندی کو اچھی غذا کھلائے پھر اس کی تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے اس شخص کو بھی دگنا اجر ملے گا۔ شعبی نے اس شخص سے کہا، اس حدیث کو حاصل کر لو پہلے وقتوں میں لوگ اس طرح کی احادیث کا علم حاصل کرنے کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

296 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح، وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

68- بَابُ نَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

297 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

لَيْثٌ، ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخُزَيْرَ، وَيَضَعَ الْحِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْهَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

298 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَأَبُو

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح. وَحَدَّثَنِيهِ حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، ح. وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: إِمَامًا مُقْسِطًا، وَحَكَمًا عَدْلًا وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ: حَكَمًا عَادِلًا، وَلَمْ يَذْكُرْ إِمَامًا مُقْسِطًا، وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ: حَكَمًا مُقْسِطًا، كَمَا قَالَ اللَّيْثُ: وَفِي حَدِيثِهِ مِنْ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کے نازل ہونے کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، عنقریب تمہارے درمیان حضرت ابن مریم تشریف لائیں گے، جو عادل حکمران ہوں گے، آپ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور اس قدر عطا کریں گے کہ انہیں وصول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ اضافی ہیں اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) اگر آپ چاہیں، تو ثبوت کے طور پر قرآن کی یہ آیت پڑھ سکتے ہیں: ترجمہ کنز الایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے۔ (پ ۶ النساء آیت ۱۵۹)

الزِّيَادَةِ: وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ: {وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ} النساء: 159، الْآيَةُ

299 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلْيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلْيَقْتُلَنَّ الْخَنَازِيرَ، وَلْيَضَعَنَّ الْحِزْيَةَ، وَلْيَتُرَكَّنَ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحَنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُونَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ

300 - حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟

301 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے درمیان عیسیٰ ابن مریم ضرور تشریف لائیں گے، وہ عادل حکمران ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیئے کو ختم کر دیں گے، حتیٰ کہ اونٹ کھلے گھوم رہے ہوں گے، کسی شخص کو ان کی حاجت نہیں ہوگی۔ آپ کا کینہ، بغض اور حسد ختم ہو جائیں گے، لوگوں کو مال لینے کے لیے بلایا جائے گا مگر کوئی لینے کے لیے نہیں آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس وقت کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے درمیان تشریف لائیں گے اور امام تم میں سے ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس وقت کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے درمیان تشریف لا کر تمہاری امامت کریں گے۔

أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ،

302 - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ؟ فَقُلْتُ لَا بِنِ أَبِي ذُئْبٍ: إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ: تُدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ؟ قُلْتُ: تُخْبِرُنِي، قَالَ: فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

303 - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، وَهَارُونُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَحُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: "فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَى صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرَاءُ تَكْرِمَةً اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس وقت کیا حالت ہوگی جب ابن مریم تمہارے درمیان تشریف لائیں گے اور تمہارے گروہ کے ایک شخص کے طور پر تمہاری امامت کریں گے۔ ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں "اس وقت امام تم میں سے کوئی شخص ہوگا"۔ ابن ابی ذئب نے دریافت کیا: تم جانتے ہو وہ کس طرح نماز پڑھائیں گے؟ شاگرد نے کہا، آپ بتائیں تو ابن ابی ذئب نے جواب دیا: وہ تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق امامت کریں گے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت تک میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے گا اور اس کے لیے لڑتا رہے گا، پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم تشریف لائیں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے درخواست کرے گا، آپ ہمیں نماز پڑھائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے، نہیں! تمہارا کوئی شخص ہی امامت کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت کی فضیلت کے اظہار کے لیے ایسا کریں گے۔

69- بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي

لَا يُقْبَلُ فِيهِ الْإِيمَانُ

304- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ

سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ
مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَتَجْمَعُونَ فَيَوْمُ مِثْدَلٍ لَا
يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ
كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا" {الأنعام: 158}.

305- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ

ثُمَيْلٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، ح
وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح
وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ
عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ
هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ،

اس زمانے کا بیان جس میں

ایمان قابل قبول نہ ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک
نہیں آئے گی، جب تک سورج مغرب سے نہ نکل آئے۔
جب سورج مغرب سے نکلے گا تو اس وقت سب لوگ
ایمان لے آئیں گے لیکن جو شخص پہلے سے مومن نہیں تھا یا
اس نے نیک کام نہیں کیے تھے، اس وقت ایمان قبول
کرنے کا اسے کوئی نفع نہ پہنچے گا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مرزوی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: تین علامات ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو جو شخص ان کے ظاہر ہونے سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا ایمان لانے کے بعد اس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی، اس شخص کو اس وقت ایمان لانے کا کوئی نفع نہیں ہوگا۔ سورج کا مغرب سے نکلنا، دجال کا نکلنا، دابۃ الارض کا ظہور۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
306 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح. وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِ، جَمِيعًا عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ، ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالذَّجَالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ".

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ چلتا ہوا عرش کے نیچے اپنے مخصوص مقام تک پہنچ کر سجدے میں چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ اسے کہا جاتا ہے، اٹھو! اور اپنی جگہ واپس جاؤ۔ چنانچہ وہ واپس آکر اپنے مخصوص مقام سے طلوع ہوتا ہے اور پھر چل کر عرش کے نیچے اپنے مخصوص مقام تک پہنچ کر سجدے میں چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ اسے حکم ہوتا ہے، اٹھو! اور اپنی

307 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّمِيمِيِّ - سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا: أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: "إِنَّ هَذِهِ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِي، ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ

306 - صحیح بخاری: 6141، سنن ترمذی: 3071، سنن ابن ماجہ: 4069، مسند احمد: 7161، مستدرک للحاکم: 7371، مسند ابویعلیٰ: 1353

307 - صحیح بخاری: 4525، مسند احمد: 21390

مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا
تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، وَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ
حَتَّى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِي، ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ،
فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي لَا
يَسْتَنْكِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى
مُسْتَقَرِّهَا ذَاكَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيُقَالَ لَهَا:
ارْتَفِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكَ، فَتُصْبِحُ
طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا"، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَذَرُونَنِي ذَاكُمْ؟ ذَاكَ حِينَ
إِلَّا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ
أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا" [الأنعام: 158]،

جگہ واپس جا، وہ واپس آتا ہے اور اپنے مخصوص مقام سے
طلوع ہوتا ہے۔ یہ معمول یونہی جاری رہے گا اس میں کوئی
فرق نہیں آئے گا، حتیٰ کہ ایک دن سورج عرش کے نیچے
اپنے مخصوص مقام تک پہنچ کر سجدہ ریز ہوگا تو اسے حکم ملے
گا اٹھو! اور مغرب کی جانب سے طلوع ہو جاؤ تو اگلے دن
سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا۔ پھر نبی ﷺ
نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون سا دن ہوگا؟ اس وقت
سے پہلے جو شخص مومن نہیں تھا، وہ شخص اگر اس وقت ایمان
لے بھی آئے تو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ترجمہ کنز الایمان:
کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی
تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔ (پ
۸ الانعام آیت ۱۵۸)

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

308 - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ
الْوَاسِطِيُّ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ
يُونُسَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ،
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا:
أَتَذَرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟ بِمِثْلِ مَعْنَى
حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ایک روز میں مسجد میں داخل ہوا، نبی ﷺ بھی وہاں
تشریف فرما تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ
نے دریافت کیا: ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں
جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول
(ﷺ) زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

309 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو
كَرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لَأَبِي كَرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ،
عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَلَمَّا
غَابَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، هَلْ تَذَرِي أَيْنَ

یہ جا کر سجدے کی اجازت مانگتا ہے، تو اسے اجازت ملتی ہے، ایک دفعہ اسے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں واپس چلے جاؤ، تو یہ مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی (امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرات کے مطابق ہے: ”اور سورج کا مخصوص مستقر ہے۔“

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں نے نبی ﷺ سے قرآن کی آیت کا مطلب دریافت کیا: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے۔ (پ ۲۳ یس آیت ۳۸) تو آپ نے فرمایا: اس کا مخصوص راستہ عرش کے نیچے ہے۔

تَذْهَبُ هَذِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا". قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ: وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا

310- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا} (یس: 38)؟ قَالَ: مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ.

نبی ﷺ کی جانب نزول وحی کی ابتداء کا بیان

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وحی کی ابتداء میں، سب سے پہلے نبی ﷺ کو سچے خواب دکھائے گئے تھے۔ آپ ﷺ جو بھی بات خواب میں دیکھتے وہ اگلے دن سامنے آجاتی۔ پھر آپ ﷺ کی طبیعت تنہائی کی جانب مائل کر دی گئی۔ آپ ﷺ گھر واپس آئے بغیر کئی دن تک غار حرا میں عبادت میں مشغول رہتے تھے، اس دوران کھانے پینے

70- بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

311- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سُرْجٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَوَّلَ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا

يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَحْلُو بِغَارٍ حِرَاءٍ يَتَخَنَّتُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِي أُولَاتِ الْعَدَدِ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدَ لِنَدِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِبَيْتِهَا، حَتَّى فِجْمَةُ الْحَقِّ وَهُوَ فِي غَارٍ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ، فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارٍ، قَالَ: فَأَخَذَنِي، فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارٍ، قَالَ: فَأَخَذَنِي، فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارٍ، فَأَخَذَنِي، فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} {العلق: 2} فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَزَمِّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، ثُمَّ قَالَ لَخَدِيجَةَ: أَيُّ خَدِيجَتُهُ، مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، قَالَ: لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي، قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: كَلَّا أَبْشِرْ، فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، وَاللَّهُ، إِنَّكَ لَتَتَّصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ

کاسامان آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا پھر کئی روز بعد آپ ﷺ واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لاتے اور وہ مزید سامان تیار کر دیتی تھیں (یہی) حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس حق آگیا۔ آپ ﷺ غار حرا میں موجود تھے کہ فرشتہ آیا اور کہا ”پڑھیے!“ (نبی ﷺ فرماتے ہیں:) میں نے اس سے کہا، میں نہیں پڑھوں گا۔“ اس نے مجھے پکڑ کے زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کے عرض کی، پڑھیے!“ میں نے اس سے پھر کہا ”میں نہیں پڑھوں گا۔“ اس فرشتے نے دوبارہ مجھے زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کے کہا ”پڑھیے!“ میں نے پھر کہا میں نہیں پڑھوں گا“ اس نے تیسری بار پھر زور سے دبایا اور کہا: ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ (پ ۳ البقرة آیت ۲۸۳)۔ پھر نبی ﷺ واپس روانہ ہوئے آپ کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو چکی تھی۔ جب آپ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا: ”مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو“، ”مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو“، پھر جب آپ کی طبیعت پرسکون ہوئی تو آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سارا واقعہ سنایا اور فرمایا: ”مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے، تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ”ہرگز نہیں، اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا، کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کی حاجت روائی کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں اور مصیبت میں مدد

تَوَفَّلِ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ
خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا، وَكَانَ أَمْرًا تَنْصَرَفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ،
وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، وَيَكْتُبُ مِنَ
الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ
شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيْ
عَمِّ، اسْمَعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ، قَالَ وَرَقَّةُ بْنُ تَوَفَّلٍ: يَا
ابْنَ أَخِي، مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَّةُ: هَذَا
النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا
حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ تُخْرِجَنِي هُمْ؟ قَالَ وَوَقَّةُ: نَعَمْ
لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا عُودِي، وَإِنْ
يُذَرِكُنِي يَوْمَكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا."

کرتے ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا،
آپ ﷺ کو اپنے چچا زاد بھائی، ورقہ بن نوفل، کے
پاس لے گئیں۔ یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں نصرانیت
اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان میں مہارت رکھتے
تھے۔ ان کے پاس انجیل کا کچھ حصہ عبرانی زبان میں،
تحریر کی صورت میں محفوظ تھا۔ اس وقت ورقہ نہایت عمر
رسیدہ ہو چکے تھے اور ان کی بیٹائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔
سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے کہا: "اے
میرے چچا زاد! اپنے بھیجتے کی بات سنے۔" ورقہ بن نوفل
نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: "بھیجتے آپ کے ساتھ
کیا واقعہ پیش آیا ہے؟" آپ ﷺ نے انہیں سارا
واقعہ سنایا، یہ سن کر ورقہ بولے: یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ
تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اے
کاش! میں اب جوان ہوتا، اور کاش! میں اس وقت تک
زندہ رہوں جب آپ (ﷺ) کی قوم، آپ
(ﷺ) کو نکلنے پر مجبور کر دے گی۔" نبی ﷺ نے
دریافت فرمایا: "کیا یہ لوگ مجھے نکلنے پر مجبور کر دیں
گے۔" ورقہ نے کہا: جی ہاں! آپ کی طرح، جب کبھی کوئی
بھی نبی آیا تو ہمیشہ اس کی مخالفت کی گئی۔ اگر میں اس
وقت تک زندہ رہا تو آپ (ﷺ) کی پوری مدد
کروں گا۔ اس واقعہ کے بعد نزول وحی کا سلسلہ منقطع
ہو گیا۔ (ایک اور روایت کے مطابق) حضرت جابر بن
عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحی کے نزول کے
انقطاع کا ذکر کرتے ہوئے، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت

کرتے ہیں: آپ ﷺ فرماتے ہیں: ”ایک روز میں کہیں جا رہا تھا کہ اسی اثناء آسمان کی جانب سے ایک آواز سنائی دی۔ میں نے نظر اٹھا کے دیکھا تو جو فرشتہ غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، وہی فرشتہ زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ میں اسے دیکھ کر مرعوب ہوا اور گھر واپس آ گیا۔ مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (ترجمہ:) ”اے بالا پوش اوڑھنے والے! ﴿ اور کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ ﴿ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ﴿ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ﴿ اور بتوں سے دور رہو۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی ﷺ کے نزول وحی کی ابتداء (یہ روایت سابقہ روایت کے الفاظ سے اختلاف کے ساتھ مروی ہے)۔

312- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَوَاللَّهِ، لَا يُحْزِنُكَ اللَّهُ أَبَدًا، وَقَالَ: قَالَتْ خَدِيجَةُ: أُمِّي ابْنُ عَمٍّ، اسْمُكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ،

313- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ، يَرْجِفُ فُؤَادَهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔

حَدِيثُ يُونُسَ، وَمَعْمَرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ
حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ: أَوَّلُ مَا بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ،
وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ، فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا،
وَذَكَرَ قَوْلَ حَدِيثَةٍ: أُمِّي ابْنُ عَمِّ اسْمَعُ مِنْ ابْنِ
أَخِيكَ

314 - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ: قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ،
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ - قَالَ فِي حَدِيثِهِ -: قَبِينَا
أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ
رَأْسِي، فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِجْرٍ جَالِسًا عَلَى
كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَجِئْتُ مِنْهُ فَرَقًا،
فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَدَثَرُونِي،
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ
فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزُ
(المدثر: 2) فَاهْجُرْ - وَهِيَ الْأَوْتَانُ - " قَالَ: ثُمَّ
تَتَابَعَ الْوَحْيُ،

315 - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے صحابی
حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری نے نبی ﷺ سے وحی
کے نزول کا سلسلہ منقطع ہونے کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات
بیان کی (نبی ﷺ فرماتے ہیں:) ایک روز میں جا رہا تھا
میں نے آسمان کی جانب ایک آواز سنی میں نے اپنا سر
اٹھایا تو اسی فرشتے کو آسمان اور زمین کے درمیان ایک
کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا، جو میرے پاس غارِ حرا میں آیا
تھا۔ میری طبیعت پریشان ہوئی، میں واپس آیا اور بولا:
مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو
مجھے چادر اوڑھا دو، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے
ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے
کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ (پ ۲۹ مدثر
آیت ۱-۵) (راوی کہتے ہیں) رجز سے مراد بت ہیں،
اس کے بعد نزول وحی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم

الرَّسِيفِ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتَرَةً، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَجِئْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، قَالَ: وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرُّجُزُ الْأَوْتَانُ، قَالَ: ثُمَّ حَمَى الْوَحْيُ بَعْدَ وَتَتَابَعَ.

316- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ، وَقَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ} (المدثر: 1)، إِلَى قَوْلِهِ {وَالرُّجُزَ فَاهْجُرْ} (المدثر: 5) قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ - وَهِيَ الْأَوْتَانُ - وَقَالَ: فَجِئْتُ مِنْهُ كَمَا قَالَ عُقَيْلُ

317- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيْ الْقُرْآنِ أَنْزَلَ قَبْلُ؟ قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، فَقُلْتُ: أَوْ اقْرَأْ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَيْ الْقُرْآنِ أَنْزَلَ قَبْلُ؟ قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، فَقُلْتُ: أَوْ اقْرَأْ؟ قَالَ جَابِرٌ: أُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "جَاوَزْتُ بِحِجْرَاءِ شَهْرًا، فَلَمَّا

اس میں حضرت جابر کے یہ الفاظ ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اس کے بعد نزول وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ ایک روز میں جا رہا تھا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس کے الفاظ میں کچھ کمی بیشی اور اختلاف مروی ہے)

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیات) نازل کیں: ترجمہ کنز الایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ (پ ۲۹ مدثر آیت ۱-۵)

یہی کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: سب سے پہلے قرآن کی کون سی آیت نازل ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا: "يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ" میں نے کہا: (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) یا پھر "اقرأ" تو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی سوال کیا تھا کہ سب سے پہلے کونسی آیت نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) یہ پھر "اقرأ" انہوں نے جواب دیا:

قَضَيْتُ جَوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبَطَنْتُ بَطْنِ
الْوَادِي، فَتَوَدَّيْتُ فَتَنْظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي، وَعَنْ
يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، فَلَمْ أَرْ أَحَدًا، ثُمَّ تَوَدَّيْتُ
فَتَنْظَرْتُ فَلَمْ أَرْ أَحَدًا، ثُمَّ تَوَدَّيْتُ فَرَفَعْتُ
رَأْسِي، فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ - يَعْنِي
جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةً شَدِيدَةً،
فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ، فَقُلْتُ: دَبِّرُونِي، فَدَبَّرُونِي،
فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا أَيُّهَا
الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ
(المدر: 2)۔

میں تمہیں وہ بات بتاؤں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی۔
آپ نے بتایا تھا: میں ایک ماہ تک غار حرا میں مقیم رہا،
جب میری مقررہ مدت مکمل ہوگئی تو میں غار سے نکل کے
مکہ کی جانب آنے لگا، کسی نے مجھے پکارا۔ میں نے اپنے
آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا مگر مجھے کوئی شخص نظر نہیں
آیا، پھر کسی نے مجھے پکارا۔ میں نے پھر دیکھا لیکن مجھے
کوئی شخص نظر نہیں آیا، پھر کسی نے مجھے پکارا میں نے سر اٹھا
کے دیکھا تو وہ یعنی جبرائیل (علیہ السلام) مجھے عرش پر یعنی
خلا میں دکھائی دیئے مجھے پر سخت رعب طاری ہوا، میں گھر
آیا اور خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کہا، مجھے کچھ
اوڑھنے کے لیے دو۔ انہوں نے مجھے اور ہننے کے لیے دیا
اور مجھ پر پانی کے چھینٹے ڈالے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ
آیات نازل کی تھیں: ترجمہ کنز الایمان: اے بالا پوش
اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی
ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور
رہو۔ (پ ۲۹ مدر آیت ۱-۵)

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے تاہم اس
میں یہ الفاظ مختلف ہیں ”زمین و آسمان کے درمیان پر بیٹھے
ہوئے دیکھا“۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان کی سیر فرمانا اور اس

دوران نمازوں کا فرض ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

318 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

عُمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَإِذَا هُوَ
جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

71- بَابُ الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاوَاتِ، وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ

319 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا

جَزَادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ، وَدُونَ الْبَغْلِ، يَضَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ، قَالَ: فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ، قَالَ: فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ، قَالَ "ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ، فَرَحَّبَ بِي، وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِإِبْنِ الْحَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا، فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میرے سامنے براق پیش کیا گیا، وہ ایک لمبے قد والا سفید جانور تھا، وہ گدھے سے تھوڑا بڑا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا، اس کا ایک قدم حدنگاہ تک ہوتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس آگیا، اور یہاں میں نے اسے اسی کڑی میں باندھ دیا جہاں سابقہ انبیاء اپنے جانور باندھا کرتے تھے۔ پھر مسجد میں داخل ہو کر میں نے دو نوافل ادا کیے اور پھر مسجد سے باہر آگیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے میرے سامنے ایک شراب کا برتن اور ایک دودھ کا برتن پیش کیا۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ جبرائیل علیہ السلام بولے، آپ نے فطرت کو منتخب کیا ہے۔ پھر مجھے آسمان کی جانب لے جایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دستک دی، پوچھا گیا، کون؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا انھیں بلایا گیا ہے جواب دیا۔ ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام تشریف فرما تھے، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی اور پھر ہم دوسرے آسمان کی جانب بلند ہوئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے دستک دی پوچھا گیا، کون؟ کہا جبرائیل! پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ بتایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو آگے دو خالہ زاد بھائی یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام

تشریف فرما تھے، دونوں حضرات نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر دی اور پھر ہم تیسرے آسمان کی جانب بلند ہوئے، جبرائیل علیہ السلام نے دستک دی، پوچھا گیا، کون؟ کہا جبرائیل! پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد ﷺ، پوچھا گیا، کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا: جی ہاں! انہیں بلوایا گیا ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام تشریف فرما تھے، جنہیں بے انتہا حسن عطا کیا گیا، انہوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ پھر ہم چوتھے آسمان کی جانب چڑھے، جبرائیل علیہ السلام نے دستک دی، پوچھا گیا، کون؟ کہا، جبرائیل! پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! انہیں بلوایا گیا ہے، دروازہ کھلا تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام تشریف فرما تھے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا۔ (پ ۱۶ مریم آیت ۵۷)۔ آپ بیت المعمور سے پشت لگا کر تشریف فرما تھے، بیت المعمور وہ مقام ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ کبھی بھی ان کی باری نہیں آتی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: پھر مجھے ”سدرۃ المنتہی“ تک لے جایا گیا اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح تھے اور اس کے پھل مشکوں کی طرح تھے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے انوار نے ڈھانپ لیا اور وہ اتنا خوب

وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا. فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسَيْنِ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا} (مریم: 57)، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدًا ظَهَرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ،
وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا
يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى،
وَإِذَا وَرَقُهَا كَأَذَانِ الْفِيلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ
"، قَالَ: " فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِيَ
تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ
يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى،
فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ،
فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:
مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً،
قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ
أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ "، قَالَ: " فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي،
فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، خَفِّفْ عَلَيَّ أُمَّتِي، فَحَظَّ عَنِّي خَمْسًا،
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَظَّ عَنِّي خَمْسًا، قَالَ:
إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ
فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ "، قَالَ: " فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ
بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّمَنْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ
صَلَاةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ
حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ
بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ
عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ "، قَالَ: " فَنَزَلْتُ

صورت ہو گیا کہ مخلوق کا کوئی ایک شخص بھی اس کی خوب
صورتی بیان نہیں کر سکتا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی
نازل فرمائی اور اس کے ساتھ روزانہ پچاس نمازوں کی
فرضیت کا حکم دیا، واپسی پر جب میں حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا:
آپ ﷺ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا
ہے؟ میں نے جواب دیا: روزانہ پچاس نمازیں۔ حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، آپ ﷺ دوبارہ رب کی
بارگاہ میں جائیں اور تخفیف کی عرض کریں، کیونکہ
آپ ﷺ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، مجھے
نمازوں کی فرضیت کے متعلق بنی اسرائیل کا تجربہ ہو چکا
ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: میں واپس اپنے رب کی
بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے میرے رب! میری
امت کو آسانی نصیب فرما تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم
کر دیں۔ جب میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
پاس پہنچا تو انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر
دی ہیں، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ دیا،
آپ ﷺ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اس
لیے آپ دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور
مزید تخفیف کی عرض کریں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: میں
بار بار اپنے رب اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان
چکر لگاتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، اے محمد ﷺ!
روزانہ کی پانچ نمازیں فرض کی جاتی ہیں، ان میں سے ہر
نماز کا ثواب دس گنا ہوگا یہ کل پچاس نمازیں ہو جائیں

حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ "

گی۔ جو شخص ایک نیکی کا پکا ارادہ کرے اور پھر اس پر عمل نہ کرے تو بھی اسے ایک نیکی کا ثواب ملے گا اور اگر وہ اس پر عمل کر لے تو اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا اور اگر کوئی شخص ایک گناہ کا ارادہ کرنے کے باوجود اس پر عمل نہ کرے تو کوئی گناہ لکھا نہیں جائے گا اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھا جائے گا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: وہاں سے چل کر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں اس حکم کی خبر دی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ دیا، آپ ﷺ دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں جائیں اور مزید تخفیف کی عرض کریں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا: اب مجھے دوبارہ اپنے رب کی جانب جاتے ہوئے حیا آتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے زم زم کے پاس لے گئے، میرے سینے کو چاک کر کے اسے زم زم کے پانی سے دھویا اور پھر مجھے واپس پہنچا دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے آپ اس وقت دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر لٹایا، آپ کا سینہ چاک کیا، دل کو باہر نکالا اور اس میں سے جما ہوا خون نکال کر کہنے لگے، یہ شیطانی اثر تھا۔ پھر انہوں نے اس دل کو

320 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْبُغَيْرَةِ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُتِيتُ فَأَنْطَلَقُوا بِي إِلَى زَمْزَمَ، فَشَرَحَ عَنْ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ أُنْزِلْتُ

321 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَّانِي، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَّامَانِ، فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عِلْقَةً،

فَقَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسِيتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغُلَبَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ - يَعْنِي ظَنَرَةَ - فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ "، قَالَ أَنَسٌ: وَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ ذَلِكَ الْبُخِيطِ فِي صَدْرِهِ.

322 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكُعْبَةِ، أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَآخَرَ وَزَادَ وَنَقَصَ

323 - وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ، يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَجَ صَدْرِي،

سونے کے تھال میں آب زم زم سے دھویا اور پھر دوبارہ اس کی مخصوص جگہ پر رکھ دیا، یہ دیکھ کر بچے دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی والدہ یعنی رضاعی ماں کے پاس آئے اور انہیں بتایا، محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا ہے وہ سب لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے، اس وقت آپ کا رنگ متغیر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر اس سلائی کا نشان دیکھا ہے۔

شریک بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے بتایا، نبی ﷺ پر نزول وحی سے پہلے تین حضرات (یعنی فرشتے) آپ کے پاس آئے، آپ اس وقت مسجد حرام میں تشریف فرما تھے۔ (امام مسلم فرماتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں، تاہم ان میں تقدیم و تاخیر اور کچھ کمی بیشی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو زر غفار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واقعہ معراج یوں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب میں مکہ میں مقیم تھا تو جبرائیل علیہ السلام چھت کھول کر میرے گھر میں آئے، انہوں نے میرے سینے کو چاک کیا اور اسے آب زم زم سے دھویا، پھر سونے کا ایک تھال لائے

ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَّاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطُسْتٍ مِنْ
 ذَهَبٍ مُتَلَيٍّ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي،
 ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ،
 فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا: افْتَحْ، قَالَ: مَنْ
 هَذَا؟ قَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟
 قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
 قَالَ: فَأَرْسِلْ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفَتَحَ، قَالَ:
 فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ
 أَسْوَدَةٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ، قَالَ: فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ
 يَمِينِهِ ضَمِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، قَالَ:
 فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ،
 قَالَ: " قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا
 آدَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ
 يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ
 أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ
 النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَمِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ
 شِمَالِهِ بَكَى، " قَالَ: " ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى
 السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ لِحَازِنِهَا: افْتَحْ، قَالَ:
 فَقَالَ لَهُ حَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ حَازِنُ السَّمَاءِ
 الدُّنْيَا: فَفَتَحَ، " فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَذَكَرَ
 أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاءِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَعِيسَى،
 وَمُوسَى، وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ،
 وَلَمْ يُشَبِّتْ كَيْفَ مَنَارِلُهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ

جس میں ایمان اور حکمت بھرے ہوئے تھے، وہ انہوں
 نے میرے سینے میں ڈال دیئے اور اسے جوڑ دیا اور پھر
 میرے ہاتھ تھام کر مجھے آسمان کی جانب لے گئے، جب
 ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے
 نگران سے کہا کھولو! اس نے دریافت کیا: کون ہے؟
 جواب دیا: جبرائیل (علیہ السلام)۔ دریافت کیا، کیا
 تمہارے ساتھ بھی کوئی ہے؟ جواب دیا: ہاں! حضرت
 محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟
 جواب دیا: ہاں! تم دروازہ کھولو تو اس نے دروازہ کھول
 دیا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے
 وہاں ایک صاحب تشریف فرما تھے، جن کے دائیں جانب
 بھی بہت سے لوگ تھے اور بائیں جانب بھی بہت سے
 لوگ تھے۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتے تو مسکرا
 دیتے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو رونے لگتے۔ (وہ
 مجھے دیکھ کر کہنے لگے) خوش آمدید! صالح نبی! صالح بیٹے!
 میں نے پوچھا: جبرائیل! یہ کون صاحب ہیں، انہوں نے
 جواب دیا یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں
 بائیں موجود لوگ ان کی اولاد ہیں۔ دائیں جانب والے
 جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں، اس لیے جب
 وہ دائیں جانب دیکھتے ہیں، تو مسکرا دیتے ہیں اور جب
 بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ نبی ﷺ
 فرماتے ہیں: پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے
 آسمان پر آئے اور اس کے نگران سے بولے، دروازہ کھولو،
 یہاں بھی وہی سوال جواب ہوئے، جو آسمان دنیا پر ہوئے

قَدْ وَجَدَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا.
وَابْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ: فَلَمَّا مَرَّ
جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِإِدْرِيسَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قَالَ: "ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ:
مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ
بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ." قَالَ: "قُلْتُ: مَنْ
هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى." قَالَ: "ثُمَّ مَرَرْتُ
بِعِيسَى. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ
الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ." قَالَ: "ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ
الصَّالِحِ." قَالَ: "قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا
إِبْرَاهِيمُ." قَالَ ابْنُ شَهَابٍ، وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ،
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ، يَقُولَانِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عَرَجَ
بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ
الْأَقْلَامِ. قَالَ ابْنُ حَزْمٍ، وَأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللَّهُ
عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ
حَتَّى أُمَرَ بِمُوسَى. فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:
مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَرَضَ
عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ لِي مُوسَى عَلَيْهِ

تھے، آخر نگران نے دروازہ کھول دیا۔ حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کے بعد بتایا، مختلف آسمانوں پر
نبی سلی علیہ السلام کی ملاقات حضرت آدم، حضرت ادریس،
حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام
سے ہوئی البتہ انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ کون سے
آسمان پر کس نبی سے ملاقات کی، صرف یہ بتایا کہ آسمان
دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام سے اور چھٹے آسمان پر حضرت
ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی۔ جب نبی سلی علیہ السلام اور
حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام
کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بھی یہی کہا، صالح نبی!
صالح بھائی! کو خوش آمدید! نبی سلی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں
نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو جبرائیل علیہ
السلام نے جواب دیا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام
ہیں۔ نبی سلی علیہ السلام فرماتے ہیں: جب میں حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے بھی کہا، صالح نبی اور
صالح بھائی! کو خوش آمدید! میں نے دریافت کیا: یہ کون
صاحب ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر جب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے پاس سے گزرا تو انہوں نے بھی یہی کہا، صالح نبی اور
صالح بھائی! کو خوش آمدید! میں نے پوچھا: یہ کون صاحب
ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ حضرت عیسیٰ بن
مریم ہیں، پھر جب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
پاس پہنچا تو وہ بولے، صالح نبی اور صالح بیٹے کو خوش
آمدید! میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو

السَّلَامُ: فَرَجَعُ رَبِّكَ. فَإِنْ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. قَالَ: فَرَجَعْتُ رَبِّي. فَوَضَعَ شَطْرَهَا. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَأُخْبِرَتْهُ قَالَ: رَاجِعُ رَبِّكَ. فَإِنْ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. قَالَ: فَرَجَعْتُ رَبِّي. فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى. فَقَالَ: رَاجِعُ رَبِّكَ. فَقُلْتُ: قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِجِبْرِيلَ حَتَّى نَاقَى سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ. قَالَ: ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ. فَإِذَا فِيهَا جَنَابِدُ اللَّوْلُؤِ. وَإِذَا تُرَابُهَا الْيَسْكُ

جواب ملا، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابن شہاب، ایک اور سند سے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوہریرہ انصاری سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: معراج کے دوران جب میں ”مقام مستوی“ پر پہنچا تو میں نے قلموں کے چلنے کی آوازیں سنیں۔ ایک اور روایت کے مطابق حضرت انس نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ حکم لے کر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کے رب نے آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے انھیں بتایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے مشورہ دیا، آپ دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، میں دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہی پچاس کے برابر ہیں۔ ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: جب میں دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے یہی مشورہ دیا کہ آپ دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں، تو میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے اور ہم ”سدرۃ المنتہی“ تک آ گئے جسے اس وقت ایسے رنگوں نے ڈھانپ لیا تھا جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا، پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا وہاں تو موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی خشک تھی۔

324 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، لَعَلَّهُ قَالَ: عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأَتَيْتُ فَأَنْطَلِقُ بِي، فَأَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ، فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا - قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِيَ مَا يَعْني قَالَ: إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِهِ - فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ، ثُمَّ حُشِيَ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً، ثُمَّ أُتِيَتْ بِدَابَّةٍ أَبْيَضُ يُقَالُ لَهُ: الْبَرَّاقُ، فَوْقَ الْحِمَارِ، وَكُونِ الْبَغْلِ، يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ، فَخَبِلْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ جَبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جَبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفَتَحَ لَنَا، وَقَالَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ"، قَالَ: فَأَتَيْنَا عَلَى آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ عِيسَى، وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَفِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قریبی عزیز حضرت مالک بن صعصعہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میں خانہ کعبہ کے پاس نیند اور بیداری درمیانی کیفیت میں لیٹا ہوا تھا، میں نے خود کو دو آدمیوں کے درمیان پایا اور کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا، تین میں سے ایک، پھر وہ میرے پاس سونے کا ایک تھال لائے جس میں آب زم زم تھا، میرے سینے کو یہاں سے یہاں تک کھولا گیا حضرت قتادہ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو پیٹ کے نیچے حصے تک چیرا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا دل نکال کر بھر دیا گیا اور پھر میرے سامنے ایک سفید جانور لایا گیا جس کا نام براق تھا، یہ گدھے سے بڑا اور نچر سے کچھ چھوٹا تھا اس کا ایک قدم حد نگاہ تک جاتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا، ہم وہاں سے روانہ ہوئے او آسمان دنیا تک آگئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، تو پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا: جبرائیل! پوچھا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا، کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، خوش آمدید کہا گیا اور استقبالیہ کلمات کہے گئے، یہاں ہماری ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ اس کے بعد پورا واقعہ ہے، جس میں یہ بات مذکور ہے کہ دوسرے آسمان پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عیسیٰ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ہوئی، تیسرے پر حضرت

الثَّالِثَةُ يُوسُفَ، وَفِي الرَّابِعَةِ إِدْرِيسَ، وَفِي
الْخَامِسَةِ هَارُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "ثُمَّ
انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ.
فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى، فَتَوَدَّي: مَا يُبْكِيكَ؟
قَالَ: رَبِّ، هَذَا غُلَامٌ بَعَثْتُهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ
أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي" قَالَ: ثُمَّ
انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ،
فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ:
وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "أَنَّهُ رَأَى
أَرْبَعَةَ أَنَّهُمْ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلَهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ،
وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَا هَذِهِ
الْأَنْهَارُ؟ قَالَ: أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَالنَّهْرَانِ فِي
الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ
رَفَعَ لِي الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا
هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يَدْخُلُهُ كُلَّ
يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ
يَعُودُوا فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِإِنَاءَيْنِ
أَحَدُهُمَا خَمْرٌ، وَالْآخَرُ لَبَنٌ، فَعَرِضَا عَلَيَّ فَاخْتَرْتُ
اللَّبَنَ، فَقِيلَ: أَصَبْتَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ أُمَّتَكَ عَلَى
الْفِطْرَةِ، ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى كُلِّ يَوْمٍ خَمْسُونَ صَلَاةً
" ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

یوسف، چوتھے پر حضرت ادریس، پانچویں پر حضرت
ہارون سے ہوئی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: وہاں سے چل
کر ہم چھٹے آسمان پر آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
پاس پہنچے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا:
صالح بھائی کو خوش آمدید! جب میں وہاں سے آگے جانے
لگا تو حضر موسیٰ علیہ السلام رونے لگے، آواز آئی، کیوں رو
رہے ہو؟ تو وہ بولے، اے میرے رب! ان صاحب کو تو
نے میرے بعد مبعوث کیا، لیکن میری امت کے افراد سے
زیادہ تعداد میں ان کی امت کے افراد جنت میں داخل
ہوں گے۔ وہاں سے چل کر ہم ساتویں آسمان پر آئے تو
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حتیٰ کہ
نبی ﷺ نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ نے چار نہریں
دیکھیں، جو ایک ہی جگہ سے نکلتی ہیں، ان میں سے دو
نہریں ظاہری تھیں اور دو نہریں باطنی تھیں۔ میں نے
دریافت کیا: جبرائیل! یہ کون سی نہریں ہیں؟ تو جبرائیل
علیہ السلام نے جواب دیا: دونوں باطنی نہریں جنت کی
نہریں ہیں اور دونوں ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔
نبی ﷺ فرماتے ہیں: پھر میرے سامنے "بیت المعمور"
کو پیش کیا گیا، میں نے پوچھا: جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں
نے جواب دیا: یہ بیت المعمور ہے جس میں روزانہ ستر ہزار
فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ جو ایک دفعہ باہر آجائیں انہیں
دوبارہ کبھی بھی اس میں داخل ہونے کا موقع نہیں ملے گا۔
نبی ﷺ فرماتے ہیں: میرے سامنے دو برتن پیش کیے
گئے، ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا، میں

نے دودھ کو پسند کیا تو مجھے بتایا گیا آپ ﷺ نے درست انتخاب کیا، اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو فطرت پر ثابت قدم رکھے گا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: پھر مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ اس کے بعد پورا واقعہ مذکور ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں ”حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا ایک تھال میرے پاس لایا گیا، پھر میرے سینے کو گردن سے لے کر پیٹ کے نچلے حصے تک چیرا گیا اور اسے آب زم زم سے دھو کر حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے واقعہ مزاج ذکر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگت کے مالک طویل القامت شخص تھے، یوں جیسے ان کا تعلق ”شنوہ“ قبیلے سے ہو، جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درمیانے قد اور گھٹے ہوئے جسم کے مالک تھے۔ نبی ﷺ نے جہنم کے خازن اور دجال کو ملا حظہ کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا

325- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صُعْصُعَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: فَأَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُتَبَلِّغٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ، فَغَسَلَ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ مَلَأَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا

326- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِى بِهِ، فَقَالَ: مُوسَى آدَمَ، طَوَالَ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَقَالَ: عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ، وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ، وَذَكَرَ الدَّجَالَ

327 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا

يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ
عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ،
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِي فِي عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ، رَجُلٌ أَدَمٌ طَوَالٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ
شَنْوَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ
إِلَى الْجُمُرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبَطَ الرَّأْسَ، وَأُرِيَ
مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالْذَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ
إِيَّاهُ، {فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ} [السجدة:
23]. قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَلِقَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

328 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَسُرَيْجُ بْنُ
يُونُسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي
هِندٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ،
فَقَالَ: أَيْ وَادٍ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ،
قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا
مِنَ الثَّنِيَّةِ، وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ، ثُمَّ أَتَى
عَلَى ثَنِيَّةٍ هَرَشَى، فَقَالَ: أَيْ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ؟ قَالُوا:
ثَنِيَّةُ هَرَشَى، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ
مِنْ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي، قَالَ

یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: معراج کی رات میری
ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام بن عمران سے ہوئی، وہ
گندمی رنگت کے ملاک، طویل القامت شخص تھے، ان
کے بال گھنگھریالے تھے، یوں لگتا تھا جیسے ان کا تعلق
”شنوہ“ قبیلے سے ہو۔ میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
بھی دیکھا، درمیانے قد اور سرخی مائل سفید رنگ کے ملاک
تھے۔ آپ کے بال بالکل سیدھے تھے، جہنم کا نگران
مالک اور دجال بھی مجھے دکھائے گئے۔ یہ اللہ کی نشانیاں
ہیں، جو اس نے مجھے دکھائی ہیں، اس لیے تم اس کی بارگاہ
میں حاضر کے متعلق شک نہ کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے
ہیں: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق کے پاس سے
گزر رہے تو دریافت فرمایا: یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یہ وادی ازرق ہے، تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلند
آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اس پہاڑ سے اترتے ہوئے
دیکھ رہا ہوں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ”ہرشی“ نامی پہاڑی کے
پاس آئے تو دریافت فرمایا کہ یہ کون سی پہاڑی ہے؟ صحابہ
کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، یہ ہرشی نامی
پہاڑی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یونس بن متی کو
اولی جبہ پہنے ہوئے ایک صحت مند سرخ اونٹنی پر سوار دیکھ

ابن حنبل فی حدیثہ: قَالَ هُشَيْمٌ: يَعْنِي لَيْفًا

329- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: أَيْ وَادٍ هَذَا؟ فَقَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ، فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَا كَرَمٌ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرُهُ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ - وَاضِعًا إِيضَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ، لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَا رَأَى بِهَذَا الْوَادِي قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَلَاثَةِ يَوْمٍ، فَقَالَ: أَيْ ثَلَاثَةِ يَوْمٍ هَذِهِ؟ قَالُوا: هَرُشَى - أَوْ لِفَتْ - فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ، خِطَامٌ نَاقَتِهِ لَيْفٌ خُلْبَةٌ، مَا رَأَى بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا

330- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرُوا الدَّجَالَ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالِ ذَاكَ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَأَنْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى، فَرَجُلٌ أَدَمٌ، جَعْدٌ، عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرٍ، مَخْطُومٌ بِخُلْبَةٍ،

رہا ہوں اس اونٹنی کی ٹکیل کھجور کی شاخ سے بنی ہے، آپ بھی اس وقت تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جا رہے تھے، ایک مقام پر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی جگہ ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، یہ وادی ”الازرق“ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے ان کے رنگ اور بالوں کے متعلق کچھ بتایا راوی کو یاد نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال رکھی ہیں اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم ایک پہاڑی کے پاس پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اونٹنی جبہ پہنے ہوئے سرخ اونٹنی پر سوار تلبیہ کہتے ہوئے یہاں سے گزر رہے ہیں۔ آپ کی اونٹنی کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہے۔

مجاہد بیان کریت ہیں، ایک روز ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، بعض حضرات نے دجال کا ذکر چھیڑ دیا تو میں نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ شخص کافر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ حدیث نہیں سنی ہے۔ تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تم اپنے آقا

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا اتَّخَذَ فِي الْوَادِي يُلَيِّبِي

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھ لو، حضرت موسیٰ علیہ السلام گندی رنگت اور گھنگھریالے بالوں والے ہیں، آپ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہے، میں دیکھ رہا ہوں، جب وہ وادی میں داخل ہوئے تلبیہ کہہ رہے تھے۔

حضرت جابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میرے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام کو پیش کیا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام بالکل اسی طرح تھے جیسے شنوۃ قبیلے کا کوئی شخص ہو، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی صورت میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے، ان میں سے عروہ بن مسعود سے مشابہت رکھتی تھی۔ حضرت ابراہیم تمہارے آقا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے مشابہت رکھتے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے، ان میں سے سب سے زیادہ وجہ کلبی سے مشابہت رکھتے ہیں۔

331 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دَحِيَّةَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: دَحِيَّةَ بْنِ خَلِيفَةَ

332 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ مُنِيرٍ، وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِينَ أُسْرِى بِي لَقِيتُ مُوسَى عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: شب معراج میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ گھنگھریالے بالوں والے تھے اور شنوۃ قبیلے کے لوگوں کی طرح تھے۔ میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ پھر آپ نے ان کا حلیہ

331 - صحیح بخاری: 3254، مسند احمد: 7776، مسند ابویعلیٰ: 2261

332 - صحیح بخاری: 3254، مسند احمد: 14629

السَّلَامُ - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
فَإِذَا رَجُلٌ - حَسِبْتُهُ قَالَ - مُضْطَرِبٌ رَجُلٌ
الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَاءَةٍ قَالَ: وَلَقِيتُ
عِيسَى - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
فَإِذَا رُبْعَةُ أَحْمَرٌ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ - يَعْنِي
حَمَامًا - قَالَ: وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَأَنَا أَشَبَّهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ: " فَأُتِيتُ
بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا اللَّبَنُ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي:
خُذْ أَتِيَهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ
فَقَالَ: هَذِهِ الْفِطْرَةُ - أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ - أَمَّا
إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أَمَّتُكَ "

333 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَدَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَرَانِي
لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا أَدَمَ كَأَحْسَنِ مَا
أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ لَهُ لَيْثَةٌ كَأَحْسَنِ مَا
أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ اللَّيْمِ قَدْ رَجَلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً
مُتَكِّئًا عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ -
يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ: هَذَا
الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطِطٍ
أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ
مَنْ هَذَا فَقِيلَ: هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ "

بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ درمیانے قد اور سرخ رنگت
کے مالک ہیں، یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی حمام سے باہر
آئے ہیں، پھر میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی
دیکھا، میں خود ان کی ساری اولاد میں سب سے زیادہ ان
سے مشابہت رکھتا ہوں پھر میرے سامنے دو برتن پیش کیے
گئے، ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھے کہا
گیا، آپ ان میں سے کوئی بھی ایک لے سکتے ہیں، میں
نے دودھ لے کر اسے پی لیا، تو فرشتہ بولا، آپ کی فطری کی
جانب رہنمائی کی گئی ہے یا آپ فطرت تک پہنچے ہیں۔ اگر
آپ شراب کو اختیار کر لیتے تو آپ کی امت گمراہی کا شکار
ہو جاتی۔

حضرت عبداللہ بن عمر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک
روایت کرتے ہیں: میں خانہ کعبہ کے پاس سویا ہوا تھا،
میں نے جواب میں ایک شخص دیکھا، وہ گندمی رنگت کا
مالک تھا اور کوئی بھی گندمی رنگت کا مالک ایک شخص جتنا
خوب صورت ہو سکتا ہے، وہ ویسا ہی تھا، اس کے بال
کانوں کی لوؤں تک آتے تھے جنہیں اس نے سیدھا بنایا
ہوا تھا، اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ دو لوؤں
کے سہارے بیت اللہ کا طواف کرنے میں مشغول تھا، میں
نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا، یہ حضرت
مسح بن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جس
کے بال گھنگھریا لے اور بکھرے ہوئے تھے، وہ دائیں
آنکھ سے کان تھا، جو کسی انور کی طرح ابھری ہوئی تھی، میں

نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا، یہ دجال ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے، یہ یاد رکھنا کہ دجال کا نا ہوگا، اس کی دائیں آنکھ انگوڑی طرح ابھری ہوئی ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک رات میں خانہ کعبہ کے پاس سویا ہوا تھا، میں نے خواب میں ایک گندمی شخص دیکھا، کوئی گندمی شخص جتنا حسین ہو سکتا ہے، وہ ویسا ہی تھا، اس کے بال کندھوں تک لمبے تھے جن میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، وہ اپنے دائیں بائیں موجود دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول تھا۔ میں نے عرض کی: یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا، یہ حضرت مسیح بن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور شخص دیکھا جس کے بال روکھے اور گھنگھریالے تھے، اس کی دائیں آنکھ کانی تھی اس کی شکل ابن قطن سے ملتی تھی، وہ بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے عرض کی: یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا، یہ دجال ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میں نے خانہ کعبہ کے پاس ایک شخص دیکھا، جو گندمی رنگت اور سیدھے بالوں کا مالک تھا، اس نے اپنے ہاتھ دو لوگوں کے کندھوں پر رکھے

334 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، إِلَّا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ، عَيْنُ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكُعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لِمَتُّهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا، أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنِ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ"

335 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَأَيْتُ عِنْدَ الْكُعْبَةِ رَجُلًا آدَمَ، سَبَطَ الرَّأْسَ، وَاضِعًا يَدَيْهِ

عَلَى رَجُلَيْنِ يَسْكُبُ رَأْسُهُ - أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ -
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ - أَوْ
الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ. لَا تَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَ -
وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْمَرَ، جَعَدَ الرَّأْسِ، أَعْوَرَ
الْعَيْنِ الْيُمْنَى، أَشْبَهُهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ ابْنُ قُطْنٍ
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: الْمَسِيحُ الدَّجَالُ"

ہوئے تھے اور اس کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک
رہے تھے، میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے
بتایا گیا، یہ عیسیٰ بن مریم یا مسیح ابن مریم ہیں، ان کے پیچھے
میں نے ایک اور شخص دیکھا، اس کا رنگ سرخ تھا، بال
خشک گھنگھریالے تھے، دائیں آنکھ کافی تھی، میں نے
جتنے لوگ دیکھے ہیں، ان میں سے وہ ابن قطن سے زیادہ
مشابہت رکھتا تھا۔ میں نے عرض کی: یہ کون ہے؟ بتایا گیا،
یہ مسیح دجال ہے۔

336 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنَا كَذَّبَتْنِي
قُرَيْشٌ، فَمَتُّ فِي الْحَجْرِ، فَجَلَا اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمُقَدِّسِ،
فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جب
قریش نے تمذیب کی تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا، اللہ تعالیٰ
نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا اور میں اسے دیکھ
کر قریش کو اس کی نشانیاں بتاتا رہا۔

337 - حَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
الْحُطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي
أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبِطُ الشَّعْرِ،
بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً - أَوْ يَهْرَاقُ رَأْسُهُ
مَاءً - قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ
ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ، جَسِيمٌ، جَعْدُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا
ہے: ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کا
طواف کر رہا ہوں، گندمی رنگت اور سیدھے بالوں والا ایک
اور شخص بھی، دو آدمیوں کے درمیان، طواف کر رہا ہے۔
اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ میں نے
عرض کی: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا، یہ عیسیٰ بن مریم ہیں،
پھر میری نظر سرخ رنگت اور گھٹے ہوئے جسم کے مالک
ایک شخص پر پڑی، اس کے بال بکھرے ہوئے تھے، وہ

الرَّأْسِ، أَعْوَرَ الْعَيْنِ، كَانَ عَيْنُهُ عِنَبَةً طَافِيَةً، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الدَّجَالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قُطْنٍ"

338 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَجْرِ وَقُرَيْشٍ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَائِي، فَسَأَلْتُنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أَثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: "فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ، جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشَبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكُ صَاحِبِ النَّارِ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ، فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ"

کانا تھا اس کی کافی آنکھ ابھری ہوئی آنکھ کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے عرض کی: یہ کون ہے؟ تو جواب ملا، دجال۔ وہ ابن قطن سے مشابہت رکھتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں حطیم میں کھڑا ہوا تھا، قریش مجھ سے میرے سفر معراج کے متعلق سوالات کر رہے تھے، انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ نشانیوں کے متعلق پوچھا، جن کی جانب میں نے توجہ نہیں کی تھی، میں بہت الجھن میں مبتلا ہوا اتنی الجھن مجھے پہلے کبھی درپیش نہیں ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا، قریش مجھ سے اس کے متعلق جو بھی پوچھتے، میں انہیں بتا دیتا۔ میں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی دیکھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ کے بال گھنگھریالے تھے یوں جیسے "شَنْوَةُ" قبیلے کے لوگوں کے ہوا کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، عروہ بن مسعود ثقفی کی شکل و صورت آپ سے بہت ملتی ہے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، وہ تمہارے آقا (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے مشابہت رکھتے تھے پھر باجماعت نماز ادا ہونے لگی تو میں نے ان تمام حضرات کو نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی نے مجھ سے کہا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مالک ہیں، جہنم کے داروغہ۔ آپ اسے سلام کیجئے میں اس کی جانب متوجہ ہوا تو اس نے پہلے ہی مجھے سلام کر دیا۔

339 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، ح. وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَالْفَاظُ لَهُمْ مُتَقَارِبَةٌ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ ظُلْحَةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَنَا أُسْرَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْتَهَى بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: " {إِذْ يَغْشَى النِّجْمُ: 16} السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى "، قَالَ: فَرَأَى مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: " فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا. الْبُقْعَاتُ "

72- باب: مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

{وَلَقَدْ رَأَوْا نَزْلَةَ أُخْرَى} وَهَلْ

رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَبَّهُ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ

340- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا

عَبَادُ وَهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ:

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، شب معراج جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم "سدرۃ المنتہی" کے مقام پر پہنچے، یہ چھٹے آسمان میں ہے، زمین سے آسمان کی جانب جانے والی تمام چیزیں یہیں رک جاتی ہیں اور اس کے پرے سے آنے والی تمام چیزیں یہی رک جاتی ہیں اس وقت سدرۃ کو انوار میں ڈھانپ دیا جو سونے کے پردانوں کی طرح تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں، پانچ نمازیں، سورۃ بقرہ کی آخری آیت اور یہ کہ آپ کی امت کا جو شخص شرک نہ کرے، وہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو اسے بخش دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کا بیان: ترجمہ

کنز الایمان: اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا

(پ ۷۲ النجم آیت ۱۳) اور کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

معراج کی رات اپنے رب کا دیدار کیا تھا؟

شہابی کہتے ہیں، میں نے زربن جیش سے اللہ تعالیٰ

کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا: ترجمہ کنز الایمان:

339- سنن ترمذی: 2446، مسند احمد: 3665، مسند ابویعلیٰ: 5303

340- صحیح بخاری: 3061، مسند احمد: 4396، مستدرک للحاکم: 2986، معجم الکبیر: 10423

سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ} النجم: 9، قَالَ: أَسْمَعَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتْمِائَةٌ جَنَاحَ

پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم (پ ۲۷ النجم آیت ۱۳) زرنے جواب دیا: مجھے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا ہے کہ جب نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ملاحظہ فرمایا تو ان کے ۶۰۰ پر تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ترجمہ کنز الایمان: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ (پ ۲۷ النجم آیت ۱۳) اس سے مراد نبی ﷺ کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ملاحظہ فرمانا ہے اس وقت ان کے ۶۰۰ پر (ظاہر) تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ترجمہ کنز الایمان: بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (پ ۲۷ النجم آیت ۱۸) اس سے مراد یہ ہے، نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی حقیقی صورت میں ملاحظہ فرمایا، اس وقت ان کے ۶۰۰ پر تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ترجمہ کنز الایمان: سدرۃ المنتہی کے پاس۔ (پ ۲۷ النجم آیت ۱۴) اس سے مراد یہ ہے، نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ملاحظہ فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

341- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زُرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: {مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى} النجم: 11، قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ سِتْمِائَةٌ جَنَاحَ

342- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: {لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى} النجم: 18، قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ لَهُ سِتْمِائَةٌ جَنَاحَ

343- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، {وَلَقَدْ رَأَى نَزْلَةَ أُخْرَى} النجم: 13، قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ

344- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَأَى بِقَلْبِهِ

345- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو

سَعِيدِ الْأَشْجِ بِجَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ. قَالَ الْأَشْجِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ. عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَصَنِ أَبِي جَهْمَةَ. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ: {مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى} {النجم: 11} {وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى} {النجم: 13}. قَالَ: رَأَاهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ.

346- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ. حَدَّثَنَا أَبُو جَهْمَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ

347 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَائِشَةَ، ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ، قَالَ: وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنْظِرِينِي، وَلَا تُعْجِلِينِي، أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَقَدْ رَأَاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ} {التكوير: 23}، {وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى} {النجم: 13}؛ فَقَالَتْ: أَنَا أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ جَبْرِيلُ، لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ

ہیں ترجمہ کنزالایمان: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ (پ ۱۲۷ النجم آیت ۱۱) ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا۔ (پ ۱۲۷ النجم آیت ۱۳) ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دوبار اپنے دل سے دیکھا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

مسروق بیان کرتے ہیں، ایک روز میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا اور ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: اے ابو عائشہ! (مسروق) جو شخص تین باتوں میں سے کسی ایک بات کا بھی قائل ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی جانب بہت برا جھوٹ منسوب کرے گا۔ میں نے عرض کی: وہ تین باتیں کون سی ہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب ایک نہایت غلط بات منسوب کرے گا۔ میں ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا، اب سیدھا ہو کے بیٹھ گیا اور بولا، ام المؤمنین! آپ اس بات پر غور کریں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا۔ (پ ۳۰)

الْمَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عَظْمَ
خَلْقِهِ مَا بَدُنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَقَالَتْ: أَوْ
لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ
يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ} {الأنعام: 103} أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: {وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ
أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ
يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَى
حَكِيمٍ} {الشورى: 51}، قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ، وَاللَّهُ
يَقُولُ: {يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ} {
المائدة: 67}، قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا
يَكُونُ فِي غَدٍ، فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ، وَاللَّهُ
يَقُولُ: {قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ} {النمل: 65}،

التلویر (آیت ۲۳)، ”اور ایک مرتبہ پھر اس نے
دیکھا۔“ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:
اس امت میں سب سے پہلے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان
آیات کے مفہوم کے متعلق دریافت کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تھا: اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام
ہیں کیونکہ میں نے انہیں ان کی اصل صورت میں ان
”مواقع پر دیکھا ہے۔ ایک اس وقت جب وہ آسمان سے
نیچے اتر رہے تھے اور ان کے وجود نے زمین و آسمان پر
موجود خلا کر بھر دیا تھا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے مجھ سے کہا، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں
سنا: ترجمہ کنز الایمان: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور
سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے
پورا باطن پورا خبردار۔ (پ ۷ الانعام، آیت ۱۰۳)۔ کیا تم
نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی نہیں سنا: ترجمہ کنز الایمان:
اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترتا تمہیں تمہارے رب کی طرف
سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا۔ (پ ۶
المائدہ، آیت ۶۷)۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فرماتی ہیں، جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتا سکتے ہیں
کہ کل کیا ہوگا تو وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کی جانب نہایت غلط
بات منسوب کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
ہے: ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کوئی
آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔ (پ ۶ المائدہ
آیت ۶۷)

عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ عُليَّةَ، وَزَادَ قَالَتْ: وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْآيَةَ: {وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ} (الأحزاب: 37)۔

اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر نازل ہونے والی کسی آیت کو چھپانا ہوتا تو اس آیت کو چھپاتے ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈرا اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو۔ (پ ۱۲۲ الاحزاب آیت ۳۷)

349 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُيَيْمِرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي لِمَا قُلْتُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَثَمٌ وَأَطْوَلُ

مسروق کہتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا: کیا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا، سبحان اللہ! یہ بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں، تاہم داؤد سے مروی روایت زیادہ طویل اور مکمل ہے۔

350 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُيَيْمِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا، عَنِ ابْنِ أَشْوَغٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فَأَيْنَ قَوْلُهُ؟ {ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى} (النجم: 9) قَالَتْ: "إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ، وَإِنَّهُ أَتَاهُ فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ أَفْقَ السَّمَاءِ

مسروق بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی: ترجمہ کنزالایمان: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (پ ۱۲۷ النجم آیت ۸، ۱۰) تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا: اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انسانی شکل میں حاضر ہوا کرتے تھے اس دفعہ وہ اپنی اصل

صورت میں دکھائی دیئے کہ ان کے وجود نے آسمان کے افق کو بھر دیا تھا۔

حضرت ابوذر بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول سے عرض کی، کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: وہ نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوذر سے کہا، اگر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوتا تو میں آپ سے ایک سوال ضرور پوچھتا۔ حضرت ابوذر بولے، کون سا سوال تم پوچھتے؟ تو میں بولا، میں آپ سے پوچھتا، کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ ابوذر بولے، یہ سوال میں نے آپ سے کیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے نور دیکھا تھا۔

حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں، ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہمیں پانچ باتیں بتائیں: (۱) اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے۔ (۲) وہ میزان کو جھکاتا بھی ہے اور انہیں اٹھاتا بھی ہے۔ (۳) رات کا عمل صبح ہونے سے پہلے اور روز کا عمل رات ہونے سے پہلے اس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے۔ (۴) اس کا حجاب نور ہے یا آگ ہے اگر اس حجاب کو ہٹا دیا جائے تو اس کی ذات کے انوار تمام مخلوق کو

351- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: نُورٌ أَلِيَّ أَرَاهُ

352- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي ح، وَحَدَّثَنِي حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ كَلَاهِمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ: لَوْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَنْ أَبِي شَيْءٍ كُنْتُ تَسْأَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدْ سَأَلْتُ، فَقَالَ: رَأَيْتُ نُورًا

353- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُزْفِعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ،

جلادیں گے۔

حِجَابُهُ النُّورُ - وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ: النَّارُ - لَوْ
كَشَفَهُ لَأَخْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ
بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ ". وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ
الْأَعْمَشِ، وَلَمْ يَقُلْ: حَدَّثَنَا.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، اس میں پانچ کی بجائے چار
باتیں بتانے کا ذکر ہے۔ اور اس میں مخلوق (کے جلنے کا
تذکرہ نہیں) کا صرف یہ ہے کہ اس کا حجاب نور ہے۔

حضرت ابو موسیٰ یہی روایت ایک اور سند سے بھی
مروی ہے۔

354- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا
جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: قَامَ
فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعِ
كَلِمَاتٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ
يَذْكُرْ: مِنْ خَلْقِهِ وَقَالَ: حِجَابُهُ النُّورُ

355- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،
قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي
شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي
مُوسَى، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَرْبَعِ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ
يَنَامَ، يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهُ، وَيَرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ
النَّهَارِ بِاللَّيْلِ، وَعَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ

اس کے ثبوت کہ اہل ایمان آخرت میں

اپنے رب کا دیدار کریں گے

حضرت عبداللہ بن قیس اپنے والد سے نبی ﷺ کا
یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: دو جنتیں، ان کے تمام
برتن، ان میں موجود تمام چیزیں چاندی کی ہیں، دو جنتیں،
ان کے برتن، ان میں موجود تمام چیزیں سونے کی ہیں،
اہل جنت اور ان کے رب کے درمیان اللہ تعالیٰ کی ذات

73- بَابُ اثْبَاتِ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ فِي

الْآخِرَةِ رَبَّهُمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

356- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ، وَأَبُو

عَسَّانَ الْمَسْمَعِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي
عَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبُو
عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَنَّتانِ مِنْ فِضَّةٍ آيَتُهُمَا، وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتانِ مِنْ ذَهَبٍ آيَتُهُمَا، وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ

357- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ "

358- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: {الَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ} [يونس: 26]

359- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ

کی کبریائی کی چادر حائل ہوگی اور یہ جنتِ عدن میں ہوگا۔

حضرت صہیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جب اہل جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تمہاری کوئی خواہش ہو، تو میں پوری کر دیتا ہوں، تو جنتی عرض کریں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ) اس وقت حجاب اٹھائے گا اور اہل جنت کے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ بہترین نعمت اور کوئی نہیں ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔ (پ ۱۱ یونس آیت ۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، بعض حضرات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، یا

357- سنن ترمذی: 2552، مسند احمد: 18961، مستدرک للحاکم: 276

359- صحیح بخاری: 547، سنن ترمذی: 2554، سنن دارمی: 2801، صحیح ابن حبان: 6141، سنن بیہقی: 2015، معجم الکبیر: 2225

سَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ رَمَزَهُ
 الْخَمْرَةَ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَبْرِ لَيْلَةَ
 الْبَدْرِ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هَلْ
 تُضَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟
 قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ،
 كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ:
 مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ
 يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
 الْقَبْرَ الْقَبْرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاعِيتِ
 الطَّوَاعِيتِ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُتَافِقُوها،
 فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي صُورَةٍ غَيْرِ
 صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ،
 فَيَقُولُونَ: نَعُودُ بِاللَّهِ مِنْكَ، هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى
 يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ
 اللَّهُ تَعَالَى فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا
 رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ
 الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي
 أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ،
 وَدَعَا الرُّسُلُ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ، وَفِي
 جَهَنَّمَ كَلَالِيبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ
 رَأَيْتُمُ السَّعْدَانِ؟" قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

رسول اللہ ﷺ! کیا ہم بروز قیامت اپنے رب کا دیدار
 کریں گے؟ تو نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا چود
 ہویں رات میں تمہیں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی
 ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی نہیں یا
 رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اگر
 آسمان پر کوئی بادل نہ ہو، تو کیا تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی
 دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کی، نہیں!
 تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے رب کا دیدار
 کر دے گے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا کر کے یہ
 حکم دے گا جو جس کی عبادت کرتا تھا، آج اسی کے پیچھے
 جائے گا، جو سورج کی عبادت کرتا تھا، آج وہ اسی کے پاس
 جائے اور جو چاند کی عبادت کرتا تھا، آج وہ اسی کے پاس
 جائے جو بتوں کی عبادت کرتا تھا، آج وہ انہی کے پاس
 جائے۔ آخر کار صرف یہ امت باقی رہ جائے گی، جس میں
 منافقین بھی شامل ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے
 سامنے ایک غیر مانوس صورت میں ظاہر ہوگا تو وہ کہیں گے،
 ہم تم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، ہم اس وقت تک یہیں
 ہیں جب تک ہمیں اپنے رب دیدار نصیب نہ ہوا اور ہم
 اسے پہچان نہ لیں، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے
 مانوس صورت میں ظاہر ہوگا تو وہ کہیں گے تو ہی ہمارا رب
 ہے اور یوں وہ لوگ اپنے رب کی جانب متوجہ ہو جائیں
 گے۔ جہنم پر پل صراط قائم کیا جائے گا تو میں اور میری
 امت سب سے پہلے اس پر سے گزریں گے، اس روز
 انبیاء کے علاوہ کسی اور کو بولنے کا حوصلہ نہیں ہوگا اور انبیاء

قَالَ: "فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْلِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدَرُ عَظِيمِهَا إِلَّا اللَّهُ. تَخْطُفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ الْمُؤْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ الْمُجَازِي حَتَّى يُنَجِّي، حَتَّى إِذَا فَرَّغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ، يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ، تَأْكُلُ النَّارُ مِنْ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ وَقَدْ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ، اضْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذُكَاؤُهَا، فَيَدْعُو اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطَى رَبُّهُ مِنْ عُهُودِهِ وَمَوَائِيقِ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَيَضْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّ رَبِّ، قَدِمْنِي إِلَى

کی زبانوں پر بھی یہی ہوگا، اللہ! آپ نے فرمایا: وہ آنکڑے "سعدان" کے کانٹوں کی طرح ہوں گے جن کے حجم کے متعلق اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا۔ وہ کانٹے لوگوں کے اعمال کے مطابق انہیں اچک لیں گے، اہل ایمان اپنے عمل کی بدولت محفوظ رہیں گے بعض لوگ جہنم میں گریں گے اور نجات پانے تک اس میں رہیں گے، پھر جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب کتاب کو ختم کر دے گا اور پھر اپنی رحمت سے مخصوص جہنمیوں کو جہنم سے نجات عطا کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک نہیں سمجھتا تھا، اسے جہنم سے نکال دیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی وحدانیت کے قائل تھے، فرشتے جہنم میں انہیں ان کے سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ جہنم کی آگے سجدے کے نشان کے علاوہ ہر چیز کو ختم کر دیتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر یہ بات حرام کر دی ہے، وہ سجدے کے نشان کو مٹا دے، جب ان کے جسم جل کر راکھ ہو چکے ہوں گے، اس وقت انہیں جہنم سے نکالا جائے گا اور ان پر آب حیات ڈالا جائے گا، ان کی بدولت یہ اس طرح اٹھ کھڑے ہوں گے جیسے کچڑ میں کوئی بیج باہر آ جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے فیصلے فرمائے گا تو ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا رخ جہنم کی جانب ہوگا، یہ وہ شخص ہوگا جس نے سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونا ہے۔ وہ دعا کرے گا، اے میرے رب! تو میرا رخ جہنم کی جانب سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو مجھے تکلیف دیتی ہے اور اس کی تپش

بَابُ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ
عَهْدُكَ وَمَوَاقِفُكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي
أَعْطَيْتُكَ، وَيُلَاحِظُ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ:
أَيُّ رَبِّ، يَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ لَهُ: فَهَلْ عَسَيْتَ
إِنْ أُعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا
وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عُهُودٍ
وَمَوَاقِفٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ
عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَرَأَى مَا فِيهَا
مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّ رَبِّ، أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ،
فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ
أُعْطِيتَ عَهْدُكَ وَمَوَاقِفُكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا
أُعْطِيتَ، وَيُلَاحِظُ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ، فَيَقُولُ:
أَيُّ رَبِّ، لَا أَكُونُ أَشَقَى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو
اللَّهَ حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ، فَإِذَا
ضَحِكَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا
قَالَ اللَّهُ لَهُ: تَمَنَّه، فَيَسْأَلُ رَبُّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ
اللَّهَ لَيَذْكُرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ
الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ،
قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، مَعَ أَبِي
هُرَيْرَةَ لَا يَزِدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا، حَتَّى إِذَا
حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَازِلِ الرَّجُلِ:
وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ
مَعَهُ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا حَفِظْتُ إِلَّا

مجھے جلا رہی ہے۔ وہ دعا مانگتا رہے گا، اللہ تعالیٰ اس سے
فرمائے گا، اگر میں تیری خواہش کو پورا کر دوں تو تم مجھ سے
کوئی اور سوال نہیں کرو گے، وہ شخص عرض کرے گا، میں
اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی
مشیت کے مطابق کئی مرتبہ اس سے عہد لے گا اور پھر اس
کا چہرہ جہنم کی جانب سے موڑ دے گا۔ جب اس کا رخ
جنت کی جانب ہوگا تو وہ شخص ایک خاص مدت تک اللہ کی
مشیت کے مطابق خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا،
اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا
دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تم تو نے مجھ سے یہ عہد نہیں
کیا تھا کہ اگر میں نے تیری سابقہ خواہش پوری کر دی تو تم
مزید کوئی خواہش نہیں کرو گے؟ اے آدم کے بیٹے! تم پر
افسوس ہے، تم نے وعدہ خلافی کی ہے، مگر وہ شخص یہی دعا
کرتا رہے گا، آخر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اگر میں نے تمہاری
یہ خواہش پوری کر دی تو تم مزید کوئی خواہش ظاہر نہیں
کرو گے؟ وہ بندہ اقرار کرے گا کہ تیری عزت کی قسم!
میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا، اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے
مطابق کئی دفعہ اس سے یہ عہد لے گا اور اسے جنت کے
دروازے تک پہنچا دے گا۔ جب وہ شخص جنت کے
دروازے پر کھڑا ہوگا تو اسے جنت دکھائی دے گی اس
میں موجود سرور اور خیر اسے دکھائی دیں گے، وہ مشیت الہی
کے مطابق کچھ عرصہ خاموش رہے گا، پھر دعا کرے گا،
اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا، کیا تو نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ مزید کوئی سوال

قَوْلُهُ: ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ.

نہیں کرے گے؟ اے آدم کے بیٹے! تم پر افسوس ہے، تم نے دوبارہ وعدہ خلافی کی ہے، تو وہ بندہ عرض کرے گا، میں بد بخت ترین شخص نہیں بننا چاہتا، وہ بندہ یہی دعا مانگتا رہے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر (اپنی شان کے مطابق) مسکرا دے گا جب اللہ تعالیٰ اس پر مسکرا دے گا تو اسے حکم دے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ جب اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا تو اس سے فرمائے گا، کوئی خواہش کر، وہ بندہ اپنے رب سے مانگے گا اور اپنی خواہش کا اظہار کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے مختلف نعمتیں یاد کروائے گا جب اس کی تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ سب کچھ اور اس کی طرح مزید میں نے تمہیں عطا کر دیا ہے۔ اس روایت کے آخر حصے کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں صرف ”اس کی طرح مزید“ کے الفاظ ہیں جب کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اچھی طرح سے یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دس گناہ مزید عطا فرمائے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: یہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری شخص ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، بعض حضرات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے روز اپنے رب کا دیدار

360- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ،

کریں گے؟ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا، أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَسَأَى الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ

361- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ: تَمَنَّى فَيَتَمَنَّى، وَيَتَمَنَّى، فَيَقُولَ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولَ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: جنت میں سب سے کم مقدار میں جگہ اسے نصیب ہوگی جسے اللہ تعالیٰ حکم دے گا، تم تمنا کرو، وہ تمنا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا، کیا تم نے تمنا کر لی؟ وہ عرض کرے گا، جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تم نے جو تمنا کی ہے، وہ اور اس کی طرح مزید تمہیں ملتا ہے۔

362- وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَاسًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بعض حضرات نے یہ سوال کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے روز اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! دوپہر کے وقت جب آسمان پر کوئی بادل نہ ہو، چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، جی نہیں! اسی طرح قیامت کے روز تم اللہ کا دیدار کرو گے۔ قیامت کے روز ایک منادی اعلان کرے گا: جو لوگ جس کی عبادت کرتے تھے، آج وہ اسی کے پاس چلے جائیں

قَالُوا: لَا يَأْرُسُ لَكَ اللهُ قَالَ: "مَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُوَدِّنٌ لِيَتَّبِعَ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مُبْتَلًى مِنْ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغَيْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَيُدْعَى الْيَهُودُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنِ اللهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ قَالُوا: عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا، فَاسْقِنَا، فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَّا تَرَكُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهُمْ سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟ فَيَقُولُونَ: عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا، فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَّا تَرَكُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ كَأَنَّهُمْ سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ تَعَالَى مِنْ

گئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر باطل معبودوں یعنی بتوں وغیرہ کی عبادت کرنے والے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے اور صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے، جو صرف اللہ کی عبادت کی کرتے تھے، خواہ وہ نیک ہوں یا گناہ گار ہوں۔ اہل کتاب میں بھی کچھ لوگ وہاں ہوں گے پہلے یہودیوں کو بلا کر پوچھا جائے گا، تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے (نعوذ باللہ) حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے، انہیں کہا جائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیٹی، کوئی بیوی یا بیٹا نہیں ہے اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ جواب دیں گے، اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں، تو ہمیں سیراب کر دے تو انہیں اشارے سے بتایا جائے گا کہ تم ادھر کیوں نہیں جاتے؟ یوں انہیں اکٹھا کر کے جہنم کی جانب لے جایا جائے گا وہ جہنم انہیں سراب کی طرح محسوس ہوگی، جس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہوگا۔ آخر کار وہ اس میں گر جائیں گے۔ پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا، تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی یا بیٹا نہیں ہے، پھر ان سے پوچھا جائے گا اب تم کیا چاہتے ہو، وہ جواب دیں گے، اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں، تو ہمیں سیراب کر دے تو انہیں اشارے سے بتایا جائے گا کہ تم وہاں کیوں نہیں

بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَهُ
وَتَعَالَى فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا
قَالَ: فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا
كَانَتْ تَعْبُدُ. قَالُوا: يَا رَبَّنَا، فَارَقْنَا النَّاسَ
فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ. وَلَمْ
نُصَاحِبْهُمْ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ:
نَعُودُ بِاللَّهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ
يَنْقَلِبَ، فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ
فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ مِنْ
تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ، وَلَا
يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ
اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً، كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ
يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاةٍ، ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ
وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ
مَرَّةٍ، فَقَالَ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبَّنَا،
ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ، وَتَحُلُّ
الشَّفَاعَةُ، وَيَقُولُونَ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ "
قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْجِسْرُ؟ قَالَ: "
دَحْضٌ مَزَلَّةٌ، فِيهِ خَطَاطِيفٌ وَكَلَالِيْبٌ
وَحَسَكٌ تَكُونُ يَنْجِدُ فِيهَا شُؤْيُكَةُ يُقَالُ
لَهَا السَّعْدَانُ، فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرَفِ
الْعَيْنِ، وَكَالْبَرْقِ، وَكَالرَّيْحِ، وَكَالطَّيْرِ،

جاتے یوں انھیں اکٹھا کر کے جہنم کی جانب لے جایا جائے گا، جو انہیں سراب کی طرح محسوس ہوگی، جس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا وہ گا۔ آخر کار وہ بھی جہنم میں گر جائیں گے۔ پھر وہاں صرف وہی نیک یا گناہ گار لوگ باقی رہ جائیں گے، جو صرف اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی صورت میں ظاہر ہوگا، جس سے وہ دنیا میں مانوس تھے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب تم کس بات کے منتظر ہو؟ ہر مخلوق اپنے معبود کے ساتھ جا چکی ہے۔ وہ لوگ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! تو نے ان لوگوں کو دنیا میں وہ نعمتیں عطا کی تھیں جن کی ہمیں شدید حاجت تھی، لیکن اس کے باوجود ہم ان لوگوں کے ساتھ نہیں ملے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تمہارا رب ہوں، وہ دو یا تین بار کہیں گے، ہم تم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور کسی کو اللہ کا شریک نہیں سمجھتے، اس وقت بعض لوگ ڈمگانے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائے گا، کیا تمہیں ایسی کسی نشانی کا علم ہے جس سے تم اسے پہچان سکو؟ وہ جواب دیں گے، ہاں! اس وقت پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا۔ پس جو شخص دنیا میں اپنی پسند سے اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہوا کرتا تھا، اسے سجدے کی اجازت دی جائے گی، لیکن جو شخص ریاکاری یا کسی دنیاوی خوف کے سبب اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کی کمر کو تختے کی طرح کر دے گا، وہ جب بھی سجدے میں جانے کی کوشش کرے گا، پیٹھ کے بل گر جائے گا۔ پھر وہ لوگ سجدے سے سر کو اٹھائیں گے تو جس صورت میں

وَكَا جَاوِدِ الْخَيْلِ وَالزَّكَاةِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ،
وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ، وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ
جَهَنَّمَ، حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ
النَّارِ، قَوَّالِذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْكُمْ مِنْ
أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلَّهِ فِي اسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمْ
الَّذِينَ فِي النَّارِ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا كَانُوا
يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيُحْجُّونَ، فَيُقَالُ
لَهُمْ: أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُخَرَّمُ
صُورُهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا
قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقِيهِ، وَإِلَى
رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا
أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ، فَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ
وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ
فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ
يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِمَّنْ
أَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي
قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ
فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ
يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا
أَحَدًا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي
قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ،
فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا
لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا، " وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ

انہوں نے پہلی بار اللہ کا دیدار کیا تھا، وہ اس وقت تبدیل ہو چکی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تمہارا رب ہوں، وہ اعتراف کریں گے تو ہی ہمارا رب ہے۔ پھر جہنم کے اوپر پل صراط قائم کیا جائے گا اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی اس وقت سب لوگ یہی کہہ رہے ہوں گے، اے اللہ! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔ عرض کی گئی، یا رسول اللہ ﷺ! وہ پل کیسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پھسلن والا ہوگا اور اس میں نوکیلے آنکڑے لگے ہوں گے، جو سعدان جھاڑی کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ جب اہل ایمان اس پر سے گزریں گے تو بعض پلک جھپکتے ہی گزر جائیں گے اور بعض بجلی کے کوندے، بعض ہوا، بعض پرندوں اور بعض تیز رفتار گھوڑوں اور اونٹوں کی طرح اس پر سے گزر جائیں گے۔ بعض لوگ صحیح سلامت، بعض کانٹوں پر الجھ کر اور بعض زخمی ہو کر پار پہنچیں گے، بعض جہنم میں گرنے کے بعد پار پہنچیں گے، حتیٰ کہ ہر اہل ایمان جہنم سے نجات پا جائے گا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنا حق وصول کرنے کے لیے اس طرح تکرار نہیں کرتا، جیسے قیامت کے روز اہل ایمان جہنم میں رہ جانے والے اہل ایمان کے متعلق کریں گے، وہ کہیں گے، اے ہمارے رب! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے، نمازیں پڑھتے اور حج کیا کرتے تھے، انہیں حکم ملے گا، تم جسے جانتے ہو انہیں (جہنم سے) نکال کر لے جاؤ، ان جنتیوں پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا جائے گا اور وہ بہت

الْخُدْرَى يَقُولُ: إِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي بِهَذَا الْحَدِيثِ فَأَقْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ: لِإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يَضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا
النساء: 40، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدَّ عَادُوا حُمَمًا، فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: نَهْرُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ، أَلَّا تَرَوْهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ، أَوْ إِلَى الشَّجَرِ، مَا يَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أَصْفَرُ وَأَخْيَضُ، وَمَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَبْيَضَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرَعَى بِالْبَادِيَةِ، قَالَ: "فَيَخْرُجُونَ كَاللُّوْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عَتَقَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، ثُمَّ يَقُولُ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَارَ أَيُّتُمُوهُ فَهُوَ لَكُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا، أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَيَقُولُ: لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هَذَا، فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا، أَلَيْ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا؟ فَيَقُولُ: رِضَايَ، فَلَا أَسْخَطُ

سے ایسے لوگوں کو جہنم سے نکال کر لے جائیں گے جنہیں نصف پنڈلی یا گھٹنوں تک عذاب ہو رہا تھا پھر وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! تو نے جن لوگوں کے متعلق ہمیں اجازت دی تھی، ان میں سے کوئی ایک بھی اب جہنم میں باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، واپس جاؤ اور جس شخص کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا بھی بھلائی ملے، اسے نکال کر لے جاؤ، وہ دوبارہ بہت سے لوگوں کو نکال کر لے جائیں گے، پھر عرض کریں گے، اے ہمارے رب! جن لوگوں کے متعلق تو نے حکم فرمایا تھا، ان میں سے کوئی ایک باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں حکم فرمائے گا، واپس جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنا بھی بھلائی ملے، اسے نکال کر لے جاؤ، وہ پھر بہت سے لوگوں کو نکال کر لے جائیں گے، پھر عرض کریں گے، اے ہمارے رب! جن لوگوں کے متعلق تو نے حکم فرمایا تھا، ان میں سے کوئی ایک باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے گا، واپس جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار جتنا بھی بھلائی ملے، اسے نکال کر لے جاؤ، وہ پھر بہت سے لوگوں کو نکال کر لے جائیں گے، پھر عرض کریں گے، اے ہمارے رب! جس لوگوں کے بارے میں تو نے حکم فرمایا تھا، ہم نے ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہنے دیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تم واپس جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی بھلائی ہو، اسے نکال کر لے جاؤ، وہ پھر بہت سے لوگوں کو نکال کر لے جائیں گے اور عرض کریں گے اب ہم نے جہنم میں کوئی بھلائی باقی نہیں رہنے

عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا"

دی۔ حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، اگر تم اس حدیث کے متعلق میری تصدیق نہیں کرتے تو قرآن کی آیت پڑھ لو: (ترجمہ:) ”اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اُسے دو چاند کرتا ہے اور پھر اپنی طرف سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے“ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، فرشتے شفاعت کر چکے ہیں، انبیاء شفاعت کر چکے ہیں، اہل ایمان شفاعت کر چکے ہیں، اب صرف ”ارحم الراحمین“ کی ذات باقی رہ گئی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اپنا دستِ قدرت جہنم میں داخل فرمائے گا اور ان لوگوں کو باہر نکال دے گا جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی، وہ لوگ کونکہ بن چکے ہوں گے، اللہ تعالیٰ انہیں جہنم کے دروازے پر موجود نہر میں ڈالے گا جسے نہر حیات کہا جاتا ہے، وہ وہاں سے اسی طرح نکلیں گے، جیسے کچڑ میں سے بچ اگ جاتا ہے۔ کہا تم نے غور کیا ہے کہ جو بچ پتھریا درخت کے پاس ہو اور اس کا رخ سورج کی جانب ہو اس کا رنگ پیلا یا سبز ہوتا ہے اور جو بچ سائے کی جانب ہو اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ جنگل میں جانور چراتے رہے ہیں؟ نبی ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا: وہ اس نہر سے موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے ہوں گے، اہل جنت پہچان لیں گے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جہنم سے (آزاد ہوں گے اور اللہ نے انہیں ان کے کسی نیک یا بھلے عمل کے بغیر جنت میں

داخل کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جنت میں داخل ہو جاؤ وہاں تم جو بھی نعمت دیکھو گے، وہ تمہاری ملکیت ہوگی، وہ لوگ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا نہیں کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میرے ہاں تمہارے لیے اس سے بہتر نعمتیں موجود ہیں، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! اس سے افضل نعمت اور کیا ہو سکتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میری رضا، آج کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: جب روز صاف ہو، تو کیا سورج کو دیکھنے میں وقت ہوتی ہے؟ ہم نے عرض کی، نہیں۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ”تم جو بھی نعمت دیکھو گے، وہ اور اس کی طرح مزید تمہاری ملکیت ہوگی۔“ حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے کہ ”پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ”اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے، جو تمام جہانوں میں کسی کو عطا نہیں کیا۔“

363۔ قَالَ مُسْلِمٌ: قَرَأْتُ عَلَى عِيسَى بْنِ خَمَادٍ زُغْبَةَ الْبَصَرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الشَّفَاعَةِ، وَقُلْتُ لَهُ: أَحَدَّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِعِيسَى بْنِ خَمَادٍ: أَخْبَرَ كُمْ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَنَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ قُلْنَا: لَا، وَسَقَمْتُ الْحَدِيثَ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُ وَهُوَ نَحْوُ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: بَلَّغْنِي أَنَّ الْجِسْرَ أَذَقُ مِنَ الشَّعْرَةِ، وَأَحَدٌ مِنَ السَّيْفِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ، فَيَقُولُونَ:

رَبَّنَا أَعْظَمْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ
وَمَا بَعْدَهُ " فَأَقْرَبَهُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ

364- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ،
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ
حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ، وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ
شَيْئًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم یہ
کچھ لفظی اختلاف اور کمی و بیشی کے ساتھ مروی ہے۔

74- بَابُ اثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَإِخْرَاجِ

الْمُوحِدِينَ مِنَ النَّارِ

365- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ،
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ،
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي،
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ
الْجَنَّةَ، يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ بِرَحْمَتِهِ، وَيُدْخِلُ أَهْلَ
النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنْظِرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي
قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ
فَأُخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مِنْهَا حُمًّا قَدْ اُمْتَحَشُوا،
فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ، أَوْ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِيهِ
كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْهَا
كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟ "

شفاعت کا اثبات اور توحید کے

قائلین کو جہنم سے نکالنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد روایت
کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ جب اپنی رحمت کے سبب اہل
جنت کو جنت میں داخل کر دے گا اور جہنمیوں کو جہنم میں
داخل کر دے گا، پھر حکم دے گا، ڈھونڈو! جس شخص کے دل
میں تمہیں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ملے، اسے
نکال دو۔ پس ان جہنمیوں کے کوئلہ جسموں کو آگ میں سے
نکالیں، گے اور "دریائے حیات" میں ڈال دیں گے جس
سے وہ اس طرح نکلیں گے جیسے سیلابی پکچڑ میں سے بچ
آگ جاتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کس طرح وہ زردی
مائل شکل میں آگ جاتا ہے۔

366- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، ح. وَحَدَّثَنَا حُجَّاجُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، یہاں بچ کے اگنے کی بجائے

کوڑے کے اگنے کا ذکر ہے۔

بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ
كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ:
فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ، وَلَمْ يَشْكَا، وَفِي
حَدِيثِ خَالِدٍ: كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي جَانِبِ
السَّيْلِ، وَفِي حَدِيثِ وَهَيْبٍ: كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ
فِي حِمَّةٍ - أَوْ حِمْلَةٍ السَّيْلِ

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ہے: وہ اہل جہنم جو ہمیشہ جہنم میں رہیں
گے، وہ وہاں نہ تو موت کا شکار ہوں گے اور نہ ہی زندوں
میں ہوں گے، تاہم بعض لوگ اپنے گناہوں کی بدولت بھی
جہنم میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر موت طاری کر دے
گا جب وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے اس وقت (ان کی)
شفاعت کی اجازت ملے گی پھر انہیں گروہ در گروہ لا کر
جنت کی نہروں میں ڈالا جائے گا اور پھر حکم ہوگا اے اہل
جنت! ان پر پانی ڈالو یوں زندہ ہوں گے جیسے بیج پیدا ہوتا
ہے۔ وہ بیج جو کسی بہتے پانی کی جگہ میں پڑا ہو یوں لگتا ہے
جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگل میں بھی خاصا وقت گزارا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

367 - وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ،
حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ،
عَنْ أَبِي نَصْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا أَهْلُ النَّارِ
الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا
يَحْيَوْنَ، وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمْ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ -
أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ - فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا
كَانُوا فَحْمًا، أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ، فُجِيَءَ بِهِمْ ضَبَائِرُ
ضَبَائِرَ، فَبُشُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قِيلَ: يَا أَهْلَ
الْجَنَّةِ، أْفِيضُوا عَلَيْهِمْ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحَبَّةِ
تَكُونُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ"، فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ
الْقَوْمِ، كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
كَانَ بِالْبَادِيَةِ.

368 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ
بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَصْرَةَ،
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ: " فِي حِمِيلِ السَّيْلِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ "

369- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَتْمَهَا مَلَأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلَأَى، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ "، قَالَ: " فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَتْمَهَا مَلَأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلَأَى، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ إِنَّ لَكَ عَشْرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا - "، قَالَ: " فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي - أَوْ أَتَضْحَكُ بِي - وَأَنْتَ الْهَلِكُ؟ "،

قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: " فَكَانَ يُقَالُ: ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزَلَةً "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں جانتا ہوں کہ جہنم سے نکلنے والا اور جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری شخص کون ہوگا، وہ شخص جو سرین کے بل گھسٹا ہوا جہنم سے نکلے گا، اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا، جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب وہ جنت کے پاس آئے گا تو اسے یوں محسوس ہوگا، جیسے جنت بحر چکی ہے وہ پلٹ کر عرض کرے گا، اے میرے رب! وہ تو بھر چکی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ دوبارہ جنت کے پاس آئے گا اور یہ محسوس کرے گا کہ وہ بھر چکی ہے، پلٹ کر وہ دوبارہ عرض کرے گا، اے میرے رب! اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا، جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، تمہیں دنیا کی طرح اور اس کا دس گنا مزید دنیا جیسا دس گنا عطا کیا جاتا ہے۔ وہ بندہ عرض کرے گا کیا تو مجھ سے مذاق فرما رہا ہے؟ کیا تو میرے ساتھ استہزا فرما رہا ہے؟ حالانکہ تو بادشاہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے خود دیکھا ہے کہ یہ بات بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا مسکرائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی

حق کی بات کہنے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ارشاد فرمایا ہے: مجھے معلوم ہے کہ جہنم میں سے سب سے آخر میں نکلنے والا شخص کون ہے؟ وہ شخص جو دنیا میں جہنم میں سے نکلے گا، اسے نکم ہوگا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ جنت میں جائے گا اور دیکھے گا کہ لوگ اپنے مخصوص مقامات پر قیام کر چکے ہیں اس سے پوچھا جائے گا، کیا تمہیں وہ زمانہ یاد ہے، جو تم (جہنم میں) گزار کر آئے ہو؟ وہ جواب دے گا ہاں! تو اسے کہا جائے گا کہ اب تم کوئی آرزو کرو، وہ آرزو کرے گا، اسے بتایا جائے گا کہ تمہاری تمنا اور دنیا سمیت دس گناہ نعمتیں عطا کی جاتی ہیں، تو وہ کہہ گا: اے رب! اے رب! کیا تو مجھ سے مذاق فرما رہا ہے، حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسکراہٹ کے دوران آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا شخص گرتا پڑتا اور ٹھسٹا ہوا آئے گا، جہنم کی آگ اس کی جانب لپکے گی جب وہ جہنم سے باہر آجائے گا تو جہنم کی جانب دیکھ کر کہے گا، بابرکت ہے، وہ ذات جس نے مجھ کو اس سے نجات عطا کی، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا کی ہے، جو اولین و آخرین میں سے کسی کو عطا نہیں کی پھر ایک درخت اس کی جانب بڑھایا

370: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نَفْطَالٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَوْهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَا أَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا رَحْفًا، فَيَقَالُ لَهُ: انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ"، قَالَ: "فَبَذَعَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ، فَيَقَالُ لَهُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ، فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقَالُ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى، فَيَقَالُ لَهُ: لَكَ الَّذِي تَمَنَيْتَ وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا"، قَالَ: "فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ"، قَالَ: "فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

371- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً، وَيَكْبُو مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا التَّفَتَّ إِلَيْهَا، فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكَ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَا أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَتَرَفَّحَ لَهُ

شَجَرَةً. فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ. أَذْنِبِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ
فَلَا سَتَظِلُّ بِظِلِّهَا. وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا. فَيَقُولُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ، لَعَلِّي إِنْ أُعْطِيتُكَهَا
سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ. وَيُعَاهِدُهُ أَنْ
لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ يَعِزُّدُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا
صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُذْنِبُهُ مِنْهَا. فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا.
وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا. ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ
مِنَ الْأُولَى. فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ. أَذْنِبِي مِنْ هَذِهِ
لَا أَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا. وَأَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا. لَا أَسْأَلُكَ
غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا
تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَذْنَبْتُكَ مِنْهَا
تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا. فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا.
وَرَبُّهُ يَعِزُّدُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ.
فَيُذْنِبُهُ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا. وَيَشْرَبُ مِنْ
مَائِهَا. ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ
أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ. فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ. أَذْنِبِي
مِنْ هَذِهِ لَا سَتَظِلُّ بِظِلِّهَا. وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا. لَا
أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ
تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا. قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ.
هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ يَعِزُّدُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا
لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا. فَيُذْنِبُهُ مِنْهَا. فَإِذَا أَكْنَأَهُ مِنْهَا
فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ.
أَدْخِلْنِيهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَا يَصْرِيحُ بِمَنْكَ
أَيُّرُضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا

جائے گا، اور دعا کرے گا کہ میرے رب! مجھے اس
درخت سے نزدیک کر دے تاکہ میں اس کا رس پی سکوں اور اس کے
میٹھ سکوں اور اس کا رس پی سکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیے،
اے آدم کے بیٹے! اگر میں نے تمہارا یہ سوال پورا کر دیتا تو
تم مزید کوئی فرمائش کر دو گے وہ عرض کرے گا کہ میں اسے
میرے رب! اور پھر وہ یہ عہد کرے گا کہ وہ اس سے مزید
مزید کوئی سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا یہ عرض قبول
فرمائے گا کیونکہ اس نے وہ چھو دیا ہے جسے دیکھ کر وہ
عبر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے نزدیک
لائے گا جو پہلے درخت سے زیادہ خوب صورت ہوگا، وہ
دعا کرے گا، اے میرے رب! مجھے اس درخت کے
نزدیک کر دے تاکہ میں اس کا رس پی سکوں اور اس کے
سائے سے لطف اندوز ہو سکوں اس کے علاوہ میں اور کوئی
سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم کے
بیٹے! کیا تو نے میرے ساتھ یہ عہد نہیں کیا تھا کہ تو مزید
کوئی سوال نہیں کرے گا، اگر میں نے تیری یہ فرمائش
پوری کر دی تو تو نیا سوال لے کر آجائے گا، وہ بندہ یہ عہد
کرے گا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے علاوہ مزید کوئی سوال
نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا
کیونکہ اس شخص نے وہ نعمت دیکھی جسے دیکھ کر ہر نہ کرے گا۔
اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا، وہ اس
درخت کے سائے میں بیٹھے گا اس کا رس پیے گا۔ پھر جنت
کے دروازے کے قریب ایک درخت اسے دکھائی دے گا
جو پہلے درختوں سے زیادہ خوب صورت ہوگا۔ وہ بندہ وہ

قَالَ: يَا رَبِّ، أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟
 "فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ
 أَضْحَكُ فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكُ، قَالَ: هَكَذَا ضَحِكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: مِمَّ
 تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "مِنْ ضَحِكِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ
 الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَهْزِئُ مِنْكَ، وَلَكِنِّي
 عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ"

کرے گا، اے میرے رب! مجھے اس درخت کے
 نزدیک کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھ سکوں اور
 اس کا رس پیوں، میں اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کروں
 گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے ابن آدم! کیا تو نے میرے
 ساتھ یہ عہد نہیں کیا تھا کہ مزید کوئی سوال نہیں کرے گا، وہ
 عرض کرے گا ہاں! اے میرے رب! بس اب اس کے
 علاوہ میں مزید کوئی سوال نہیں کروں گا، اللہ تعالیٰ اس کا یہ
 عذر قبول کرے گا کیونکہ اس نے وہ نعمت دیکھی جسے دیکھ کر
 وہ صبر نہیں کر سکا، اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے نزدیک کر
 دے گا۔ جب وہ اس درخت کے نزدیک پہنچ جائے گا تو
 اسے اہل جنت کی آوازیں سنائی دیں گی تو وہ دعا کرے گا
 کہ اے میرے رب! مجھے اس میں داخل کر دے، اللہ
 تعالیٰ فرمائے گا، اے ابن آدم! تیری آخری حد کیا ہے؟ کیا
 تو اس بات سے راضی ہو جائے گا کہ تجھے دنیا اور اس
 سمیت دنیا جتنی مزید نعمتیں عطا کر دی جائیں۔ وہ کہے گا،
 اے میرے رب! کیا تو میرے ساتھ مذاق فرما رہا ہے،
 حالانکہ تو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یہ بیان کرتے ہوئے
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرا دیئے اور بولے،
 کیا تم یہ نہیں پوچھو گے کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ آپ کے
 شاگردوں نے عرض کی: آپ کیوں مسکرائے ہیں، تو
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بھی اس طرح مسکرا دیئے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
 اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں
 مسکراتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی (اپنی

شان کے مطابق) مسکرا دے گا اور فرمائے گا، میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا، میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قدر منزلت کے لحاظ سے اہل جنت میں سب سے کم تر درجہ اس شخص کا ہوگا، اللہ تعالیٰ جس کے چہرے کو جہنم سے موڑ کر جنت کی جانب کر دے گا، پھر اس کے سامنے سایہ دار درخت آئے گا، وہ دعا کرے گا، اے میرے رب! مجھے اس درخت کے نزدیک کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں، تاہم اس کا بعض آخری حصہ نہیں ہے بلکہ اس کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے یاد کروائے گا کہ تم فلاں فلاں چیز بھی مانگو جب اس کی تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ سب اور اس کی طرح دس گنا مزید تیرا ہوا۔ پھر وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوگا، اس کی دو بیویاں، جو ”حورین“ ہوں گی، اس کے پاس آ کر کہیں گی، اللہ کی ذات تمام تر تعریفوں کی حقیقی حقدار ہے، جس نے تمہیں ہمارے لیے اور ہمیں تمہارے لیے زندگی بخشی ہے، تو وہ شخص کہے گا جو کچھ مجھے ملا ہے، کسی کو بھی نہیں ملا ہوگا۔

شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے مغیرہ شعبہ کو منبر پر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ

372- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، رَجُلٌ صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قَبْلَ الْجَنَّةِ، وَمَثَلُ لَهُ شَجَرَةٌ ذَاتُ ظِلٍّ، فَقَالَ: أُمِّي رَبِّ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا" وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيئُ مِنْكَ؟ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِيهِ: "وَيَذْكُرُهُ اللَّهُ، سَلْ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللَّهُ: هُوَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ"، قَالَ: "ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، فَتَقُولَانِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا، وَأَحْيَانَا لَكَ"، قَالَ: "فَيَقُولُ: مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيَ"

373- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، وَابْنِ

أُبَجَّرَ. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْبُخَيْرَةَ بْنَ
 شُعْبَةَ رَوَايَةً - إِنَّ شَاءَ اللَّهُ - ح. وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
 عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ،
 وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ، سَمِعَا الشَّعْبِيَّ، يُخْبِرُ عَنِ
 الْبُخَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ عَلَى الْمُنْبَرِ
 يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 وَحَدَّثَنِي بِشَرُّ بْنُ الْحَكَمِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ أَبِي
 سَمْعَةَ الشَّعْبِيِّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبُخَيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ،
 يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمُنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ: رَفَعَهُ
 أَحَدُهُمَا، أَرَاهُ ابْنَ أُبَجَّرَ - قَالَ: "سَأَلَ مُوسَى رَبَّهُ،
 مَا أَذْنِي أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ، قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ
 بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ:
 ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أُمِّي رَبِّ، كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ
 النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَأَخَذُوا أَخْدَانَهُمْ، فَيُقَالُ
 لَهُ: أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكٍ مَلِكٍ مِنْ
 مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ:
 لَكَ ذَلِكَ، وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَقَالَ فِي
 الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ
 أَمْثَالِهِ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ،
 فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ، قَالَ: رَبِّ، فَأَعْلَاهُمْ
 مَنْزِلَةٌ، قَالَ: أُولَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ
 كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ،
 وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٌ،

السلام نے اپنے رب سے عرض کی، اہل جنت میں سب
 سے کم تر درجہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اس شخص کا
 درجہ ہوگا جو اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد
 آئے گا، اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ
 عرض کرے گا، اے میرے رب! ایسا کیسے ہو سکتا ہے
 جبکہ اہل جنت اپنے مخصوص مقامات تک پہنچ چکے ہیں اور
 اپنا اپنا حصہ وصول کر چکے ہیں، اے کہا جائے گا، کیا تم اس
 بات سے راضی ہو؟ کہ تمہیں اتنی دی جائے جتنی دنیاوی
 بادشاہ کی مملکت ہوا کرتی تھی؟ وہ کہے گا، اے میرے رب
 ! میں راضی ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اتنا حصہ تمہارا ہوا
 اور اس کے جتنا مزید اور ایک اور پھر ایک اور وہ پھر ایک
 اور مزید ان کے ساتھ ایک اور پانچویں دفعہ میں وہ بندہ
 عرض کرے گا، اے میرے رب! میں اس پر راضی ہوں،
 تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ اور اس جیسا دس گنا مزید تمہارا ہوا
 اور تمہیں وہ کچھ ملے گا جو تمہیں اچھا لگے اور پسند آئے، وہ
 بندہ کہے گا، میں راضی ہوں میرے رب! حضرت موسیٰ
 علیہ السلام نے عرض کی: جنت میں بلند درجے کا کیا عالم
 ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کی عزت کو
 میں نے اپنے دست قدرت سے آراستہ کیا اور اس پر مہر
 لگا دی (انہیں حاصل ہونے والی نعمتیں نہ کسی آنکھ نے دیکھی
 ہیں نہ کسی کان نے ان کے متعلق سنا ہے اور نہ ہی کسی
 انسان کو اس کا گمان ہو سکتا ہے۔) (نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرم فرماتے
 ہیں) یہی بات قرآن نے یوں بیان کی ہے: ترجمہ
 کنز الایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان

قَالَ: وَمِصْدَاقُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: " (فَلَا تَغْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ) السجدة: 17 الآية.

374- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشَجِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبَجَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَحْسَنِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا، وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

375- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اغْرُضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ، وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعَرَّضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا، وَكَذَا، وَكَذَا، وَكَذَا، وَكَذَا، وَكَذَا، وَكَذَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعَرَّضَ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً، فَيَقُولُ: رَبِّ، قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هَاهُنَا " فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے لئے پھپھارکھی ہے صلاہ ان کے کاموں کا۔ (سجدة السجدة آیت ۱۷)

امام شعبی کہتے ہیں، میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سب سے کم درجے کے مالک جنتی کے متعلق سوال کیا۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

حضرت ابوذر سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں جانتا ہوں کہ جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے نکلنے والا سب سے آخر شخص کون ہے؟ وہ ایسا شخص ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا تو حکم ہوگا، اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کرو، کبیرہ گناہ ابھی رہنے دو، اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور اس پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے فلاں فلاں دن یہ گناہ کیا تھا اور فلاں فلاں دن یہ گناہ کیا تھا، وہ اقرار کرے گا، جی ہاں! چونکہ وہ انکار تو نہیں کر سکے گا، اسے یہ بھی خدشہ ہوگا کہ اب اس کے کبیرہ گناہ اس کے سامنے پیش ہوں گے، اس وقت حکم ہوگا، تمہارے ہر گناہ کے عوض میں تمہیں ایک نیکی عطا کی جاتی ہے، تو وہ کہے گا، اے میرے رب! میرے ایسے گناہ بھی ہیں جو یہاں دکھائی نہیں دیئے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں، میں نے خود

وَسَلَّمَ ضَمِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ.

کو دیکھا ہے کہ یہ بات بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا مسکرائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھیں دکھائی دینے لگیں۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

376 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكَيْعٌ، ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

377- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ، فَقَالَ: نَجِيءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا، انْظُرْ أَيْ ذَلِكَ فَوْقَ النَّاسِ، قَالَ: فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْتَانِهَا، وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: مَنْ تَنْظُرُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَنْظُرُ رَبَّنَا، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْكَ، فَيَتَجَلَّى لَهُمْ يَضْحَكُ، قَالَ: فَيَنْتَظِلُّ بِهِمْ وَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُعْطَى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقًا، أَوْ مُؤْمِنًا نُورًا، ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ وَعَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ، تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ، ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ، فَتَنْجُو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قیامت کے روز آمد کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن اس طرح ہوں گے، جیسے وہ ہیں، تمام لوگوں کو ان کے بتوں کے ساتھ لایا جائے گا جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر تمہارے رب کا جلوہ ظاہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تم کسے دیکھ رہے ہو؟ لوگ عرض کریں گے، ہم اپنے رب کو دیکھ رہے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، لوگ عرض کریں گے، پھر تو ہم تجھے دیکھ سکتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) مسکراتا ہوا ان پر تجلی فرمائے گا، لوگ اس کی جانب چل پڑیں گے، ہر انسان کو خواہ منافق ہو یا مومن مخصوص نور ملے گا جس کے پیچھے وہ چلتے جائیں گے، جہنم کے کانٹے اور آنکڑے ہوں گے، جو اللہ کی مشیت کے مطابق لوگوں کو پکڑیں گے، پھر منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا اور اہل ایمان نجات پا جائیں گے۔ ان کے پہلے گروہ کے افراد

وَرَأَى مِنْهُمَا وَجُوهَهُمَا كَالْقَمَرِ لَيْلَاءَةً لِّلَّذِينَ رَأَوْهُمَا وَقَالُوا
 الْمَلَائِكَةُ لَآتِيَهُمُ الْمَوْتُ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ الْآزِيدُ يَلُومُهُمْ كَأَنَّهُمْ
 نَجَّيْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ إِنَّهُمْ لَشَرُّكُمْ لِمَقْعَدِ تَحْتِلِ الدَّرَاطَعَةُ
 وَذِي طَلْحُونِ سَقَى يَخْرُجُ مِنَ الدَّارِ مِنْ قَالٍ: لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قُلُوبِهِ مِنَ الْحَمْدِ مَا يَزِيدُ بِمَعْرُوفَةٍ
 قَرِيبَةً لَّوْنٍ بِفَتَاةٍ الْجَنَّةِ وَيَجْعَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ
 يَزِيدُونَ عَلَى مَقْعَدِ الْمَاءِ سَقَى يَزِيدُونَ لَبَاتِ الشَّيْءِ
 فِي السَّوْمِ وَيَزِيدُ حُرَاقَهُ ثُمَّ يَسْأَلُ سَقَى يُجْعَلُ
 لَهُ الرُّبَا وَشَرُّهُ أَمْرٌ إِلَيْهَا مَعَهَا

کے پیرے پودہ ہوں کے چاند کی طرح ہوں گے اور ان
 کی تعداد ستر ہزار کے قریب ہوگی، ان سے حساب نہیں لیا
 جائے گا، ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے، جو چمک دار ترین
 ستارے کی طرح ہوں گے، پھر اسی طرح لوگ گزرتے
 رہیں گے، پھر شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور
 شفاعت کریں گے، حتیٰ کہ جو بھی شخص "لا الہ الا اللہ" کا
 قائل ہو اور اس کے دل میں "جو" کے وزن کے برابر
 بھلائی ہو، وہ بھی جہنم سے نکل جائے گا اور ان لوگوں کو
 جنت کے سامنے ڈال دیا جائے گا۔ اہل جنت ان پر پانی
 ڈالیں گے اور یہ اس طرح زندہ ہوں گے جیسے بستے پانی
 کے راستے میں پودے اگ جاتے ہیں ان کی جلن ختم ہو
 جائے گی پھر ان سے ان کی خواہش پوچھی جائے گی حتیٰ کہ
 انہیں دنیا اور اس کے ساتھ دنیا جتنا دس گنا مزید عطا کیا
 جائے گا۔

378- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمِيعٍ جَابِرًا يَقُولُ:
 سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْنِهِ،
 يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ
 الْجَنَّةَ

حضرت جابر بیان کرتے ہیں، انہوں نے خود
 نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک سنا ہے، اللہ تعالیٰ بہت سے
 لوگوں کو جہنم سے نکال کر انہیں جنت میں داخل فرما دے
 گا۔

379- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
 زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ
 بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ
 بِالشَّفَاعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

حماد بن زید کہتے ہیں، میں نے عمرو بن دینار سے
 عرض کی، کیا آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کو نبی ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا ہے، اللہ
 تعالیٰ کچھ لوگوں کو شفاعت کے سبب (جہنم سے) نکال
 دے گا تو عمرو نے جواب دیا: ہاں!

380- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو
أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا قَنَسُ بْنُ سُلَيْمٍ
الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ، حَدَّثَنَا
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ
يُخْتَرِقُونَ فِيهَا، إِلَّا ذَارَاتٍ وَجُوهَهُمْ حَتَّى
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

381- وَحَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا
الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، يَعْنِي مُحَمَّدَ
بْنَ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ، قَالَ:
كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا
فِي عَصَابَةِ ذَوِي عَدِثٍ نُرِيدُ أَنْ نَمُحِّجَ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى
النَّاسِ، قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَإِذَا جَابِرُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ، عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَإِذَا هُوَ
قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ
رَسُولِ اللَّهِ، مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ؟ وَاللَّهُ يَقُولُ:
{إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلُ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ} {آل
عمران: 192} وَ{كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا
أَعِيدُوا فِيهَا} {السجدة: 20}، فَمَا هَذَا الَّذِي
تَقُولُونَ؟ قَالَ: فَقَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ:
نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ - يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللَّهُ فِيهِ -؟ قُلْتُ:
نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کچھ ایسے لوگوں کو
جہنم سے نکالا جائے گا جن کے چہروں کے سوا پورا جسم جل
چکا ہوگا اور پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

یزید فقیر کہتے ہیں، مجھے خوراج کا ایک عقیدہ اچھا لگا،
ہم بعض حضرات کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے تاکہ
بعد میں لوگوں میں اس عقیدے کی تبلیغ کر سکیں جب ہم
مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ایک ستون کے پاس تشریف فرما تھے لوگوں کو حدیث سنا
رہے تھے جس میں آپ نے اہل جہنم کا ذکر کیا تھا۔ میں
نے حضرت جابر سے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی! یہ آپ کیسی حدیث بیان کر رہے ہیں؟ جبکہ اللہ
تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے اللہ! جسے تو نے جہنم میں
داخل کر دیا تو تو نے اسے رسوا کر دیا“۔ نیز اللہ تعالیٰ نے یہ
بھی ارشاد فرمایا ہے: ”جب بھی وہاں سے نکلنے کا ارادہ
کریں گے، دوبارہ اس میں آجائیں گے“۔ تو آپ کیا بیان
کر رہے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: کیا تم نے قرآن پڑھا
ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں! انہوں نے عرض کی: کیا تم
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے متعلق سنا ہے؟ یعنی اللہ تعالیٰ
آپ کو جس مقام پر فائز کرے گا؟ میں نے جواب دیا:
ہاں! آپ بولے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ”مقام محمود“

وَسَلَّمَ الْمَخْرُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللَّهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ،
 قَالَ: ثُمَّ نَعَتْ وَضَعَ الصِّرَاطَ، وَمَرَّ النَّاسُ
 عَلَيْهِ، - قَالَ: وَأَخَافُ أَنْ لَا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَلِكَ -
 قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رَعِمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ
 النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا فِيهَا، قَالَ: - يَعْنِي -
 فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاوَاتِ، قَالَ:
 فَيَدْخُلُونَ نَهْرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ،
 فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ الْقَرَّاطِيُّسُ، فَرَجَعْنَا قُلْنَا:
 وَيُحَكِّمُ أَثَرُونَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللَّهِ مَا
 خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ، أَوْ كَمَا قَالَ: أَبُو
 نَعِيمٍ

ہے اس کی بدولت اللہ تعالیٰ جہنمیوں کی آزادی نصیب
 کرے گا۔ (یزید کہتے ہیں) پھر حضرت جابر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے پل صراط نصب کرنے، لوگوں کے اوپر سے
 گزرنے کا ذکر کیا جس کی تفصیل مجھے خوب یاد نہیں ہے،
 تاہم ان کا یہ بیان مجھے یاد ہے کہ بعض لوگ جہنم میں رہنے
 کے بعد وہاں سے نکل آئیں گے۔ ابو نعیم کہتے ہیں، وہ اس
 وقت آبلوس کی جلی ہوئی لکڑی کی طرح ہوں گے، پھر وہ
 جنت کی نہر میں داخل ہوں گے اس میں غسل کریں گے اور
 جب باہر آئیں گے تو کاغذ کی طرح ہوں گے جب ہم
 وہاں سے واپس آئے تو ہم نے خارجیوں سے کہا، تمہارا برا
 ہو کیا تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ یہ نیک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
 جھوٹی بات منسوب کرے گا؟ اس کے بعد ہم نے
 خارجیت سے توبہ کر لی۔ اللہ کی قسم! ایک شخص کے سوا باقی
 سب نے یہ عقیدہ چھوڑ دیا، جیسا کہ ابو نعیم نے یہ بات
 بیان کی ہے۔

382- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ،
 حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، وَثَابِتٍ،
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ
 فَيَعْرِضُونَ عَلَى اللَّهِ، فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ، فَيَقُولُ:
 أَيْ رَبِّ، إِذَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعَذِّبْنِي فِيهَا،
 فَيُنَجِّيهِ اللَّهُ مِنْهَا"

383- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ

حضرت انس بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
 روایت کرتے ہیں: چار لوگوں کو جہنم سے نکال کر اللہ کی
 بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، ان میں سے ایک شخص جہنم کی
 جانب دیکھ کر کہے گا، اے میرے رب! تو نے ہمیں اس
 میں سے نکال دیا ہے اب دوبارہ وہاں نہیں بھیجنا تو اللہ
 تعالیٰ اسے جہنم سے نجات عطا کر دے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

382- صحیح بخاری: 7073، مسند احمد: 13337، مسند ابویعلیٰ: 3292

383- صحیح بخاری: 6197، مسند احمد: 12174، مستدرک للحاکم: 8749

الْبُخَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِنَذِكَ - وَقَالَ ابْنُ عَبِيدٍ: فَيَهْتَمُّونَ لِنَذِكَ - فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، قَالَ: فَيَأْتُونَ أَدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ، أَبُو الْخَلْقِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اسْتَفْعَ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَغِي رَّبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنْ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ." قَالَ: "فَيَأْتُونَ نُوحًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَغِي رَّبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنْ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اتَّخَذَ اللَّهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَغِي رَّبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ، قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَغِي رَّبَّهُ مِنْهَا،

ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا فرمائے گا تو وہ کوشش کریں گے یا انہیں اس کا حل الہام کی جائے گا اور وہ یہ کہیں گے: اگر ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کوئی شفیع لے آئیں تو ہمیں اس پریشانی سے نجات مل سکتی ہے۔ (نبی ﷺ فرماتے ہیں) وہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے، آپ تمام مخلوق کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا ہے، آپ میں اپنی روح پھونکی ہے اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو ان سب نے آپ کو سجدہ کیا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں تاکہ ہمیں اس مصیبت سے نجات مل جائے تو حضرت آدم علیہ السلام جواباً فرمائیں گے۔ میں ایسا نہیں کر سکتا! کیونکہ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی وہ بھول یاد آئے گی جو ان سے ہوئی تھی اس کے سبب انہیں اپنے رب سے حیا آئے گی۔ حضرت آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے: حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف مبعوث کیا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے، حضرت نوح علیہ السلام جواباً فرمائیں گے، میں ایسا نہیں کر سکتا! کیونکہ انہیں اپنی بھول یاد آجائے گی اس لیے وہ اس کے سبب اپنے رب سے حیا کریں گے۔ وہ فرمائیں گے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے، لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس

وَلَكِنْ اِثْنُوْا عِيسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَاْتُوْنَ عِيسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَا كُمْ، وَلَكِنْ اِثْنُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ " قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ، فَيُوْذَنُ لِيْ، فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، اَرْفَعْ رَأْسَكَ، قُلْ تَسْمَعُ، سَلْ تُعْطَ، اَشْفَعْ تُشَفَّعُ، فَاَرْفَعْ رَأْسِيْ، فَاُحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْسِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ، ثُمَّ اَشْفَعْ فَيَحْدِلِيْ حَدًّا، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُوْذُ فَاَقْعُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُنِيْ، ثُمَّ يُقَالُ: اَرْفَعْ يَا مُحَمَّدُ، قُلْ تَسْمَعُ، سَلْ تُعْطَ، اَشْفَعْ تُشَفَّعُ، فَاَرْفَعْ رَأْسِيْ، فَاُحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْسِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ اَشْفَعْ فَيَحْدِلِيْ حَدًّا، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ " - قَالَ: فَلَا اَدْرِيْ فِي الثَّلَاثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ - قَالَ " فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ، مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، اَمْنَى وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ " . قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ قَتَادَةُ: اَمْنَى وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ .

آئیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے، میں ایسا نہیں کر سکتا، کیونکہ انہیں بھی اپنی بھول یاد آجائے گی، جس کے سبب انہیں اپنے رب سے حیا محسوس ہوگی۔ وہ فرمائیں گے تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور انہیں تو رات عطا کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے، میں ایسا نہیں کر سکتا، کیونکہ انہیں بھی اپنی بھول یاد آجائے گی، جس کے سبب انہیں اپنے رب سے حیا آئے گی۔ وہ ان سے فرمائیں گے تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ روح اللہ اور کلمہ اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جواباً یہی فرمائیں گے، میں ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ فرمائیں گے تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کے اگلوں پچھلوں کے ”گناہوں“ کی مغفرت کر دی گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ پھر میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے شفاعت کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی جب ایسا ہو جائے گا تو میں سجدے میں چلا جاؤں گا اور جب تک اللہ کی مرضی ہوگی، سجدے میں رہوں گا، پھر کہا جائے گا: ”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے سر کو اٹھاؤ جو کہو گے، سنا جائے گا، جو مانگو گے، دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے، قبول ہوگی“۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور ان کلمات سے اپنے رب کی حمد بیان کروں گا جو کلمات وہ اس وقت مجھے تعلیم فرما دے گا پھر میں شفاعت کروں گا

جس کی ایک مخصوص حد ہوگی اور میں اتنے لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں لے جاؤں گا، پھر میں واپس آؤں گا اور دوبارہ سجدے میں چلا جاؤں گا، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، مجھے اسی حال میں رہنے دے گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: ”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھو! کہو سنا جائے گا۔ مانگو! دیا جائے گا، شفاعت کرو! قبول ہوگی۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور ایسے کلمات سے اپنے رب کی حمد بیان کروں گا جو وہ اس وقت مجھے تعلیم فرما دے گا، پھر میں شفاعت شروع کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک حد مقرر فرما دے گا جس کے مطابق میں لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت انس فرماتے ہیں: مجھے صحیح یاد نہیں ہے کہ تیسری یا چوتھی دفعہ ایسا ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں عرض کروں گا: ”اے میرے رب! اب جہنم میں صرف وہی لوگ رہے گئے ہیں جنہیں قرآن نے روکا ہوا ہے۔“ ایک روایت کے مطابق قتادہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ”یعنی جو لوگ ہمیشہ جہنم میں رہنے کے حقدار ٹھہریں گے۔“

حضرت انس سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بروز قیامت اہل ایمان جمع ہوں گے اور اس پریشانی سے نجات کے متعلق سوچیں گے یا ان پر البہام کیا جائے گا۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں جس کے آخر میں یہ فرق ہے ”جب میں چوتھی دفعہ وہاں آؤں گا تو عرض کروں گا، اے میرے رب! اب صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے۔“

384- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَحُمَيْدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُونَ بِذَلِكَ - أَوْ يُلْهِمُونَ ذَلِكَ - بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَّانَةَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: "ثُمَّ آتِيَهُ الرَّابِعَةُ - أَوْ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ - فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، مَا

بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ".

385- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَثَمِيِّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْهَمُونَ لِنَدِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ: "فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَمْي وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ"

386- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَهَيْشَامُ صَاحِبُ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ السَّمْعِيُّ، وَحُمَيْدُ بْنُ الْهَثَمِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً". زَادَ ابْنُ مِنْهَالٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: يَزِيدُ، فَلَقِيتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا بِهِ قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہل ایمان کو جمع فرمائے گا تو البہام کیا جائے گا۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: "اے میرے رب! جہنم میں اب صرف وہی باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے"۔ یعنی وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: جس شخص نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں "جو" کے دانے کے وزن کے برابر خیر ہو، اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا، پھر جہنم سے اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے وزن جتنا خیر ہو پھر جہنم سے اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہو۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ، إِلَّا أَنَّ
شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذُرَّةً، قَالَ يَزِيدُ: صَحَّفَ
فِيهَا أَبُو بَسْطَامَ

387- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هَلَالٍ الْعَنْزِيُّ، ح
وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هَلَالٍ الْعَنْزِيُّ،
قَالَ: انْطَلَقْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَتَشَفَّعْنَا
بِثَابِتٍ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحَى،
فَأَسْتَأْذِنَ لَنَا ثَابِتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَجْلَسَ
ثَابِتًا مَعَهُ عَلَى سَرِيرَةٍ، فَقَالَ: لَهُ يَا أَبَا حَمْزَةَ، إِنَّ
إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ
حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَا جِ
النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ
فَيَقُولُونَ لَهُ: اشْفَعْ لِنَدَرِيَّتِكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ
لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ،
فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ:
لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ،
فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيُوتَى مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا،
وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ رُوحُ
اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيُوتَى عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا،
وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَأُوتِيَ، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى

معبود کہتے ہیں، ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سفارش کے
لیے حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہمراہ تھے
جب ہم آپ کے ہاں پہنچے تو آپ چاشت کی نماز ادا کر
رہے تھے، حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہماری
طرف سے اجازت مانگی، اجازت مل گئی تو حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
اپنے پاس اپنے پلنگ پر بٹھایا تو حضرت ثابت نے ان
سے کہا: ابو حمزہ! بصرہ کے رہنے والے یہ آپ کے بھائی
آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ انہیں حدیث
شفاعت سنائیں تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا، نبی ﷺ نے میرے سامنے بیان فرمایا: بروز
قیامت لوگ بھاگے بھاگے ایک دوسرے کے پاس جائیں
گے، پہلے یہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور
ان سے یہ عرض کریں گے، اپنی اولاد کی شفاعت کریں تو
حضرت آدم علیہ السلام جواباً فرمائیں گے میں ایسا نہیں کر
سکتا، تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے
کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ
السلام کے پاس آئیں گے، وہ بھی جواباً یہی فرمائیں گے
میں یہ نہیں کر سکتا، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ
کیونکہ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، لوگ ان کے پاس

آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا اٹھو "میں ہی یہ کروں گا۔" پھر میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت مل جائے گی تو میں اس کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر اس کی ایسی حمد بیان کروں گا جس میں ابھی اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔ حمد کے وہ کلمات اس وقت اللہ تعالیٰ مجھ پر الہام فرمائے گا، پھر میں اس کے سامنے سجدے میں چلا جاؤں گا، مجھ سے فرمایا جائے گا: "اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ، کہو، مانا جائے گا، مانگو، دیا جائے گا، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔" میں جواب میں عرض کروں گا، اے میرے رب! میری امت، میری امت، حکم ہوگا، جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو، اسے وہاں سے نکال لو۔ میں جا کر ایسا ہی کروں گا اور پھر واپس اپنے رب کی بارگاہ میں آ کر اس کی حمد بیان کروں گا اور پھر سجدے میں چلا جاؤں گا تو مجھ سے فرمایا جائے گا: "اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ، کہو، مانا جائے گا، مانگو، دیا جائے گا، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔" میں عرض کروں گا، اے میرے رب! میری امت، میری امت، تو مجھ سے فرمایا جائے گا۔ جاؤ اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان موجود ہو اسے بھی جہنم میں سے نکال لو، میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ معبد کہتے ہیں یہاں تک حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کی تھی، ہم ان کے ہاں سے نکلے جب "ظہر جہان" کے مقام پر پہنچے تو ہم

رَبِّی، فَيُؤْذَنُ لِي، فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأُحَمِّدُهُ بِمَحَامِدِ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ، يُلْهِمْنِيهِ اللَّهُ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: يُسْمِعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ، فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ، أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَخْرِجُهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّی فَأُحَمِّدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَى رَبِّی فَأُحَمِّدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، "هَذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ، فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَانِ، قُلْنَا: لَوْ مَلْنَا إِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ، قَالَ: قَدْ خَلْنَا عَلَيْهِ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ، جِئْنَا مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَبِي حَمْزَةَ، فَلَمْ نَسْمَعْ مِثْلَ

حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ. قَالَ: هِيَ. فَحَدَّثَنَا
 الْحَدِيثَ. فَقَالَ: هِيَ قُلْنَا: مَا زَادَنَا. قَالَ: قَدْ
 حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ.
 وَلَقَدْ تَرَكْتُ شَيْئًا مَا أُحْدِثُ أَنَسِي الشَّيْخُ، أَوْ كَرِهَ
 أَنْ يُحْدِثَكُمْ. فَتَتَكَلَّمُوا. قُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا، فَضَحِكَ
 وَقَالَ: {خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ} {الأنبياء: 37}
 . مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هَذَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ
 أُحْدِثَكُمْ. ثُمَّ أَرْجِعْ إِلَى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ.
 فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ. ثُمَّ أَخَّرَ لَهُ سَاجِدًا.
 فَيَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ. وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ.
 وَسَلْ تُعْطَى. وَاشْفَعْ تُشْفَعْ. فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، ائْذَنْ
 لِي فَيَسْمَعُنِي قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ
 لَكَ. أَوْ قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ إِلَيْكَ - وَلَكِنْ وَعِزَّتِي
 وَكِبْرِيَايَ وَعَظَمَتِي وَجَبْرِيَايَ، لَا أُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ:
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. " قَالَ: فَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ
 حَدَّثَنَا بِهِ. أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَرَاهُ قَالَ:
 قَبْلَ عَشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ

نے ارادہ کیا اگر ہم چاہیں تو حضرت حسن (بصری) سے
 بھی مل سکتے ہیں کیونکہ وہ خوف کے سبب ابو خلیفہ کے ہاں
 چھپے ہوئے ہیں جب ہم حسن بصری کے پاس پہنچے تو انہیں
 سلام کیا اور انہیں بتایا اے ابوسعید! ہم آپ کے بھائی ابو
 حمزہ کے یہاں سے آرہے ہیں، انہوں نے شفاعت سے
 متعلق جو حدیث ہمیں سنائی ہے، وہ آپ نے بھی نہیں سنی
 ہوگی۔ حضرت حسن نے فرمایا، مجھے بھی وہ حدیث سناؤ ہم
 نے انہیں وہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا اور بھی سناؤ۔
 ہم نے کہا، ہم نے تو صرف اتنی ہی حدیث سنی ہے، تو
 حضرت حسن بصری نے فرمایا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
 نے بیس برس پہلے ہمیں بھی یہ حدیث سنائی تھی جو پوری تھی
 مگر اب انہوں نے پوری روایت نہیں سنائی، میں کچھ کہہ
 نہیں سکتا کہ عمر رسیدگی کے سبب وہ بھول گئے ہیں؟ یا
 انہوں نے کسی اور سبب سے بقیہ حصہ نہیں سنایا۔ ہم نے
 عرض کی پھر آپ ہمیں وہ حصہ سنا دیں تو حضرت حسن بصری
 مسکرا دیے اور فرمایا، انسان بڑا جلد باز ہے۔ میں نے یہ
 بات تمہیں اسی لیے بتائی ہے تاکہ میں تمہیں یہ حدیث
 سناؤں۔ (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کا یہ ارشاد سنایا تھا) چوتھی دفعہ میں واپس اپنے رب کی
 بارگاہ میں حاضر ہوں گا، پہلے کی طرح اس کی حمد بیان
 کروں گا اور سجدے میں چلا جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے
 فرمائے گا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سراٹھاؤ اور بولو، مانا جائے گا،
 مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو، قبول ہوگی تو میں درخواست
 کروں گا: "اے میرے رب! مجھے ہر اس شخص کی

اجازت عطا فرما جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ تم سے متعلق نہیں ہے، مجھے اپنی عزت، جلال، کبریائی، عظمت اور جبریائی کی قسم جس شخص نے بھی لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا، میں اسے ضرور بالضرور جہنم سے نکال دوں گا۔ (معبد کہتے ہیں) میں حلفیہ طور پر کہتا ہوں، حضرت حسن نے حدیث کا یہ حصہ ہمیں سنایا ہے اور آپ نے یہ حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیس سال پہلے سنی تھی جب وہ جوان تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ایک روز نبی ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا، یہ دسی کا گوشت تھا جو آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا، آپ نے اس کا ایک لقمہ لیا اور فرمایا، قیامت کے روز میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کا روز کیسا ہوگا؟ اس روز اللہ سب اگلے پچھلے لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا اور انھیں منادی کی آواز سنائے گا۔ وہ سب لوگ ایک ہی جگہ جمع ہوں گے، سورج نزدیک آجائے گا، لوگ سخت تکلیف اور غم میں مبتلا ہوں گے، بعض لوگ آپس میں مشورہ کریں گے اور یہ کہیں گے، کیا تم نے دیکھا کہ تم کسی حالت سے دو چار ہو، کیسی آزمائش میں مبتلا ہو، تم لوگ کسی ایسی شخصیت کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے، وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے آدم! آپ نوع بشر کے باپ ہیں،

388- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ، وَ اتَّفَقَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ إِلَّا مَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ، فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّدَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَتَهَسُّ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ: "أَنَا سَيِّدُ النَّبَائِسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ، وَمَا لَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ

لِبَعْضٍ: اَنْتُمْ اَدَمَ، فَيَاْتُونَ اَدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا اَدَمَ، اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اَشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ، اَلَا تَرَى اِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ اَلَا تَرَى اِلَى مَا قَدْ بَلَّغْنَا؟ فَيَقُولُ اَدَمُ: اِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي، اَذْهَبُوا اِلَى غَيْرِي، اَذْهَبُوا اِلَى نُوحٍ، فَيَاْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلَى الْاَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا، اَشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ، اَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ اَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَّغْنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَاِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي، اَذْهَبُوا اِلَى اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَاْتُونَ اِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ: اَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، اَشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ، اَلَا تَرَى اِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ اَلَا تَرَى اِلَى مَا قَدْ بَلَّغْنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: اِبْرَاهِيمُ: اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ، نَفْسِي نَفْسِي، اَذْهَبُوا اِلَى غَيْرِي، اَذْهَبُوا اِلَى مُوسَى، فَيَاْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى، اَنْتَ رَسُولُ اللهِ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونک دی، اس کے حکم سے فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں جس صورت سے ہم دو چار ہیں، جو آزمائش ہمیں درپیش ہے، حضرت آدم جواباً فرمائیں گے، میرا رب آج جتنا غضب ناک ہے اتنا غضبناک اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا، اور اس کے بعد کبھی نہیں ہوگا اس نے مجھے درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا، مجھ سے بھول ہوگئی۔ آج مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم نوح کے پاس جاؤ لوگ حضرت نوح کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح! آپ زمین کی جانب مبعوث ہونے والے سب سے پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ”شکر گزار بندہ“ قرار دیا ہے آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں، کیونکہ ہم جس مصیبت کا شکار ہیں اور جس آزمائش سے دو چار ہیں، وہ آپ ملا حظہ کر رہے ہیں۔ حضرت نوح جواباً فرمائیں گے، میرا رب آج جتنا غضبناک ہے، اتنا غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا، نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ میں نے اپنی قوم کے متعلق اسے ایک دعا کی تھی اس لیے آج مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ! لوگ حضرت ابراہیم کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، آپ اللہ کے نبی ہیں اور اہل زمین میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں،

فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ، وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ،
 اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا
 تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمُ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ
 يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ،
 وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي،
 اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
 فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ
 اللَّهِ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، وَكَلِمَةً مِنْهُ
 أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى
 رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟
 فَيَقُولُ لَهُمُ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ
 رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ
 مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ
 ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى
 مُحَمَّدٍ، فَيَأْتُوْنِي فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ
 اللَّهِ، وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَغَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ
 مِنْ ذَنْبِكَ، وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى
 مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟ فَأَنْطَلِقُ، فَأَتِي
 تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقْعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ
 عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ قَوَامِدِهِ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ
 شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ،
 ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهُ، اشْفَعْ تُشْفَعْ، فَأَرْفَعُ
 رَأْسِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: يَا

کیونکہ ہم جس مصیبت کا شکار ہیں اور جس آزمائش میں مبتلا
 ہیں وہ آپ ملا خطہ کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ "تورہ"
 والے اپنے تین کلمات کا ذکر کریں گے اور فرمائیں گے،
 آج مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس
 جاؤ تم موسیٰ کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس
 حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ
 کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت سے آپ کو
 فضیلت عطا کی اور سب لوگوں میں سے، صرف آپ
 ہمکلامی کا شرف عطا فرمایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں
 ہمارے لیے شفاعت کریں، کیونکہ ہم جس مصیبت کا شکار
 ہیں، اور جس آزمائش میں مبتلا ہیں وہ آپ ملا خطہ کر رہے
 ہیں۔ حضرت موسیٰ جواباً فرمائیں گے، میرا رب آج جتنا
 غضبناک ہے، اتنا غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا، نہ
 اس کے بعد کبھی ہوگا۔ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا تھا
 جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں تھا، اس لیے مجھے آج اپنی فکر
 ہے، اپنی فکر ہے۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ لوگ
 حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے
 اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے پتنگھوڑے
 میں کلام کیا، آپ اللہ کا کلمہ ہیں، جو اس نے سیدہ مریم کی
 جانب القاء کیا، اور اس کی جانب سے آنے والی روح
 ہیں۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت
 کریں، کیونکہ ہم جس مصیبت کا شکار ہیں اور جس آزمائش
 میں مبتلا ہیں وہ آپ ملا خطہ کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ
 جواب دیں گے، میرا رب آج جتنا غضبناک ہے، اتنا

مُحَمَّدٌ، أَدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيهَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْبَصَرِ أَعْدُنِ مِنْ مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى."

غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا، نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ کسی بھول کا ذکر نہیں کریں گے البتہ یہ کہیں گے آج مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے۔ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اللہ کے رسول ہیں، اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے پچھلوں اور اگلوں کے ہر طرح کے گناہوں کی مغفرت کر دی ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے۔ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، ہم کیسی مصیبت کا شکار ہیں؟ ہماری حالت آپ کے سامنے ہے؟ میں چل کر عرش کے سامنے آ کر اپنے رب میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے فتح نصیب فرمائے گا یعنی اپنی حمد کا طریقہ الہام فرمائے گا، یہ فتح مجھ سے پہلے کبھی کسی کو نصیب نہیں ہوئی ہوگی پھر حکم ہوگا: ”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو، ملے گا، شفاعت کرو، قبول ہوگی۔“ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، اے میرے رب! میری امت، میری امت، تو حکم ہوگا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تمہاری امت کے جن لوگوں کو بلا حساب جنت میں بھیجنا ہے، انہیں دائیں جانب کے دروازے سے جنت میں لے جاؤ تاہم یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے

درمیان ہے۔ یا شاید آپ نے یہ فرمایا تھا، جتنا مکہ اور
بصری کے درمیان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں شرید اور گوشت کا
ایک پیالہ پیش کیا، آپ نے اس میں سے دستی اٹھا کر اسے
تناول فرمایا شروع کیا، دستی کو گوشت آپ کو بہت مرغوب
تھا پھر آپ نے فرمایا: قیامت کے روز میں تمام بنی نوع
انسان کا سرا دار ہوں گا جب آپ نے دیکھا کہ صحابہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا تو خود ہی
فرمایا، تم پوچھتے کیوں نہیں؟ وہ کس طرح؟ صحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، وہ کس طرح یا رسول
اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ اپنے
رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ اس کے بعد سابقہ
روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس روایت میں حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے ذکر کے دوران یہ کلام زائد ہے۔
آپ یہ فرمائیں گے، میں نے ستارے کے متعلق کہا تھا،
یہ میرا رب ہے اس طرح بتوں کو توڑنے کا ذمہ دار بڑے
بت کو قرار دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں بیمار ہوں اس ذات کی
قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان
ہے، جنت کے دو کواڑوں کے درمیان مکہ اور ہجر جتنا فاصلہ
ہے۔

389- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِصْعَةٌ مِنْ ثَرِيدٍ وَلَحْمٍ.
فَتَنَاوَلَ الذِّدَاعَ وَكَانَتْ أَحَبَّ الشَّاةِ إِلَيْهِ،
فَنَهَسَ نَهْسَةً، فَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَهَسَ أُخْرَى، فَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ لَا
يَسْأَلُونَهُ قَالَ: أَلَا تَقُولُونَ كَيْفَهُ؟ قَالُوا: كَيْفَهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي
حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، وَزَادَ فِي قِصَّةِ إِبْرَاهِيمَ
فَقَالَ: وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي الْكُوكِبِ: {هَذَا رَبِّي}
{الأنعام: 76} وَقَوْلَهُ {لِإِلَهِتِهِمْ: {بَلْ فَعَلَهُ
كَبِيرُهُمْ هَذَا} {الأنبياء: 63}، وَقَوْلَهُ: {إِنِّي
سَقِيمٌ} {الصافات: 89}، قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْبَصَرِ أَعْيُنٍ مِنْ مَصَارِيحِ
الْجَنَّةِ إِلَى عِضَادَتِي الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ
وَهَجَرَ، أَوْ هَجَرَ وَمَكَّةَ، قَالَ: لَا أَدْرِي أَمَى ذَلِكَ
قَالَ

390- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ظَرِيفٍ بْنُ خَلِيفَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت

الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
وَأَبُو مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَجْمَعُ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ، فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى
تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا
أَبَانَا، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ
أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ،
لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلِ اللَّهِ"، قَالَ: "فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ
بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ،
اعْبُدُوا إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي
كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكَلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا
إِلَى عِيسَى كَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحِهِ، فَيَقُولُ عِيسَى صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، فَيَأْتُونَ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُومُ فَيُؤَذِّنُ لَهُ،
وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحْمُ، فَتَقُومَانِ جَنَبَتِي
الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَيَهْرَأُ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ"
قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا أَنْتَ وَأُمِّي أُمِّي شَيْءٍ كَمَرِ الْبَرْقِ؟
قَالَ: "أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي
طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِ الظَّيْرِ، وَشَدِّ
الرِّجَالِ، تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ
عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتَّى تَعْجَزَ

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع
فرمائے گا تو اہل ایمان اٹھ کھڑے ہوں گے، حتیٰ کہ جنت
ان کے قریب کر دی جائے گی، وہ حضرت آدم علیہ السلام
کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے ہمارے جد
امجد! آپ ہمارے لیے جنت کھلوائیں۔ حضرت آدم جواباً
فرمائیں گے: تم اپنے اسی جد امجد کی بھول کے سبب جنت
سے نکالے گئے تھے اس لیے یہ مجھ سے نہیں ہوگا، تم
میرے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے
پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے کہ یہ
مجھ سے نہیں ہوگا کیونکہ خلیل ہونا اور بات ہے۔ تم حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ نے شرف ہم
کلامی عطا کی تھا، لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس
حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں ایسا نہیں کر سکتا،
تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ کلمہ اللہ اور
روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے:
میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اس وقت لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوں گے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہوں گے۔ آپ کو اس کی اجازت ملے گی اسی طرح امانت
اور صلہ رحمی پل صراط کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو
جائیں گے۔ پھر کچھ لوگ ہوا کی طرح گزریں گے، پھر پتھر
پرندوں کی طرح گزریں گے، پھر لوگوں کی مانند گزریں
گے، ان کی رفتار ان کے اعمال کے لحاظ سے ہوگی،
تمہارے نبی اس وقت پل صراط پر کھڑے یہی دعا مانگ

رہے ہوں گے، اسے میرے رب! سلامتی، عطا فرما، ذاتی عطا فرما، پھر کمزور اعمال والوں کی باری آئے گی حتیٰ کہ ان میں سے ایک شخص خود کو گھسیٹ کر گزرے گا، پل صراطِ دونوں کناروں پر کچھ کانٹے لٹکے ہوں گے جنہیں پکڑنے کا حکم ہوگا، ان پکڑے ہوئے لوگوں میں بعض زخمی ہوں گے لیکن پار پہنچ جائیں گے اور بعض جہنم میں گر جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے، جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے۔

حضرت انس سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلے میں جنت میں داخل کے لیے شفاعت کروں گا اور میرے پیروکار تمام انبیاء کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بروز قیامت میرے پیروکار تمام انبیاء (کے پیروکاروں سے) زیادہ ہوں گے اور سب سے پہلے میں ہی جنت کے دروازے پر دستک دوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں

أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا " قَالَ: وَفِي حَافَتِي الصِّرَاطِ كَلَالِيْبٌ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أَمَرْتُ بِهِ، فَمَتَّخِدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْشٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنْ قَعَرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيْفًا

391- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا

392- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

393- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ

بْنِ قُلْفُلٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ، لَمْ يُصَدِّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقْتُهِ وَإِنْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ

جانے کے لیے سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا، کسی بھی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی ہے، بعض انبیاء کی تصدیق صرف ایک شخص نے کی تھی۔

394- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُخَيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَى بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتَحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أَمْرٌ لَا أَفْتَحُ إِلَّا بِحَدِّكَ "

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے روز میں جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھولنے کے لیے کہوں گا، جنت کا نگران پوچھے گا، آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا، محمد (ﷺ) وہ کہے گا، مجھے یہی حکم ملا تھا کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی دوسرے کے لیے یہ دروازہ نہ کھولوں۔

395- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا، فَأَرِيدُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ہر نبی کو ایک دعا کا حق ملا ہے، میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

396- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہے اور میں نے اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

394- صحیح بخاری: 4377، مسند احمد: 18612، مسند ابو یعلیٰ: 1656

395- صحیح بخاری: 5946، سنن ابن ماجہ: 4307، سنن دارمی: 2805، صحیح ابن حبان: 6460، مسند ابو یعلیٰ: 2328

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، وَأَرَدْتُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أُخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

397- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ بْنُ مُنِيرٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الشَّقْفِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

398- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الشَّقْفِيِّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا، فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أُخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ كَعْبٌ، لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

399- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلْ كُلُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب الاحبار سے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی: ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی مخصوص دعا کو محفوظ رکھوں تاکہ اگر اللہ نے چاہا تو قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کر سکوں۔ تو کعب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا آپ نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: ہاں!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے، ہر نبی اپنی دعا کر چکا ہے، مگر میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہوا ہے، انشاء اللہ میری یہ شفاعت میرے اس پر امتی

نَبِيِّ دَعْوَتُهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ
مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

400- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ
يَدْعُو بِهَا فَيُسْتَجَابُ لَهُ، فَيُؤْتَاهَا، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

401- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ،
حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ
زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا
بِهَا فِي أُمَّتِهِ، فَاسْتُجِيبَ لَهُ، وَإِنِّي أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
أَنْ أُوَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

402- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ
بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَانَا، وَاللَّفْظُ لِأَبِي
غَسَّانَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ،
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا لِأُمَّتِهِ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

403- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي

کو نصیب ہوگی جو اس حال میں مرگا کہ وہ کسی کو اللہ کا
شریک نہیں سمجھتا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ضرور
قبول ہوتی ہے۔ جب وہ نبی اس دعا کو مانگتا ہے، تو اس کی
قبولیت کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مطلوبہ مراد پوری کر دی جاتی
ہے۔ میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے
لیے محفوظ کی ہوئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو ایک مخصوص دعا کا حق ملتا ہے اگر
وہ اپنی امت کے لیے وہ دعا کر لے تو وہ اس دعا اثر ظاہر
ہو جاتا ہے، میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی دعا کو قیامت
کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لیے اٹھا رکھوں۔

حضرت انس بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
روایت کرتے ہیں: ہر نبی کی ایک مخصوص دعا اس کی امت
کے حق میں مقبول ہوتی ہے، میں نے اپنی دعا کو قیامت
کے روز پانی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

خَلْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

404- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح. وَحَدَّثَنِيهِ إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ، قَالَ: قَالَ: أُعْطِيَ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

405- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ہر نبی اپنی امت کو ایک مخصوص دعا دیتا ہے، میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کے شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہے۔

406- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ، وَخَبَأَتْ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر شفقت کے سبب ان کے لیے دعا کرنے

75- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ، وَبُكَائِهِ

اور رونے کا بیان

شَفَقَةً عَلَيْهِمْ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

407- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى

406- صحیح بخاری: 5946، سنن ابن ماجہ: 4307، سنن دارمی: 2805، صحیح ابن حبان: 6461، مسند ابویعلیٰ: 2328

407- صحیح ابن حبان: 7235

الضَّرِیُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَلَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ: {رَبِّ إِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَنَّاتٍ مِنْ النَّارِ مِمَّنْ تَبَعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي} إِبْرَاهِيمَ: 36، الْآيَةَ، وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: {إِنْ تَعْلِبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} الْبَائِدَةُ: 118، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي، وَبَكَى، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ ادْخُبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلَّهُ مَا يُبْكِيكَ؛ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللَّهُ: "يَا جِبْرِيلُ، ادْخُبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُضِيقُكَ فِي أُمَّتِكَ، وَلَا نَسْوَأُكَ"

سے مروی ہے، نبی ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو تلاوت کیا: ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تو بخشے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۳ ابراہیم آیت ۳۶) (پھر فرمایا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے: ترجمہ کنزالایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (پ ۷ المائدہ آیت ۱۸) پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا، اے اللہ! میری امت، میری امت، آپ رونے لگے تو اللہ نے حکم دیا، اے جبرائیل علیہ السلام! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو، تم کیوں رورہے ہو؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہی سوال کیا۔ نبی ﷺ نے اس کا سبب بتایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے وہ سبب اللہ کو بتایا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، اے جبرائیل علیہ السلام! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو ہم تمہاری امت کے معاملے میں تمہیں راضی کر دیں گے، غمگین نہیں کریں گے۔

جو شخص کفر کی حالت میں مرے گا وہ جہنم میں جائے گا اسے شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور اسے مقرب بندوں کے ساتھ قرابت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا حضرت انس بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض

76- بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ، وَلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ

408- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ
أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَيْنَ أَبِي؟ قَالَ:
فِي النَّارِ، فَلَمَّا قَفَى دَعَاةُ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي
النَّارِ

409- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:
لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ} (الشعراء: 214)، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ
وَحْصٌ، فَقَالَ: يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي هَاشِمٍ، أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنْقِذُوا
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةُ، أَنْقِذِي نَفْسَكَ مِنَ
النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ
لَكُمْ رَحِمًا سَابِلَهَا بَبْلًا لَهَا.

410- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ،
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، وَحَدِيثُ جَرِيرٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ
411- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ،

کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے
فرمایا: جہنم میں۔ وہ شخص اٹھ کے جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کو بلا کر کہا، میرا باپ (یعنی چچا) اور تمہارا باپ
دونوں جہنم میں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اے
محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ ۱۱۹ اشعرا
آیت ۲۱۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی دعوت کی جب تمام
خاص و عام قریشی جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے کعب بن لوی کی اولاد! خود کو جہنم سے بچاؤ، اے
مرہ بن کعب کے فرزندو! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنو
عبد شمس! خود کو جہنم سے بچاؤ، اے عبد مناف کی اولاد! خود
کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے
بنو عبد المطلب! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! خود کو جہنم
سے بچاؤ۔ میں تمہارے متعلق اللہ کی بارگاہ میں کچھ نہیں
کر سکتا تاہم میرا تم سے جو رشتہ ہے اس کا تمہیں نفع حاصل
ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی

409- صحیح بخاری: 3335، سنن نسائی: 3645، مسند احمد: 1371، مستدرک للحاکم: 5140، مسند ابویعلیٰ: 1579

411- صحیح بخاری: 4492، سنن نسائی: 3645، صحیح ابن حبان: 6548، مسند ابویعلیٰ: 6149

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا
هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:
لَنَا نَزْلَتُ {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ}
الشعراء: 214} قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، يَا
صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بِنَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،
لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا
يَسْتُغْنِي

ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور اے
محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ ۱۹ الشعرا
آیت ۲۱۴)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑ پر کھڑے
ہو کر فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ بنت
عبدالمطلب! اے بنی عبدالمطلب! میں اللہ کی بارگاہ میں
تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا، لیکن تم میرے مال میں سے
جو چاہو، مانگ لو۔

412- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ،
قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ: {وَأَنْذِرْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} الشعراء: 214} يَا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ، اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بِنَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا أُغْنِي
عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا صَفِيَّةُ
عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا
فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ، سَلِينِي بِمَا شِئْتِ لَا
أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور اے
محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ ۱۹ الشعرا
آیت ۲۱۴)۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ
قریش! خود کو اللہ کی بارگاہ میں فروخت کر دو، میں وہاں کچھ
نہیں کر سکتا۔ اے بنو عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے
بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں
اللہ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے صفیہ! میں تمہیں اللہ کی
جانب سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد! تم جو
چاہو مانگ لو مگر میں تمہیں اللہ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

413- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا
مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

414- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا الشَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُمَانَ، عَنْ
قَبِيصَةَ بْنِ الْخَارِقِ، وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَا: لَمَّا
نَزَلَتْ {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214]، قَالَ: انْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ، فَعَلَا أَعْلَاهَا حَجْرًا، ثُمَّ نَادَى
يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاقِفَاهُ إِنِّي نَذِيرٌ، إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ
كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ، فَانْطَلَقَ يَرْبَا أَهْلَهُ
فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ، يَا صَبَا حَاهُ.

قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو بیان کرتے ہیں،
جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور اے
محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ ۱۹ اشعرا)
آیت ۲۱۴) تو نبی ﷺ پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر
پر تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا، اے بنو بعد مناف!
میں تمہیں ڈرانے والا ہوں، میری اور تمہاری مثال اس
شخص کی طرح ہے، جو دشمن دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو بچانے
کے لیے اس خدشے کے تحت بھاگ کر جائے کہ کہیں دشمن
اس سے پہلے نہ پہنچ جائے اور ساتھ میں وہ یہ آواز لگا رہا
ہو، خطرہ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

415- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ، عَنْ زُهَيْرِ
بْنِ عَمْرٍو، وَقَبِيصَةَ بْنِ الْخَارِقِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

416- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ،
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:
لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] وَرَهْطَكَ مِنْهُمْ
الْمُخْلِصِينَ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنز الایمان: اور اے
محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ ۱۹ اشعرا)
آیت ۲۱۴) نبی ﷺ ”صفا“ پہاڑ پر تشریف لے گئے
اور بلند آواز سے فرمایا، ہوشیار ہو جاؤ! لوگ کہنے لگے، یہ
کون پکار رہا ہے؟ کسی نے بتایا: محمد (ﷺ) سب لوگ

وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا، فَهَتَفَ: يَا صَبَاحَاهُ،
فَقَالُوا: مَنْ هَذَا الَّذِي يَهْتِفُ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ،
فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا بَنِي فَلَانٍ، يَا بَنِي فَلَانٍ،
يَا بَنِي فَلَانٍ، يَا بَنِي عَبْدٍ مَنَافٍ، يَا بَنِي عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ
أَحْمَرْتُكُمْ أَنْ خَيْلاً تَخْرُجُ بِسَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ،
أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي؟ قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا،
قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ،
قَالَ: فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا
لِهَذَا، ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي
لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ، كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ
السُّورَةِ.

آپ کے سامنے جمع ہونے لگے تو آپ نے پکارا: "اے
بنو فلاں! اے بنو فلاں! اے بنو عبد مناف! اے بنو
عبد المطلب! جب لوگ پوری طرح اکٹھا ہو گئے تو آپ
نے فرمایا: اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ اس پہاڑ کی اوٹ
میں سے نکل کر ایک دشمن تم پر حملہ کرنے والا ہے، تو کیا تم
میری اس بات کی تصدیق کرو گے؟ لوگ بولے، ہم نے
کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ
نے فرمایا: میں تمہیں آنے والے شدید عذاب سے ڈرا رہا
ہوں، تو ابو لہب بولا، تم تباہ ہو جاؤ، کیا تم نے صرف اسی
لیے ہمیں جمع کیا تھا؟ پھر وہ اٹھ کے چل دیا اس کے جواب
میں یہ سورۃ نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور پھر جو تم میں
پہار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے
روزے یا خیرات یا قربانی۔ (پ ۲ البقرة آیت ۲۱۳)

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مرزی ہے، تاہم
اس میں آیت "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" کے
نزل کا ذکر نہیں ہے۔

417- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو
كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ،
بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الصَّفَا، فَقَالَ: يَا صَبَاحَاهُ
بَنُو حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ نَزُولَ الْآيَةِ
{وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} {الشعراء: 214}

77- بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ وَالتَّخْفِيفِ
عَنْهُ بِسَبَبِهِ

418 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

نبی ﷺ کا ابوطالب کیلئے شفاعت
کرنا اور آپ ﷺ کی بدولت ان کے
عذاب تخفیف ہونا

حضرت عباس بن عبد المطلب بیان کرتے ہیں،

الْقَوَارِيرِيُّ، وَحُثَّادُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدَرِيُّ، وَحُثَّادُ
 بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو
 عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ
 الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَفَعَتْ أَبَا
 طَالِبٍ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحْوَطُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ؟
 قَالَ: نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْ لَا أَنَا لَكَانَ
 فِي النَّارِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

419- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،
 عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ، يَقُولُ: قُلْتُ: يَا
 رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحْوَطُكَ وَيَنْصُرُكَ
 فَهَلْ نَفَعَهُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَجَدْتُهُ فِي عَمْرَاتٍ
 مِنَ النَّارِ، فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ.

420- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا
 يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ
 الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 الْحَارِثِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ
 الْمُطَّلِبِ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي
 عَوَانَةَ

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سنئے! آپ نے ابو
 طالب کو کوئی نفع پہنچایا ہے؟ حالانکہ وہ آپ کی حفاظت
 کرتے تھے، آپ کی خاطر لوگوں سے ناراض ہوتے تھے
 تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ جہنم کے اوپر والے حصے
 میں ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے والے
 حصے میں ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
 حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے
 ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابو طالب
 آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے، آپ کی مدد کرتے تھے،
 آپ کی خاطر لوگوں کی ناراضگی مول لیتے تھے، کیا اس سے
 انہیں نفع ہوا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں! میں نے
 انہیں جہنم کی گہرائیوں میں پایا تو وہاں سے نکال کر انہیں
 اوپر والے حصے میں لے آیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

421- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
لَيْثٌ، عَنْ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ، عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دُكِرَ عِنْدَهُ عَنْهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: لَعَلَّهُ
رَفَعَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي
صَفْصَاحٍ مِنْ نَارٍ يَبْلُغُ كَعْبَتِهِ، يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

422- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ،
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَذَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا
يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ
نَعْلَيْهِ

423- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا
ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّهْدِیِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَهْوَنُ
أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ
بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

424- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،
وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا اور طالب کا ذکر
ہوا تو آپ نے فرمایا: شاید قیامت کے روز انہیں میری
شفاعت سے فائدہ پہنچے، انہیں اب جہنم کے اوپر والے
حصے میں رکھا گیا ہے اور آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچی ہے،
لیکن اس کے سبب ان کا دماغ کھولتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: جہنم میں سب سے ہلکا
عذاب اس شخص کو ہوگا جو آگ کے جوتے پہنے گا اور ان
جوتوں کی گرمی کے سبب اس کا دماغ کھول جایا کرے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب
ابو طالب کو ہوگا، انہیں جوتے پہنائے جائیں گے جس کے
سبب ان کا دماغ کھولے گا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

421- صحیح بخاری: 3672، صحیح ابن حبان: 6271

422- صحیح بخاری: 6194، صحیح ابن حبان: 7472

423- سنن دارمی: 2848، مسند احمد: 2636

424- صحیح بخاری: 6194، مسند احمد: 9658، مستدرک للحاکم: 8735

ہے: قیامت کے بعد جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے انگارے رکھے جائیں گے جن کے سبب اس کا دماغ کھولے گا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا، جسے تسموں والے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے اور ان کے سبب اس کا دماغ کھولے گا، جیسے ہنڈیا، وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ شدید عذاب اسے ہو رہا ہے، حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہوگا۔

کفر پر مرنے والے شخص کا کوئی نیک عمل اسے نفع نہیں دے گا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان، صلہ رحمی اور مسکین نوازی سے مشہور تھا، کیا اسے ان اعمال کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ اس نے کبھی یہ نہیں کہا، اے میرے رب! قیامت کے روز میرے گناہوں کو بخش دینا۔

جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الثُّعْبَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوَضَّعُ فِي أُنْحَصٍ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

425- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الثُّعْبَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمَرْجُلُ، مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا

78- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ

عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهُ عَمَلٌ

426- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيُطْعِمُ الْيَسْكِينَ، فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ؟ قَالَ: "لَا يَنْفَعُهُ، إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ"

79- بَابُ مَوَالَاةِ الْمُؤْمِنِينَ وَمُقَاطَعَةِ

غَيْرِهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ

427- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي

خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَارًا

غَيْرَ سِرٍّ، يَقُولُ: أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي، يَعْنِي فَلَانًا، لَيَسُوا

لِي بِأَوْلِيَاءَ، إِنَّمَا وَلِيِّي اللَّهُ وَصَاحِبُ الْمُؤْمِنِينَ

80- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى دُخُولِ طَوَائِفٍ مِنَ

الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ

428- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ، بَنِي

عُبَيْدِ اللَّهِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ

مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ مِنْ

أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ

رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ،

قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ آخِرُ، فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ:

سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةٌ.

429- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

اہل ایمان سے دوستی رکھنا غیر مسلموں سے لا تعلقی

اختیار کرنا اور ان سے برأت کا اظہار کرنا

حضرت عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: میں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: خبردار! فلاں

خاندان کے لوگ میرے مددگار نہیں ہیں، میرا مددگار اللہ

اور نیک مسلمان ہیں۔

مسلمان کے بعض گروہ بلا حساب و عذاب

جنت میں داخل ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میری امت کے ستر ہزار

افراد حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے، ایک شخص

نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ سے دعا کریں

کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے دعا کی، اے اللہ! اسے ان لوگوں میں شامل کر دے

پھر ایک اور شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

میرے لیے دعا کریں کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل

کر دے تو آپ نے فرمایا: عکاشہ! تم پر سبقت لے گیا

ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

427- صحیح بخاری: 5644، مسند احمد: 17837

428- صحیح بخاری: 5474، سنن ابن ماجہ: 4286، مسند احمد: 10555، سنن بیہقی: 19329، معجم الکبیر: 2825

زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بِمِثْلِ

حَدِيثِ الرَّبِيعِ

430- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ. قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ.

قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ،

حَدَّثَهُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ

سَبْعُونَ أَلْفًا تُضَيُّ وَجُوهُهُمْ إِضَاءَةُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ

الْبَدْرِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ

الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمْرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ

رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ بِهَا

عَكَاشَةُ

431- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ. قَالَ: حَدَّثَنِي

أَبُو يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي

سَبْعُونَ أَلْفًا زُمْرَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُمْ عَلَى صُورَةِ

الْقَمَرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت کے ستر ہزار افراد کا گروہ جنت میں اس طرح داخل ہوگا کہ ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عکاشہ بن محسن اسدی اپنی چادر سمیٹتے ہوئے اٹھے اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! اس کو بھی ان میں شامل کر دے! پھر ایک اور انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ! تم پر سبقت لے گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: میری امت کے ستر ہزار افراد کا گروہ جنت میں داخل ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک چاند کی طرح ہوگا۔

432- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، يَغْنِي ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرَانُ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، قَالُوا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتُؤُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

433- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ أَبُو خُشَيْنَةَ الشَّقْفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَلَا يَكْتُؤُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

434- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے ستر ہزار افراد کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ ہوں گے، جو داغ نہیں لگوائیں گے، کفریہ کلمات پر مبنی دم نہیں کروائیں گے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے، حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے جواب دیا: تم ان میں شامل ہو گئے۔ ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ! تم پر سبقت لے گیا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میری امت کے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (کفریہ کلمات پر مبنی) دم نہیں کروائیں گے، فال نہیں نکلوائیں گے، داغ نہیں لگوائیں گے اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔

حضرت سہل بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک

432- صحیح بخاری: 5474، سنن ابن ماجہ: 4286، مسند احمد: 10555، سنن بیہقی: 19329، معجم الکبیر: 2825

434- صحیح بخاری: 6177، سنن دارمی: 2807، صحیح ابن حبان: 7244، سنن بیہقی: 20271، معجم الکبیر: 1413

روایت کرتے ہیں: میری امت کے ستر ہزار افراد سات لاکھ افراد، ایک دوسرے کو پکڑ کر اکٹھے جنت میں داخل ہوں گے جب تک ان کا آخری شخص بھی جنت میں داخل نہیں ہو جاتا، پہلا بھی نہیں ہوگا اور ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے۔

عَبْدُ الْعَزِيزِ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ - لَا يَذِرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهَا قَالَ - مُتَمَسِكُونَ أَخِذْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أُولَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

435- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا

هَشِيمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ رَأَى الْكُوكَبَ الَّذِي انْقَضَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: أَنَا، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَكُنْ فِي صَلَاةٍ، وَلَكِنِّي لِدِغْتُ، قَالَ: فَمَاذَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: اسْتَرْقَيْتُ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قُلْتُ: حَدِيثُ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ فَقَالَ: وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِيُّ؟ قُلْتُ: حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَةٍ، فَقَالَ: قَدْ أَحْسَنَ مَنْ انْتَهَى إِلَى مَا سَمِعَ، وَلَكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عُرِضَتْ عَلَى الْأُمَمِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، إِذْ رَفَعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي، فَقِيلَ لِي: هَذَا مُوسَى صَلَّى

حصین بن عبدالرحمن کہتے ہیں، میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے حاضرین سے عرض کی، تم میں سے کس نے وہ ستارہ دیکھا ہے، جو آج صبح ٹوٹ کر گرا ہے؟ میں نے جواب دیا: میں نے دیکھا ہے، پھر مزید وضاحت کی، میں اس وقت نماز نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ مجھے بچھونے ڈس لیا تھا۔ انہوں نے عرض کی، پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا: جھاڑ پھونک کر دائی۔ انہوں نے عرض کی: تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے جواب دیا: میں نے شعبی سے یہ حدیث سنی ہے کہ نظر لگنے اور بچھو کے ڈنگ مارنے کے علاوہ کسی اور بیماری میں جھاڑ پھونک مفید نہیں ہے۔ وہ بولے، حدیث سن کر اسے مان لینا ٹھیک ہے، لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مجھے سنایا ہے۔ "مختلف امتوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا، کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے، کسی کے ساتھ ایک یا دو لوگ تھے، کسی کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا، پھر بہت سے لوگوں کا ایک گروہ آیا، میں یہ سمجھا کہ شاید یہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْمُهُ، وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ،
فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ إِلَى
الْأُفُقِ الْآخِرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: هَذِهِ
أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ
حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ
فَنَاضَ النَّاسُ فِي أَوْلِيكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ:
فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وَلِدُوا فِي
الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ، وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ
فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَقَالَ: مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ؟ فَأُخْبِرُوهُ،
فَقَالَ: هُمْ الَّذِينَ لَا يَزُقُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا
يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ
بُنُ مُحْصَنٍ، فَقَالَ: "ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ"
فَقَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ؟ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ:
ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا
عُكَّاشَةُ.

میری امت ہے، تو مجھے بتایا گیا، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
ہیں اور یہ ان کی امت ہیں، پھر کہا گیا، آپ افق کی جانب
دیکھیں تو وہاں بہت بڑا گروہ تھا، پھر آواز آئی، آپ
دوسرے افق کی جانب دیکھیں، میں نے ادھر دیکھا تو
وہاں بھی بہت بڑا گروہ تھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی
امت ہے اور ان کے ساتھ ایسے ستر ہزار لوگ بھی ہیں جو
بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، پھر نبی ﷺ منبر
سے نیچے تشریف لائے اور اپنے کا شانہ اقدس تشریف لے
گئے، لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ جو ستر ہزار لوگ
بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے، وہ کون ہو
سکتے ہیں؟ بعض کا خیال تھا کہ ان سے مراد وہ لوگ ہوں
گے جنہیں نبی ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل
ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو
اسلامی گھرانے میں پیدا ہوئے اور وہ کبھی بھی شرک کے
مرتب نہیں ہوئے۔ غرضیکہ ہر کسی نے اپنا خیال ظاہر کیا
پھر نبی ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور آپ نے
دریافت فرمایا: تم کس بات پر گفتگو کر رہے ہو؟ صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو موضوع عرض کیا تو آپ
نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو (کفریہ کلمات پر مبنی) دم نہیں
کریں گے اور نہ ہی کراہیں گے اور نہ ہی فال نکالیں گے
اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔ حضرت عکاشہ کھڑے
ہوئے اور عرض کی، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان
میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: تم ان میں شامل

ہو گئے۔ ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرش کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے جا چکا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

436- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَى الْأُمَمِ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِ

اہل جنت کی نصف تعداد

اس امت سے ہوگی

81- بَابُ كَوْنِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو، ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس بات سے خوش نہیں کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو گے، ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت تم ہو گے، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کفار کے درمیان مسلمان کیسا ہوگا، جیسے سیاہ بیل پر سفید بال ہوں یا سفید بیل پر سیاہ بال ہوں۔

437- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ، مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءٍ فِي ثَوْرٍ أَسْوَدَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءٍ فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، ہم تقریباً چالیس کی

438- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ

تعداد میں ایک خیمہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ ہم نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ ہم نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت تم ہی ہو گے، جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے، مشرکین کے درمیان تمہاری موجودگی کی مثال بالکل ایسے ہے جیسے سیاہ بیل پر سفید بال ہو یا سرخ بیل پر سیاہ بال ہو۔

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ نے چمڑے کے خیمے میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے، ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے۔ اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ اے اللہ! تو گواہ ہو جا! کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ چوتھائی اہل جنت تم ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت تم ہو گے، دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال ایسے ہے جیسے کسی سفید بیل پر سیاہ بال ہو یا کسی سیاہ بیل پر سفید بال ہوں۔

بَشَارٍ. وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوِ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ.

439- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: خَظَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةِ آدَمَ، فَقَالَ: أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ اشْهَدْ، أَتُحِبُّونَ أَنْكُمْ رُبُعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: أَتُحِبُّونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، مَا أَنْتُمْ فِي سِوَاكُمْ مِنَ الْأُمَمِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ

فی الثور الأسود

440- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ،

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا آدَمُ فَيَقُولُ:
 لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ يَقُولُ:
 أَخْرِجْ بَعَثَ النَّارِ قَالَ: وَمَا بَعَثَ النَّارِ قَالَ:
 مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٍ وَتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ قَالَ:
 فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ
 حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ
 بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ " قَالَ:
 فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا
 ذَلِكَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ
 وَمَأْجُوجَ أَلْفًا، وَمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ: ثُمَّ قَالَ:
 وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَا أَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَبَدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي
 نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَا أَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ فَحَبَدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي
 بِيَدِهِ، إِنِّي لَا أَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ
 مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي
 جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ

441- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے
 آدم! وہ جواب دیں گے، میں حاضر ہوں ہر بھلائی تیرے
 دستِ قدرت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنمیوں کو
 نکالو۔ وہ پوچھیں گے ان کی تعداد کتنی ہے؟ جواب ملے گا،
 ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب
 ہر بچہ بوڑھا ہو جائے گا، ہر حاملہ عورت کا حمل ضائع ہو
 جائے گا اور لوگ مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ مدہوش
 نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب شدید ہوگا۔ صحابہ کرام
 رضوان اللہ علیہم اجمعین بہت پریشان ہوئے اور عرض کی،
 ہم میں سے کون وہ شخص ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ خوش خبری
 لو کہ ہزار یا جوج ماجوج ہوں گے اور تمہارا ایک شخص ہوگا
 اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان
 ہے، میری خواہش تھی کہ تم لوگ اہل جنت کا تہائی حصہ
 ہوتے۔ ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا:
 اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان
 ہے، میری تو یہ تمنا ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا نصف حصہ
 ہو۔ دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال ایسی ہے جیسے
 سیاہ بیل پر سفید بال ہو یا گدھے کے پاؤں میں کوئی نشان
 ہو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
 اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، اس دن لوگوں میں تمہاری

مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ
أَنْهَمَا قَالَا: مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا
كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ
السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ وَلَمْ يَذْكُرَا أَوِ الرَّقْمَةَ
فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْحَجِّ

1- بَابُ مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ

عُمْرَةٍ، وَمَا لَا يُبَاحُ وَبَيَانُ

تَحْرِيمِ الطَّيِّبِ عَلَيْهِ

442- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا
الْقُبُصَ، وَلَا الْعَبَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا
الْبَرَائِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ،
فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ
الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ
الرَّغَفَرَانُ وَلَا الْوَرُسُ

443- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَعُمَرُو

النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ،

مثال اس طرح ہوگی جیسے کسی سیاہ بیل (کے جسم پر) سفید
بال ہو یا کسی سفید بیل پر سیاہ بال ہوں، اس روایت میں
گدھے کے پاؤں کے نشان کا ذکر نہیں ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حج کا بیان

حج یا عمرے کا باندھنے والے

کے لیے پہننا جائز ہے

اور کیا ناجائز ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، احرام باندھنے والا
کیسے کپڑے پہنے؟ آپ نے فرمایا، قمیض، عمامہ، شلوار،
ٹوپی اور موزے نہ پہنو! البتہ اگر کسی شخص کے پاس جوتے
نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے
سے کاٹ دے اور تم ایسے کپڑے نہ پہنو جن پر زعفران یا
ورس لگا ہوا ہو۔

سالم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا، احرام باندھنے والا شخص کیا

442- صحیح بخاری: 359، سنن ترمذی: 833، سنن ابن ماجہ: 2930، سنن دارمی: 1800، صحیح ابن حبان: 3955، مستدرک للحاکم: 1788

مسند ابویعلیٰ: 5533، سنن دارقطنی: 68

قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا
يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ
الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الْبُرْنَسَ، وَلَا
السَّرَاوِيلَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا
الْحُقْفَيْنِ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا، حَتَّى
يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

444- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا
مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ
نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْحُقْفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ
الْكَعْبَيْنِ

445- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الرَّبِيعِ
الزُّهْرَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ،
قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ
جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،
قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ: السَّرَاوِيلُ، لِمَنْ لَمْ يَجِدِ
الْإِزَارَ وَالْحُقْفَانِ، لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي

پہنے؟ تو آپ نے جواب دیا، ا حرام باندھنے والا شخص
قمیض، عمامہ، ٹوپی، شلوار اور ایسا کپڑا نہ پہنے جس پر ورس یا
زعفران لگا ہوا ہو اور نہ ہی موز کے پہنے البتہ جس کے پاس
جوتے نہ ہوں، وہ ان کو اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے
ہو جائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ ا حرام
باندھنے والا شخص ورس یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہنے اور
آپ نے یہ بھی فرمایا ہے: جس شخص کے پاس جوتے نہ
ہوں، وہ موز کے پہن لے البتہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے
کاٹ لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا
ہے، آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے، جس شخص کے
پاس چادر نہ ہو، وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے
نہ ہوں، وہ موز کے پہن لے۔ ا حرام باندھنے والے کے
لیے ہے۔

المُعَرَّم

446- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ،
حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: بِمِيعَةً، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَافَاتٍ فَذَكَرَ
هَذَا الْحَدِيثَ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ عرفات میں خطبہ دے رہے
تھے۔

447- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ،
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ،
ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ
أَيُّوبَ كُلِّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَافَاتٍ
غَيْرُ شُعْبَةَ وَحَدَّاهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
شعبہ کے علاوہ کسی اور نے عرفات میں خطبہ دینے کا ذکر
نہیں کیا۔

448- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ،
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ
وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
روایت کرتے ہیں، جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ
موزے پہن لے اور جس شخص کے پاس چادر نہ ہو وہ شلووار
پہن لے۔

449- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَجَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

صفوان اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں،
ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا، آپ اس وقت

يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خُلُوقٌ - أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ - فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمَرَتِي؟ قَالَ: وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ، فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، قَالَ فَقَالَ: أَيْسُرُكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ؟ قَالَ: فَرَفَعَ عُمَرُ ظَرْفَ الثَّوْبِ، فَتَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ - قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ - كَغَطِيطِ الْبَكْرِ، قَالَ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمَرَةِ؟ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ - أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخُلُوقِ - وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجَّتِكَ

450- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرُو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ مَقَطَّعَاتٌ - يَعْنِي جُبَّةٌ - وَهُوَ مُتَضَبِّحٌ بِالْخُلُوقِ، فَقَالَ: إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمَرَةِ وَعَلَى هَذَا، وَأَنَا مُتَضَبِّحٌ بِالْخُلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ؟ قَالَ: أُنْزِعُ عَنِّي هَذِهِ الثِّيَابَ، وَأَغْسِلُ

”جعرانہ“ میں تھے اس شخص نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا جس پر خوشبو کا نشان موجود تھا اس نے عرض کی، آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ میں کس طرح عمرہ کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا تو آپ نے کپڑے سے چہرہ ڈھانپ لیا۔ راوی کہتے ہیں میری بڑی خواہش تھی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کیفیت میں دیکھوں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہو رہا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کپڑے کا ایک کنارہ ہٹایا۔ میں نے آپ کی جانب دیکھا تو آپ خرائے لے رہے تھے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اونٹ کے خرائٹوں کی مثل تھے جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا، عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اپنے اوپر خوشبو کا نشان دھودو، اپنا جبہ اتار دو اور جس طرح حج کرتے ہو اسی طرح عمرہ کرلو۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت ”جعرانہ“ میں تھے اور میں آپ کے پاس حاضر تھا اس شخص نے جبہ پہن رکھا تھا اور خوشبو لگا رکھی تھی اس نے عرض کی، میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور یہ جبہ بھی پہن رکھا ہے اور اس پر خوشبو بھی لگی ہوئی ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، تم جو کچھ حج میں کرتے ہو، وہی کرو اس نے عرض کی، کیا میں یہ کپڑے اتار کر خوشبو کو دھو لوں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، تم

عَلَى هَذَا الْخُلُقِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ، فَاَصْنَعُهُ فِي عُمْرَتِكَ

حج میں جو کچھ کرتے ہو، اسی عمرے میں کرو۔

451- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظْلِلَ بِهِ عَلَيْهِ، مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فِيهِمْ عُمَرُ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ، مُتَضَبِّحٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَبِّحُ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ سَكَتَ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ: تَعَالِ، فَجَاءَ يَعْلَى، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّرُ الْوَجْهِ، يَغِطُّ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آتِفًا؟ فَالْتُمَسَ الرَّجُلُ، فَجِئَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

صفوان بن یعلیٰ فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، اے کاش! میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کیفیت میں دیکھ سکتا جب آپ پر وحی کا نزول ہو رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ”جعرانہ“ میں جلوہ فرماتے تھے، ایک کپڑے سے آپ پر سایہ کیا گیا تھا، آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ بھی حاضر تھے جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اس اثناء میں ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے خوشبو میں بسا ہوا جب پہن رکھا تھا اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ جس نے عمرے کا احرام باندھنے (کی نیت کی ہو) اور اس نے خوشبو میں بسا ہوا جب پہن رکھا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمحے کے لیے اسے ملاحظہ فرمایا اور خاموش رہے، آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ کے اشارے سے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آگے آئیں۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آئے اور انہوں نے اپنا سر (اس کپڑے میں) داخل کیا۔ (اور دیکھا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہے، آپ نے کچھ دیر کے لیے خراٹے لیے اور پھر آپ کی وہ کیفیت ختم ہو گئی۔ آپ نے دریافت فرمایا، وہ شخص کہا ہے جس نے ابھی مجھ سے عمرے کے متعلق سوال کیا تھا؟ اس شخص کو

وَسَلَّمَ: أَمَّا الطَّيِّبُ الَّذِي بِكَ، فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمُرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ

452- وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ

وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَ:

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ

صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ بِالْجَعْرَانَةِ، قَدْ أَهَلَ بِالْعُمَرَةِ، وَهُوَ مُصَفَّرٌ

لِحَيَّتِهِ وَرَأْسُهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمَرَةٍ، وَأَنَا كَمَا تَرَى، فَقَالَ: انْزِعْ

عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ، وَمَا كُنْتَ

صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ، فَاصْنَعْهُ فِي عُمُرَتِكَ

453- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا

أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا رِبَاحُ

بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ:

أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلْقٍ، فَقَالَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمَرَةٍ، فَكَيْفَ أَفْعَلُ؟

فَسَكَتَ عَنْهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ، وَكَانَ عُمَرُ يُسْتَرُّهُ

إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، يُظْلَهُ، فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ: إِنِّي أُحِبُّ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَنْ

تلاش کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تم پر جو خوشبو لگی ہوئی ہے اسے تین دفعہ دھولو اور جبے کو اتار دو اور عمرے میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔

صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں ”جعرانہ“ میں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے عمرے کا احرام باندھنے کی نیت کی تھی اس نے اپنی داڑھی اور سر کو زرد رنگ سے رنگا ہوا تھا اور جبہ پہن رکھا تھا اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں عمرے کا احرام باندھنا چاہتا ہوں اور میری حالت آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جبہ اتار دو اور زرد (خاب) کو دھولو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو، وہ عمرے میں کرو۔

صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اسی اثناء ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے جبہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں عمرے کا احرام باندھنا چاہتا ہوں، میں کیا کروں؟ آپ خاموش رہے اور اسے جواب نہیں دیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہوتا تھا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا کرتے تھے۔ میری یہ خواہش تھی کہ جب آپ پر وحی کا نزول ہو تو میں اس کپڑے میں اپنا سر ڈال کر (وحی کے کیفیت دیکھوں) اس

أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثُّوبِ، فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ،
خَمَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالثُّوبِ، فَجَعَلَهُ فَأَدْخَلَتْ
رَأْسِي مَعَهُ فِي الثُّوبِ، فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا سَرَّيَ
عَنْهُ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ أَنْفًا عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَقَامَ
إِلَيْهِ الرَّجُلُ، فَقَالَ: انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاغْسِلْ
أَثَرِ الْخُلُقِ الَّذِي بِكَ، وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ، مَا
كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ

وقت آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے آپ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ میں آپ
کے پاس حاضر ہوا اور کپڑے میں سر ڈال کر آپ کی
زیارت کی جب آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے
دریافت فرمایا، عمرے کے متعلق سوال کرنے والا شخص
کہاں ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا، تم اپنا جبہ
اتار دو اور خود پر خوشبو کا نشان دھو ڈالو اور عمرے میں وہی
کچھ کرو جو حج میں کرتے ہو۔

حج کے مواقیت کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ”ذوالحلیفہ“ کو اہل
شام کے لیے ”جحفہ“ کو اہل نجد کے لیے ”قرآن المنازل“
کو اور اہل یمن کے لیے ”یلملم“ کو میقات مقرر کیا اور
فرمایا یہ ان کے لیے ہیں اور اس شخص کے لیے جو ان سے
مواقیت سے دور کسی علاقے کا رہنے والا ہو اور حج و عمرے
کے ارادے کے تحت ادھر سے آئے اور جو ان سے اندر
رہتا ہو، وہ اپنے علاقے سے ہی احرام باندھ لے حتیٰ کہ
اہل مکہ، ”مکہ“ ہی میں احرام باندھ لیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ”ذوالحلیفہ“ اہل

2-بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ

454- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَخَلْفُ بْنُ
هَشَامٍ، وَأَبُو الرَّبِيعِ، وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ،
قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلأَهْلِ الْمَدِينَةِ، ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِلأَهْلِ
الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِلأَهْلِ نَجْدٍ، قَرْنَ الْمَنَازِلِ،
وَلِلأَهْلِ الْيَمَنِ، يَلْمَلَمَ، قَالَ: فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى
عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ،
فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَا فَكَذَلِكَ، حَتَّى
أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا

455- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

ظَاوُسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَقَالَ: هُنَّ لَهُمْ، وَلِكُلِّ آتٍ أَلَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ هُنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْبُعْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

456- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ، مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ، مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ، مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

457- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهَلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهَلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَذُكِرَ لِي - وَلَمْ أَسْمَعْ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

شام کے لیے ”جحفہ“ اہل نجد کے لیے ”قرن المنازل“ اہل یمن کے لیے ”یلملم“ کو میقات مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، یہ ان کے لیے ہیں اور اس شخص کے لیے نہ جو حج یا عمرے کے ارادے کے تحت ان مواقیت سے دور کسی علاقے سے آتا ہے اور جو شخص ان کے اندر رہتا ہے، وہ وہیں ہی احرام باندھ لے حتیٰ کہ اہل مکہ میں ہی احرام باندھیں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اہل مدینہ ”ذوالحلیفہ“ سے اہل شام ”جحفہ“ سے اور اہل نجد ”قرن“ سے احرام باندھیں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ اہل یمن ”یلملم“ سے احرام باندھیں۔

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، اہل نجد ”قرن“ سے احرام باندھیں، اہل شام ”جحفہ“ سے احرام باندھیں اور اہل نجد ”قرن“ سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مجھے یہ بتایا گیا ہے، یہ بات میں نے خود نہیں سنی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اہل یمن ”یلملم“ سے احرام باندھیں۔

458- وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْخُلَيْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَرَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْهُ - قَالَ: وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ

459- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهْلُوا مِنْ ذِي الْخُلَيْفَةِ، وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ: وَيُهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ

460- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ - ثُمَّ

سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، اہل مدینہ کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ”ذوالخليفة“ ہے۔ اہل شام کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ”مہیعة“ ہے۔ یعنی ”جحفہ“ اہل نجد کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ”قرن“ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے اہل یمن ”یلملم“ سے احرام باندھیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اہل مدینہ ذوالخليفة سے احرام باندھیں، اہل شام ”جحفہ“ سے اور اہل نجد ”قرن“ سے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے اہل یمن ”یلملم“ سے احرام باندھیں۔

ابوزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احرام باندھنے کے مخصوص مقام کے متعلق دریافت کیا گیا، انہوں نے جواب دیا، میں نے سنا ہے (اس کے بعد سابقہ مواقیت کا بیان ہے)، میرا یہ گمان کہ

انْتَهَى فَقَالَ: أَرَاهُ يَعْنِي - النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

461- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُسْأَلُ عَنِ الْمَهْلِ فَقَالَ: سَمِعْتُ - أَحْسَبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقِ الْآخِرِ الْجُحْفَةِ، وَمَهْلُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرِقٍ، وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ مَنْ يَلْمَلَمُ.

انہوں نے نبی ﷺ کی زبانی ہی یہ سنا ہوگا۔

ابو زبیر بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احرام کے مخصوص مقام کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے یہ سنا ہے (ابو زبیر کہتے ہیں) میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ہی یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہوگا۔ اہل مدینہ کے لیے احرام باندھنے کا مخصوص مقام ”ذوالحلیفہ“ ہے اور دوسرا راستہ (یعنی دوسرے راستے سے) ”جحفہ“ ہے۔ اہل عراق کے لیے احرام باندھنے کا مخصوص مقام ”ذات عرق“ ہے۔ اہل نجد کے لیے احرام باندھنے کا مخصوص مقام ”قرن“ ہے اور اہل یمن کے لیے احرام باندھنے کا مخصوص مقام ”یلملم“ ہے۔

تلبیہ کا طریقہ اور اس کا وقت

3- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتُهَا

462- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ، لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا: "لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ان الفاظ میں تلبیہ کہا کرتے تھے:

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ“۔ ”اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی میں بھی، تیرا کوئی شریک نہیں“۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلبیہ کے ان الفاظ میں ان کلمات کا اضافہ کیا کرتے

تھے: "لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ
لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ"۔ میں حاضر
ہوں، میں حاضر ہوں، تیری اطاعت کے لیے تیار ہوں،
بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے، میں حاضر ہوں،
امیدیں اور عمل تیری ہی طرف ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، مسجد ذوالحلیفہ کے قریب جب نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر
سوار ہوئے اور وہ کھڑی ہوئی تو آپ نے (تلبیہ کے کلمات
پڑھے) "اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا
کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام حمد اور
نعمت تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی میں بھی، تیرا کوئی
شریک نہیں۔" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا
کرتے تھے، یہ نبی ﷺ کا تلبیہ ہے۔ نافع کہتے ہیں،
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تلبیہ میں ان
الفاظ کا اضافہ کیا کرتے تھے: "میں حاضر ہوں، میں حاضر
ہوں، تیری اطاعت کے لیے تیار ہوں، بھلائی تیرے
دستِ قدرت میں ہے، میں حاضر ہوں، امیدیں اور عمل
تیری ہی طرف ہیں۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں
نے تلبیہ نبی ﷺ سے سیکھے ہیں۔

463- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ
يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ
سَائِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَنَافِعٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ،
وَحَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ،
إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي
الْحُلَيْفَةِ، أَهْلًا فَقَالَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ، لَبَّيْكَ،
لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ
بُنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: هَذِهِ تَلْبِيَّةُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ: كَانَ
عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هَذَا: لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ،
وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

464- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي
نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَلَقَّيْتُ
التَّلْبِيَّةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَكَرْتُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

465- وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلُ مُلَبِّدًا، يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ، لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْكُغُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، أَهْلَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُهْلُ بِأَهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَيَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

466- وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو زَمِيلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، قَالَ:

سالم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے، آپ نے بال گوندھے ہوئے تھے اور یہ کلمات پڑھ رہے تھے: ”اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی میں بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔“ آپ نے ان سے زیادہ کوئی کلمہ نہیں پڑھا البتہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے ”ذوالحلیفہ“ میں دو رکعات ادا کیں پھر مسجد ”ذوالحلیفہ“ کے پاس جب آپ کی اونٹنی کھڑی ہوئی تو آپ نے بلند آواز سے یہ کلمات پڑھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے تلبیہ کے یہ کلمات پڑھنے کے بعد یہ کلمات بھی پڑھا کرتے تھے: ”میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیری اطاعت کے لیے تیار ہوں، بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے، میں حاضر ہوں، امیدیں اور عمل تیری ہی طرف ہیں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مشرکین یہ تلبیہ پڑھا کرتے تھے: ”میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، صرف ایک ہی شریک ہے، تو اس کا مالک ہے اور اس کا بھی مالک ہے جس کا وہ مالک ہے۔“ (شروع اسلام میں نبی ﷺ فرمایا کرتے) تمہیں

وَقَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
وَرَدَّكُمْ قَدْ قَدْ فَبَقُولُونَ: إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ
فَبَيِّنْهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ
بِالْبَيْتِ

4- بَابُ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ

مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

467- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى. قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ. عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ. عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ. أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. يَقُولُ:
بَيِّدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ
يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ

468- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا

حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ. عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ.
عَنْ سَالِمٍ. قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.
إِذَا قِيلَ لَهُ: الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيِّدَاءِ. قَالَ:
الْبَيِّدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ. حِينَ قَامَ بِهِ
بَعِيرُهُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَيْسَ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَسْجِدِ إِلَّا شَرِيكٌ هُوَ لَكَ

اہل مدینہ کو مسجد، الخلیفہ کے پاس سے

احرام باندھنے کا حکم دیا جائے

سالم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے
ہیں، یہ "بیدا" ہے۔ جس کے متعلق تم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
جانب سے غلط بات منسوب کرتے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
مسجد کے پاس تلبیہ پڑھنے کی ابتداء کی۔ یعنی ذوالحلیفہ کی
مسجد۔

سالم بیان کرتے ہیں جب حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا جاتا کہ بیدا کے مقام سے
احرام شروع ہو جاتا ہے تو وہ یہ کہا کرتے تھے کہ تم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب غلط بات منسوب کرتے ہو۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کا اونٹ کھڑا ہوا تو درخت کے
پاس تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

5- بَابُ بَيَانِ انِ الْاَفْضَلِ

ان یحرم حین تنبعث به

راحلتہ متوجہا الی

مکہ لا عقب الرکعتین

469- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ قَالَ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا أَوْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هُنَّ؟ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ، قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ، إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ، أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَالَ، وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ، فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النَّعَالَ السَّبْتِيَّةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِلُ حَتَّى

افضل یہ ہے کہ تلبیہ پڑھنا اس وقت شروع کیا جائے جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو، افضل یہ ہے کہ تلبیہ پڑھنے کی ابتداء اس وقت کی جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو، دونوں اہل کے بعد

عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، اے ابو عبدالرحمن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ کے کسی ایک ساتھی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، اے ابن جریج! وہ کون سے ہیں؟ تو ابن جریج نے کہا، آپ صرف دو یمانی ارکان کو چھوتے ہیں، آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں، آپ زرد خضاب استعمال کرتے ہیں۔ (مکہ میں رہنے والے) لوگ چاند دیکھنے کے ساتھ ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ جب مکہ میں موجود ہوں تو تردیہ کے دن احرام باندھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا جہاں تک ”ارکان“ کی بات ہے، تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دو یمانی رکنوں کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے جہاں تک سبتی جوتوں کا معاملہ ہے، تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوتے پہنتے ہوئے دیکھا ہے جن پر بال نہیں ہوتے۔ آپ ان میں وضو بھی کر لیتے تھے اس لیے میں انہیں پہننا پسند کرتا ہوں جہاں تک زرد خضاب کا تعلق ہے، تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے میں بھی اسے استعمال کرنا پسند کرتا ہوں جہاں تک

تَنْبَعَثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ

احرام باندھنے کا مسئلہ ہے، تو میں نے دیکھا ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت تلبیہ شروع کرتے تھے جب آپ کی
سواری کھڑی ہو جاتی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

470- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ،
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، حَدَّثَنِي أَبُو صَفْرِ، عَنِ ابْنِ
قُسَيْطٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: تَجَبَّحْتُ مَعَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،
بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثِنْتَيِ عَشْرَةَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ
وَسَاقَ الْحَدِيثِ، بِهَذَا الْمَعْنَى إِلَّا فِي قِصَّةِ
الْإِهْلَالِ، فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمُقْبِرِيِّ، فَذَكَرَهُ
بِمَعْنَى سِوَى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
ذوالحلیفہ میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاب میں پاؤں رکھا
اور آپ کی سواری تیار ہو گئی تو آپ نے تلبیہ پڑھنے کا
آغاز کیا۔

471- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي
الْغَزَرِ، وَانْبَعَثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً، أَهَلَ مِنْ ذِي
الْحُلَيْفَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ
پڑھنے کی ابتداء کی۔

472- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا
حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي
صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهَلَ أَهْلًا حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

473- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهَبِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكِبَ راحلته بِرِيءِ الْخَلِيفَةِ ثُمَّ يَهْلُ
حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً

474- وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ
عِمْرَانَ - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا وَقَالَ حَزْمَلَةُ: -
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِيءِ
الْخَلِيفَةِ مَبْدَأَهُ، وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا

6- باب استحباب الطيب قبيل

الاحرام في البدن واستحبابه في

المسك وانه لا بأس ببقاء وبيصه

475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحْرَمِهِ حِينَ أُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ
أَنْ يَكُونُ بِالْبَيْتِ

476- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ
قُعْنَبٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ کو خوشبو لگانا مستحب
الہی و اہل بیت پر واجب ہے اور جب آپ کو خوشبو
لگائی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارے کے شروع میں رات کو اور ظہر
میں بسر کی اور وہاں کی مسجد میں نماز بھی ادا کی۔

احرام باندھنے سے پہلے جسم پر خوشبو لگانا مستحب

ہے اور مشک لگانا مستحب ہے اور اگر اس کا نشان

باقی رہ جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب احرام باندھا تو میں نے آپ کو خوشبو
لگائی اور بیت اللہ کے طواف سے پہلے جب آپ نے
احرام کھولا تو بھی میں نے آپ کو خوشبو لگائی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو میں نے آپ کو اپنے

مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي الْحُرْمَةِ حِينَ أُجْرِمَ، وَحِلِّهِ حِينَ أُحَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

477- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

478- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا

عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ وَحُرْمِهِ

479- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ

مُحَمَّدٍ - قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، وَالْقَاسِمَ، يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ

480- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ

بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ زُهَيْرُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ

ہاتھ سے خوشبو لگائی اور بیت اللہ کے طواف سے پہلے جب آپ نے احرام کھولا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے قبل اور بیت اللہ کے طواف سے قبل آپ کے احرام کھولنے کے بعد آپ کو خوشبو لگایا کرتی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے اور احرام باندھنے میں آپ کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں

نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے اور باندھنے اپنے ہاتھوں سے آپ کو 'ذریرہ' لگائی۔

عروہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا، آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے انہیں کون سی خوشبو لگائی تھی؟

أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "يَا بِنْتِ
ثَمٍّ: طَيِّبَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ حُرْمِهِ" قَالَتْ: بِطَيِّبِ الطَّيِّبِ."

481- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَدَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُزُوقَةَ قَالَ:
سَمِعْتُ عُزُوقَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِطَيِّبٍ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحَرِّمَهُ ثُمَّ
يُحَرِّمُ

483- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي فَدْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّعَّافُ عَنْ أَبِي الزَّجَّالِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ:
طَيَّبَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُرْمِهِ
حِينَ أُحْرِمَ. وَلَحِلُّهُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ بِطَيِّبٍ مَا
وَجَاءَتْ

484- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ
مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ
بْنُ سَعِيدٍ- قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ:-
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَتْ:
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَلَمْ يَقُلْ

وہاں نے جواب دیا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ بھی فرماتی تھیں
کہ میں نے رسول اللہ کے حرام ہندھنے سے پہلے خود اپنے
ہاتھوں میں ان کے سر پر خوشبو پھونکا کرتی تھی
آپ نے حرام ہندھ دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی تھیں
کہ میں نے رسول اللہ کے حرام ہندھنے اور آپ کے حواف ہندھ
سے پہلے ان کے سر پر خوشبو پھونکا کرتی تھی۔
آپ نے حرام ہندھ دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی تھیں
کہ میں نے رسول اللہ کے حرام ہندھنے اور آپ کے حواف ہندھ
سے پہلے ان کے سر پر خوشبو پھونکا کرتی تھی۔
آپ نے حرام ہندھ دیا۔

خَلْفَ: وَهُوَ مُحَرَّمٌ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: وَذَاكَ طِيبٌ
إِحْرَامِهِ

485- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ
الْأَخْرَانِ: - حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، قَالَتْ: لَكَاَنِي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي
مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ
يَهْلُ

486- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ
بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ
مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَاَنِي
أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُلَبِّي

487- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ،
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ،
وَعَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، قَالَتْ: لَكَاَنِي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكَيْعٍ

488- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،
قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ عَنْ
الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ:
كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
نبی ﷺ کی مانگ مبارک میں لگی ہوئی خوشبو کا منظر آج
بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ اس وقت تلبیہ پڑھ رہے
تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
نبی ﷺ کی مانگ مبارک میں لگی ہوئی خوشبو کا منظر آج
بھی میری نظروں میں ہے، آپ اس وقت تلبیہ پڑھ رہے
تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
نبی ﷺ کی مانگ مبارک میں لگی ہوئی خوشبو کی چمک کا
منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ اس وقت حالت احرام
میں تھے۔

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرَمٌ

489- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرَ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرَمٌ

490- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنِي

إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهُوَ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبَّيْعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ ابْنَ الْأَسْوَدِ، يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ، ثُمَّ أَرَى وَبِصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَخَبِثَتِهِ، بَعْدَ ذَلِكَ

491- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الْبَسَكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرَمٌ

492- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

أَخْبَرَنَا الصَّخَّالُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں لگی ہوئی خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو میرے پاس موجود سب سے عمدہ خوشبو استعمال کرتے، میں نے آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں تیل کی چمک دیکھی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں لگے ہوئے مشک کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

493- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے احرام باندھنے سے قبل اور آپ کے قربانی کے روز، طواف بیت اللہ کرنے سے قبل میں آپ کو میز خوشبو لگایا کرتی تھی۔

494- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَبُو كَامِلٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا؛ فَقَالَ: مَا أَحَبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَحُ طِيبًا، لَأَنْ أَطْلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَا أَحَبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَحُ طِيبًا، لَأَنْ أَطْلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

ابراہیم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو خوشبو لگاتا ہے پھر احرام باندھ لیتا ہے، تو انہوں نے جواب دیا، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جب میں احرام باندھ لوں تو میرے جسم سے خوشبو آ رہی ہو، میرے نزدیک ایسا کرنے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ میں اپنے جسم پر ”قطران“ مل لوں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کے احرام باندھنے سے قبل، آپ کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔

495- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے احرام باندھ لیا اور آپ سے خوشبو آ رہی تھی۔

أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَطْلُوفُ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا يَنْصَحُ طَيْبًا

496- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُسْعَرٍ، وَسُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَأَنْ أَصْبِحَ مُظْلِيًا بِقِطْرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْبِحَ مُحَرِّمًا أَنْصَحُ طَيْبًا، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ، فَقَالَتْ: طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحَرِّمًا

ابراہیم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہوتا ہوں، میرے نزدیک ”قطر ان“ مل لینا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ حالت احرام میں مجھ سے خوشبو آ رہی ہو۔ پھر میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس قول کے متعلق بتایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔

حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھنے والے کے لیے خشکی کا شکار حرام ہے

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا، آپ اس وقت ”ابواء“ یا شاید ”ودان“ میں قیام فرماتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر (لال کے اثرات) دیکھے تو ارشاد فرمایا: ہم نے یہ اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔

7- بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَاكُولِ الْبَرِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بَيْهًا

497- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ الصَّغْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيِّ، أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحَشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ - أَوْ بَوْدَانَ - فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِهِ، قَالَ: إِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ

عَلَيْكَ إِلَّا أَنْتَا حُرْمٌ

498- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُفْعٍ، وَفُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ جَمَارَ وَحْشٍ، كَمَا قَالَ: مَالِكٌ، وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ، أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَامَةَ أَخْبَرَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

499- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو النَّاقِدُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ جَمَارِ وَحْشٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

500- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَارَ وَحْشٍ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنْتَا مُحَرَّمُونَ، لَقَبَلْنَاكَ مِنْكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے اس لیے آپ نے اسے قبول نہیں فرمایا اور فرمایا اگر ہم حالت احرام میں نہ ہوتے تو تم سے قبول کر لیتے۔

501- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،

حکم سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضرت مصعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیل گائے کی ٹانگ

بطور ہدیہ پیش کی، نیل گائے کا ایک حصہ پیش کیا جس سے خون ٹپک رہا تھا لیکن نبی ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا۔

وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي رِوَايَةٍ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ حِمَارٍ وَحْشٍ، وَفِي رِوَايَةٍ شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَجَزَ حِمَارٍ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا، وَفِي رِوَايَةٍ شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبٍ، أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَقَّ حِمَارٍ وَحْشٍ فَرَدَّهُ

502- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ: كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ؟ قَالَ: قَالَ: أَهْدَى لَهُ عَضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا حُرْمٌ -

طاووس فرماتے ہیں، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں یاد کرواتے ہوئے دریافت کیا آپ نے وہ حدیث مجھے کس طرح سنائی تھی؟ جس میں یہ ذکر ہے کہ نبی ﷺ حالت احرام میں تھے تو اس دوران آپ ﷺ کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، نبی ﷺ کی خدمت میں شکار کے گوشت کا ایک حصہ پیش کیا گیا جسے آپ نے قبول نہیں فرمایا اور ارشاد فرمایا، ہم اسے نہیں کھا سکتے (کیونکہ) ہم حالت احرام میں ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور ”قاحہ“ پہنچ گئے، ہم

503- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

502- سنن ابوداؤد: 1850، سنن ابن ماجہ: 3091، صحیح ابن حبان: 3972، مستدرک للحاکم: 1748، مسند ابویعلیٰ: 433

503- صحیح بخاری: 2757، سنن ترمذی: 847، سنن نسائی: 2824، سنن دارمی: 1827، صحیح ابن حبان: 3975

أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا
صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ، مَوْلَى
أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ:
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ، فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ
الْمُحْرِمِ، إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا،
فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارٌ وَحِشٌ، فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي
وَأَخَذْتُ رُمْحِي، ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي،
فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: وَكَانُوا مُحْرِمِينَ: نَأُولُونِي
السَّوْطَ، فَقَالُوا: وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ،
فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُ، فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ
مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكْبَةِ، فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي
فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ:
كُلُوهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ
فَقَالَ: هُوَ حَلَالٌ، فَكُلُوهُ

504- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، فِيمَا
قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ،
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ
طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ
غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحِشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى
فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَازِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا

میں سے بعض لوگ احرام میں تھے اور بعض احرام میں نہیں
تھے، میں نے اپنے ساتھیوں کی آواز سنی جو کسی چیز کو ڈھونڈ
رہے تھے، میں نے توجہ کی، تو وہ ایک نیل گائے تھی۔
میں نے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی، اپنا نیزہ پکڑا اور سوار
ہو گیا، میرا چابک گر گیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے جو
احرام کی حالت میں تھے، سے کہا مجھے یہ چابک پکڑا دو،
انہوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم! ہم اس میں تمہاری کوئی
مدد نہیں کریں گے، میں نیچے اترا اور چابک اٹھا کر دوبارہ
سوار ہو گیا۔ وہ نیل گائے ایک ٹیلے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی
میں اس کے پیچھے کی طرف سے اس تک پہنچا، نیزے سے
اسے زخمی کیا اور پھر اس کو کوچیں کاٹ دیں پھر اسے لے کر
اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو ان میں سے ایک نے کہا،
اسے کھا لو اور ایک نے کہا اسے نہ کھاؤ۔ نبی ﷺ ہم
سے کچھ آگے تھے، میں گھوڑا دوڑا کر آپ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، وہ حلال ہے اسے
کھا لو۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

وہ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، مکہ کے راستے میں
کسی مقام پر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے، ان
کے ساتھی احرام کی حالت میں تھے اور وہ خود حالت احرام
میں نہیں تھے، انہوں نے ایک نیل گائے دیکھی، وہ اپنے
گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ انہیں
چابک پکڑا دیں، ساتھیوں نے انکار کر دیا، انہوں نے
اپنے ساتھیوں سے کہا کہ انہیں ان کا نیزہ پکڑا دیں۔

عَلَيْهِ. فَسَأَلَهُمْ رُحْمَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ. فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْخِمَارِ فَقَتَلَهُ. فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ. فَأَذَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ طَعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ

505- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟

506- وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرَمِ، وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةٍ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي، يَضَعُكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحْشٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُهُ، فَاسْتَعْنَتْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ

ساتھیوں نے اس سے بھی انکار کر دیا، انہوں نے خود ہی نیزہ پکڑا اور اس نیل گائے کا تعاقب کرتے ہوئے آخر اسے مار ڈالا گوشت بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کھالیا اور بعض نے کھانے سے انکار کر دیا جب یہ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کے متعلق عرض کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا، یہ وہ کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں، نبی ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا، کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ گوشت ہے؟

عبداللہ بن ابوقنادہ کہتے ہیں جس سال صلح حدیبیہ ہوئی اس سفر میں میرے والد بھی نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں شریک تھے۔ نبی ﷺ کے بعض صحابہ نے احرام باندھ لیا تھا اور بعض نے نہیں باندھا۔ نبی ﷺ اکرم ﷺ کو یہ خبر ملی کہ دشمن ”غیقہ“ کے مقام پر موجود ہے، تو آپ رہاں تشریف لے گئے، حضرت ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے ساتھی میرے ساتھ نہی مذاق کر رہے تھے اس اثناء میری نظر ایک نیل گائے پر پڑی، میں نے اس پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا اور ہم سب نے وہ گوشت کھالیا پھر ہمیں یہ

لَحِيهِ، وَحَشِينَا أَنْ نُقَتِّطَعَ، فَأَنْطَلَقْتُ أَطْلُبُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي
شَاوًا وَأَسِيرُ شَاوًا، فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ
فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ لَقِيْتَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْنِهِ وَهُوَ
قَائِلُ السَّقِيَا، فَلَحِقْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ
أَصْحَابَكَ يَقْرءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ
وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشَوْا أَنْ يُقَتَّلُوا كَوْنَكَ، أَنْتَظِرُهُمْ،
فَأَنْتَظِرُهُمْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَدْتُ
وَمَعِيَ مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لِلْقَوْمِ: كُلُوا وَهُمْ مُخْرِمُونَ

خدا شہ ہوا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچھڑ نہ جائیں اس لیے میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں روانہ ہوا، کبھی اپنے گھوڑے کو تیز
دوڑاتا اور کبھی آہستہ کر دیتا۔ آدھی رات کے وقت میری
ملاقات ”بنو غفار“ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب سے
ہوئی، میں نے ان سے پوچھا آپ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہاں ملاقات ہوئی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں
”تعنہ“ کے مقام پر آپ سے رخصت ہوا تھا۔ آپ کا
”سقیا“ کے مقام پر دوپہر گزارنے کا ارادہ تھا۔ میں آپ
کی خدمت میں حاضر ہو اور عرض کی، آپ کے صحابہ نے
آپ کی خدمت میں سلام بھیجا ہے، انہیں یہ خدشہ ہے کہ وہ
آپ سے بچھڑ کر پیچھے نہ رہ جائیں اس لیے کہ آپ ان کا
انتظار فرمائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے انتظار میں ٹھہر گئے تو
میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک شکار
کیا تھا اور میرے پاس اس کا گوشت ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے حاضرین کو حکم دیا، اسے کھا لو! وہ سب حضرات احرام
کی حالت میں تھے۔

عبداللہ بن ابوقنادہ اپنے والد کا یہ بیان روایت
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے قصد سے روانہ ہوئے،
آپ کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے، آپ کے بعض صحابہ کو
سمندر کے ساحلی علاقے کی جانب جانے کی ہدایت کی جن
میں حضرت ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ یہ
حضرات ساحلی علاقے میں سفر کرتے ہوئے جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جانے لگے تو حضرت ابوقنادہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک کی کونچیں

507- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَاجًّا، وَخَرَجْنَا مَعَهُ، قَالَ: فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ
فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ
حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ: فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا
انْصَرَفُوا قَبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَحْرَمُوا كُلَّهُمْ، إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمَ،
فَبَيَّنَّا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمْرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ
عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَثَاثًا، فَانْزَلُوا فَأَكَلُوا
مِنْ لَحْيِهَا، قَالَ فَقَالُوا: أَكَلْنَا لَحْيًا وَنَحْنُ
مُحْرِمُونَ، قَالَ: فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنَ لَحْمِ الْأَثَانِ،
فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا أَحْرَمَنَا، وَكَانَ أَبُو
قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمَ، فَرَأَيْنَا حُمْرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا
أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَثَاثًا، فَانْزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ
لَحْيِهَا، فَقُلْنَا: نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ،
فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْيِهَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ
أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟ قَالَ قَالُوا: لَا، قَالَ:
فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْيِهَا

508- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا
الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ شَيْبَانَ،
جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنَكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ
يَحْمَلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ
قَالَ: أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ؟ قَالَ
شُعْبَةُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ

509- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

کاٹ دیں، لوگوں نے اس کا گوشت کھالیا۔ بعض نے کہا
ہم نے احرام کی حالت میں گوشت کھالیا ہے، ان لوگوں
نے باقی ماندہ گوشت اپنے ساتھ رکھ لیا جب یہ لوگ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی، یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ احرام کی حالت میں تھے لیکن
ابوقتادہ احرام کی حالت میں نہیں تھے، ہم نے کچھ نیل
گائے دیکھیں۔ ابوقتادہ نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے
ایک کی کونچیں کاٹ دیں۔ ہم سب نے وہ گوشت کھالیا پھر
ہم نے یہ سوچا، ہم نے احرام کی حالت میں شکار کا گوشت
کھالیا ہے، اس لیے ہم نے بقیہ گوشت اپنے پاس رکھ لیا تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تم میں سے کسی نے ایسا
کرنے کے لیے کہا تھا یا کسی شے سے اس کی جانب اشارہ
کیا تھا؟ تو انہوں نے عرض کی، نہیں! آپ نے فرمایا، تم
اس کا بقیہ گوشت بھی کھا لو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم
اس میں یہ الفاظ ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تم
میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کے لیے کہا تھا یا اس کی
جانب اشارہ کیا تھا؟ کیا تم نے اشارہ کیا تھا؟ یا مدد کی تھی؟
یا شکار کیا تھا؟ مجھے یہ یاد نہیں کہ روایت کے اصل الفاظ کیا
ہیں مدد کی تھی یا شکار کیا تھا۔

عبداللہ بن قتادہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد نے

الذَّارِمِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحَنْدِيبَةِ قَالَ: فَأَهْلُوا بِعُمَرَةَ، غَيْرِي، قَالَ: فَاصْطَلْتُ حِمَارًا وَخَيْشًا، فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةٌ فَقَالَ: كُلُّوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ

510- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّطْبِيِّ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ الشَّامِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ فَقَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ قَالُوا مَعَنَا رَجُلُهُ، قَالَ: فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا.

511- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَاسْتَحَاقُ، عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: قَالَ: هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَ بِشَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ،

انہیں بتایا کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ حندیبہ میں شامل ہوئے۔ میرے علاوہ سب نے عمرے کا احرام باندھ لیا، میں نے ایک نیل گائے شکار کی اور اس کا گوشت اپنے ساتھیوں کو کھلا دیا جو احرام میں تھے پھر جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے پاس اس کا گوشت ہے، تو آپ نے فرمایا، اسے کھا لو! وہ سب حضرات احرام کی حالت میں تھے۔

عبداللہ بن ابوققادہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، یہ سب حضرات احرام کی حالت میں تھے، جبکہ حضرت ابوققادہ حالت احرام میں نہیں تھے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ تو انہوں نے عرض کی جی میرے پاس اس کی ٹانگ ہے۔ نبی ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور اسے تناول فرمایا۔

عبداللہ بن ابوققادہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوققادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض ایسے حضرات کے ساتھ تھے جو احرام میں تھے جبکہ بنوققادہ احرام میں نہیں تھے، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تم میں سے کسی نے اس کی جانب اشارہ کیا تھا؟ یا اس کے متعلق کوئی ہدایت کی تھی؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، نہیں یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ نے فرمایا، اسے کھا لو!

قَالَ: فَكُلُوا

512- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَانَ الثَّمِيمِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَنَحْنُ حُرْمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ، وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَقَّ مِنْ أَكْلِهِ، وَقَالَ: أَكَلْنَاكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاذ بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تھے، ہم سب احرام میں تھے، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تحفہ کے طور پر ایک پرندے (کا گوشت) آیا، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت سو رہے تھے، ہم میں سے بعض نے وہ گوشت کھالیا اور بعض نے اس سے گریز کیا۔ بیدار ہونے کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کی تائید کی جن لوگوں نے گوشت کھایا تھا اور یہ بتایا کہ ہم نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (شکار کا) گوشت کھایا تھا۔

محرم اور غیر محرم شخص کے لیے حل
اور حرم میں کن جانوروں کو
مارنا جائز ہے؟

8- بَابُ مَا يَنْدُبُ لِلْمُحْرِمِ
وغيره قتلہ من الدواب
في الحِلِّ والحَرَمِ

513- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي فَحْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مِقْسَمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَرْبَعُ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، يُقْتَلْنَ فِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہی: چار جانور فاسق ہیں، انہیں حل اور حرم میں مارا جاسکتا ہے۔ چیل، نوا، چوہا، کانٹے والا کتا میں نے (اپنے استاد) قاسم سے دریافت کیا، سانپ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا، اسے اس کے زہر کے سبب اسے مارا جائے گا۔

512- سنن نسائی: 2817، مسند احمد: 1392، صحیح ابن خزيمة: 2638، مسند ابویعلیٰ: 658

513- صحیح بخاری: 1732، سنن ترمذی: 838، سنن ابن ماجہ: 3088، سنن دارمی: 1817، صحیح ابن حبان: 3962، سنن بیہقی: 9812، بخاری: 1732

الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحِدَاةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ
وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ" قَالَ: فَقُلْتُ لِقَاسِمٍ: أَفَرَأَيْتَ
الْحَيَّةَ قَالَ: تُقْتَلُ بِصُغْرِ لَهَا

514- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ شُعْبَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "نَحْسُ
فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ،
وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ،
وَالْحَدَّيَا"

515- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا
جَمَادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَحْسُ
فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ،
وَالْحَدَّيَا، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"

516- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو
كَرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ مُيَيْمِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ،
بِهَذَا الْإِسْنَادِ

517- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ،
عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
روایت کرتی ہیں، پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حل میں مارا
جائے گا، سانپ، کوا، چوہا، کائنے والا کتا اور چیل۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی
مار دیا جائے گا۔ بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کائنے والا کتا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
روایت کرتی ہیں، پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی
مار دیا جائے گا۔ بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کائنے والا کتا۔

عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْفَارَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحَدَّاءُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"

518- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقٍ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْجٍ

519- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرَمَلَةُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ: الْغُرَابُ، وَالْحَدَّاءُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْفَارَةُ"

520- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: الْفَارَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحَدَّاءُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ" وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ

ابن شہاب زہری سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حل اور حرم میں پانچ فاسق جانوروں کو مار دینے کا حکم دیا ہے، سابقہ روایت کے مطابق۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی مار دیا جائے گا۔ کوا، چیل، کائنے والا کتا، بچھو اور چوہا۔

سالم اپنے والد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں۔ پانچ جانوروں کو حرم یا حالت احرام میں مار دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کائنے والا کتا۔

521- حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَحْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلِّهَا فَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا، پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں مار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کانٹے والا کتا۔

522- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، مَا يَقْتُلُ الْمُحَرَّمُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ: أَخْبَرْتَنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَأْرَةَ، وَالْعَقْرَبَ، وَالْحِدَاةَ، وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ، وَالْغُرَابَ

زید بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، آدمی حالت احرام میں کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے یہ حکم دیا، یا شاید یہ فرمایا، آپ کو یہ حکم دیا گیا کہ چوہے، بچھو، چیل، کانٹے والا کتے اور کوءے کا مار دیا جائے۔

523- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحَرَّمٌ؟ قَالَ: حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ: كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ، وَالْفَأْرَةِ، وَالْعَقْرَبِ، وَالْحِدَاةِ، وَالْغُرَابِ، وَالْحَيَّةِ قَالَ: وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا

زید بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انسان حالت احرام میں کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے مجھے یہ بتایا ہے کہ آپ نے کانٹے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل، کوءے اور سانپ کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد فرمایا گیا ہے، نماز میں بھی انہیں مارا جاسکتا ہے۔

524- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار

عَنْهُمَا. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُخْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"

525- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ، يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ لِي نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"

526- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَابْنُ رُفَيْجٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَشَّيْ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

دینے سے احرام والے شخص کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کوا، چوہا، چیل، چوہا، کاٹنے والا کتا۔

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

یہی روایت بعض دیگر سند سے بھی مروی ہے۔

أَمْرُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَخَدَّاهُ وَقَدْ تَابَعَ
ابْنَ جُرَيْجٍ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَاقَ.

527- وَحَدَّثَنِيهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ
ثَابِتٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ
مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

528- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَيَحْيَى بْنُ

أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ مُجَرٍّ، - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى:
أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ
حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ: الْعَقْرَبُ،
وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ، وَالْخَذْيَا" -
وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى.

9- بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ

إِذَا كَانَ بِهِ أَذَى، وَوُجُوبُ الْفِدْيَةِ

لِحَلْقِهِ، وَبَيَانُ قَدْرِهَا

529- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ
أَيُّوبَ، ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پانچ
کو مار دینے میں کوئی مضا لکھ نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں
احرام میں مار دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ بچھو، چوہا،
کائٹنے والا کتا، کوا اور چیل۔

اگر حالت احرام والے شخص کو سر میں کوئی تکلیف ہو

تو اس کے لیے سر منڈوانا جائز ہے، البتہ اس کا

فدیہ دینا واجب ہے، اور فدیہ کی مقدار کا بیان

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں حدیبیہ کے دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف

لائے میں نے ہانڈی کے نیچے آگ جلائی ہوئی تھی اور

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُنِّي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحَدِيثِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ - قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ: قَدِيرِي، وَقَالَ أَبُو الزَّبْيَعِ: بُرْمَةٌ لِي - وَالْقَمَلُ يَتَنَازَرُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَيُّذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعَمْ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ، أَوْ انْسُكْ نَسِيكَهَ قَالَ أَيُّوبُ: فَلَا أُدْرِي بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأَ

530- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُليَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

531- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فِي أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ} [البقرة: 196] قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: اذْنُهُ فَذَنُوتُ، فَقَالَ: اذْنُهُ فَذَنُوتُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّذِيكَ هَوَامُّكَ؟ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأُظُنُّهُ - قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، مَا تَيَسَّرَ

جوئیں میرے چہرے پر آئیں تمہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا، کیا یہ تمہیں اذیت دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا، تم اپنا سر منڈواؤ اور تین روزے رکھ لینا یا چھ غریبوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک قربانی کر لینا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی ہے ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی۔ (پ ۲ البقرة آیت ۱۹۶) میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا، قریب آ جاؤ، میں اور نزدیک ہوا تو آپ نے فرمایا، قریب آ جاؤ، میں اور نزدیک ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا، کیا تمہیں جوئیں اذیت دے رہی ہیں؟ میں نے جواب دیا، جی! تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا، روزہ رکھنے، صدقہ کرنے یا قربانی کرنے میں سے جو آسان ہو، وہ فدیہ۔

532- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا

سَيْفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمَلًا، فَقَالَ: أَيُّذِيكَ هَؤُلَاءُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ: فَفِي نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ} البقرة: 196 فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَلِّ بِفَرْقِ بَيْنِ سِتَّةٍ مَسَاكِينَ، أَوْ انْصُكْ مَا تَيَسَّرَ

533- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَيُّوبَ، وَمُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدْيِيَّةِ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرَمٌ، وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قَدْرِ، وَالْقَمَلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَيُّذِيكَ هَؤُلَاءُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، وَأُطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ مَسَاكِينَ، - وَالْفَرْقُ ثَلَاثَةُ أَصْعَافٍ - أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ انْصُكْ نَسِيكَ قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: أَوِ ادْبَحْ شَاةً

534- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا خَالِدُ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، ان کے سر سے جو کس گر رہی تھیں۔ نبی ﷺ نے دریافت کیا، کیا تمہیں جو کس اذیت دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا، تم اپنا سر منڈا لو پھر یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی۔ (پ ۱۲ البقرة آیت ۱۹۶)۔ تو نبی ﷺ نے مجھے ہدایت کی، تمہارے لیے جو آسان ہو۔ تین روزے رکھ لو، چھ مسکینوں کو نو کرا صدقہ کر دو یا قربانی کر دو۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مکہ میں داخل ہونے سے قبل حدیبیہ کے مقام پر نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے، وہ اس وقت احرام میں تھے تو انہوں نے ہانڈی کے نیچے آگ جلائی ہوئی تھی۔ ان کے چہرے پر جو کس ریگ رہی تھیں۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں یہ جو کس اذیت دے رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا، تم اپنا سر منڈا دو اور چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا تین روز کے روزے رکھ لو یا قربانی کر لو۔ بکری ذبح کر لو۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ
زَمَنَ الْحَدِيثِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ: أَذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟
قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: اخْلُقْ رَأْسَكَ، ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسْكَاً، أَوْ صُمْ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ أَصْبَحٍ مِنْ تَمْرٍ، عَلَى
سِتَّةِ مَسَاكِينٍ

535- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،
قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ:
{فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ} [البقرة:
196] فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَزَلَتْ فِيَّ، كَانَ
بِي أَذَى مِنْ رَأْسِي، فَخَبِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَازَرُ عَلَى وَجْهِ، فَقَالَ:
مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى أَنْتَ تَجِدُ
شَاةً؟ فَقُلْتُ: لَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: فَفِدْيَةٌ مِنْ
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَ، قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ، أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينٍ يَصِفُ صَاعٍ،
طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً،
وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً

ہیں، حدیث کے زمانے میں نبی ﷺ ان کے پاس سے
گزرے اور دریافت فرمایا، کیا تمہیں جوئیں اذیت دے
رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں! تو نبی ﷺ نے
انہیں ہدایت فرمائی، اپنا سر منڈوا کے ایک بکری ذبح
کردو یا تین دن روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو تین صاع
کھجوریں کھلا دو۔

عبداللہ بن معقل کہتے ہیں، میں حضرت کعب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا، وہ اس وقت مسجد میں بیٹھے
ہوئے تھے، میں نے ان سے اس آیت کے متعلق سوال
کیا: ترجمہ کنز الایمان: تو بدلے دے روزے یا خیرات یا
قربانی۔ (پ ۱۲ البقرة آیت ۱۹۶) تو حضرت کعب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، یہ آیت میرے متعلق نازل
ہوئی تھی، مجھے سر میں تکلیف تھی، مجھے نبی ﷺ کی
خدمت میں لے جایا گیا اس وقت میرے چہرے پر
جوئیں رینگ رہی تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا، میں دیکھ رہا
ہوں کہ تم جس اذیت میں مبتلا ہو، میرا خیال ہے کہ
تمہارے پاس بکری نہیں ہوگی۔ میں نے عرض کی، نہیں
ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنز الایمان: تو
بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی۔ (پ ۱۲ البقرة
آیت ۱۹۶) تو نبی ﷺ نے فرمایا، تین روز روزے
رکھنا، چھ مسکینوں کو اتنا کھانا کھلانا کہ ہر مسکین کو نصف صاع
ملے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن معقل

سے کہا، یہ آیت خاص طور پر میرے متعلق نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم عام ہے اور تمہارے لیے بھی ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ احرام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ان کے سر اور داڑھی کے بالوں میں جوئیں ہوئیں اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے انہیں پلویا اور پھر حجام و بواکہ ان کا سر منڈوا دیا پھر دریافت فرمایا (فدیہ کے طور پر قربان کرنے کے لیے) کیا تمہارے پاس کوئی جانور ہے؟ انہوں نے عرض کی، میری استطاعت نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ تین دن روزے رکھیں یا چھ مسکینوں کو اس حساب سے کھانا کھلائیں کہ ہر مسکین کو ایک صاع ملے اس وقت اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی جس کا حکم مسلمانوں کے لئے بھی عام تھا: ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے۔ (پ ۱۲ البقرة آیت ۱۹۶)

محرم شخص کے لیے پھینچنے

لگوانا جائز ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پھینچنے لگوائے تھے۔

536- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا، فَقَبِلَ رَأْسَهُ وَخَبِئَتُهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَا الْخَلَّاقَ، فَخَلَقَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: هَلْ عِنْدَكَ نُسْكٌ؟ قَالَ: مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مَسْكِينَيْنِ صَاعٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً: (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ؛ الْبَقَرَةُ: 196) ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَةً

10- بَابُ جَوَازِ

الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

537- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اُحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ

538- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرَمٌ، وَسَطَرَ رَأْسَهُ

حضرت ابن تحسین بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں احرام کی حالت میں سر کے درمیان پھینے لگوائے۔

محرم شخص کا اپنی آنکھوں میں

دوائی لگانا جائز ہے

نبیہ بن وہب کہتے ہیں، ہم ابان بن عثمان کے ساتھ روانہ ہوئے ”ملل“ کے مقام پر پہنچ کر عمر بن عبید اللہ کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی جب ہم ”پہنچے تو ان کی تکلیف بڑھ گئی، انہوں نے ابان بن عثمان سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا تو ابان نے انہیں یہ جواب بھجوایا کہ وہ آنکھوں پر ”ایلوے“ کا لیپ لگائیں کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک صاحب کو آنکھوں کی یہی تکلیف ہوئی تھی اور وہ صاحب احرام میں تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر ایلوے کا لیپ لگوا دیا تھا۔

نبیہ بن وہب کہتے ہیں عمر بن عبید اللہ کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی تو انہوں نے ان میں سرمہ لگانا چاہا تو ابان بن عثمان نے انہیں منع کر دیا اور انہیں یہ ہدایت کی

11- بَابُ جَوَازِ مُدَاوَاةِ

الْمُحْرِمِ عَيْنِيهِ

539- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ، اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عَبِيدٍ اللَّهُ عَيْنِيهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ اضْمُدَّهَا بِالصَّيْرِ، فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنِيهِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَدَهَا بِالصَّيْرِ

540- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الْمُحَنِّظِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي نُبَيْهِ

بْنُ وَهْبٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ، رَمَدَتْ
عَيْنُهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَكْخُلَهَا، فَتَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ
وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَيِّدَهَا بِالصَّبْرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
عَفَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ
ذَلِكَ

کہ وہ "ایلو سے" کا لپک کریں اور حضرت عثمان غنی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی
تھی۔

محرم شخص کے لیے اپنے سر

اور جسم کو دھونا جائز ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت
مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان "ابواء" کے
مقام پر اس مسئلے میں اختلاف رائے ہو گیا۔ حضرت بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے کہ محرم شخص اپنا سر
دھو سکتا ہے جبکہ حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسور رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا تھا کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حضرت ابو ایوب
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں ان
سے یہ مسئلہ معلوم کروں، وہ دو لکڑیوں کے درمیان کپڑے
کا پردہ تان کر غسل کر رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا،
انہوں نے دریافت کیا، کون ہے؟ میں نے عرض کی، میں
عبداللہ بن جنین ہوں، مجھے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تا کہ میں آپ
سے یہ مسئلہ معلوم کروں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنا
سر کس طرح دھویا کرتے تھے؟ تو حضرت ابو ایوب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس کپڑے کو ذرا سا ہٹایا
حتیٰ کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا پھر انہوں نے ایک شخص کو

12- بَابُ جَوَازِ غُسْلِ

الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ

541- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو

الْتَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ،
قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهَذَا
حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ، عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ،
وَالْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ،
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ
رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمُسَوَّرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ،
فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ
أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ
وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ:
مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي
إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ
وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ

ہدایت کی کہ وہ پانی ڈالے اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو حرکت دی۔ انہیں پہلے پیچھے کی جانب لے گئے اور پھر آگے لائے اور پھر بولے میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح دیکھا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ پورے سر پر پھیرے۔ پتے انہیں پیچھے کی جانب لے گئے پھر واپس آگے لے آئے تو حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اب میں کبھی بھی آپ کے ساتھ بحث نہیں کروں گا۔

اگر محرم شخص (حالت احرام میں) انتقال کر جائے تو اس (کی میت) کے ساتھ کیا، کیا جائے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک صاحب اونٹ سے گرے، ان کی گروہ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ وفات پا گئے۔ نبی ﷺ نے ہدایت فرمائی، اسے پانی بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اس کا سر نہ ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن زندہ کرے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی ﷺ کے ساتھ میدانِ عرفات میں

عَلَى الشَّوْبِ فَطَاطَاهُ، حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ: اضْبُتْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِنَّ وَأَذْبَرَ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

542- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ

بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ: فَأَمَرَ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِنَّ وَأَذْبَرَ، فَقَالَ الْيَسُورُ لِبْنِ عَبَّاسٍ: لَا أَمَارِيكَ أَبَدًا

13- بَابُ مَا يُفْعَلُ

بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

543- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ، فَوَقَصَ فَمَاتَ، فَقَالَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَبِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًّا

544- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

543- صحیح بخاری: 1207، سنن نسائی: 2714، سنن دارمی: 1852، سنن بیہقی: 6433، معجم الکبیر: 12361

544- صحیح بخاری: 4801، سنن نسائی: 2768، سنن دارمی: 1811، صحیح ابن حبان: 3775، معجم الکبیر: 233

جُبَيْرٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ:
 بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، قَالَ أَيُّوبُ:
 فَأَوْقَصْتُهُ - أَوْ قَالَ فَأَقْعَصْتُهُ - وَقَالَ عَمْرُو:
 فَوَقَصْتُهُ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّبُوهُ فِي
 ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَبِّطُوهُ، وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ، - قَالَ
 أَيُّوبُ - فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا -
 وَقَالَ عَمْرُو - فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي

545 - وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: نُتِبْتُ
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ
 عَنْ أَيُّوبَ

546 - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا

عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي
 عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ
 حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَّ مِنْ
 بَعِيرِهِ، فَوَقَصَ وَقَصًّا، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ
 وَالْبِسُوهُ ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ يُلَبِّي

حاضر تھا۔ اچانک وہ اپنی سواری سے گرا اور اس کی گردن
 ٹوٹ گئی اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے
 فرمایا، اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے
 دو کپڑوں میں کفن دو اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا
 سر ڈھانپو! کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس حال
 میں زندہ کرے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
 ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص حاضر تھا، وہ احرام میں
 تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
 ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص بھی شریک تھا، وہ
 احرام میں تھا، وہ اپنی سواری سے گرا اس کی گردن کی ہڈی
 ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اسے
 پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑے
 پہناؤ اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ
 کہتا ہوا آئے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص احرام میں تھا اسے قیامت کے روز جب زندہ کیا جائے گا تو وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

547- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُنِيرٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ: لَمْ يُسَمِّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص احرام میں تھا، وہ اپنی سواری سے گرا اور فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اس کے چہرے اور سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے روز تلبیہ کہتے ہوئے زندہ ہوگا۔

548- أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَا حِلَّتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص احرام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہ اپنی اونٹنی سے گر کر فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی، اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو، اسے خوشبو لگاؤ اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے روز اس حال میں زندہ ہوگا کہ (احرام کی طرح) اس کے بال جھے ہوئے ہوں گے۔

549- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمْسُوهُ بِطَيِّبٍ، وَلَا تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبِدًا

550- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طَيْبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبِدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص اپنے اونٹ سے گر گیا وہ احرام کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ہدایت فرمائی کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اسے خوشبو نہ لگائی جائے اس کا سر نہ ڈھانپا جائے کیونکہ قیامت کے روز جب اسے زندہ کیا جائے گا (احرام کی طرح) اس کے بال جھے ہوئے ہوں گے۔

551- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا عُثْمَرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَشِيرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ: فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَأَنْ يُكْفَنَ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا يُمَسَّ طَيْبًا، خَارِجَ رَأْسِهِ قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ: خَارِجَ رَأْسِهِ وَوَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبِدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص احرام کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا اس کی گردن ٹوٹ گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور اسے دو لپڑوں میں کفن دیا جائے اور اسے خوشبو نہ لگائی جائے اس کا سر اور چہرہ باہر ہوں کیونکہ قیامت کے دن جب اسے زندہ کیا جائے گا تو (احرام کی طرح) اس کے بال جھے ہوئے ہوں گے۔

552- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ، وَهُوَ مَعَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص اپنی اونٹنی سے گر کر گردن ٹوٹنے کے سبب فوت ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ
بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ - حَسْبُهُ قَالَ -
وَرَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يَهْلُ

553- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

اللَّهُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طَيْبًا
وَلَا تَغْطُوا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي

14- بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ

التَّحَلُّلِ بِعَذْرِ الْهَرَضِ وَنَحْوِهِ

554- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضِبَاعَةَ
بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا: أَرَدْتَ الْحَجَّ؟ قَالَتْ:
وَاللَّهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا: حُجِّي
وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ فَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي
وَكَأَنْتَ تَحْتَ الْبِقْدَادِ

555- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الرِّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ

وہیں اس کے چہرے کو کھلا رکھیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ
حدیث میں سر کو کھلا رکھنے کے الفاظ ہیں۔ کیونکہ قیامت
کے دن جب اسے زندہ کیا جائے گا تو یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ کے ساتھ ایک صاحب اونٹنی سے زبرد
فوت ہو گئے تو نبی ﷺ نے ہدایت فرمائی، اسے غسل
دو لیکن اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا چہرہ نہ دھونا کیونکہ
اسے جب زندہ کیا جائے گا تو یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

احرام والے شخص کے لیے یہ شرط رکھنا جائز ہے کہ

وہ بیماری یا کسی اور عذر کے سبب احرام کھول دے گا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

نبی ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

پاس تشریف لائے اور ان سے دریافت فرمایا تم نے حج کا

قصد کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی، اللہ کی قسم! مجھے درد کی

شکایت ہے، تو نبی ﷺ نے انہیں ہدایت کی، تم حج کا

قصد کر لو اور اس شرط کے ساتھ نیت کرو کہ اے اللہ! جہاں

بیماری کے سبب وہیں احرام کھول دوں گی۔ یہ خاتون

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

نبی ﷺ، زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی سیدہ ضباعہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ
الْحَجَّ، وَأَنَا شَاكِيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مُحْجِي، وَاشْتَرِطِي أَنْ فَحْلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي
556- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلَهُ

557- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، وَأَبُو عَاصِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ
بَكْرِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ،
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ
طَاوُسًا، وَعِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ، أَنَّ ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بِنْتِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَمْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ، وَإِنِّي
أُرِيدُ الْحَجَّ، فَمَا تَأْمُرُنِي، قَالَ: أَهْلِي بِالْحَجِّ
وَاشْتَرِطِي أَنْ فَحْلِي حَيْثُ تَحْبِسُنِي قَالَ:
فَأَذَرَكَتْ

558- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا
أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ
عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعِكْرِمَةَ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ ضَبَاعَةَ
أَرَادَتْ الْحَجَّ: فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں حج کا قصد رکھتی ہوں
لیکن میں بیمار ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا، تم حج (کا قصد
کرو) اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں رک ٹھہری تو وہی احرام
کھول دوں گی۔
یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی سیدہ ضباعہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض
کی میں بیمار عورت ہوں اور میرا حج کا ارادہ ہے، آپ مجھے
کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، تم احرام باندھ لو اور
یہ شرط رکھو کہ مجھے جہاں روک لیا (میں وہیں احرام کھول
دوں گی) وہ حج میں شامل ہوگئی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کرنے کا ارادہ کیا،
تو نبی ﷺ نے انہیں ہدایت کی کہ تم شرط رکھو، انہوں
نے نبی ﷺ کے حکم سے ایسا ہی کیا۔

وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ. فَفَعَلْتَ ذَلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

559- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَبُو
أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ، - قَالَ
إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: - حَدَّثَنَا أَبُو
عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو، حَدَّثَنَا رَبَاحُ
وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
قَالَ لِضُبَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَحْجِي، وَاشْتَرِطِي أَنَّ
مَحْجِي حَيْثُ تَحْبِسِينِي وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ: أَمَرَ
ضُبَاعَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ
حکم فرمایا کہ تم احرام باندھ لو اور یہ شرط رکھو مجھے جہاں
روک لیا، میں وہی احرام کھول دوں گی۔

15- بَابُ إِحْرَامِ النَّفْسَاءِ

وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا

لِلْإِحْرَامِ، وَكَذَا الْحَائِضُ

560- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الشَّرِيفِ، وَزُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ
قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَفِسْتُ
أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمَحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ،
فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ
يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلَ

نفاس والی خواتین کا احرام، مستحب ہے کہ
وہ احرام باندھتے وقت غسل کر لیں،
حیض والی خواتین کا بھی یہی حکم ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، شجرہ
کے مقام پر محمد بن ابو بکر کی ولادت کے سبب سیدہ اسماء
بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نفاس لاحق ہو گیا تو
نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ
حکم دیا کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سیدہ

561- حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو،

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نَفَسَتْ بِذِي الْحَلِيفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَيَّئَ

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ذوالحلیفہ میں نفاس میں مبتلا ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں حکم دیں کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

احرام کی مختلف حالتیں

16- بَابُ بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ

562- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، قَالَ:

قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهَا جَمِيعًا قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أُرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاغْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ فَطَافَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے ہم نے عمرے کے لیے احرام باندھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی کہ جس شخص کے ساتھ ”ہدی“ ہو، وہ عمرے کے ساتھ حج کے احرام کر لے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں، میں حائضہ ہو گئی اس لیے میں بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی تھی اور صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی نہیں کر سکتی تھی، میں نے اس کی عرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا: تم اپنے بال کھول کر انہیں کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو، عمرے کا احرام ختم کر دو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے ایسا ہی کیا پھر جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبدالرحمن بن ابوبکر کے ساتھ ”تنعیم“ بھیجا جہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھا۔

562- صحیح بخاری: 1481، سنن ابوداؤد: 1780، سنن نسائی: 2716، مسند احمد: 25346، صحیح ابن خزيمة: 2607، سنن بیہقی: 8583، معجم

نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے اس عمرے کے بدلے میں ہے۔ جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا، انہوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا پھر منی سے واپس آنے کے بعد انہوں نے اپنے حج کے لیے دوبارہ طواف کیا جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی، انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ پہنچے، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور وہ ”ہدی“ نہیں لایا تھا، وہ احرام کھول دے جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور ”ہدی“ بھی ساتھ لایا تھا، وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک اس کی قربانی نہ کر لے جس نے حج کا احرام باندھا تھا، وہ اپنا حج پورا کرے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، مجھے حیض آگیا اور یہ عرفہ کے روز تک رہنا تھا، میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا نبی ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کروں یعنی عمرے کا احرام کھول دوں اور حج کا احرام باندھ لوں۔ میں نے ایسا ہی کیا حتیٰ کہ جب حج پورا کر لیا تو نبی ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھے یہ حکم دیا کہ حج کا وقت آجانے کے سبب میں جو عمرہ نہیں کر سکی تھی اس کے بدلے میں اب ”متعیم“ سے عمرہ کر لوں۔

الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ وَالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ، بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنَى لِحَجَّتِهِمْ، وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا يَجْمَعُونَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا "

563- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ، حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحِلِّ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَأَهْدَى، فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ، وَمَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ، فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي، وَأُمْتَشِطَ، وَأَهْلِلَ بِحَجٍّ، وَأَتْرَكَ الْعُمْرَةَ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي، بَعَثَ مَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَبِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمُرَتِي، الَّتِي أَذْرَكُنِي

الْحَجُّ وَلَمْ أُحِلَّ مِنْهَا

564- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُنِيرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَكُنْ سَقْتُ الْهَدْيَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ، ثُمَّ لَا يَهْلِلْ حَتَّى يَهْلِلَ مِنْهُنَّ بِمِيعَةٍ، قَالَتْ: فَحَضْتُ، فَلَمَّا دَخَلْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي؟ قَالَ: انْقِضِي رَأْسَكَ، وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي، فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أُمْسَكْتُ عَنْهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ حجۃ الوداع کے سال ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور میں قربانی کا جانور نہیں لائی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو، وہ عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لے اور جب تک دونوں سے فارغ نہیں ہو جاتا، احرام نہ کھولے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، مجھے حیض آگیا جب عرفہ کی رات آئی تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو عمرے کا احرام باندھا تھا اب میں حج کے لیے کیا کروں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کرو، عمرے کو چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب میں نے حج پورا کر لیا تو آپ نے عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا، وہ مجھے اپنے ساتھ بٹھا کر لے گئے اور میں جو عمرہ نہیں کر سکی تھی اس کے بدلے میں انہوں نے مجھے ”تنعیم“ سے عمرہ کروایا۔

565- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلِلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْلِلَ بِحَجٍّ فَلْيَهْلِلْ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْلِلَ بِعُمْرَةٍ، فَلْيَهْلِلْ، قَالَتْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، آپ نے حکم دیا جس نے حج اور عمرے کا احرام باندھنا ہو، وہ ایسا ہی کرے جس نے صرف حج کا احرام باندھنا ہو، وہ احرام باندھے اور جس نے صرف عمرے کا احرام باندھنا ہو، وہ احرام باندھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں،

نبی ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھا۔ بعض لوگوں نے بھی یہی احرام باندھا، بعض لوگوں نے حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھا اور بعض نے صرف عمرے کا احرام باندھا، میں ان میں شامل تھی جنہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ نبی ﷺ نے یہ حکم فرمایا کہ جس کا صرف عمرے کا احرام باندھنے کا ارادہ ہو، وہ احرام باندھے اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی صرف عمرے کا احرام باندھتا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، بعض لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا۔ میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔ ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ پہنچ گئے، عرفہ کا روز آگیا اور میں حائفہ تھی۔ میں نے عمرے کا احرام بھی نہیں کھولا تھا، میں نے اس کی عرض نبی ﷺ سے کی تو آپ نے فرمایا: تم اپنے عمرے کو رہنے دو اور بال کھول کر کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے ایسا ہی کیا جب اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کروا دیا تو ”حصہ“ کی رات میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابوبکر کو بھیجا، وہ مجھے ساتھ لے کر ”تعمیم“ آئے جہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھا یوں اللہ تعالیٰ نے میرا حج اور عمرہ پورے کروا دیے

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَأَهَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ، وَأَهَّلَ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ، وَأَهَّلَ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ، وَأَهَّلَ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ، وَكُنْتُ فِيْمَنْ أَهَّلَ بِالْعُمْرَةِ

566 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلَ، فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَنَا مِنْ أَهْلِ بِعُمْرَةٍ، فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَأَذْرَكَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَجَلْ مِنْ عُمْرَتِي، فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعِي عُمْرَتَكَ، وَانْقِضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي، وَأَهْلِي بِالْحَجِّ قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنا، أُرْسِلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنا، عُمْرَتَنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ

اور میں نے قربانی، صدقہ روزہ (نہیں رکھنا)۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
ذوالحج کا چاند دیکھتے ساتھ ہی ہم نبی ﷺ کے ساتھ
روانہ ہوئے، ہمارا صرف حج کا ارادہ تھا لیکن نبی ﷺ
نے ارشاد فرمایا: جو صرف عمرے کا احرام باندھنا چاہتا ہو،
وہ صرف عمرے کا احرام باندھے، اس کے بعد حسب سابق
حدیث ہے۔

567- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيِّزٍ،
حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، لَا نَرَى
إِلَّا الْحَجَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ، فَلْيَهْلَ بِعُمْرَةٍ
وَسَاقِ الْحَدِيثِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ.

568- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،
حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ
أَهْلَ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا
مَنْ أَهْلَ بِحَجَّةٍ، فَكُنْتُ فِي مَنِّ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَسَاقِ
الْحَدِيثِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا، وَقَالَ فِيهِ: قَالَ عُرْوَةُ
فِي ذَلِكَ: إِنَّهُ قَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا، قَالَ
هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا
صَدَقَةٌ

569- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ،
وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِالْحَجِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ذوالحج
کا چاند دیکھتے ساتھ ہی ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ
ہو گئے، ہم میں سے بعض نے صرف عمرے کا احرام
باندھا، بعض نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے
صرف حج کا احرام باندھا۔ میں ان لوگوں میں شامل تھی
جنہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔ اس کے بعد
حسب سابق حدیث ہے جس کے آخر میں عروہ کے یہ الفاظ
ہیں یوں اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا حج اور عمرہ مکمل کروا دیا، ہشام کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کو قربانی، روزے، صدقہ نہیں کرنا پڑا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
حجۃ الوداع کے سال ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے،
ہم میں سے بعض نے صرف عمرے کا احرام باندھا اور بعض
نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا
احرام باندھا۔ نبی ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا جن
لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔ انہوں نے

وَأَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ، وَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ أَوْ بَجَمْعِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَلَمْ يَحِلُّوا، حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ

570- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعُمَرُو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عُمَرُو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفٍ، أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا، حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: أَنْفُسِي - يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ - قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَغْتَسِلِي، قَالَتْ: وَصَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ

571- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، حَتَّى جِئْنَا سَرِفَ فَطِيشْتُ، فَدَخَلَ عَلَى

احرام کھول دیا اور جنہوں نے صرف حج یا حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا، انہوں نے قربانی کے روز تک احرام نہیں کھولا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہمارا صرف حج کرنے کا ارادہ تھا جب ہم ”سرف“ یا شاید اس کے قریب کہیں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں نفاس (یعنی حیض) آگیا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے مقرر کیا ہے، تم وہ تمام مناسک ادا کرو جو حاجی لوگ کرتے ہیں البتہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرنا جب تک غسل نہ کرلو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی جانب سے ایک گائے قربان کی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم صرف حج کا ذکر کر رہے تھے جب ہم ”سرف“ پہنچے، تو مجھے حیض آگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا، تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی، اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ کاش میں اس سال نہ آئی ہوتی، آپ نے دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہوا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُي.
فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ
أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ. قَالَ: مَا لَكَ؟ لَعَلَّكَ
نَفْسُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ
عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، أَعْمَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا
تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْتُ
مَكَّةَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ
كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، قَالَتْ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَوِي
الْيَسَارَةِ. ثُمَّ أَهْلُوا حِينَ رَاحُوا. قَالَتْ: فَلَمَّا
كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَّرْتُ. فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْضْتُ، قَالَتْ: فَأَتَيْنَا بِلَحْمٍ
بَقَرٍ. فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرِ. فَلَمَّا
كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَرْجِعُ
النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَتْ: فَأَمَرَ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي عَلَى بَهْمِيهِ.
قَالَتْ: فَإِنِّي لَا أَذْكُرُ. وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ.
أَلْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤَخَّرَةَ الرَّحْلِ، حَتَّى
جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، جَزَاءً
بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا

ہے؟ شاید تمہیں فحاش (لینش) آئے ہو؟ میں نے عرض
کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: یہ دو چیز ہیں اللہ تعالیٰ
نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقرر کر دی ہیں۔ تم وہ
سب کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں البتہ بیت المقدس تک
اس وقت تک نہ آنا جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ۔ سیدہ
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب میں مکہ آئی
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا اس کو عمرہ کرو جو جن
لوگوں کے پاس ”ہدی“ نہیں تھا، ان سب نے احرام کھول
دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر خوش حال لوگوں نے ساتھ
”ہدی“ موجود تھا جب روانہ ہونے لگے تو انہوں نے حج کا
احرام باندھ لیا، قربانی کے روز میں پاک ہوئی۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا اور میں نے طواف افاغہ کیا۔
میں گائے کا گوشت دیا گیا تو میں نے دریافت کیا، یہ کیا
ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی
جانب سے گائے قربان کی ہے۔ ”حصبہ“ کی رات میں
نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ حج اور عمرہ کے
واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں
گی؟ تو آپ نے عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا، انہوں نے
مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، مجھے یاد ہے میں اس وقت نو
جوان لڑکی تھی اس لیے مجھے اونگھ آجاتی تھی اور پالان کی
پچھلی لکڑی میرے چہرے سے ٹکراتی، یہاں تک کہ ہم
”تنعیم“ آگئے اور میں نے وہاں سے عمرہ کا احرام

572- وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ حَدَّثَنَا بِهِ. حَدَّثَنَا عَمَّادُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسِرْفٍ حِصْتُ. فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَنَا أَبْكِي. وَسَاقِ الْحَدِيثَ يَنْخُو حَدِيثَ الْمَاجِشُونَ غَيْرَ أَنَّ عَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهْلُوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلَهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ السِّنِّ أَنْعَسَ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤَخَّرَةً الرَّحْلِ

573- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ

574- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرْمِ الْحَجِّ وَلَيَّا إِلَى الْحَجِّ حَتَّى نَزَلْنَا بِسِرْفٍ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ

باندھا، یہ اس عمر سے کا بدلہ تھا جو لوگ پہلے کر چلے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے حج کا احرام باندھا جب ہم ”سرف“ پہنچے، تو مجھے فیض آگیا۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں، نبی ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر خوش حال لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور موجود تھا۔ جب روانہ ہونے لگے تو انہوں نے حج کا احرام باندھ لیا اسی طرح سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان بھی نہیں ہے کہ میں ان دنوں نوجوان لڑکی تھی اور اونگھ آجاتی تھی اور پالان کی پچھلی لکڑی میرے چہرے سے ٹکراتی تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے صرف حج کیا تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حج کے مہینوں اور حج کے ایام میں ہم حج کا احرام باندھ کر نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم ”سرف“ پہنچے تو نبی ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، تم میں سے جس کے پاس ”ہدی“ نہ ہو وہ عمرے میں تبدیل کرنا چاہتا ہو، وہ ایسا کر لے لیکن جس کے پاس ”ہدی“ ہے، وہ ایسا نہ کرے۔ جن لوگوں کے پاس ”ہدی“ نہیں

يَجْعَلُهَا عُمْرَةً، فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَا لِيَهُمُ الْإِحْدُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا، عَمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، وَمَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ، فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْيَى، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكَ؟ قُلْتُ: لَا أَصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضُرُّكَ، فَكُونِي فِي حَجِّكَ، فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَزُودَ قِيَمَهَا، وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا مِنِّي فَتَطَهَّرْتُ، ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِاخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتَهْلِ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ لِيَتَطَفَّ بِالْبَيْتِ، فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هَاهُنَا قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ، ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: هَلْ فَرَعْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَذِنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ، فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ

تھی ان میں سے کچھ نے ایسا کر لیا اور کچھ نے نہیں کیا۔ نبی ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اور آپ کے بعض صحابہ کے ساتھ بھی قربانی کے جانور تھے۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا، تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی، آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کی ہے، وہ میں نے سن لی ہے اور عمرے کے متعلق سن لیا ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ میں نے عرض کی، میں نماز نہیں پڑھ سکتی۔ آپ نے فرمایا: اس سے تمہیں کوئی حرج نہیں ہوگا، تم حج کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں عمرے کا موقع بھی عطا کر دے گا، تم آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہ چیز مقرر کی ہے جو ان کے لیے کی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں حج کے افعال سرانجام دیتی رہی حتیٰ کہ جب ہم منیٰ آئے تو میں پاک ہو گئی پھر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر نبی ﷺ ”محصب“ کے مقام پر تشریف لے آئے، آپ نے عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا، اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تا کہ وہ عمرے کا احرام باندھ لے پھر وہ بیت اللہ کا طواف کر کے میں یہیں تم دونوں کا انتظار کروں گا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے احرام باندھا پھر بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور پھر ہم نصف شب کے وقت نبی ﷺ تک پہنچ گئے، آپ اسی مقام پر قیام فرماتے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم فارغ ہو چکی ہو؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے

اپنے ساتھیوں کو کوچ کا حکم فرمایا، روانہ ہوتے وقت آپ بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فجر کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو گئے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم میں سے کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، کچھ نے ”قرآن“ کیا اور کچھ نے تمتع کیا۔

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ماہ ”ذیقعدہ“ ختم ہونے میں ابھی پانچ روز باقی تھے جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہمارا صرف حج کرنے کا ارادہ تھا لیکن جب ہم مکہ کے نزدیک پہنچے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو، وہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر لینے کے بعد احرام کھول دے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، قربانی کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا تو میں نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی جانب سے ذبح کی ہے۔

575- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ، وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ

576- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَةً

577- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُجَّسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَنْهُ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ
هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: أَتَشْكُ
وَسْنُوهُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

578. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ،
يَقُولُ: أَخْبَرْتَنِي عُمَرَةُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

579. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ،
عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، ح وَعَنِ الْقَاسِمِ،
عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
يَصُدُّ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ؟
قَالَ: انْتَظِرِي، فَإِذَا ظَهَرَتْ فَأَخْرُجِي إِلَى
التَّنْعِيمِ، فَأَهْلِي مِنْهُ، ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا
وَكَذَا - قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ غَدًا - وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ
نَصَبِكَ أَوْ - قَالَ - نَفَقَتِكَ

580. وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَإِبْرَاهِيمَ،
قَالَ: لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخِرِ، أَنَّ
أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، يَصُدُّ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

581. حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحَاقُ: -

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں
نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں نے دو مناسک ادا
کیے ہیں جبکہ میں نے صرف ایک مناسک ادا کیا ہے؟ تو
نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انتظار کرو جب تم پاک ہو
جاؤ تو ”تنعیم“ جاؤ اور وہاں سے احرام باندھ کر اور فلاں
مقام پر آ کر ہم سے مل جانا میرا گمان ہے کہ روایت میں
”کل“ کیا لفظ بھی ہے۔ نبی ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:
تمہاری مشقت یا یہ فرمایا کہ تمہارے خرچ کے مطابق
(تمہیں اس کا اجر ملے گا)۔

قاسم بن محمد کہتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں نے وہ
مناسک ادا کیے ہیں۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث
ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم
نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہمارا صرف حج کرنے کا

أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ
الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ:
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحُجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا
بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ، أَنْ يَحِلَّ. قَالَتْ: فَحَلَّ
مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسْقُنِ
الْهَدْيِ، فَأَحْلَلْنَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَوَضَعْتُ فَلَمْ
أُطَفِّ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ قَالَتْ:
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحُجَّةٍ،
وَأَرْجِعُ أَنَا بِحُجَّةٍ؟ قَالَ: أَوْ مَا كُنْتَ طُفِيتَ لَيْلَى
قَدِمْنَا مَكَّةَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَذْهَبِي مَعَ
أَخِيكَ إِلَى الثَّنْعِيمِ، فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكَ
مَكَانَ كَذَا وَكَذَا. قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلَّا
حَاسِبَتَكُمْ، قَالَ عَقْرَى حَلَقَى، أَوْ مَا كُنْتَ طُفِيتَ
يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: لَا بَأْسَ، انْفِرِي
قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا،
أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا وَقَالَ إِسْحَاقُ:
مُنْهَبِطَةٌ وَمُنْهَبِطٌ.

قصہ تھا جب ہم آئیں گے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا جو قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا، وہ احرام کھول دے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جو مرد قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے تھے، انہوں نے احرام کھول دیا۔ خواتین بھی جانور ساتھ نہیں لائیں تھیں، انہوں نے بھی احرام کھول دیا، مجھے جیسے آئی اس لیے میں بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکی۔ ”حصبہ“ کی شب میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! لوگ عمرے اور حج کر کے واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں گی، آپ نے دریافت فرمایا، جب ہم لوگ مکہ آئے تھے تو کیا تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کی، جی نہیں! آپ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے ساتھ ”تثعیم“ جاؤ اور پھر فلاں جگہ مل جانا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، مجھے لگ رہا ہے کہ میرے سبب آپ کو رکنا پڑے گا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے قربانی کے روز طواف نہیں کر لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں تم روانہ ہو جاؤ۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، پھر میری ملاقات نبی ﷺ سے اس وقت ہوئی جب آپ اوپر کی جانب تشریف لے جا رہے تھے اور میں نیچے کی جانب اتر رہی تھی یا میں اوپر کی جانب جا رہی تھی اور آپ نیچے کی جانب تشریف لا رہے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے، ہمارا (بطور خاص) حج یا

582- وَحَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيٍّ

بْنِ مُسْهَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

عمرے کا ارادہ نہیں تھا۔

الرُّسُودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذِي، لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ

583- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ، قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذُكْوَانَ، مَوْلَى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ مَضْيَنٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، أَوْ ثَمَسٍ، فَدَخَلَ عَلَى وَهُوَ غَضَبَانُ فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ، قَالَ: أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ، فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ؟ - قَالَ الْحَكَمُ: كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ - وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا سَقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَجِلُ كَمَا حَلُّوا

584- وَحَدَّثَنَا هُشَيْدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذُكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ أَوْ ثَمَسٍ مَضْيَنٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ، وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ: يَتَرَدَّدُونَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ذوالحج کی چار یا پانچ تاریخ کو نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے، آپ اس وقت غصے میں تھے۔ میرے نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس سبب غصے میں ہیں؟ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے غور نہیں کیا کہ میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا اور وہ تردد کا شکار ہیں؟ جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی ہے اگر وہ پہلے ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اسے خریدتا اور اس طرح احرام کھول دیتا جیسے ان لوگوں نے احرام کھول دیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ ذوالحج کی چار یا پانچ تاریخ کو تشریف لائے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس روایت میں راوی حکم کا شک مروی نہیں ہے جو لفظ ”یترددون“ کے متعلق سابقہ روایت میں منقول ہے۔

585- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بِهِزٌ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمَرَةَ، فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَكُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ، فَتَسَكَّتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ الثَّغْرِ يَسْعُكَ طَوَافُكَ لِحَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ فَأَبَتْ، فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ

586- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفٍ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِي عَنْكَ طَوَافُكَ بِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، عَنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ

587- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا قُرَّةٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: أُرْجِعُ النَّاسَ بِأَجْرَيْنِ وَأُرْجِعُ بِأَجْرٍ، فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، قَالَتْ: فَأَرَدَنِي خَلْفَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اور مکہ آگئی لیکن حیض آجائے کے سبب انہوں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا دیگر تمام مناسک ادا کر لیے اور پھر انہوں نے حج کا احرام باندھا یہ روایتی کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارا طواف حج اور عمرے کے لیے کافی ہوگا۔ لیکن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات پر راضی نہ ہوئیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے ساتھ ”تنعیم“ بھیجا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مقام ”سرف“ پر انھیں حیض آگیا اور وہ عرفہ کے روز پاک ہوئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، صفا و مروہ کا تمہارا طواف، حج اور عمرے کے لیے کافی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا لوگ دو اجر لے کر واپس جائیں گے اور میں ایک اجر لے کر واپس جاؤں گی تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ تنعیم جائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھالیا، میں نے اپنی

عَنْ جَمَلٍ لَمْ قَالَتْ: لَمَجَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسِرُهُ
عَنْ عُنُقِي، فَيَضْرِبُ رَجُلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ، قُلْتُ
لَهُ: وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: فَأَهْلَلْتُ بِعُمَرَةَ.
ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَضْبَةِ

588- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ
ثُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، أَخْبَرَهُ
عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ:
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُزِدَ
عَائِشَةَ، فَيُغَيِّرَهَا مِنَ الثَّنْعِيمِ

589- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ
رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، - قَالَ قُتَيْبَةُ:
حَدَّثَنَا لَيْثٌ - عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مُهْلِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ، وَأَقْبَلْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، بِعُمَرَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفِ
عَرَكَتٍ، حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالْصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ
فَقُلْنَا: حِلٌّ مَاذَا؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا
النِّسَاءَ، وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ، وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا،
وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ، ثُمَّ
أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

چادر سر سے اتار لی تو عبدالرحمن بن ابوبکر نے میرے
پاؤں پہ پالان کی لکڑی سے مارا تو میں نے ان سے عرض
کی، کیا تمہیں کوئی شخص نظر آ رہا ہے، پھر میں نے عمرے کا
احرام باندھا، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئے، آپ اس وقت
”حصبہ“ میں قیام فرماتے تھے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا تھا کہ وہ سیدہ
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ہمراہ لے جائیں اور انہیں
”تنعیم“ سے عمرے کو لائیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم
صرف حج کا احرام باندھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ
ہوئے جبکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
عمرے کا احرام باندھا جب ہم سرف پہنچے تو سیدہ عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حیض آ گیا۔ ہم نے خانہ کعبہ
اور صفا مروا کر طواف کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ
جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ احرام کھول
دے۔ ہم نے عرض کی، احرام کھولنے سے کیا مراد ہے؟ تو
آپ نے فرمایا: پورے طور پر احرام سے باہر ہو جانا۔ ہم
نے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کی، خوشبو لگائی، کپڑے
پہنے جبکہ ہمارے اور عرفہ کے درمیان چار راتیں رہ گئی تھیں
پھر ترویہ کے روز ہم نے احرام باندھ لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے

588- صحیح بخاری: 2822، سنن ترمذی: 934، سنن دارمی: 1862، صحیح ابن خزمہ: 3026

589- مسند احمد: 14986، سنن بیہقی: 8777، معجم الکبیر: 4461

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. فَوَجَدَهَا تَبْكِي. فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ، قَالَتْ: شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ، وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ، وَلَمْ أُحِلِّ، وَلَمْ أُطْفِ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ. فَقَالَ: إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاغْتَسِلِي. ثُمَّ أَهْلِي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ وَوَقَفْتُ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ جَمِيعًا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أُطْفِ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ، قَالَ: فَادْهَبِي بِهَا، يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ

گئے تو وہ رو رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے حیض آگیا۔ لوگوں نے احرام کھول دیا۔ لیکن میں نے احرام نہیں کھولا اور بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کیا اور اب لوگ حج کے لیے جانے کو ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقرر کر دیا ہے، تم غسل کر کے حج کا احرام باندھ لو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایسا ہی کیا اور وہ ہر مقام ہر ٹھہریں پھر جب وہ پاک ہو گئی تو انہوں نے خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے حج اور عمرے سے اکٹھی فارغ ہو گئی ہو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے یہ پریشانی لاحق ہے کہ میں نے حج سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمن! اسے تنعیم لے جاؤ تاکہ وہاں سے یہ عمرے کا احرام باندھ لے۔ واقعہ ”حصبہ“ کی شب پیش آیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

590- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ - قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدُ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَهِيَ تَبْكِي، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا

قَبْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

591- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْيَسَعِيُّ، حَدَّثَنَا

مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا، إِذَا هَوَيْتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ، فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيمِ. قَالَ مَطَرٌ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

592- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ،

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ، مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا: أَيْ الْحِلِّ؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ: فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَمَسَسْنَا الطَّيْبَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقع پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ بات زائد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نرم مزاج تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو بھی فرمائش کرتی تھیں، آپ اسے پورا کر دیتے تھے۔ آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھجوا دیا، انہوں نے ”تنعیم“ سے عمرے کا احرام باندھا۔ شیخ ابوزبیر بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بھی حج کرتی تھیں تو اسی طرح حج کرتی تھیں جیسے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کیا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، ہمارے ساتھ بچے بھی تھے جب ہم مکہ میں آ کر بیت اللہ اور صفا و مروہ سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہے، وہ احرام کھول دے۔ ہم نے عرض کی، وہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا: مکمل طور پر ہم نے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کی، سہلے ہوئے کپڑے پہنے، خوشبو لگائی۔ ترویہ کے روز کو ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔ ہمارے لیے صفا و مروہ کا پہلا طواف ہی کافی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے مشترکہ طور پر قربان کریں یوں کہ ایک جانور

میں سات لوگوں کا حصہ ہو۔

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، وَكَفَّاتَا
الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي
الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِثْلًا فِي بَدَنَةٍ

593- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "أَمَرَنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَهْلَلْنَا، أَنْ نُحْرِمَ
إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِثْي، قَالَ: فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ"

594- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ
مُحَمَّدٍ! أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،
قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمْ يَطْفِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ:
طَوَافُهُ الْأَوَّلُ

595- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ:
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي
نَاسٍ مَعِيَ قَالَ: أَهْلَلْنَا، أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحَدَهُ، قَالَ عَطَاءٌ:
قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ہم نے احرام کھول دیا تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم منیٰ جانے لگے تو احرام باندھ لیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم نے ”ابطح“ کے مقام پر احرام باندھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، (حجۃ الوداع کے موقع پر) نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے صفا و مروہ کی ایک ہی دفعہ سعی کی۔

عطا کہتے ہیں، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کئی لوگوں کی موجودگی میں یہ بات بیان کی ہے کہ ہم نے نبی ﷺ کے صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا پھر چار ذوالحج کو آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم احرام کھول دیں۔ عطاء کہتے ہیں، احرام کھول دو اور اپنی بیویوں سے صحبت کرو۔ عطا کہتے ہیں،

صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. فَأَمَرْنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ حَلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعِزُّمْ عَلَيْهِمْ. وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ. فَقُلْنَا: لَتَأَلَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ. أَمَرْنَا أَنْ نُفْطِنَ إِلَى نِسَائِنَا. فَتَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِرُ النَّبِيِّ. قَالَ: يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُخَرِّكُهَا - قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا. فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتَقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرُّكُمْ. وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ. وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَذْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ. فَحَلُّوا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلَيَّ مِنْ سَعَائِيهِ. فَقَالَ: بِمَ أَهْلَلْتُ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَهْدِ وَأَمْكُثْ حَرَامًا قَالَ: وَأَهْدِي لَهُ عَلَيَّ هَدِيًّا. فَقَالَ سِرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشِمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلْعَامِنَا هَذَا أَمْ لَا؟ فَقَالَ: لَا أَبَدٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لازمی حکم نہیں دیا بلکہ ان کے لیے ایسا کرنا صرف حلال قرار دیا۔ ہم نے کہا ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ روز رہ گئے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی بیویوں کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کر لیں۔ تو اس کے فوراً بعد ہم عرفہ چلے جائیں گے۔ اور ہماری شرمگاہوں سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ عطا کہتے ہیں، یہ بات حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ کے اشارے سے کہی، ان کے ہاتھ کی حرکت آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں، تم سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں اگر قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول دیتا اور جو حکم مجھے بعد میں ملا ہے اگر وہ پہلے مل جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر ہی نہ آتا لہذا تم احرام کھول دو۔ ہم نے احرام کھول دیے اور آپ کے حکم پر عمل کیا۔ عطا کہتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقات وغیرہ وصول کر کے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی وہی جو اللہ کے نبی نے باندھا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا، تم قربانی کا جانور تیار رکھو اور حالت احرام میں رہو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بھی قربانی کا جانور تیار رکھا۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ

حکم اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ نے جواب دیا، ہمیشہ کے لیے ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ آئے تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول دیں اور اسے عمرے کا احرام قرار دیں۔ یہ بات ہمارے لیے دشوار ہوئی اور ہمارے ذہن میں الجھن ہوئی جب اس کی خبر نبی ﷺ کو ملی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کو وحی کے ذریعے علم ہوا یا کسی شخص کے ذریعے معلوم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! احرام کھول دو اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی وہی کرتا جو تم نے کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم نے احرام کھول دیا، اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کی اور وہ تمام کام کیے۔ پھر ترویہ کے روز ہم نے مکہ کی جانب پشت کی اور حج کا احرام باندھا۔

موسیٰ بن نافع کہتے ہیں، میں ترویہ سے چار روز قبل عمرے کا احرام باندھ کر مکہ آیا تو لوگوں نے کہا، اب تمہارا حج اہل مکہ کی طرح ہو گیا ہے۔ میں حضرت عطاء بن ابی رباح کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا، مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حدیث سنائی ہے جس سال نبی ﷺ قربانی کا جانور ساتھ لے کر حج کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی اس حج میں نبی ﷺ کے ساتھ شرکت کی تھی۔ سب لوگوں نے صرف

596- حَدَّثَنَا ابْنُ مُيَرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَكَبَّرُ ذَلِكَ عَلَيْنَا، وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا نَدَرِي أَمْرًا بَلَغَهُ مِنَ الشَّيْءِ أَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَحِلُّوا، فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِيَ، فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ: فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ، وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ

597- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُيَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ، قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ، فَقَالَ النَّاسُ: تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مَكِّيَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقِ الْهَدْيِ مَعَهُ، وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَجِلُوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ. فَكَلُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ
الضُّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَقَطِّرُوا. وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَلَالِي
إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقَرْوَةِ فَأَجِلُوا بِالْحَجِّ. وَاجْعَلُوا إِلَهِي
قَدِيمَتُمْ بِهَا مُشْعَةً قَالُوا: كَيْفَ تَجْعَلُهَا مُشْعَةً
وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ. قَالَ: افْعَلُوا مَا أَمَرُكُمْ بِهِ.
فَإِنِّي لَوْلَا أَلِي سَفَتُ الْهَدْيَ. لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي
أَمَرْتُكُمْ بِهِ. وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِلِّي حَرَامٌ. حَتَّى يَبْلُغَ
الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا

حج کا احرام باندھا۔ (نکد) نبی ﷺ نے قلم فرمایا،
احرام کھول دو، بیت اللہ اور سفا و مروہ کا طواف کر لو اور بال
کاث لو پھر ترویہ کے روز تک حالت احرام کے بغیر رہو پھر
حج کا احرام باندھ لو، اپنے سابقہ احرام کو تمتع کر لو۔ لوگوں
نے عرض کی، ہم اسے کیسے تمتع کریں؟ حالانکہ ہم نے حج کی
نیت کی تھی۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں جو حکم دے رہا
ہوں، وہی کرو اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہوتا تو
میں بھی وہی کرتا جس کا تمہیں حکم دے رہا ہوں لیکن
میرے لیے اس وقت تک احرام کھولنا جائز نہیں ہے جب
تک قربانی کا یہ جانور اپنے مخصوص مقام تک نہ پہنچ جائے۔
لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

598- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ رَبِيعٍ
الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ
الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عَطَاءِ
بْنِ أَبِي رَبَاجٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا، قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَلِّدِينَ بِالْحَجِّ. "فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ.
قَالَ: وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا
عُمْرَةً"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
کرتے ہیں ہم لوگ حج کا احرام باندھ کر نبی ﷺ کے
ساتھ آئے۔ نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا، ہم اسے
عمرے میں بدل کر احرام کھول دیں اور آپ کے ساتھ
کیونکہ قربانی کا جانور بھی تھا اس لیے آپ اپنے احرام کو
عمرے میں نہیں بدل سکتے تھے۔

599- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،
قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ،

ابو نضیر کہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ہمیں حج تمتع کرنے کا حکم دیتے تھے اور حضرت
عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمیں اس سے منع کر

قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِالْمُشْعَةِ، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا. قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثِ، تَمْتَتِعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ، فَ {أَتَمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ} البقرة: 196، كَمَا أَمَرَ اللَّهُ، وَأَبْتُوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ، فَلَنْ أُوتِيَ بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ، إِلَّا رَجَعَتْهُ بِالْحِجَارَةِ

تے تھے۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا، تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث مجھ سے ہی مشہور ہوئی ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں یہ حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے اپنی مشیت کے مطابق جو چاہا، جائز قرار دیا لیکن قرآن نے ضروری احکام بیان کر دیئے ہیں اس لیے جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، اور خواتین کے ساتھ باقاعدہ نکاح کر داب اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جس نے کسی عورت کے ساتھ عارضی نکاح کیا ہو تو میں اسے سنگسار کر دوں گا۔

600- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجَّكُمْ، وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ

601- وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ، وَأَبُو الرَّبِيعِ، وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ خَلْفُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ، يَا حَجَّجَ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے الفاظ زائد ہیں، تم حج اور عمرہ الگ، الگ ادا کر اس طرح تمہارا حج بھی پورا ہوگا اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہوگا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کہتے ہوئے آئے ہم حج کے لیے حاضر ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم عمرے میں تبدیل کر لیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے سب لوگوں کا تعارف دریافت کیا، جب میری باری آئی تو میں نے کہا، میں محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ میرے سر کی جانب بڑھائے میری قمیض کا اوپر والا پھر نیچے والا مٹن کھول کر اپنا ہاتھ میں میرے سینے پر رکھا۔ میں ان دنوں نوجوان تھا، وہ بولے، اے بھتیجے! خوش آمدید! تم اپنے چچا سے جو چاہو، پوچھ سکتے ہو، میں نے ان سے کچھ معلوم کیا، وہ نابینا ہو چکے تھے، نماز کا وقت ہوا تو وہ ایک چادر اوڑھ کر کھڑے ہو گئے وہ جب بھی اپنا پلو کندھے پر ڈالتے تو چادر چھوٹی ہونے کے سبب وہ پلو نیچے گر جاتا حالانکہ اس وقت ان کی ایک بڑی چادر پاس لٹکی ہوئی تھی۔ انہوں نے نماز پڑھادی تو میں نے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق معلوم کیا، انہوں نے اپنے ہاتھ سے نو کا اشارہ کرتے ہوئے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نو سال تک حج نہیں کیا پھر دسویں سال لوگوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج ادا کریں اور اسی طرح حج کریں جیسے آپ کریں۔ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں روانہ ہوئے اور ”ذوالحلیفہ“ پہنچ گئے وہاں سیدہ اسماء بنت عمیس نے محمد

17- بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
602- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَاسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَسَأَلْنَا عَنْ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَلَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى، ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، فَقَالَ: مَرَحَبًا بِكَ، يَا ابْنَ أَخِي، سَلْ عَمَّا شِئْتَ، فَسَأَلْتُهُ، وَهُوَ أَغْمَى، وَخَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا، كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ ظَرْفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، وَرَدَاوُهَا إِلَى جَنْبِهِ، عَلَى الشُّجْبِ، فَصَلَّى بِنَا، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ، كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتِمَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ،

فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: اغْتَسِلِي، وَاسْتَشْفِرِي بِثَوْبٍ وَأُخْرِهِ فَصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقُصُوءَ، حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، نَظَرْتُ إِلَى مَدَى بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ، مِنْ رَأْيٍ وَمَاشٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ، وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ، فَأَهْلَ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ، لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهْلَ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهْلُونَ بِهِ، فَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ، وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَّتَهُ، قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَسْنَا نَتَوَى إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ نَفَذَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَرَأَ: {وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى} (البقرة: 125) فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَكَانَ أَبِي يَقُولُ - وَلَا أَعْلَمُهُ ذِكْرُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا

بن ابوبکر کو جنم دیا، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پیغام بھجوایا کہ اب میں کیا کروں؟ تو آپ نے جواب بھجوایا، تم غسل کر کے ایک کپڑا باندھ کر احرام باندھ لو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی اور قصوا پر سوار ہوئے۔ ”بیداء“ کے مقام پر جب وہ اونٹنی روانگی کے لیے کھڑی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ جہاں تک نظر جاتی تھی، پیدل اور سوار لوگ تھے جو آپ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر جانب موجود تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے اور آپ پر قرآن نازل ہو رہا تھا جس کے مفہوم سے آپ آگاہ تھے۔ آپ نے جو بھی عمل کیا، ہم نے بھی وہی کیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار پر مشتمل یہ تلبیہ پڑھنا شروع کیا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك۔ لوگوں نے بھی یہی تلبیہ پڑھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے زیادہ کوئی لفظ نہیں پڑھا۔ آپ یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا، عمرے کا کوئی خیال نہیں تھا حتیٰ کہ ہم آپ کی معیت میں بیت اللہ تک پہنچ گئے۔ آپ نے رکن کا استلام کیا پھر تین دفعہ رمل کیا اور چار دفعہ چل کر طواف کیا پھر آپ مقام ابراہیم کی جانب تشریف لے گئے اور آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ”مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو“۔ (کنز الایمان) پھر آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر کے (نماز ادا کی) میرے والد نے یہ بات بھی بیان کی

أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ،
ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ
الصَّفَا قَرَأَ: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)
(البقرة: 158) أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأُ بِالصَّفَا،
فَرَقَى عَلَيْهِ، حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ،
فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَثَّرَهُ، وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ
عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ
ذَلِكَ، قَالَ: مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى
الْمَرْوَةِ، حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي
سَعَى، حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى، حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ،
فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، حَتَّى إِذَا
كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ، فَقَالَ: لَوْ أَنِّي
اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ
الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ
مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ، وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً، فَقَامَ
سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشِمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، أَلِغَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي
الْأُخْرَى، وَقَالَ: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ
لَا بَلَّ لِأَبَدٍ أَبَدٍ وَقَدِيمَ عَلَى مِنَ الْيَمَنِ بِبُذْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ، وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا،

اور یہ یقیناً حدیث کا حصہ ہوگی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو
رکعات ادا کی اور ان میں سورۃ اخلاص اور سورہ الکافرون
پڑھی پھر آپ رکن کی جانب واپس تشریف لائے اس کا
استلام کیا پھر دروازے سے نکل گئے۔ ”صفا“ کی جانب
تشریف لے گئے جب آپ صفا کے نزدیک پہنچے، تو آپ
نے یہ آیت تلاوت کی۔ ”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی
نشانوں میں سے ہیں۔“ (کنز الایمان) میں وہیں سے
شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ نے پہلے کیا ہے۔ آپ نے
صفا سے ابتداء فرمائی اس پر چڑھے حتیٰ کہ جب آپ نے
بیت اللہ کو دیکھا تو قبلہ کی جانب رخ کر کے اللہ تعالیٰ کی
وحدانیت اور کبریائی کا اعتراف کیا اور یہ کلمات پڑھے: لا
اله الا الله و حده لا شريك له له الملك وله
الحمد وهو على كل شي قدير لا اله الا الله وحده
انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده۔
پھر آپ نے دعا کی پھر یہی کلمات تین دفعہ کہے پھر آپ
مروہ تشریف لائے جب آپ نے وادی کے درمیان قدم
رنجہ فرمایا، تو آپ دوڑے جب اوپر چڑھ گئے تو چلنے لگے
پھر آپ مروہ تشریف لائے اور وہاں بھی وہی عمل کیا جو صفا
میں کیا تھا۔ مروہ کا آخری چکر لگانے کے بعد آپ نے
ارشاد فرمایا: اپنے متعلق جس چیز کی جانب بعد میں میری
توجہ ہوئی اگر پہلے ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ
لاتا اور عمرے میں تبدیل کر لیتا لہذا تم میں سے جس کے
ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ عمرے میں تبدیل
کر لے۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَاُكْتَحَلَتْ، فَأُنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي
أَمَرَنِي بِهَذَا، قَالَ: فَكَانَ عَلَيَّ يَقُولُ، بِالْعِرَاقِ:
فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعْتُ، مُسْتَفْتِيًا
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرْتُ
عَنْهُ، فَأُخْبِرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ:
صَدَقْتَ صَدَقْتُ، مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟
قَالَ قُلْتُ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلٌ بِهِ رَسُولُكَ،
قَالَ: فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ: فَكَانَ
جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّتِي قَدِمَ بِهِ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ
وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً،
قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصُرُوا، إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَهَا كَانَ
يَوْمُ التَّزْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى، فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ،
وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى
بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ،
ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَأَمَرَ
بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةٍ، فَسَارَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا
أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، كَمَا كَانَتْ
قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ
الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ، فَنَزَلَ بِهَا، حَتَّى إِذَا
زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ، فَرَجَلَتْ لَهُ، فَأَتَى

کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ حکم اسی
سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو نبی ﷺ نے
اپنی مبارک انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر دو دفعہ
ارشاد فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہو گیا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یمن سے نبی ﷺ
کے لیے قربانی کے اونٹ لے کر آئے تھے، انہوں نے
دیکھا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی احرام کھول چکی
ہیں۔ انہوں نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگا
یا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خفگی میں کہا،
میں نبی ﷺ کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ یعنی کہ وہ سیدہ
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طرز عمل پر خفگی کا اظہار کر کے
نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کریں، میں نے
نبی ﷺ سے عرض کی کہ میں نے ان پر اعتراض کیا ہے،
تو نبی ﷺ نے فرمایا، اس نے سچ کہا ہے، اس نے سچ
کہا ہے۔ تم نے حج کے متعلق کیا نیت کی تھی؟ انہوں نے
عرض کی، میں نے یہ نیت کی تھی، اے اللہ! میں وہی احرام
باندھ رہا ہوں جو تیرے رسول (ﷺ) نے باندھا
ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ تو ہدی موجود ہے
تم بھی احرام نہ کھولنا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے
اور نبی ﷺ قربانی کے جو جانور لائے تھے، ان کی تعداد
ایک سو تھی اور جن لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور تھے،
ان کے علاوہ سب لوگوں نے احرام کھول دیے۔ ترویہ
کے روز جب یہ لوگ منیٰ روانہ ہونے لگے تو انہوں نے حج
کا احرام باندھ لیا۔ نبی ﷺ بھی سوار ہوئے اور آپ

بَطْنِ الْوَادِي، فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ دِمَاءَكُمْ
وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ
أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيْ مَوْضُوعٍ، وَدِمَاءُ
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَإِنْ أَوَّلَ دَمٍ أَضْعُ مِنْ
دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ
مُسْتَرَضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلْتُهُ هَذَا، وَرَبَا
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلَ رَبَا أَضْعُ رَبَا رَبَا
عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ،
فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانٍ
اللَّهُ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ
عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ،
فَإِنْ فَعَلَنَّ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِجٍ،
وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ،
وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنْ
اعْتَصَمْتُمْ بِهِ، كِتَابُ اللَّهِ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي،
فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ
وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ: يَاصْبَعِ السَّبَابَةِ،
يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيُنْكِئُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ،
اشْهَدْ، اللَّهُمَّ، اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَكَّنَ، ثُمَّ
أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ
يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى آتَى الْمَوْقِفَ، فَجَعَلَ بَطْنُ
نَاقَتِهِ الْقُصُوءَ إِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلُ

نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور فجر کی نماز ادا کی پھر آپ
آفتاب طلوع ہونے تک وہیں قیام فرما رہے پھر آپ نے
”نمرہ“ میں خیمہ لگانے کا حکم دیا پھر نبی ﷺ روانہ
ہوئے، قریش کو یقین تھا کہ آپ ”مشر حرام“ کے نزدیک
ٹھہریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش ٹھہرا کرتے
تھے، لیکن نبی ﷺ وہاں سے گزر کر عرفات تشریف لے
آئے وہاں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ”نمرہ“ میں آپ کے
لیے خیمہ تیار کر دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ وہاں ٹھہر گئے جب
سورج ڈھل گیا تو آپ نے قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا
میدان کے درمیان تشریف لے گئے، وہاں آپ نے
لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”بے شک تمہارے
خون اور تمہارے اموال ایک دوسرے کے لیے اسی طرح
قابل احترام ہیں جیسے آج کا یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر قابل
احترام ہے۔ خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر
چیز میرے قدموں کے نیچے ہے۔ زمانہ جاہلیت کے خون
معاف ہیں، سب سے پہلے میں ربیعہ بن حارث کے
صاحب زادے کا خون معاف کرتا ہوں جو بنو سعد میں
پرورش پا رہا تھا اور اسے قبل ہذیل کے کسی شخص نے قتل
کر دیا تھا۔ زمانہ جاہلیت کے سود بھی معاف ہیں اور میں
سب سے پہلے عباس بن عبدالمطلب کے سود معاف کرتا
ہوں۔ وہ مکمل طور پر معاف ہے، عورتوں کے متعلق اللہ
تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تم نے اللہ کی امان سے انہیں حاصل کیا
ہے اور اللہ کے حکم سے ان کی شرم گاہوں کو اپنے لیے حلال
کیا ہے، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے ہاں کسی

الْمَشَاةَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ
وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ
قَلِيلًا، حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ، وَأَرْدَفَ أَسَامَةُ
خَلْفَهُ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ شَنَقَ لِلْقُصَوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا
لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيْهَا
النَّاسُ، السَّكِينَةُ السَّكِينَةُ كُلُّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ
الْحَبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا، حَتَّى تَصْعَدَ، حَتَّى أَتَى
الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ
وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ
اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
طَلَعَ الْفَجْرُ، وَصَلَّى الْفَجْرَ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ،
بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ الْقُصَوَاءَ، حَتَّى أَتَى
الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَدَعَاهُ
وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى
أُسْفَرَ جَدًّا، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ،
وَأَرْدَفَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ
الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا، فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ طُعْنُ يَجْرِينَ، فَطَفِقَ
الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَحَوَّلَ
الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرِ يَنْظُرُ، فَحَوَّلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشَّقِ
الْأَخْرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ، يَصْرِفُ وَجْهَهُ مِنَ الشَّقِ

ایسے شخص کو آنے نہ دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا
کریں تو ان کی پٹائی کرو لیکن انہیں زخم نہ آئے۔ تمہارے
ذمہ ان کا حق یہ ہے کہ مناسب طور پر ان کی خوراک اور
لباس فراہم کرو۔ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں
چھوڑی ہیں اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہ
ہوں گے، وہ اللہ کی کتاب ہے۔ جب تم سے میرے متعلق
سوال کیا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے عرض کی، ہم
یہ گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ کر دی ہے۔ فرض ادا کر
دیا ہے اور نصیحت کر دی ہے۔ نبی ﷺ نے شہادت کی
انگلی کو آسمان کی جانب بلند فرما کر لوگوں کی جانب پھیر کے
تین دفعہ فرمایا: اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ اے اللہ تو گواہ
ہو جا۔ اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ پھر اذان ہوئی، اقامت کہی
گئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اقامت کہی گئی
اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں کے درمیان
آپ نے کوئی نماز ادا نہیں کی، پھر آپ سوار ہوئے اور
”موقوف“ تک تشریف لے آئے آپ نے اپنی اونٹنی
”قصوا“ کا پیٹ پتھروں کی جانب کیا اور لوگوں کے جھوم کو
اپنے سامنے کر کے قبائ کی جانب منہ کر لیا، آپ سورج
غروب ہونے تک وہاں ٹھہرے رہے۔ زردی رخصت
ہوتی رہی حتیٰ کہ سورج مکمل طور پر ڈھل گیا۔ نبی ﷺ
نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور
روانہ ہوئے، آپ نے مہار کو اتنا زیادہ کھینچا ہوا تھا کہ اونٹنی
کا سر پالان کے اگلے حصے سے لگ رہا تھا، آپ نے ہاتھ
کے اشارے سے لوگوں کو اطمینان سے چلنے کی تلقین کی

الْآخِرَ يَنْظُرُ. حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ، فَحَرَّكَ قَلِيلًا.
ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى
الْجُمُرَةِ الْكُبْرَى، حَتَّى أَتَى الْجُمُرَةَ الَّتِي عِنْدَ
الشَّجَرَةِ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ
حَصَاةٍ مِنْهَا، مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ، رَمَى مِنْ بَطْنِ
الْوَادِي، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمُنْحَرِ، فَنَحَرَ ثَلَاثًا
وَسِتِّينَ بَيْدِهِ، ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ،
وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ،
فَجَعَلَتْ فِي قَدْرِ، فَطَبَخَتْ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا
مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ، فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ،
فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ،
فَقَالَ: انْزِعُوا، بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَوْلَا أَنْ
يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ
فَنَاولُوهُ دَلُوفًا فَشَرِبَ مِنْهُ

جب آپ کسی پہاڑ کے نزدیک ہوتے تو مبارک کو ڈھیلا کر
دیتے تاکہ اونٹنی آسانی سے اوپر چڑھ سکے حتیٰ کہ آپ
مزدلفہ تشریف لے آئے وہاں آپ نے مغرب اور عشا کی
نماز ایک ہی اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کی۔ آپ
نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل ادا نہیں کیے
پھر نبی ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا۔
آپ نے ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ فجر کی نماز
اس وقت ادا کی جب واضح طور پر صبح ہو چکی پر آپ قصوا،
پرسوار ہو کر مشعر حرام تشریف لائے اور قبلہ رخ ہو کر اللہ
تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اس کی کبریائی کا ذکر کیا اس کے
معبود ہونے اور اس کی وحدانیت کا اقرار کیا، آپ اس
وقت تک وہاں ٹھہرے رہے جب تک اچھی طرح روشنی
نہیں پھیل گئی۔ طلوع آفتاب سے قبل آپ واپسی کے لیے
روانہ ہوئے آپ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنه کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنه کے
بال بہت خوب صورت تھے، وہ خود بھی خوب صورت اور
گورے چٹے تھے، واپسی کے سفر میں نبی ﷺ خواتین
کے قافلے کے پاس سے گزرے، فضل نے ان کی طرف
دیکھا تو نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے چہرے
پر رکھ کے ان کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ فضل نے پھر
اس جانب دیکھا تو نبی ﷺ نے دوبارہ اپنے دست
مبارک سے ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا حتیٰ کہ آپ
”بطن محسر“ تک پہنچ گئے۔ آپ نے اونٹنی کو کچھ تیز چلایا
اور درمیانی راستے سے گزرے جو سیدھا ”جمرہ کبریٰ“ جا کر

نکلتا ہے، درخت کے پاس جو جمرہ ہے وہاں آکر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری مارتے وقت آپ نے تکبیر کہی۔ کنکری اتنی چھوٹی تھی جیسے چٹکی میں پکڑا جا سکے، آپ نے بطن وادی سے کنکریاں پھینکی تھی پر آپ قربان گاہ میں تشریف لائے اور وہاں آپ نے ۳ اونٹ اپنے ہاتھوں سے قربان کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیئے جو انہوں نے قربان کیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ نے حکم فرمایا، قربانی کے ہر جانور میں سے کچھ گوشت لے کر اسے ایک ہنڈیا میں پکایا جائے جب وہ گوشت پک گیا تو دونوں حضرات نے اسے کھایا اور اس کا شوربہ پیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور بیت اللہ آکر طواف افاضہ کیا۔ ظہر کی نماز آپ نے مکہ مکرمہ میں ادا کی پھر آپ بنو عبدالمطلب کے افراد کے پاس تشریف لائے جو زم زم کے پاس لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! پانی نکالو اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ تمہیں تنگ کریں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں پانی کا ڈول پیش کیا، تو آپ نے اس میں سے پانی پی لیا۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق دریافت کیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ بات زائد ہے، ”عربوں کا یہ

603- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بَنَحْوِ حَدِيثِ: حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، وَزَادَ فِي

الْحَدِيثُ وَكَانَتْ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ
عَلَى جَابِرِ عَزِي، فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالشَّعْرِ الْحَرَامِ، لَمْ
تَشْكُ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ، وَيَكُونُ مَنُزِلُهُ،
ثُمَّ فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ، حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ
فَنَزَلَ

معمول تھا کہ ابو سیارہ نامی شخص نہیں گدھے کی تنگی پشت پر
بٹھا کر لے جاتا تھا جب نبی ﷺ مزدلفہ سے گزر کر مشعر
حرام کی جانب تشریف لے گئے تو قریش کو یقین تھا کہ آپ
وہاں قیام کریں گے لیکن آپ آگے تشریف لے گئے اور
”عرفات“ آکر وہاں قیام فرمایا۔

604- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ،
حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَابِرٍ، فِي
حَدِيثِهِ ذَلِكَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، قَالَ: نَحَرْتُ هَاهُنَا، وَمِثِّي كُلُّهَا مَنَحَرٌ،
فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ، وَوَقِفْتُ هَاهُنَا، وَعَرَفَةُ
كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَوَقِفْتُ هَاهُنَا، وَجَمَعَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے،
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں قربانی کی
ہے اور منیٰ میں ہر جگہ قربانی ہو سکتی ہے لہذا تم اپنی، اپنی
جگہ قربانی کرلو۔ میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور عرفہ میں
کسی بھی جگہ وقوف کیا جاسکتا ہے اور میں نے یہاں وقوف
کیا ہے یہاں ہر جگہ وقوف کیا جاسکتا ہے۔

605- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا
يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشَى عَلَى
يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے،
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت
کرتے ہیں، جب نبی ﷺ مکہ تشریف لائے آپ حجر
اسود کے پاس تشریف لائے اور اسے بوسہ دیا پھر آپ نے
دائیں جانب سے طواف شروع کیا اور تین چکروں میں رمل
کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔

606- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو
مَعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ
دَانَ دِينَهَا يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَبِّحُونَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
قریش اور ان کے حامی مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے،
وہ خود کو ”تمس“ کا نام دیتے تھے، جبکہ دیگر عرب لوگ
عرنہ میں وقوف کرتے تھے جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے

الْحُمْسِ. وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} البقرة: 199

607- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً، إِلَّا الْحُمْسُ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ، كَانُوا يَطُوفُونَ عُرَاةً، إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا، فَيُعْطَى الرِّجَالُ الرِّجَالُ، وَالنِّسَاءُ النِّسَاءُ، وَكَانَتْ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُونَ عَرَفَاتٍ، قَالَ هِشَامٌ: فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "الْحُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} البقرة: 199، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، يَقُولُونَ: لَا نَفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: {أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} البقرة: 199 رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ"

اپنے نبی کو یہ حکم فرمایا کہ وہ عرفات آکر وہاں وقوف کریں اور ہیں سے واپس جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے ترجمہ کنز الایمان: پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں۔ (پ ۲ البقرة آیت ۱۹۹)

ہشام اپنے والد کا بیان روایت کرتے ہیں، عرب برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے صرف "حمس" ایسا نہیں کرتے تھے، خمس سے مراد قریش اور ان کی اولاد تھی دیگر عرب اس لیے برہنہ ہو کر طواف کرتے تھے تاکہ "حمس" کے افراد نہیں کپڑے دیں۔ مرد، مردوں میں کپڑے تقسیم کرتے تھے اور خواتین عورتوں میں کپڑے تقسیم کرتی تھیں۔ "حمس" کے افراد مزدلفہ سے باہر نہیں جاتے تھے، جبکہ دیگر تمام لوگ عرفات جایا کرتے تھے۔ ہشام کہتے ہیں، مجھے میرے والد نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، یہ بات بتائی ہے کہ "حمس" وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں۔ (پ ۲ البقرة آیت ۱۹۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، دوسرے لوگ عرفات سے واپس جاتے تھے، جبکہ "حمس" مزدلفہ سے واپس چلے جایا کرتے تھے، وہ یہ کہتے تھے کہ ہم "حرم" سے ہی واپس جا رہے ہیں جب یہ آیت نازل ہوتی تو لوگوں نے عرفات سے واپس جانا شروع

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
بَنُ قُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرُو:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ
بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ: " أَضَلَّكَ بَعِيرًا إِلَى فِذْهَبَتِ
أَطْبَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ. فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ. فَقُلْتُ:
وَأَسَدُ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ. فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا،
وَكَأَنَّهُ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ "

18- بَابُ فِي نَسْخِ التَّحَلُّلِ

مِنَ الْأَحْرَامِ وَالْأَمْرِ بِالتَّحْلِيلِ

609- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ
قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ
شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِخٌ بِالْبَطْحَاءِ،
فَقَالَ لِي: أَتَجِجْتُ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: بِمَ
أَهْلَلْتُ، قَالَ قُلْتُ: لَبَيْكَ، بِإِهْلَالِ كَاهِلَالِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَدْ
أَحْسَنْتَ، طُفَّ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَجَلَّ
قَالَ: فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
میں ایک اونٹ کمزور لیا، وہ فہ سے دو شاخ کا ہونے لگا
اکھاتو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں
روقی افروز پایا تو میں نے سوچا اللہ کی قسم! یہ تو "حُمس"
سے تعلق رکھتے ہیں ان کا یہاں کیا کام؟ قریش! "حُمس"
قرار دیا جاتا تھا۔

احرام کو معلق کرنا جائز ہے یعنی انسان کسی اور شخص
کے احرام کے مطابق احرام باندھے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت
"بطحاء" میں جلوہ فرما تھے۔ آپ نے مجھ سے دریافت
فرمایا، کیا تم نے حج کی نیت کر لی ہے؟ میں نے عرض کی،
جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا، تم نے کیا نیت کی ہے؟
میں نے عرض کی، کہ میں اسی احرام کی نیت کرتا ہوں جو
احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے، آپ نے فرمایا، تم نے
اچھا کیا ہے، تم بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو اور
احرام کھول دو۔ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف
کرنے کے بعد (احرام کھول دیا) پھر میں بنو قیس قبیلے کی

أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ: فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ، حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا مُوسَى، أَوْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسِكِ بَعْدَكَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاكَ فُتْيَا فَلْيَتَّيِدْ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ، فِيهِ فَائِتُمُوا، قَالَ: فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ، وَإِنْ تَأْخُذُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ فَحِلَّهُ

ایک خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرے سر سے جو کچھ نکالیں پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آنے تک میں یہی فتویٰ دیتا رہا لیکن ایک شخص نے مجھ سے کہا، اے ابو موسیٰ! آپ بعض فتوے بیان کرنا بند کر دیں کیونکہ آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد امیر المؤمنین نے حج کے متعلق کیا حکم جاری فرمایا ہے؟ تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اے لوگو! میں نے جس کسی کو جو فتویٰ دیا ہے، وہ اس پر عمل نہ کرے، امیر المؤمنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، تم ان کی پیروی کرنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو میں نے اس بات کا ذکر ان سے کیا، تو وہ بولے اگر ہم کتاب اللہ کے حکم پر عمل کریں تو کتاب اللہ نے ہمیں پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی کا جانور اپنے مخصوص مقام تک نہیں پہنچ گیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

610- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
611- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: بِمَ أَهْلَلْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت بطحاء میں مقیم تھے، آپ نے دریافت کیا، تم نے کون سا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی، میں نے اسی احرام کی نیت کی ہے جو احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم قربانی کا جانور ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: هَلْ سَفَّتَ مِنْ هَذِي، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَطُفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي، فَمَشَّطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي "فَكُنْتُ أَفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ، فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أُحَدِّثُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ، فَقُلْتُ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّيِدْ فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَاتَّبِعُوا، فَلَمَّا قَدِمَ، قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: مَا هَذَا الَّذِي أُحَدِّثُ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ: إِنِّي نَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: {وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ} البقرة: 196 وَإِنِّي نَأْخُذُ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحْرَ الْهَدْيِ"

612- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَبْدُ

بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ

کی، نہیں! آپ نے فرمایا: تم بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرنے کے بعد (احرام کھول دیا) پھر میں اپنی قوم کی خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرا سر دھویا اور کنگھی کر دی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں، میں یہی فتویٰ دیتا رہا۔ ایک دفعہ حج کے ایام میں، میں کھڑا ہوا۔ ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا، آپ کو نہیں معلوم کہ امیر المؤمنین نے حج کے اعمال کے متعلق کیا حکم جاری کیا ہے؟ تو میں نے کہا، اے لوگو! میں نے جس کسی کو جو بھی فتویٰ دیا ہے، وہ اس پر عمل نہ کرے، امیر المؤمنین تمہارے پاس تشریف لانے والے ہیں، تم ان کی پیروی کرنا۔ فرماتے ہیں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو میں نے عرض کی، امیر المؤمنین! آپ نے حج کے اعمال کے متعلق کیا حکم جاری فرمایا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، اگر ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ:) "اللہ کی خوشنودی کے لیے جب حج اور عمرے کی نیت کرو" اور اگر ہم اپنے پیارے نبی کی سنت کو دیکھیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک آپ نے قربانی کے جانور کی قربانی نہیں کر دی۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روانہ فرمادیا تھا پھر میں آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ حج کے لیے

شہاب، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَبِي إِلَى الْيَمَنِ. قَالَ: فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي خَجَّ فِيهِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا مُوسَى، كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أُحْرِمْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: لَبَيْكَ إِهْلَالًا كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ سَقَيْتَ هَدْيًا؟ فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَجِلْ ثُمَّ سَاقِ الْحَدِيثَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ

613- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّهُ كَانَ يُفْتَى بِالْمُتْعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أُحَدِّثُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسكِ بَعْدَ، حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ، وَأَصْحَابُهُ، وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظْلُوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ، ثُمَّ يَرْوَحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ

تشریف لائے، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، اسے اسے، موسیٰ! جب تم نے احرام باندھا تھا تو لیا نیت کی تھی؟ میں نے عرض کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی احرام باندھا ہے میں اسی احرام کے لیے حاضر ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم قربانی کا جانور ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کی، نہیں! تو آپ نے فرمایا: تم جاؤ! بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ ”متعہ“ کے متعلق فتویٰ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے ان سے کہا، آپ یہ فتویٰ نہ دیں کیونکہ آپ کو نہیں معلوم کہ امیر المؤمنین نے حج کے اعمال کے متعلق کیا حکم جاری کیا ہے؟ پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور انہوں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے ایسا کیا ہے، لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ لوگ رات کے وقت ازدواجی تعلق قائم کریں اور صبح وہ حج کے لیے روانہ ہوں تو ان کے سروں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

19- تَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ

614- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ: كَانَ عُمَانُ يَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ، وَكَانَ عَلَى يَأْمُرٍ بِهَا، فَقَالَ عُمَانُ لِعَلِيٍّ: كَلِمَةٌ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: "لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَجَلٌ، وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ"

615- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ

616- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: اجْتَمَعَ عَلِيٌّ، وَعُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ، فَكَانَ عُمَانُ يَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ أَوْ الْعُمْرَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَنْهَى عَنْهُ؟ فَقَالَ عُمَانُ: دَعْنَا مِنْكَ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدْعَكَ، فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَلِكَ، أَهْلًا بِهَا بِجَمِيعًا

تمتع جائز ہے

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج تمتع سے منع فرمایا کرتے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا حکم دیتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے متعلق کچھ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا تھا تو حضرت عثمان نے فرمایا، ٹھیک ہے، لیکن اس وقت ہم حالت خوف میں تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

سید بن مسیب بیان کرتے ہیں، "عسفان" کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکٹھے ہوئے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج تمتع عمرہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا جو عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، آپ اس سے منع کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں آپ کو یوں نہیں چھوڑ سکتا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا تو انہوں نے حج اور عمرے کا ایک ساتھ

617- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ الْمُتَعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً

618- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَيَّاشِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لَنَا رُخْصَةٌ يَعْنِي الْمُتَعَةُ فِي الْحَجِّ

619- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ فَضِيلٍ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تَصْلُحُ الْمُتَعَتَانِ، إِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي مُتَعَةَ النِّسَاءِ وَمُتَعَةَ الْحَجِّ

620- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ بَيَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ، قَالَ: أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَهْمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ: لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمْ بِذَلِكَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ بَيَّانٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ تمتع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ تمتع کی رخصت صرف ہمارے لیے تھی۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ دو اقسام کے ”متعہ“ کی رخصت صرف ہمارے کے لیے تھی۔ یعنی عورتوں کے ساتھ ”متعہ“ کرنا اور حق تمتع کرنا۔

عبدالرحمن بن ابوشعثاء بیان کرتے ہیں، میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا میں اس سال حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو ابراہیم نخعی نے کہا، آپ کے والد تو یہ ارادہ نہیں کرتے تھے۔ ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ وہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ”ربذہ“ میں تھے، انہوں نے اس مسئلے کا ذکر

لَمْ يَرْضَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّهْبَةِ، فَمَكَرَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ:
إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةٌ دُونَكُمْ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا، تو حضرت ابوذر
نفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ صرف ہمارے لیے
مخصوص تھا، تمہارے لیے نہیں ہے۔

621- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَابْنُ أَبِي
عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا
مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ
غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي
وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُنْتَعَةِ، فَقَالَ:
فَعَلْنَاهَا وَهَذَا يَوْمٌ كَافِرٌ بِالْعُرْشِ، يَعْنِي
بَيُوتَ مَكَّةَ

غنیم بن قیس بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ”منتعہ“ کے متعلق
دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا، ہم نے یہ اس وقت
کیا تھا جب یہ ”عرش“ میں کفر کی زندگی گزار رہے تھے۔
یعنی مکہ مکرمہ میں۔

622- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: يَعْنِي مُعَاوِيَةَ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

623- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا أَبُو
أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
بْنُ أَبِي خَلْفٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُنْتَعَةُ فِي
الْحَجَّ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس میں حج میں منتعہ کرنے کے الفاظ ہیں۔

624- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ أَبِي
الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَمْرَانُ بْنُ

بطرف بیان کرتے ہیں، حضرت عمران حصین رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا، آج میں تمہیں ایک ایسی
حدیث سناؤں گا جس سے اللہ تعالیٰ آج کے بعد بھی تمہیں

حُصَيْنٍ: إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِأَحَدِيثِ الْيَوْمِ يَنْفَعُكَ
اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ، وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَغْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي
الْعَشِيرِ، فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذَلِكَ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ
حَتَّى مَضَى لَوَجْهِهِ، ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدَ مَا شَاءَ
أَنْ يَزْتَنِي

625 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،
وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ
حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي
عُمَرَ

626 - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا
أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَهَّابٍ، عَنْ
مُطَرِّفٍ، قَالَ: قَالَ لِي عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ
حَدِيثًا عَنِ اللَّهِ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ
لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ
يُحَرِّمُهُ، وَقَدْ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى حَتَّى اكْتَوَيْتُ،
فَتَرَكْتُ، ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيْ فَعَادَ

627 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،
قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، قَالَ: قَالَ
لِي عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ

نفع عطا کرے گا، یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ نے اپنے
چند اہل خانہ کو پہلے عشرے میں عمرہ کروایا تھا اور پھر کوئی
ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے اس حکم کو منسوخ کر دیا
ہو اور نہ ہی نبی ﷺ نے کبھی اس سے منع فرمایا حتیٰ کہ
آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے، بعد میں جس نے جو
رائے پیش کی، وہ اس کی اپنی رائے تھی۔

یہی روایت ایک وز سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس کے آخر میں راوی کے یہ الفاظ ہیں کہ ”جس نے“ سے
مراد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

مطرف بیان کرتے ہیں، حضرت عمران بن حصین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا، میں تمہیں ایک ایسی
حدیث سنانے لگا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا
فرمائے گا، نبی ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ ادا کیا ہے
اور پھر آپ نے وصال تک اس سے منع نہیں فرمایا اور نہ ہی
اس کے متعلق قرآن کا کوئی حکم نازل ہوا ہو جس نے اسے
حرام قرار دیا ہو۔ مجھے سلام کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے
داغ لگوا لیا تو وہ سلام آنا بند ہو گیا پھر میں نے اسے ترک
کر دیا تو سلام آنا دوبارہ شروع ہو گیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

628- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ

بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ،
عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: بَعَثَ
إِلَى عُمَرَ ابْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ،
فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثُكَ بِأَحَادِيثَ، لَعَلَّ اللَّهَ
أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي، فَإِنْ عَشْتُ فَأَكْتُمُ
عَلَيَّ، وَإِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ: إِنَّهُ قَدْ
سَلَّمَ عَلَيَّ، وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ
فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا: يَرَاهُ مَا
شَاءَ

629- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخُصَيْنِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ
فِيهَا كِتَابٌ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيهَا رَجُلٌ يَرَاهُ
مَا شَاءَ

630- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي

عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ
مُطَرِّفٍ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

مطرف بیان کرتے ہیں، حضرت عمران بن حصین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جس بیماری کے سبب انتقال ہوا اس
کے دوران انہوں نے مجھے بلوایا اور بولے، میں تمہیں چند
احادیث سناؤں گا شاید اللہ تعالیٰ ان سے میرے بعد تمہیں
نفع عطا کرے اگر میں زندہ رہا تو تم انہیں بیان نہ کرنا اور
اگر میں انتقال کر گیا تو اگر تم چاہو تو اسے بیان کر سکتے ہو۔
میری طرف سلام آتا ہے اور یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ
نے حج اور عمرہ ایک ساتھ ادا کیا ہے اور پھر اس کے بعد
اس کے متعلق اللہ کی کتاب کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا اور نہ
ہی نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، ایک صاحب
نے اپنی رائے دی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ نے حج اور
عمرے کو ایک ساتھ ادا کیا ہے پھر اس کے بعد اس کے
متعلق قرآن کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا اور نہ ہی نبی ﷺ
نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ ایک صاحب نے اپنی رائے
پیش کی،

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، ہم نے نبی ﷺ کی معیت میں حج تمتع ادا
کیا اور اس کے متعلق قرآن کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ ایک

قَالَ: تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

صاحب نے اپنی ذاتی رائے کے تحت اسے منع کیا ہے۔

631- وَحَدَّثَنِيهِ حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِجٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح کی روایت مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے حج تمتع کیا ہے اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی حج تمتع کیا ہے۔

632- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتَعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ - يَعْنِي مُتَعَةَ الْحَجِّ - وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتَعَةِ الْحَجِّ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ: بَعْدُ، مَا شَاءَ

حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں، حج تمتع کے متعلق میں اللہ کی کتاب میں آیت نازل ہوئی پھر نبی ﷺ نے ہمیں اس کا حکم دیا پھر کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے اسے منسوخ کیا ہو اور نہ ہی نبی ﷺ نے اس سے منع کیا ہو حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ ایک صاحب نے اپنی ذاتی رائے سے (ممنوع قرار دیا ہے) دی۔

633- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ الْقَاصِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ: وَأَمَرْنَا بِهَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

20- تَابُ وَجُوبِ الذَّمِّ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ،

وَأَنَّهُ إِذَا عَدَمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ

إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

634- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ

الَلَيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ

خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدَى، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ

ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ، وَتَمَتَّعَ

النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى

فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ

لِلنَّاسِ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ

شَيْءٍ حَرَمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ

مِنْكُمْ أَهْدَى، فَلْيُطْفِئِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا

وَالْمَرْوَةِ وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لِيَهْلِ بِالْحَجِّ

وَلِيُهْدِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي

الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ.

حج تمتع کرنے پر قربانی دینا واجب ہے اور جب وہ

ختم کر دے تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ حج کے

ایام میں تین روزے رکھے اور گھر واپس پہنچ کر

ساتھ روزے رکھے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ

عمرہ بھی ادا کیا اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لے کر گئے۔

آپ ”ذوالحلیفہ“ سے ہی قربانی کا جانور ساتھ لے گئے

تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کی نیت کی اور پھر حج کی

نیت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند لوگوں نے بھی حج کے

ساتھ عمرہ ادا کیا۔ بعض لوگ قربانی کا جانور ساتھ لے کر

آئے اور بعض ساتھ نہیں لئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف

لائے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا، تم میں سے جس کے ساتھ

قربانی کا جانور ہے اس کے لیے حالت احرام کی ممنوعہ اشیاء

اس وقت تک حلال نہیں ہوں گی جب تک وہ حج نہیں کر

لیتا اور جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ بیت

اللہ صفا و مروہ کا طواف کرنے کے بعد بال کنوائے اور

احرام کھول دے پھر وہ حج کا احرام باندھ لے اور قربانی

کرے جس کے پاس قربانی کے لیے نہ ہو، وہ حج کے ایام

میں تین روزے رکھے اور گھر واپس پہنچ کر سات روزے

رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے

طواف کیا، سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا پھر طواف

کے تین چکر آپ نے دوڑ کر لگائے اور چار چکر عام رفتار

فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ، وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ رَكَعَ، حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ، فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَفَاضَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ، مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ

635- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْبُرَّةِ، وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

21- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارْنَ

لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ

الْحَاجِّ الْمُفْرَدِ

636- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

سے لگائے۔ بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے حجر اسود کے پاس دو طواف ادا کیے، سلام پھیرنے کے بعد آپ صفا آئے جہاں آپ نے صفا و مروہ کے سات چکر لگائے پھر آپ نے احرام کی ممنوعہ اشیاء میں سے کسی ایک کو بھی اس وقت تک حلال نہیں کیا جب تک آپ نے حج مکمل نہیں کر لیا اور قربانی کے روز قربانی نہیں کر لی پھر آپ واپس آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر ان تمام امور کو حلال قرار دیا جو ممنوع تھے۔ جو لوگ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے، انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا تھا اور آپ کی معیت میں بعض لوگوں نے بھی حج تمتع کیا۔ سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت مجھے سنائی ہے۔

حج قرآن کرنے والا اس وقت تک احرام نہیں

کھول سکتا جب تک صرف حج کرنے والا

احرام نہ کھولے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلِّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي، وَقَلَدْتُ هَذِي، فَلَا أَجِلُ حَتَّى أُنْحَرَ

کرتے ہیں، سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ احرام کھول چکے ہیں لیکن آپ نے عمرہ کر لینے کے بعد احرام نہیں کھولا؟ تو آپ نے جواب دیا، میں نے اپنے بال جمائے ہوئے ہیں اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر آیا ہوں اس لیے میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک اسے ذبح نہ کر لوں۔

637- وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

مَخْلَدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے یہ عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے احرام کیوں نہیں کھولا؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

638- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي قَلَدْتُ هَذِي، وَلَبَدْتُ رَأْسِي، فَلَا أَجِلُ حَتَّى أَجِلَ مِنَ الْحَجِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، لوگ احرام کھول چکے ہیں لیکن آپ نے عمرہ کر لینے کے باوجود احرام نہیں کھولا تو آپ نے جواب دیا، میں قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے اپنے بال جمائے ہوئے ہیں، میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک حج سے فارغ نہیں ہو جاتا۔

639- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ فَلَا أَجِلُ حَتَّى أُنْحَرَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

640- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

بْنُ سُلَيْمَانَ التَّمُزُومِيُّ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي، وَقُلْتُ هَذِي، فَلَا أَجِلُ حَتَّى أَتَحَرَّ هَذِي

22- بَابُ بَيَانِ جَوَازِ التَّحْلِ بِإِلْحْصَارِ

وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَإِقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى

طَوَافٍ وَاحِدٍ وَسَعَى وَاحِدٍ

641- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، خَرَجَ فِي الْفِئْتَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ: "إِنْ صُدِدتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ فَأَهْلَلَ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ، حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ التَّفَتَّ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا، لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ، وَرَأَى أَنَّهُ مُجَزَّ عَنْهُ، وَأَهْدَى"

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا حجۃ الوداع کے برس، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو حکم فرمایا کہ وہ احرام کھول دیں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں، میں نے عرض کی، آپ نے خود کیوں احرام نہیں کھولا؟ آپ نے فرمایا، میں نے اپنے بال جمائے ہوئے ہیں اور قربانی کا جانور میرے ساتھ ہے، میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک اس کی قربانی نہ کر لوں۔

محصور ہو جانے کے وقت احرام کھول دینا جائز ہے ”قرآن جائز ہے، قرآن کرنے والا ایک ہی دفعہ طواف کرے گا اور ایک دفعہ سعی کرے گا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتنے کے وقت میں عمرے کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے، تو کہنے لگے اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تو ہم وہی کریں گے جو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نکلے، آپ نے عمرے کی نیت کی اور روانہ ہوئے جب ”بیداء“ پہنچے تو آپ نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ ان دونوں کا حکم ایک جیسا ہے، میں تمہیں گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے وہاں سے روانہ ہوئے جب آپ بیت اللہ آئے تو آپ نے اس کا سات مرتبہ طواف کیا اور صفا اور مروہ کی ساتھ دفعہ سعی کی اس سے زیادہ نہیں کی، وہ اس بات کے قائل تھے یہی کافی ہیں۔ انہوں نے قربانی کی۔

642- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، كَلَّمَا
عَبْدَ اللَّهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ،
قَالَ: لَا يَصْرُكَ أَنْ لَا تَحْجَّ الْعَامَ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ
يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الْبَيْتِ، قَالَ: " فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ
كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
مَعَهُ، حِينَ حَالَتْ كُفَارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْبَيْتِ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ عُمْرَةً، فَانْطَلَقْتُ
حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبِئْتُ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ
خُلِيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ، ثُمَّ تَلَا: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي
رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} [الأحزاب: 21]، ثُمَّ
سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ يَظْهَرُ الْبَيْدَاءُ قَالَ: مَا أَمْرُهُمَا
إِلَّا وَاحِدٌ، إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي
وَبَيْنَ الْحَجِّ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ حَجَّةً مَعَ
عُمْرَةٍ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى ابْتَاعَ بِقَدِيدٍ هَدِيًّا، ثُمَّ
طَافَ لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهَا حَتَّى حَلَّ مِنْهَا
بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ "

نافع بیان کرتے ہیں، جب حجاج بن یوسف،
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کرنے
آیا تو اسی زمانے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے حج کرنے ارادہ کیا، آپ کے صاحب زادوں،
سالم اور عبداللہ نے اس کے متعلق ان سے گفتگو کرتے
ہوئے کہا اس سال حج نہ کریں تو آپ کو کوئی ضرر نہیں ہوگا
کیونکہ ہمیں یہ خدشہ ہے کہ لوگوں کے درمیان جنگ چھڑ
جائے گی اور آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ حضرت
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اگر یہ میرے اور بیت
اللہ کے درمیان حائل ہوئی تو میں وہی کروں گا جو
نبی ﷺ نے کیا تھا اس وقت میں بھی آپ کے ساتھ تھا
جب کفار قریش نے آپ کو بیت اللہ تک نہیں جانے
دیا تھا، میں تمہیں گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے
عمرے کا پکارا ارادہ کر لیا ہے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما) ذوالحلیفہ آئے اور عمرے کا تلبیہ کہا پھر یہ بولے
اگر راستہ صاف ہوا تو میں عمرہ ادا کر لوں گا اور اگر میں
وہاں تک نہ پہنچ سکا تو میں وہی کروں گا جو نبی ﷺ نے
کیا تھا اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ پھر حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی ترجمہ کنز الایمان:
بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ ۱۲۱)
لاحزاب آیت ۲۱) پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
روانہ ہوئے جب ”ظہر البیداء“ پہنچے تو کہنے لگے دونوں
ایک جیسے ہیں اگر (جنگ) میرے اور بیت اللہ کے
درمیان، عمرے میں حائل ہوئی تو حج میں بھی حائل ہوگی۔

میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کرنے کا بھی ارادہ کر لیا ہے پھر آپ روانہ ہوئے۔ ”قدید“ کے مقام پر پہنچ کر آپ نے قربانی کا جانور خریدا دونوں کے لیے ایک ہی دفعہ بیت اللہ کا طواف اور صفاہ مروہ کی سعی کی پھر آپ نے احرام نہیں کھولا حتیٰ کہ قربانی کے دن حج سے فارغ ہو کر آپ نے دونوں کا احرام ایک ساتھ کھولا۔

نافع بیان کرتے ہیں، جن دنوں حجاج بن یوسف، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ جنگ کے لیے آیا ہوا تھا، انہی دنوں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس کے آخر میں یہ بات ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے جو شخص حج اور عمرہ ایک ساتھ ادا کرے اس کے لیے ایک ہی دفعہ طواف کرنا کافی ہوگا اور وہ دونوں کے احرام کو ایک ہی دفعہ کھولے گا۔

نافع بیان کرتے ہیں، جب حجاج بن یوسف، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنگ کرنے آیا تو اسی سال حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا، ان سے کہا گیا، لوگوں کے درمیان جنگ ہونے والی ہے۔ ہمیں یہ خوف ہے کہ وہ آپ کو جانے نہیں دیں گے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔) (پ ۱۲۱ الاحزاب آیت ۲۱)

643- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَمَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

644- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ} {الاحزاب: 21} حَسَنَةً "أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ

وَلَمْ يَنْحَرْ شَيْئًا مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ، وَرَأَى أَنْ
 قَدْ لَاقَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ".
 وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ: كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اگر ایسا ہوا) تو میں وہی کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روانہ ہوئے جب ”ظاہر البیداء“ پہنچے تو کہنے لگے، حج اور عمرے کے افعال ایک جیسے ہیں، تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کرنے کا بھی پختہ ارادہ کر لیا ہے اور میں قربانی کا جانور بھی ساتھ لے جا رہا ہوں جسے میں نے ”قدیر“ سے خریدا تھا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کا تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے وہاں آپ نے بیت اللہ اور صفا و مردہ کا طواف کیا اور اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا لیکن آپ نے قربانی نہیں کی اور نہ ہی بال کٹوائے اور نہ ہی کسی ایسی چیز کو حلال قرار دی جو حالت احرام میں ممنوع ہوتی ہے حتیٰ کہ قربانی کے دن، قربانی کر لینے کے بعد آپ نے سر منڈا دیا وہ اس بات کے قائل تھے کہ حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی دفعہ طواف کر لینا کافی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ بات بھی بیان کی، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی بات بیان کی ہے کہ تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ابتداء میں صرف یہ ذکر کیا ہے، جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہا گیا، لوگ آپ کو بیت اللہ تک نہیں پہنچنے دیں گے تو انہوں نے جواب دیا، پھر میں وہی کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اس روایت کے آخر میں حضرت

645- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَأَبُو
كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ
قِيلَ لَهُ يَصْدُوكَ عَنِ الْبَيْتِ، قَالَ: إِذْنٌ أَفْعَلْ

كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ

23- بَابُ فِي الْإِفْرَادِ

وَالْقِرَانِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

646- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ - فِي رِوَايَةٍ يَحْيَى - قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا - وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا

647- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ بَكْرِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ: فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَبَّيْ بِالْحَجِّ وَحَدَّثَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ أَنَسٌ: مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا صَبِيَانًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

648- وَحَدَّثَنِي وَأُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامَ الْعَيْشِيُّ،

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ نہیں ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

حج افراد

اور حج قرآن

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھا تھا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کا احرام باندھا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرے کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا۔ وہ بولے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا پھر میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوبارہ ملا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کے متعلق بتایا تو وہ کہنے لگا، تم ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، میں عمرے اور حج کے لے حاضر ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

646- صحیح بخاری: 4146، سنن ابن ماجہ: 3075، صحیح ابن حبان: 3792، مستدرک للحاکم: 1782، مسند ابویعلیٰ: 4652، سنن دارقطنی: 13

647- سنن نسائی: 2731، مسند احمد: 11979، مسند ابویعلیٰ: 4154

حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ
الشَّهِيدِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ:
فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ
إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: كَأَنَّمَا
كُنَّا صَبِيئًا

انہوں نے نبی ﷺ کو حج اور عمرے کا ایک ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، تو وہ بولے، ہم نے صرف حج کی نیت کی تھی۔ میں دوبارہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بیان کے متعلق بتایا تو وہ بولے، جیسے ہم اس وقت بچے تھے۔

حاجی کے لیے پہلے طواف قدوم کرنا اور پھر سعی کرنا مستحب ہے

24- بَابُ مَا يَلْزَمُ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ

قَدِمَ مَكَّةَ مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ

649- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ وَبَرَةَ، قَالَ:
كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ:
أَيُضِلُّح لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ
الْمَوْقِفَ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُولُ: لَا تَطُفُ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ،
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ
فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ
أَنْ تَأْخُذَ أَوْ يَقُولَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا

650- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، عَنْ بَيَّانٍ، عَنْ وَبَرَةَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ
أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: إِلَيَّ

وہ برہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آیا پوچھنے لگا، کیا ”موقف“ میں آنے سے پہلے میں بیت اللہ کا طواف کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! تو بولا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ کہتے ہیں، موقف آنے سے پہلے تم بیت اللہ کا طواف نہ کرو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے جب نبی ﷺ نے حج کیا تھا تو آپ نے موقف آنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا تھا اگر تم سچے ہو نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرنا زیادہ ضروری ہے یا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر عمل کرنا۔

وہ برہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا، کیا میں بیت اللہ کا طواف کر سکتا ہوں؟ حالانکہ میں حج کا احرام باندھ چکا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، اس میں

رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ
رَأَيْنَاكَ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ: وَأَيْنَا - أَوْ أَيْكُمْ
لَمْ تَفْتِنَهُ الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ
بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسُنَّةُ اللَّهِ
وَسُنَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ
تَتَّبَعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا

کیا چیز مانع ہے؟ تو وہ وہاں صاحبِ بیت سے
جتاتے ہیں جب کہ آپ ان کی بہ نسبت ہمیں زیادہ محبوب
ہیں، پھر ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ دنیا نے انہیں آزمائش
میں مبتلا کر دیا ہے، تو حضرات ابن عمر رضی اللہ عنہما
بولے، ہم میں اور تم میں سے کون سے سنت نبویؐ کے
آزمائش میں مبتلا نہیں کیا پھر حضرات ابن عمر رضی اللہ عنہما
عندہ بولے، ہم نے نبی ﷺ کو حج کا احرام باندھ لینے
کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان
سعی کرتے دیکھا ہے لہذا اگر تم سچے ہو تو پھر فردن شخص کی
سنت کے مقابلے میں، اللہ اور اس کے رسول کی سنت اس
بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

25- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا

يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ

وَأَنَّ الْمُحْرِمَ مَحْجَجٌ لَا يَتَحَلَّلُ

بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ الْقَارِنُ

651 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ:

سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ، فَطَافَ

بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطْفِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيُّنَا

أَمَرَأْتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ

الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا.

وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

عمرے کا احرام باندھنے والا سعی کرنے سے پہلے

صرف طواف کرے احرام نہیں کھول سکتا اور حج کا

احرام باندھنے والا صرف طواف قدوم کرینے کے

بعد احرام نہیں کھول سکتا، حج قرآن کرنے والا بھی

عمرہ بن دینار بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت ابن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا،

جو عمرہ کرنے کے لیے آئے، بیت اللہ کا طواف کرے لیکن

صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔ کیا وہ اپنی بیوی کے ساتھ

صحبت کر سکتا ہے یا نہیں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

عندہ نے جواب دیا، نبی ﷺ تشریف لائے تھے، آپ

نے بیت اللہ کا سات دفعہ طواف کیا، پھر مقام ابراہیم کے

پاس دو نوافل ادا کیے، پھر صفا و مروہ کے سات چکر لگائے

اور تمہارے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

652- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الزَّبِيعِ

الزُّهْرَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ
مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،
بِهِمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوُ
حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

653- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ،

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ
الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ
أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ: سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ
رَجُلٍ يَهْلُ بِالْحَجِّ، فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَتَيْتُ أَمْرًا لَا
فِيهِ قَالَ لَكَ: لَا يَحِلُّ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ
ذَلِكَ، قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَا يَحِلُّ مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ
إِلَّا بِالْحَجِّ، قُلْتُ: فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ، قَالَ:
بِئْسَ مَا قَالَ، فَتَصَدَّقْ بِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ،
فَقَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ، وَمَا
شَأْنُ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذَلِكَ، قَالَ: فَجِئْتُهُ
فَدَكَّرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: لَا
أَدْرِي، قَالَ: فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلَنِي؟
أَظَنُّهُ عِرَاقِيًّا، قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ
كَذَبَ، قَدْ كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ اہل
عراق میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا، حضرت عروہ بن
زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے میرے لیے یہ مسئلہ پوچھنا،
ایک شخص جس کے حج کا احرام باندھا ہو جب وہ بیت اللہ کا
طواف کر لے تو کیا وہ احرام کھول سکتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ
تمہیں یہ جواب دیں کہ وہ شخص احرام نہیں کھول سکتا تو تم
انہیں بتانا کہ ایک صاحب اسی بات کے قائل ہیں، محمد بن
عبد الرحمن کہتے ہیں، میں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ مسئلہ معلوم کیا، تو انہوں نے جواب
دیا، حج کا احرام باندھنے والا شخص، حج ادا کر لینے کے بعد
ہی احرام کھول سکتا ہے۔ میں نے کہا، ایک صاحب اس
بات کے قائل ہیں تو انہوں نے جواب دیا ان کی رائے
غلط ہے۔ محمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں، پھر وہی عراقی شخص
مجھ سے ملا تو اس نے مجھ سے اس کے متعلق پوچھا، میں
نے اسے عروہ کا جواب بتایا تو وہ بولا، تم ان سے کہنا کہ
ایک صاحب نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ
 بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ
 بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ
 الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ عُمَرُ
 مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ
 الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ مُعَاوِيَةُ
 وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَجَّجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ
 الْعَوَّامِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ،
 ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ
 وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ
 آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ لَمْ
 يَنْقُضْهَا بِعُمَرَةَ، وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفْلا
 يَسْأَلُونَهُ؟ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَأُونَ
 بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ
 بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ، وَقَدْ رَأَيْتُ أُهْيَ وَخَالَتِي
 حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ
 تَطُوفَانِ بِهِ، ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ، وَقَدْ أَخْبَرَنِي أُهْيَ أَنَّهَا
 أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمَرَةَ
 قَطُّ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا
 ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ

ایسا آیا تھا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت زبیر
 بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایسا کیا تھا۔ محمد بن
 عبدالرحمن کہتے ہیں، میں عروہ بن زبیر کی خدمت میں
 حاضر ہوا اور ان سے اس روایت کا ذکر کیا، انہوں نے
 دریافت کیا، وہ شخص کون ہے؟ میں نے جواب دیا، میں
 نہیں جانتا، عروہ بولے، کیا سبب ہے کہ وہ خود آکر مجھ سے
 سوال نہیں کرتا؟ میرا خیال ہے کہ وہ کوئی عراقی ہوگا۔ میں
 نے کہا، مجھے یہ بھی معلوم نہیں، عروہ بولے اس نے جھوٹ
 بولا ہے کہ نبی ﷺ نے حج کیا ہے، مجھے سیدہ عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بتایا ہے کہ نبی ﷺ
 نے مکہ آنے کے بعد سب سے پہلے وضو کیا پھر بیت اللہ کا
 طواف کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا،
 انہوں نے بھی شروع میں بیت اللہ کا طواف کیا پھر کچھ اور
 نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح کیا
 پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ میں نے
 انہیں دیکھا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ کا
 طواف کیا پھر کچھ اور نہیں کیا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آتے
 ہیں پھر میں نے اپنے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا ہے، انہوں نے بھی بیت اللہ
 کے طواف سے ابتداء کی اور پھر کچھ اور نہیں کیا۔ میں نے
 مہاجرین اور انصار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ انہوں
 نے اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا، سب سے آخر میں، میں نے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا

ہے، انہوں نے عمرہ کر لینے کے بعد (بج) کے احرام کو نہیں کھولا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیات میں، یہ لوگ ان سے کیوں نہیں پوچھتے؟ اور صحابہ کرام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین رخصت ہو چکے ہیں، وہ بھی مکہ مکرمہ آنے کے بعد سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتے تھے لیکن اس کے بعد احرام کھول نہیں دیتے تھے۔ میں نے اپنی والدہ اور اپنی خالہ کو دیکھا ہے کہ مکہ مکرمہ آنے کے بعد وہ سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتی تھی اور پھر احرام کھول نہیں دیتی تھیں، مجھے میری والدہ نے بتایا ہے کہ ایک دفعہ وہ، ان کی بہن حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فلاں فلاں صاحب صرف عمرہ کرنے کے لیے آئے تھے جب انہوں نے رکن کو چھولیا تو انہوں نے احرام کھول دیا، اس نے جو کچھ کہا ہے، وہ جھوٹ ہے۔

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، ہم احرام باندھ کر روانہ ہوئے۔ نبی ﷺ نے حکم دیا جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے، وہ حالت احرام میں رہے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ احرام کھول دے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا اس لیے میں نے احرام کھول دیا، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اس لیے انہوں نے احرام نہیں کھولا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عام کپڑے پہنے اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

654- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ: وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ

يَحِلُّ. قَالَتْ: " فَلَبِستُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ
فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ. فَقَالَ: قَوْمِي عَنِّي. فَقُلْتُ:
أَتَخْشَى أَنْ أَثِيبَ عَلَيْكَ؟ "

655- وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ
الْعَنْبَرِيُّ. حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ
الْمَخْزُومِيُّ. حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ. حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ. عَنْ أُمِّهِ. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَتْ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ. ثُمَّ ذَكَرَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ:
اسْتَزْخِي عَنِّي. اسْتَزْخِي عَنِّي. فَقُلْتُ: أَتَخْشَى أَنْ
أَثِيبَ عَلَيْكَ؟

656- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ،
وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى. قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،
أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، مَوْلَى
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ، أَنَّهُ
كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحُجُونِ تَقُولُ:
صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ. لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ
هَاهُنَا، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ، قَلِيلٌ
ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَرْوَادُنَا. فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي
عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ. فَلَمَّا مَسَحْنَا
الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا. ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعِشِيِّ بِالْحَجِّ

جا کر بیٹھی تو وہ بولے، میرے پاس سے اللہ جاؤ میں نے
کہا کہ آپ کو یہ اندیشہ ہے کہ میں آپ پر تہمیت پڑوں
گی؟

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنت ابی بکر بیان کرتی
ہیں، ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر
روانہ ہوئے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، تاہم
اس روایت میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ
یہ ہیں، مجھ سے دور رہو، مجھ سے دور رہو۔ تو میں نے کہا، کیا
آپ کو یہ خوف ہے کہ میں آپ پر جھپٹ پڑوں گی؟

عبداللہ بیان کرتے ہیں، سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہا جب بھی ”حجون“ کے مقام سے گزرتی تھی تو
یہ کہا کرتی تھی، اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر درود نازل فرمائے،
ہم نے آپ کے ساتھ یہاں پڑاؤ کیا تھا، اس روز ہمارے
پاس سامان تھوڑا تھا اور سواریاں بھی کم تھیں اور زاوراہ بھی
کم تھا۔ میں نے، میری بہن عائشہ نے حضرت زبیر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے اور فلاں فلاں صاحب نے عمرے کا
احرام باندھا ہوا تھا جب ہم نے بیت اللہ کو چھو لیا تو احرام
کھول لیا پھر ہم نے شام کے وقت حج کا احرام باندھا۔

قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ: أَنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ، وَلَمْ يُسَمِّ: عَبْدَ اللَّهِ

657- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ

بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُسْلِمِ الْقُرَيْشِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ

مُتْعَةِ الْحَجِّ، فَرَخَّصَ فِيهَا، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا، فَقَالَ: هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ: "أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا، فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا، قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا،

فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمِيَاءُ، فَقَالَتْ: قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا"

مسلم القری بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس سے منع کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بولے، ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج تمتع سے منع کرتے ہیں جبکہ ان کی والدہ یہ حدیث بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے، تم لوگ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو اور ان سے اس کے متعلق معلوم کرو۔ ہم سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ بھاری بھرکم نابینا خاتون تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں حج تمتع کی بجائے صرف "متعہ" کا لفظ مروی ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اجمعین فرماتے ہیں، یہ میں نہیں جانتا کہ اس سے مراد حج کا "متعہ" ہے یا عورتوں کے ساتھ لیا جانے والا "متعہ" ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا اور آپ کے

658- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، بِجَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، بِهَذَا

الْإِسْنَادِ، فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ

وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ، وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ:

قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَكْذَرِي مُتْعَةَ الْحَجِّ أَوْ

مُتْعَةَ النِّسَاءِ

659- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا

أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْقُرَيْشِيِّ، سَمِعَ

ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمَرَةَ وَأَهْلُ أَصْحَابِهِ يَحْتَجُّ، فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقِ الْهَدْيِ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَحَلَّ بِقِيَّتِهِمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ فِيمَنْ سَاقِ الْهَدْيِ فَلَمْ يَحِلَّ

صحابہ نے حج کا احرام باندھا لیکن ذاتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہی ان کے صحابہ نے احرام کھولا جن کے ساتھ قربانی کا جانور تھا بقیہ لوگوں نے احرام کھول دیا۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اس لیے انہوں نے احرام نہیں کھولا۔

660- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ، أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحْلَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ منقول ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا، ان میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک اور صاحب بھی تھے، ان دونوں نے احرام کھول دیا۔

26- بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

661- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بِهِ،

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں کا یہ نظریہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا روئے زمین کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ یہ لوگ محرم کو بھی صفر بنا دیتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے جب جانوروں کی پشت خالی ہو جائے، قدموں کے نشان مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ گزر جائے اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چار ذوالحج کی صبح حج کا احرام باندھ کر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا وہ عمرے میں تبدیل کر دیں، ان لوگوں کو ایسا کرنا بہت دشوار لگا۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کس طرح احرام کھولیں؟ تو آپ نے فرمایا: مکمل طور پر احرام کھول دو۔

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَزَوْنَنَّ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفْرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ، وَعَفَا الْأَثَرُ، وَانْسَلَخَ صَفَرٌ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ، مُهْلِينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عَنْهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْ الْحِلِّ؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ

662- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَبِيُّ. حَدَّثَنَا
أَبِي. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. عَنْ أَيُّوبَ. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ
الْبَرَاءِ. أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.
يَقُولُ: أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْحَجِّ. فَقَدِمَ لِأَرْبَعِ مَضِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. فَصَلَّى
الصُّبْحَ. وَقَالَ: لَبَّأُ صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ أَنْ
يَجْعَلَهَا عُمْرَةً. فَلْيَجْعَلَهَا عُمْرَةً

663- وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ. حَدَّثَنَا
رَوْحُ. ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ. حَدَّثَنَا أَبُو
شَهَابٍ. ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى. حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ. كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ. فِي هَذَا الْإِسْنَادِ
أَمَّا رَوْحُ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا: كَمَا. قَالَ نَصْرُ:
أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ.
وَأَمَّا أَبُو شَهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُهْلُ بِالْحَجِّ. وَفِي
حَدِيثِهِمْ بَجْمِيعًا: فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ. خَلَا
الْجَهْضَبِيُّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ

664- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ. حَدَّثَنَا وَهَيْبُ.
أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ. عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعِ خَلَوْنَ مِنَ
الْعَشْرِ. وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ. فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا
عُمْرَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور چار ذوالحج کی
صبح تشریف لائے فجر کی نماز کے بعد آپ نے حکم دیا، جو
اس کو عمرہ قرار دینا چاہے، وہ اسے عمرے میں تبدیل کر
لے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ چار ذوالحج کو آئے، ان
سب کا حج کرنے کا ارادہ تھا لیکن نبی ﷺ نے انہیں حکم
فرمایا کہ وہ اسے عمرے میں تبدیل کر دیں۔

665- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِذِي طَوًى وَقَدِيمَ لِأَرْبَعِ مَضْيَنٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ

666- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

667- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ، قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَتَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَمَرَنِي بِهَا، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنَبَيْتُ، فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَاجِي، فَقَالَ: عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، وَحَجٌّ مَبْرُورٌ، قَالَ: فَأَتَيْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ذوطوی“ میں فجر کی نماز ادا کی اور چار ذوالحج کو تشریف لے آئے، آپ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام کو عمرے میں تبدیل کر دیں۔ سوائے اس شخص کے جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے، یہ عمرہ ہے جس سے عمر نے نفع حاصل کیا ہے جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو، وہ مکمل طور پر احرام کھول دے کیونکہ قیامت کے دن تک یہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

ابو حمزہ بیان کرتے ہیں، میں نے حج تمتع کیا، لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس سے متعلق معلوم کیا، تو انہوں نے مجھے اسے کرنے کا حکم دیا، پھر میں بیت اللہ کے پاس آکر سو گیا تو خواب میں کسی نے یہ کہا، حج اور عمرہ دونوں قبول ہو گئے ہیں۔ میں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور

666- سنن ابوداؤد: 1790، سنن دارمی: 1856، معجم الکبیر: 11045

667- صحیح بخاری: 1492، سنن بیہقی: 8648

ابن عباس، فَأُخْبِرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہیں اس خواب کے متعلق بتایا تو انہوں نے فرمایا، اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ حضرت ابو القاسم سنی ثقیفہ کی سنت پر ہے۔

27- بَابُ تَقْلِيدِ الْهَدْيِ

وَأَشْعَارِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

668- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،

جَمِيعًا عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى:

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

أَبِي حَسَّانَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا

فِي صَفْحَةٍ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ، وَسَلَّتِ الدَّمَ.

وَقَلَدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَبَّأُ اسْتَوْتُ

بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلَ الْحَجِّ

669- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ

بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، فِي هَذَا

الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ

نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّأُ أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ،

وَلَمْ يَقْلُ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ

28- بَابُ قَوْلِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا هَذَا الْفَتْيَا

الَّتِي قَدْ تَشَغَفْتُ أَوْ تَشَغَفْتُ بِالنَّاسِ

670- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،

احرام باندھتے وقت قربانی کے جانور پر

نشان لگانا اور اسے قلاود پہنانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر اپنی اونٹنی منگوائی اور اس کی کوبان کے دائیں جانب علامتی نشان لگوا یا اس میں سے خون نکلا پھر آپ نے اسے جوتے کے جوڑے کا قلاود پہنایا پھر آپ اس پر سوار ہوئے جب وہ ”بیداء“ کے مقام پر روانگی کے لیے سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے حج کی نیت فرمائی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں صرف ذوالحلیفہ آنے کا ذکر ہے، ظہر کی نماز پڑھانے کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہنا

کہ آپ کے فتویٰ نے لوگوں کو الجھا دیا ہے

ابو حسان کہتے ہیں، ایک دفعہ بنو جہیم کے ایک آدمی

668- صحیح بخاری: 1443، سنن ترمذی: 906، سنن ابن ماجہ: 2916، سنن دارمی: 1912، صحیح ابن حبان: 2696، مستدرک للحاکم: 1638

670- صحیح بخاری: 4135، معجم الکبیر: 2927

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهَجِيمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَعَّفْتُ أَوْ تَشَعَّبْتُ بِالنَّاسِ، أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ رَغِمَتْكُمْ

671- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّخَ بِالنَّاسِ، مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمَرَةُ فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ رَغِمَتْكُمْ 672- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {ثُمَّ مَحَلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ} (الحج: 33) قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ، فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ، وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق کہا، ان صاحب کے اس فتوے نے لوگوں کو الجھادیا ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے، وہ احرام کھول سکتا ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، یہ تمہارے نبی کی سنت ہے، اگرچہ تمہیں کتنا ہی ناگوار ہو۔

ابو حسان بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا اس بات پر بڑی چنگوٹیاں ہو رہی ہیں کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کر لے، وہ احرام کھول سکتا ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، یہ تمہارے نبی کی سنت ہے، اگرچہ تمہیں کتنا ہی ناگوار ہو۔

عطاء بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا بیت اللہ کا طواف کر لینے کے بعد احرام کھول سکتا ہے۔ میں نے عطا سے عرض کی، ان کی دلیل کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ترجمہ کنز الایمان: پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھری تک۔ (پ ۱۷ الحج آیت ۳۳) میں نے کہا، قربانی تو عرفات سے واپسی پر ہوتی ہے، تو عطاء نے جواب دیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ عرفات جانے سے پہلے یا وہاں سے آنے کے بعد کسی بھی وقت قربانی ہو سکتی ہے۔ حضرت

29- بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ وَأَنَّهُ يَسْتَحِبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ

673- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُجَبَّرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ: أَعْلِمْتُ أَنِّي قَصَرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمَشْقَصٍ، فَقُلْتُ لَهُ: لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ

674- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَهُ قَالَ: قَصَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ، أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ بِمَشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ

30- بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقُرْآنِ

675- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ،

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس حدیث سے بھی استدلال کرتے تھے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کو طواف کر لینے کے بعد احرام کھول دینے کا حکم دیا تھا۔

عمرہ کرنے والے شخص کے لئے بال چھوٹے کروا لینا جائز ہے، سرمند وانا اس کے لیے واجب نہیں ہے اور یہ بات مستحب ہے کہ مروہ کے پاس سرمند وایا جائے یا بال چھوٹے کروائے جائیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا، کیا تم جانتے ہو؟ میں نے مروہ کے پاس تیر کی پیکان سے نبی ﷺ کے سر کے بال مبارک کاٹے تھے تو میں نے ان سے کہا، مجھے اس بات کا معلوم نہیں ہے مگر یہ آپ کے خلاف حجت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے تیر کی پیکان سے نبی ﷺ کے سر کے بال مبارک چھوٹے کیے تھے، آپ اس وقت مروہ پر جلوہ فرما تھے۔ یا شاید یہ کہا تھا، میں نے نبی ﷺ کو تیر کی پیکان سے بال مبارک چھوٹے کرتے ہوئے دیکھا ہے، آپ اس وقت مروہ پر جلوہ افروز تھے۔

حج میں تمتع اور قرآن کا جواز

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضْرُخُ بِالْحَجِّ ضَرَاخًا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرْنَا أَنْ نَجْعَلِيَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا إِلَى مِثْنَى أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ

676- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَحَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَضْرُخُ بِالْحَجِّ ضَرَاخًا 677- حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَانَا ابْتُ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتَعَتِّينِ فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَا هُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمْرٌ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا

678- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ

ہیں، ہم بلند آواز میں حج کا تعبیر پڑھتے ہوئے نیک سوچنے کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرے میں تبدیل کر دیں تاہم جو شخص ایسا نہ کرے جس کے ساتھ قربانی کا چارہ ہو پھر ترویہ کے روز منیٰ کی جانب روانہ ہونے سے پہلے ہم نے حج کا حرام باندھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نیک سوچنے کے ساتھ بلند آواز میں حج کا تعبیر پڑھتے ہوئے آئے۔

ابونفسیر بیان کرتے ہیں، میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک شخص آیا اور بولا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان دو قسم کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے، تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نیک سوچنے کے ساتھ دونوں قسم کا متعہ کیا ہے، لیکن پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع فرمادیا تو ہم نے ان دونوں کو دوبارہ نہیں کیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے آئے، نیک سوچنے کے لئے ان سے دریافت فرمایا تم نے کس کا احرام باندھا ہے؟

676- صحیح بخاری: 1623، سنن نسائی: 2650، مسوطا، مائیک: 881، صحیح ابن حبان: 3791، سنن بیہقی: 8399، سنن برقی: 221

677- صحیح بخاری: 1492، صحیح ابن حبان: 4151، معجم کبیر: 12962

678- صحیح بخاری: 1483، سنن نسائی: 2738، صحیح ابن حبان: 3776

مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ أَهْلَلْتُ؟ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَهْلَلْتُ

679. وَحَدَّثَنِيهِ حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا بِهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بِهِزٍ لَحَلَّتْ

680 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، وَحُمَيْدٍ، أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بِهِنَا جَمِيعًا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا"

681 وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، وَحُمَيْدِ الطَّوِيلِ، قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَقَالَ حُمَيْدٌ، قَالَ أَنَسٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ

682. وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَمْرُو

انہوں نے عرض کی، میں نے اس احرام کی نیت کی ہے، احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ نے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھتے ہوئے فرمایا تھا، میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں، میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے، میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔ یہی روایت ایک اور سند سے کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

680- صحیح بخاری: 1623، سنن نسائی: 2650، مؤطا امام مالک: 881، مسند احمد: 2348، صحیح ابن خزیمہ: 2785، مسند ابویعلیٰ: 2822، سنن

دارقطنی: 32

682- مسند احمد: 7271، سنن بیہقی: 8585

فرمان روایت کرتے ہیں، اس ذات کی قسم! جس نے دست قدرت میں میری جان ہے، ابن مریم "فتح الرب" کے مقام سے ضرور بالضرور حج یا عمرہ یا دونوں کا تلبیہ نہیں گئے۔

الثَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُهْلَنَ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرُّوحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيُثْنِيَنَّهَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں "اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے"۔

683- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، "اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے"۔

684- وَحَدَّثَنِيهِ حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، بِمِثْلِ حَدِيثِهَا

نبی ﷺ کے عمروں کی تعداد

اور ان کے زمانہ کا بیان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے چار عمرے کیے تھے، جن میں سے تین ذیقعد کے مہینے میں کیے اور ایک عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا۔ آپ نے حدیبیہ سے جو عمرہ کیا، وہ ذیقعد کے مہینے میں کیا پھر اگلے سال جو عمرہ کیا، وہ بھی ذیقعد کے مہینے

31- بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ

685- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمْرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِنَ الْحَابِيبَةِ، أَوْ زَمَنَ الْحَدَيْبِيَّةِ فِي

685- ابن ماجہ: 1685، سنن ترمذی: 815، مؤطا امام مالک: 759، سنن دارمی: 2468، صحیح ابن حبان: 3945، سنن بیہقی: 8618، بہر

میں کیا پھر حنین کا مال غنیمت تقسیم کرنے کے بعد ”جعرانہ“ سے ذیقعد کے مہینے میں عمرہ کیا اور ایک عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا۔

قنادہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، نبی ﷺ نے کتنی دفعہ حج کیا؟ تو انہوں نے جواب آپ نے ایک دفعہ حج کیا اور چار دفعہ عمرہ کیا۔

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، آپ نے نبی ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، سترہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ انیس غزوات میں شامل ہوئے، ہجرت کر لینے کے بعد آپ نے ایک ہی دفعہ حج کیا جو ”حجۃ الوداع“ کہلاتا ہے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں، نبی ﷺ نے مکہ میں ایک اور حج کیا تھا۔

عطاء بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ایک دفعہ میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہمیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز آرہی تھی۔ میں نے کہا، اے ابو عبد الرحمن!

ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مِنْ جَعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حَذْرِي فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ

686- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا، كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَذَا

687- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ كَمْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا خَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرَى

688- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَبِدَّيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسَّوَالِكِ تَسْتَنُّ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اعْتَمَرَ النَّبِيُّ

687- صحیح بخاری: 4142، سنن ابن ماجہ: 3076، مسند احمد: 2847، صحیح ابن خزيمة: 3056، سنن بیہقی: 8491، معجم الکبیر: 1742

688- صحیح بخاری: 3243، صحیح ابن حبان: 1598، سنن بیہقی: 8619

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ، قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قُلْتُ يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَعَمْرِي، مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ، وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ: وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ، فَمَا قَالَ: لَا، وَلَا نَعَمْ، سَكَتَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینے میں عمرہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! میں نے کہا، امی جان! کیا آپ نے نہیں سنا، ابو عبد الرحمن کیا کہہ رہے ہیں؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا، وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا، وہ کہہ رہے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے مہینے میں عمرہ کیا تھا تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن کی مغفرت کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ نہیں کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ نہیں کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے کیے، وہ بھی ان میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بات سن رہے تھے، انہوں نے نہ ”نہیں“ کہا اور نہ ”ہاں“ کہا، بلکہ چپ رہے۔

689- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحَى فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٍ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَيْفَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَرْبَعُ عُمَرٍ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَتُرَدَّ عَلَيْهِ، وَتَمَعْنَا اسْتِنَانًا عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ

مجاہد بیان کرتے ہیں، میں اور عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں کی اس نماز کے متعلق معلوم کیا، تو انہوں نے فرمایا، یہ بدعت ہے پھر عروہ نے ان سے سوال کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی دفعہ عمرہ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا، چار دفعہ جن میں ایک رجب کے مہینے میں کیا۔ ہم نے ان کی تکذیب یا تردید مناسب نہیں سمجھی۔ حجرے میں سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز آئی تو عروہ بولے، اے ام المؤمنین! کیا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

آپ نے سنا نہیں، ابو عبد الرحمن کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے دریافت فرمایا، وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عروہ نے کہا، وہ کہہ رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے چار دفعہ عمرہ کیا جن میں سے ایک عمرہ ماہِ رجب میں کیا، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، ابو عبد الرحمن پر رحم کرے۔ نبی ﷺ نے جو بھی عمرہ کیا، وہ اس میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ تاہم نبی ﷺ نے ماہِ رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ایک انصاری خاتون سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کا نام بتایا تھا لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا، دریافت فرمایا، تم ہمارے ساتھ حج کے لیے کیوں نہیں جا رہی ہو؟ تو اس نے عرض کی، میرے پاس صرف دو اونٹ ہیں، ایک پر میرا شوہرا اور بیٹا حج کے لیے جا رہے ہیں اور دوسرا اونٹ پانی لانے کے لیے یہیں چھوڑ کر جا رہے ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آجائے تو تم عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ام سنان نامی ایک انصاری خاتون سے دریافت فرمایا، تم ہمارے ساتھ حج کے لیے کیوں نہیں جا رہی ہو؟ اس نے عرض کی، ابو فلاں کے پاس دو اونٹ

32- بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

690- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ،

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُحَدِّثُنَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مَرَأَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَذَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِيَ مَعَنَا؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِيهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِجٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِجُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

691- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْبِيِّ،

حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْبُعْلَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا مَرَأَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ

ہیں جن میں سے ایک پر وہ اور اس کا بیٹا حج کرنے کے لیے لے جا رہے ہیں اور دوسرے اونٹ پر ہمارا غلام ہمیں پانی لا کر دیا کرے گا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کر لینا حج کے برابر ہوگا۔ یا شاید آپ نے یہ فرمایا تھا، میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوگا۔

مکہ مکرمہ میں بالائی طرف سے
داخل ہونا زیریں حصے سے
باہر نکلنا مستحب ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ درخت والے راستے سے باہر تشریف لے جاتے تھے اور ”معرس“ کے راستے سے شہر میں تشریف لاتے تھے جب آپ مکہ میں تشریف لائے تھے تو بلائی گھائی سے تشریف لاتے تھے اور جب باہر تشریف لے جاتے تھے تو زیریں گھائی سے باہر تشریف لے جاتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، وہ بلائی گھائی ”بطحاء“ میں ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ مکہ تشریف لاتے تو بالائی حصے سے اس میں داخل ہوتے اور جب باہر تشریف لے جاتے تو زیریں

يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونِي تَحْجُبُ مَعَنَا، قَالَتْ: نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فَلَانٍ - رَوْحَهَا - حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا، قَالَ: فَعُمْرَةُ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي

33- بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ
مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ
مِنْهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

692- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْبُعْرَيْنِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ، دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

693- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ

694- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

692- صحیح بخاری: 1460، سنن ترمذی: 853، سنن ابن ماجہ: 2940، مسند احمد: 4625، صحیح ابن خزيمة: 959، مسند ابویعلیٰ: 3579

694- صحیح بخاری: 1460، سنن ترمذی: 853، سنن ابن ماجہ: 2940، مسند احمد: 4625، صحیح ابن خزيمة: 959، مسند ابویعلیٰ: 3579

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

حصے سے باہر تشریف لے جاتے تھے۔

695- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ " قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كُلِّيهِمَا، وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَمَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ فتح مکہ کے سال "کداء" جو مکہ کا بالائی حصہ ہے، سے مکہ میں تشریف لائے۔ ہشام کہتے ہیں، میرے والد دونوں طرف سے مکہ میں داخل ہو جایا کرتے تھے تاہم وہ اکثر "کداء" کی جانب سے مکہ میں داخل ہوا کرتے تھے۔

34- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طَوًى عِنْدَ ارَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ، وَإِلَا غُتْسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا

جب مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ ہو رات "ذوطوی" میں بسر کر کے، غسل کر کے روز کے وقت مکہ میں داخل ہونا مستحب ہے

696- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ. قَالَ يَحْيَى: أَوْ قَالَ: حَتَّى أَصْبَحَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے "ذوطوی" میں رات بسر فرمائی اور صبح مکہ میں داخل ہو گئے۔ (راوی کہتے ہیں) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یوں ہی کیا کرتے تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد آپ مکہ میں داخل ہوئے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صبح کے وقت مکہ میں داخل ہوئے۔

697- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الرَّهَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى، حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا، وَيَذْكُرُ عَنْ

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب بھی مکہ آتے تو رات "ذوطوی" میں ٹھہرتے اور صبح کے وقت غسل کرنے کے بعد روز میں مکہ میں داخل ہوتے، آپ یہ بات بیان کیا کرتے تھے کہ نبی ﷺ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ

698- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ،

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ

عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي

طَوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ، حِينَ

يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِيظَةٍ، لَيْسَ فِي

الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثُمَّ، وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ

عَلَى أَكْمَةِ غَلِيظَةٍ

699- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ،

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ

عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتِي

الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، نَحْوَ

الْكَعْبَةِ، يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثُمَّ، يَسَارَ

الْمَسْجِدِ الَّذِي بِطَرْفِ الْأَكْمَةِ، وَمُصَلَّى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى

الْأَكْمَةِ السَّوْدَاءِ، يَدْعُ مِنَ الْأَكْمَةِ عَشْرَةَ أَكْدُرٍ

أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ

الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ مکہ آتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

”ذوطوی“ میں قیام فرمایا کرتے تھے و رات وہیں بسر

فرماتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑے ٹیلے پر نماز ادا

کی تھی، اس جگہ نہیں جہاں پر بعد میں مسجد بنا دی گئی تھی،

بلکہ اس سے کچھ نیچے بڑے ٹیلے کے اوپر۔

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کی ان دو

چوٹیوں کی جانب رخ فرمایا جو آپ کے اور طویل پہاڑ کے

درمیان موجود تھیں وہاں سے خانہ کعبہ کی جانب رخ فرما کر

بعد میں جو مسجد بنائی گئی ہے، اسے آپ نے اس مسجد کے

بائیں جانب کر دیا جو ٹیلے کے ایک جانب بنی ہوئی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے پڑھنے کی جگہ سیاہ ٹیلے سے تقریباً

دس ہاتھ نیچے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ درود و سلام نازل

فرمائے۔

35- بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّمْلِ فِي الطَّوَافِ

وَالْعُمْرَةِ، وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ

700- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبِي،

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ

بِالْبَيْتِ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ، خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى

أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ "

701- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا

حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ،

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، أَوَّلَ

مَا يَقْدُمُ، فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ

يَمْشِي أَرْبَعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

702- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَزْمَلَةُ بْنُ

يَحْيَى، قَالَ حَزْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي

يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ،

أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ، إِذَا

اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ

يَقْدُمُ، يُحِبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ

طواف اور عمرے میں رمل کرنا مستحب ہے،

حج کے پہلے طواف میں بھی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا پہلا طواف فرمایا، تو

ابتدائی تین چکروں میں تیز چلے اور بقیہ چار چکروں میں

معمول کی رفتار سے چلے۔ صفا و مردہ کے طواف کے

دوران آپ "بطن مسیل" والے حصے سے دوڑ کر گزرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یوں ہی کیا کرتے

تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے کے بعد حج یا عمرے کا جو سب

سے پہلا طواف فرماتے تھے اس میں بیت اللہ کے طواف

میں، ابتدائی تین چکر دوڑ کر لگاتے تھے ور چار چکر چل کر

لگاتے تھے پھر آپ دونوں ادا کرتے پھر صفا و مردہ کا

طواف کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ

تشریف لائے آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اپنے پہلے

طواف کے سات چکروں میں سے شروع کے تین چکر تیز

چل کر لگائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حجر (اسود) سے لے کر حجر (اسود) تک شروع کے تین چکروں میں رمل کیا اور باقی چار چکر چل کر لگائے۔

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر (اسود) سے لے کر حجر (اسود) تک رمل کیا اور یہ بتایا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے تین چکروں میں حجر سے لے کر حجر تک رمل کیا۔

703- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا

704- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْظَرَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

705- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ

706- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ، مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

703- صحیح بخاری: 1526، سنن ترمذی: 856، سنن ابن ماجہ: 314، سنن دارمی: 1842، صحیح ابن حبان: 3813، مستدرک للحاکم: 1781، مسند ابویعلیٰ: 1882

705- صحیح بخاری: 1526، سنن ابوداؤد: 1890، سنن نسائی: 2939، موطا امام مالک: 1842، صحیح ابن خزییم: 2717، سنن بیہقی: 9060، معجم الکبیر: 12055

707- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ
الْجَعْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا
الْجَزَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ
عَبَّاسٍ: أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمْلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ
أَطْوَافٍ، وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، أَسَنَّهُ هُوَ؟ فَإِنْ
قَوْمَكَ يُزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ فَقَالَ: صَدَقُوا،
وَكَذَبُوا، قَالَ قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟
قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ
مَكَّةَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا
يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ،
وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزْمُلُوا ثَلَاثًا، وَيَمْشُوا
أَرْبَعًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا، أَسَنَّهُ هُوَ؟ فَإِنْ قَوْمَكَ
يُزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قَالَ
قُلْتُ: وَمَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟ قَالَ: "إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ
النَّاسُ، يَقُولُونَ: هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ، حَتَّى
خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ
يَدَيْهِ، فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشَى وَالسَّعَى
أَفْضَلَ"

ابو طفیل بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، بیت اللہ کے طواف کے
دوران تین چکروں میں رمل کرنا اور چار چکروں میں عام
رفتار سے چلنا اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ
سنت ہے؟ کیونکہ لوگ اسے سنت سمجھتے ہیں، تو حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ وہ ٹھیک بھی سمجھتے
ہیں اور غلط بھی سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا، آپ کی اس بات کا
معنی کیا ہے؟ کہ وہ ٹھیک اور غلط دونوں باتوں کے قائل
ہیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،
جب نبی ﷺ مکہ تشریف لائے تو بعض مشرکین نے یہ کہا
کہ حضرت محمد ﷺ اور ان کے صحابہ اتنے کمزور ہیں کہ
یہ بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکیں گے۔ حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، وہ مشرکین آپ سے
حسد کرتے تھے تو نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ
وہ طواف کے تین چکروں میں رمل کریں اور چار چکروں
میں معمول کی رفتار سے چلیں۔ میں نے کہا، صفا اور مروہ
کے درمیان سوار ہو کر چکر لگانا اس کے متعلق مجھے بتائیں،
کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ لوگ یہ سمجھتے ہیں، یہ سنت ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، وہ ٹھیک بھی
سمجھتے ہیں اور غلط بھی۔ میں نے کہا، آپ کی اس بات کا کیا
معنی ہے؟ کہ وہ ٹھیک اور غلط دونوں باتوں کے قائل ہیں؟
تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،
نبی ﷺ کے ارد گرد بہت سے لوگوں کا ہجوم ہو گیا، ہر کوئی

یہی کہہ رہا تھا یہ حضرت محمد ﷺ ہیں، یہ حضرت محمد ﷺ ہیں حتیٰ کہ لڑکیاں بھی گھروں سے نکل آئیں۔ نبی ﷺ لوگوں کو ہاتھوں سے ہٹاتے نہیں تھے جب جہم زیادہ ہو گیا تو آپ سوار ہو گئے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ صفاد مردہ کا چکر پیدل چل کر دوڑ کر لگایا جائے۔

ابو طفیل بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا، آپ کی قوم کے افراد یہ سمجھتے ہیں، نبی ﷺ نے بیت اللہ اور صفاد مردہ میں رمل کیا تھا اور ایسا کرنا سنت ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں اور غلط بھی کہتے ہیں۔

ابو طفیل بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، میرا خیال ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق مجھے بتاؤ تو میں نے کہا، میں نے آپ کو مردہ کے پاس ایک اونٹنی پر سوار دیکھا تھا۔ آپ کے اطراف بہت سے لوگوں کا ہجوم تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، وہ نبی ﷺ ہی ہوں گے کیونکہ صحابہ کرام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کا یہ معمول تھا کہ وہ آپ کو تنہا نہیں چھوڑتے تھے اور نہ ہی آپ دور رہا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ مکہ تشریف لائے

708- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا

709- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ الْأَجْمَرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَرَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَصِفْهُ لِي، قَالَ قُلْتُ: رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ، وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدْعُونَ عَنْهُ وَلَا يُكْهَرُونَ

710- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جَبْرِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ، وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَى يَثْرِبَ، قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَفْقَهُمْ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ الْحُمَى، وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً، فَجَلَسُوا بِمَكَايِلِ الْحِجَرِ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ، وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَلْدَهُمْ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَى قَدْ وَهَنَتْهُمْ، هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَمْ يَمْنَعَهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَزْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا، إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ

یثرب کے بخار نے ان سب کو کمزور کر دیا تھا۔ مشرکین ایک دوسرے سے کہنے لگے، کل تمہارے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں بخار نے کمزور کر دیا اور وہ انتہائی بیمار لوگ ہیں۔ تو مشرکین حجر اسود کے پاس بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضوان رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کو حکم فرمایا کہ تین چکروں میں رمل کریں اور دونوں ارکان کے درمیان معمول کی رفتار سے چلیں تاکہ مشرکین کو ان کی جسمانی طاقت کا اندازہ ہو جائے۔ مشرکین نے ایک دوسرے سے کہا، کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق میں تم یہ سمجھ رہے تھے کہ انہیں بخار نے کمزور کر دیا ہے، یہ لوگ فلاں فلاں سے بھی زیادہ طاقتور ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے ان حضرات کو طواف کے تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم اس لیے نہیں دیا تاکہ وہ تھک نہ جائیں۔

711- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِتَمَّا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ، لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ

712- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا الْحَجَرِيُّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسِدٍ، وَلَمْ يَقْلُ يَحْسُدُونَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے بیت اللہ کے دوران اس لیے رمل کیا تھا تاکہ مشرکین کے سامنے اپنی قوت کا اظہار کریں۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اہل مکہ کی طبیعت میں حسد پایا جاتا تھا۔

36- بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ

الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّينِ فِي الطَّوَافِ

713- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ،

ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثُ، عَنْ ابْنِ

شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَمْسُحُ مِنَ الْبَيْتِ، إِلَّا الرُّكْنَيْنِ

الْيَمَانِيِّينِ

714- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرَمَلَةُ، قَالَ

أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي

يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ،

قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ،

وَالَّذِي يَلِيهِ، مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجَمْعَيْنِ

715- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ، ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ

716- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَزُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى

الْقَطَّانِ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَا

دوران طواف دو یمانی ارکان کی

تعظیم کرنا مستحب ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے صرف دو یمانی

ارکان کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

سالم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن اسود اور اس کے پاس والے رکن جو

”جمحیین“ کے گھروں والی سمت میں ہے، کے علاوہ

بیت اللہ کے کسی اور رکن کا استلام کرتے ہوئے نہیں

دیکھا۔

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف

حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام فرماتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

میں نے جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا استلام فرماتے

ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد سختی یا آسانی میں نے ان

دونوں ارکان حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کبھی نہیں

713- صحیح بخاری: 1531، سنن ترمذی: 858، سنن ابن ماجہ: 2946، صحیح ابن حبان: 3827، سنن بیہقی: 5148، معجم الکبیر: 9472

716- صحیح بخاری: 1529، سنن دارمی: 1838، صحیح ابن حبان: 3824، مستدرک للحاکم: 1676، معجم الکبیر: 10634

چھوڑا۔

تَرَكْتُ اسْتِلامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ.
مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ

717- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ
مُبَرِّكٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ ابْنَ
عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَبَّلَ
يَدَهُ، وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ"

نافع بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے حجرا سود کو اپنے ہاتھ
سے چھوا اور پھر اپنے ہاتھ کا بوسہ لیا پھر وہ بولے میں نے
جب سے نبی ﷺ کو یہ عمل فرماتے دیکھا ہے اس کے
بعد کبھی بھی اسے نہیں چھوڑا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دو یمانی ارکان کے علاوہ کسی
اور کا استلام فرماتے ہوئے نہیں دیکھا۔

718- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ
دِعَامَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطَّفِيلِ الْبَكْرِيَّ، حَدَّثَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: لَمَّا أَرَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ
الْيَمَانِيَيْنِ

دوران طواف حجرا سود کو

بوسہ دینا مستحب ہے

سالم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک
دفعہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرا سود کو بوسہ
دیا اور پھر فرمانے لگے، اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو
صرف ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ

37- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ

الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ

719- وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَعَمْرُو، ح وَحَدَّثَنِي
هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ،
أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ

718- صحیح بخاری: 1529، سنن دارمی: 1838، صحیح ابن حبان: 3824، سنن بیہقی: 9015

719- صحیح بخاری: 1520، سنن ترمذی: 860، سنن ابن ماجہ: 2943، سنن دارمی: 1864، صحیح ابن حبان: 3821، مستدرک للحیثمی: 1682

دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

أَبَاهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ، لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ عُمَرُو: وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ

720- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ، قَبَّلَ الْحَجَرَ، وَقَالَ: إِنِّي لَا قَبْلُكَ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ

721- حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ، وَالْمُقَدَّمِيُّ، وَأَبُو كَامِلٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ خَلْفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ الْأَصْلَحَ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: وَاللَّهِ، إِنِّي لَا قَبْلُكَ، وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ الْأَصْلَحَ

722- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ، وَيَقُولُ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرا سود کو بوسہ دیا اور فرمایا، میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے بوسہ دیا تھا۔

عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجرا سود کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، وہ فرمانے لگے، اللہ کی قسم! میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے جو نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی نفع پہنچا سکتا ہے اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

عابس بن ربیعہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجرا سود کو بوسہ دینے کے بعد یہ فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں تمہیں بوسہ دے رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں

بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ. وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُكَ لَمْ
أَقْبِلُكَ

سويد بن غفله بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ
دیا اس کے ساتھ چمٹ گئے اور پھر کہنے لگے، میں نے
دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے محبت کرتے تھے۔

723- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ
بْنِ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا
وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ
الرَّغْلِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ
قَبْلَ الْحَجَرِ وَالتَّرَمَةَ، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ خَفِيًّا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

724- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ:
وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِكَ خَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ وَالتَّرَمَةَ

اونٹ وغیرہ پر طواف کرنا جائز ہے اور سوار شخص
کے لیے چابک یا اس جیسی کسی اور چیز سے
حجر اسود کا استلام کرنا

38- بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ
وَعِيرَةٍ، وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمُخَجِّنٍ
وَنُحْوِهِ لِلرَّاكِبِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار
ہو کر طواف فرمایا تھا، آپ نے چابک سے رکن کا استلام
فرمایا۔

725- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى،
قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ
بِمُخَجِّنٍ

723- صحیح بخاری: 1520، سنن ترمذی: 860، سنن ابن ماجہ: 2943، سنن داری: 1864، صحیح ابن حبان: 3821، مستدرک للحاکم: 1682

726- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمُحْجَنِهِ، لِأَن يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ

727- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا

عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُنِيذٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ بَكْرِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيَرَاهُ النَّاسُ، وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطْ

728- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ،

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةً أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ

729- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف فرمایا تاکہ آپ کے بلند ہونے کے سبب سے لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ سے سوالات کر سکیں۔ اس وقت آپ کے اطراف لوگوں کا ہجوم تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر تشریف فرما ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا، آپ نے چابک سے حجرا سود کا استلام فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر بیٹھ کر طواف اس لیے فرمایا تاکہ آپ کے بلندی پر ہونے کے سبب لوگ آپ کی زیارت کر سکیں اور آپ سے سوالات کر سکیں اس وقت آپ کے اطراف لوگوں کا ہجوم تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کے گرد طواف فرمایا اور رکن کا استلام فرمایا۔ کیونکہ آپ کو یہ بات ناپسند تھی کہ آپ کے لیے لوگوں کو دور کیا جائے۔

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

726- صحیح بخاری: 1530، سنن نسائی: 713، سنن دارمی: 1845، صحیح ابن حبان: 3829، مستدرک للحاکم: 6667، مسند ابویعلیٰ: 903

727- صحیح بخاری: 1530، سنن نسائی: 713، سنن دارمی: 1845، صحیح ابن حبان: 3829، مستدرک للحاکم: 6667، مسند ابویعلیٰ: 903

728- صحیح بخاری: 1530، سنن نسائی: 713، سنن دارمی: 1845، صحیح ابن حبان: 3829، مستدرک للحاکم: 6667، مسند ابویعلیٰ: 903

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اپنی چھری سے رکن کا استلام فرمایا اور پھر اس چھری کو بوسہ دیا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کی، میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں سے دور سوار ہو کر طواف کر لو۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جب میں طواف کر رہی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی ایک طرف نماز پڑھ رہے تھے جس میں آپ سورۃ طور پڑھ رہے تھے۔

سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَزْرَبُوْدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِخْجَنَ 730- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ: فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

39- بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحُجُّ إِلَّا بِهِ 731- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: إِنِّي لَا أَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا ضَرَّه قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ} [البقرة: 158] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

اس بات کا بیان کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا حج کا بنیادی رکن ہے جس کے بغیر حج درست نہیں ہوتا ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے تو اس کو کوئی حرج نہیں پہنچتا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا، وہ کیوں؟ تو میں نے کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ

730- صحیح بخاری: 452، سنن ترمذی: 2965، سنن ابن ماجہ: 2959، مسند احمد: 2305، صحیح ابن خزمہ: 2620، مسند ابویعلیٰ: 2339، سنن

دارقطنی: 97

731- صحیح بخاری: 387، سنن ترمذی: 2965، سنن ابن ماجہ: 2959، مسند احمد: 2305، صحیح ابن خزمہ: 2620، مسند ابویعلیٰ: 2339، سنن

دارقطنی: 86

فَقَالَتْ: " مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا، وَهَلْ تَذَرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ؛ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يَهْلُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِئِ الْبَحْرِ، يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةٌ، ثُمَّ يَجِئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَخْلُقُونَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ} البقرة: 158 إِلَى آخِرِهَا، قَالَتْ: فَطَافُوا "

732 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرَى عَلَى جُنَاحًا أَنْ لَا أَتَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ} البقرة: 158، الْآيَةَ، فَقَالَتْ: " لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي أَنْاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهْلَوْا، أَهَلُّوا الْمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ، ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ، فَلَعَنِي مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ

کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔ (پ ۱۲ البقرة آیت ۱۵۸) پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں علم ہے کہ اس کا پس منظر کیا ہے؟ عہد جاہلیت میں انصار سمندر کے کنارے موجود، دو بتوں سے احرام کا ابتداء کرتے تھے، ان بتوں کا نام "اساف" اور "نائلہ" تھے جب اسلام آیا تو انصاری مسلمانوں نے صفا و مروہ کے درمیان طواف کو ناپسند کیا کیونکہ یہ تو ان کا زمانہ جاہلیت کا معمول تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی جس میں یہ بات مذکور ہے کہ صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو انصار نے طواف کرنا شروع کیا۔

ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں، مجھے میرے والد نے یہ بتایا ہے، ایک دفعہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میرا خیال ہے کہ اگر میں صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کروں تو مجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا، وہ کیوں؟ تو میں نے کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔ (پ ۱۲ البقرة آیت ۱۵۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان چکر نہیں لگائے گا اللہ اس کا حج اور عمرہ قبول نہیں فرمائے گا اگر حقیقت وہی ہوتی جو تم کہہ رہے ہو تو قرآن کی آیت یوں ہونی چاہیے تھی۔ "کہ اس شخص کو کوئی گناہ نہیں ہوگا جو ان دونوں کا طواف نہ کرے"۔ یہ آیت ان

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

انصاری لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو زمانہ جاہلیت میں ”منات“ سے احرام باندھتے تھے اور اس وقت تک احرام نہیں کھولتے تھے جب تک صفا و مروہ کا طواف نہ کر لیں جب یہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حج کے لیے آئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، مجھے اپنی زندگی کی قسم! جو شخص صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتا، اللہ اس کے حج کو پورا قرار نہیں دے گا۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، جو شخص صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے، میرے خیال میں اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوتی اور میں خود بھی اس بات کی پرداہ نہیں کرتا کہ میں ان دونوں کا طواف نہ کروں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اسے بھانجے! تم نے بہت غلط بات کی ہے۔ نبی ﷺ نے اور مسلمانوں نے طواف کیا ہے لہذا یہ سنت ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ”منات طاغیہ“ جو ”مثل“ میں ہے، سے احرام باندھا کرتے تھے۔ وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آگیا تو ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: (ترجمہ:) ”بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں“ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، اگر وہی مقصد ہوتا جو تم بیان کر رہے ہو تو آیت یوں ہوتی: ”اسے اس بات کا کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ وہ ان

733- حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا، وَمَا أَبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا. قَالَتْ: ”يُبْسُ مَا قُلْتَ، يَا ابْنَ أُخْتِي، طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ، فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلِّ، لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ؛ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ الْبَقَرَةِ: 158} اللَّهُ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا، وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا“

قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَدْ كَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ،
وَقَالَ: "إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ، يَقُولُونَ: إِنَّ طَوَافَنَا
بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَقَالَ
آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ
بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ،
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَائِرِ اللَّهِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ:
فَارَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ"

دونوں کا طواف نہ کرے۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں،
میں نے اس کا ذکر ابو بکر بن عبد الرحمن سے کیا، تو انہیں یہ
دلیل بہت پسند آئی، وہ بولے، یہ علم ہے، میں نے بہت
سے اہل علم کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بعض
عرب صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے، وہ یہ
کہا کرتے تھے، ان دونوں پتھروں کے درمیان طواف
کرنا زمانہ جاہلیت کا معمول ہے جبکہ بعض انصار اس بات
کے قائل تھے کہ ہمیں صرف بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم
دیا گیا ہے، ہمیں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے کا حکم
نہیں دیا گیا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے
ہیں۔ (پ ۲ البقرة آیت ۱۵۸) ابو بکر بن عبد الرحمن کہتے
ہیں کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ آیت انہیں دونوں گروہوں
کے متعلق نازل ہوئی۔

734- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بُنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ:
سَأَلْتُ عَائِشَةَ، وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِي
الْحَدِيثِ: فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا
نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ،
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ
يَطُوفَ بِهِمَا {البقرة: 158} قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، عروہ بن زبیر رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا۔ اس کے بعد حسب سابق
حدیث ہے، تاہم اس کے آخر میں یہ ہے، لوگوں نے اس
کے متعلق نبی ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کی،
یا رسول اللہ ﷺ! ہم صفا و مروہ کے طواف میں حرج
محسوس کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے
ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ
ان دونوں کے پھیرے کرے۔ (پ ۲ البقرة

سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ
بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا.

آیت ۱۵۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں، ان دونوں کے درمیان طواف کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
سنت ہے لہذا کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان
دونوں کو چھوڑے۔

عروہ بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا، اسلام قبول کرنے سے پہلے
انصار اور غسان قبیلے کے لوگ "منات" سے احرام
باندھتے تھے۔ انہیں صفا و مروہ کا طواف کرنے میں حرج
محسوس ہوا کیونکہ یہ ان کے آباؤ اجداد کا طریقہ تھی جو
"منات" سے احرام باندھتے تھے اس لیے ان لوگوں نے
صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا۔ اسلام لانے کے بعد انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کیا، تو اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ
کے نشانوں سے ہیں۔ (پ ۱۲ البقرة آیت ۱۵۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
انصار و مروہ کے درمیان طواف کرنا مکروہ سمجھتے تھے حتیٰ کہ
یہ آیت نازل ہو گئی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ
اللہ کے نشانوں سے ہیں۔ (پ ۱۲ البقرة آیت ۱۵۸)

735- وَحَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ
بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: " أَنَّ الْأَنْصَارَ،
كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ، يُهْلُونَ لِمَنَاةَ
فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ
ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أُسْلِمُوا،
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ} البقرة: 158، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا، وَمَنْ
تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ "

736- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "
كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ، حَتَّى نَزَلَتْ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَائِرِ اللَّهِ} البقرة: 158، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ
اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا "

40- بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ

737- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: لَمْ يَطْفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا

738- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا، طَوَافَهُ الْأَوَّلَ

41- بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ

التَّلْبِيَّةَ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمِي

جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

739- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ مُجَرٍّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ، الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ، أَنَاخَ فَبَالَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوُضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا، ثُمَّ قُلْتُ: الصَّلَاةُ يَا

اس بات کا بیان کہ سعی بار، بار نہیں کی جاتی

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے صفا مروہ کے درمیان صرف ایک دفعہ طواف کیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں ”پہلے والا طواف“۔

حاجی ہمیشہ تلبیہ کہتا رہے گا حتیٰ کہ

قربانی کے روز جمرہ عقبہ کی رمی میں

بھی تلبیہ کہے گا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، عرفات سے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہو گیا جب آپ مزدلفہ سے پہلے بائیں طرف والی گھاٹی تک پہنچے، اپنے اونٹ کو بٹھایا، پھر پیشاب فرمایا، پھر واپس آئے، میں نے آپ کو وضو کروایا، آپ نے خفیف وضو فرمایا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز۔ آپ نے فرمایا: نماز آگے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور مزدلفہ تشریف لے آئے، وہاں آپ نے نماز ادا کی۔ پھر آپ نے اگلی صبح حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

737- سنن نسائی: 2986، صحیح ابن حبان: 3914

739- صحیح بخاری: 1586، سنن نسائی: 609، صحیح ابن خزیمہ: 2850، مسند ابویعلیٰ: 6722

رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَكَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى أَتَى الْمَزْدَلِفَةَ. فَصَلَّى. ثُمَّ رَدَفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَبَرَةَ

عنه نے بتایا کہ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ پہنچنے تک متواتر تلبیہ کہتے رہے۔

740- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، قَالَ

ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي، حَتَّى رَفِيَ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مزدلفہ سے روانگی کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم متواتر تلبیہ پڑھتے رہے، حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

741- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

لَيْثٌ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ، أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ، حَتَّى دَخَلَ مُحْتَبِرًا - وَهُوَ مِنْ مَنَى - قَالَ: عَلَيْكُمْ بِحَصَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سواری پر سوار تھے، وہ مجھے بتاتے ہیں، عرفہ کی رات اور مزدلفہ سے روانگی کی صبح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ آرام سے چلو، آپ خود بھی اپنی اونٹنی کو اطمینان سے لے کر جا رہے تھے، یہاں تک آپ "وادی محسر" میں داخل ہو گئے، جو منی کا حصہ ہے۔ آپ نے حکم فرمایا وہ کنکریاں اکٹھی کر لی جائیں جن سے

الْحَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجُمَرَةُ وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي، حَتَّى رَمَى الْجُمَرَةَ

742- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجُمَرَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَحْذِفُ الْإِنْسَانُ

743- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، وَنَحْنُ بِجَمْعِ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ

744- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ، الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هَذَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا، سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ: فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ

745- وَحَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ حَسَنٍ الْخُلَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، بِهَذَا

جمرہ میں رمی کرنی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران متواتر تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرہ میں رمی کر لی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے آخر میں یہ بات زائد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا جنہیں چٹکی میں پکڑا جا سکے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم مزدلفہ میں تھے جب میں نے ان ہستی (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو لبیک الہم لبیک کہتے ہوئے سنا جن ہستی پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں، مزدلفہ سے واپسی پر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا، تو کسی نے یہ کہا، یہ کوئی اعرابی ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کیا لوگ بھول گئے ہیں یا بھٹک گئے ہیں جن ہستی پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے، میں نے انہیں اس جگہ لبیک الہم لبیک کہتے ہوئے سنا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

746- وَحَدَّثَنِيهِ يُونُسُ بْنُ عَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي الْبَكَّائِي، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَا: سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: يَجْمَعُ سَمْعُكَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا، يَقُولُ: لَبَّيْكَ، اللَّهُمَّ، لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبَّيْ وَلَبَّيْنَا مَعَهُ

عبدالرحمن بن یزید اور اسود بن یزید بیان کرتے ہیں، ہم نے مزدلفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں جن ہستی پر سورہ بقرہ نازل ہوئی، میں نے انہیں یہاں لبیک الہم لبیک کہتے ہوئے سنا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تلبیہ کہا اور ان کے ساتھ ہم نے بھی تلبیہ کہا۔

42- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ

مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةِ

747- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

الْمُسْتَشْيِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَا: جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ، مِنَّا الْمُهَاجِرُ وَمِنَّا الْمَكِّيُّ

عرفہ کے روز منیٰ سے عرفات

جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفات روانہ ہوئے تو ہم میں سے بعض لوگ تلبیہ کہہ رہے تھے اور بعض تکبیر کہہ رہے تھے۔

748- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَهَارُونُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالُوا: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، عرفہ کی صبح ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ہم میں سے بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور بعض لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے، ہم خود تکبیر کہہ رہے تھے۔ میں نے اپنے استاد

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمَكْبَرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ، فَأَمَّا نَحْنُ فَكُكْبَرُ، قَالَ قُلْتُ: وَاللَّهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ، كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ: مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟

749- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِّلُ الْمُهَلِّلُ مِنَّا، فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكْبَرُ الْمَكْبَرُ مِنَّا، فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

750- وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: غَدَاةُ عَرَفَةَ: مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هَذَا الْيَوْمَ؟ قَالَ: سِرْتُ هَذَا الْبَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، فَمِنَّا الْمَكْبَرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ، وَلَا يَعْيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ

سے کہا، مجھے اس بات پر تعجب ہے کہ آپ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ دریافت کیوں نہیں کیا کہ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھ رہے تھے؟

محمد بن ابوبکر ثقفی بیان کرتے ہیں، وہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب منیٰ سے عرفہ جا رہے تھے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا، آپ حضرات آج کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا، بعض لوگ الا لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور ان پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا اور بعض تکبیر کہا کرتے تھے اور ان پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔

محمد بن ابوبکر بیان کرتے ہیں، عرفہ کی صبح میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، آج کے روز تلبیہ پڑھنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ساتھ یہ سفر کیا ہے اس وقت ہم میں سے بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور بعض الا لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے، فریقین میں سے کسی ایک نے بھی دوسرے کو غلط قرار نہیں دیا۔

43- بَابُ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى

الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتِي الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ

751- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ،

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ

يَقُولُ: "دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ

تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ.

قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَارْكَبْ، فَلَمَّا جَاءَ

الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ

أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ

إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ

فَصَلَّاهَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا"

752- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ،

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، مَوْلَى

الزُّبَيْرِ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ

بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: "انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ

تِلْكَ الشَّعَابِ لِحَاجَتِهِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ،

فَقُلْتُ: أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: الْمُصَلَّى أَمَامَكَ"

753- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو

كُرَيْبٍ، - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ

عرفات سے مزدلفہ جانا اور اس رات

مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں

ایک ساتھ ادا کرنے کا استحباب

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، نبی ﷺ عرفہ سے واپس روانہ ہوئے۔ جب آپ

گھائی کے پاس پہنچے تو اتر کر آپ نے پیشاب کیا پھر وضو

فرمایا لیکن اس میں "اسبغ" نہیں کیا، میں نے عرض کی،

نماز، آپ نے فرمایا: نماز آگے، پھر آپ سوار ہوئے اور

مزدلفہ پہنچ کر اترے، پھر اقامت کہی گئی، آپ نے مغرب

کی نماز ادا کی پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی مخصوص جگہ

پر بٹھا دیا۔ پھر عشا کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی، آپ

نے اسے ادا کیا، آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان

کوئی نفل ادا نہیں کیے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، عرفات سے روانگی کے بعد قضائے حاجت کے لیے

نبی ﷺ ایک گھائی میں تشریف لے گئے۔ میں نے پانی

اندھ دیا۔ میں نے عرض کی، کیا آپ نماز ادا کریں گے؟ تو

آپ نے جواب دیا، نماز کا مقام آگے ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

کرتے ہیں، نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہو کر جب گھائی

تک پہنچے، تو اترے اور پیشاب کیا پھر آپ نے پانی منگوا

کر اس سے وضو فرمایا جس میں مبالغہ نہیں کیا۔ اس روایت میں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان مذکور نہیں ہے کہ انہوں نے پانی انڈیلا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! نماز، تو آپ نے فرمایا: نماز آگے۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور مزدلفہ پہنچ کر آپ نے مغفرت اور عشا کی نماز ادا کی۔

کریب بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا، عرفہ کی شام جب آپ نبی ﷺ کے پیچھے سوار ہوئے تھے تو آپ لوگوں نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا، ہم اس گھانی تک پہنچے، جہاں لوگ مغرب کی نماز کے لیے اپنے جانوروں کو بٹھایا کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے بھی اپنی اونٹنی کو وہاں بٹھایا پھر آپ نے پیشاب کیا۔ اس روایت میں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پانی انڈیلنے کا ذکر نہیں کیا، پس یہی کہا، پھر نبی ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو فرمایا لیکن اس میں مبالغہ نہیں فرمایا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! نماز، تو آپ نے فرمایا: نماز آگے۔ پھر آپ سوار ہوئے، پھر ہم مزدلفہ آگئے وہاں آپ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے اپنے ٹھکانوں کے پاس اپنے جانور بٹھا دیے لیکن انہیں کھولا نہیں، حتیٰ کہ عشا کی نماز ادا کر لی اور پھر انہیں کھول دیا۔ میں نے پوچھا، اگلی صبح آپ لوگوں نے کیا کیا؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُولُ: " أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ: أَرَأَى الْمَاءَ - قَالَ: فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ "، قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ، قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ 754- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ: " جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُنْبِغُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ، فَأَنَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَبَالَ - وَمَا: قَالَ: أَهْرَاقَ الْمَاءَ - ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ، فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ "، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الصَّلَاةَ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاحَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ، وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَصَلَّى، ثُمَّ حَلُّوا قُلْتُ: فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصَبَحْتُمْ؟ قَالَ: رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَأَنْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رَجُلَيْنِ

نے فرمایا، نبی ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ بٹھالیا اور میں قریش کے آگے جانے والے لوگوں کے ساتھ پیدل روانہ ہو گیا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ اس گھائی تک پہنچے جہاں امراء اپنی سواریوں سے اترتے ہیں آپ اپنی سواری سے اترے، پیشاب کیا۔ اس روایت میں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پانی انڈیلنے کا ذکر نہیں پھر نبی ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور خفیف وضو فرمایا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! نماز آپ نے فرمایا: نماز آگے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ عرفہ سے واپس روانہ ہوئے تو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ سوار تھے۔ جب آپ گھائی کے پاس آئے تو آپ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور پھر رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس آئے تو میں نے برتن سے پانی انڈیلا، آپ نے وضو فرمایا اور پھر سوار ہو گئے پھر آپ مزدلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ عرفہ واپس تشریف لائے تو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ سوار تھے۔ وہ

755- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا أَتَى النَّقَبَ الَّذِي يُزِيلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ: أَهْرَاقَ - ثُمَّ دَعَا بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا "، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الصَّلَاةُ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ

756- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، مَوْلَى سِبَاعٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الشَّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتُهُ، ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ، فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَكِبْتُ، ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

757- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأَسَامَةُ رَدَفُهُ قَالَ أُسَامَةُ: فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا

فرماتے ہیں اسی حالت میں چلتے ہوئے آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔

758 - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ، أَوْ قَالَ: سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَفَهُ مِنْ عَرَاقَاتٍ قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ؟ قَالَ: "كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فُجْوَةً نَصَّ"

ہشام اپنے والد کا بیان روایت کرتے ہیں، میں خود اس وقت وہاں تھا جب حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ پوچھا گیا کہ نبی ﷺ عرفہ سے واپسی پر، کیسے واپس آئے تھے؟ عرفات سے واپسی پر نبی ﷺ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لائے تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ آہستہ روی سے چلتے ہوئے آئے تھے۔ لیکن جہاں راستہ صاف ہوتا، آپ سواری کو تیز چلا تے۔

759 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ، قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروایت ہے۔

760 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطَّيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ: صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی تھی۔

761- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَابْنُ رُمْحٍ، عَنِ
الْأَلَيْكِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ يَزِيدَ الْخَطَّابِيِّ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى
عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

762- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا
763- وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ
اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ، قَالَ: جَمَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ، وَصَلَّى
الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ
فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ، حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ
تَعَالَى

764- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ
وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنََّّهُ صَلَّى
الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُ صَلَّى مِثْلَ ذَلِكَ، وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ، أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ اس
کے راوی عبد اللہ بن یزید ہیں جو حضرت عبد اللہ بن زبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں، مغرب اور عشاء کی نماز ایک
ساتھ ادا کی تھی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز
ایک ساتھ ادا فرمائی تھی اور ان دونوں نمازوں کے
درمیان کوئی نفل نہیں پڑھے، آپ نے مغرب کی تین
رکعات ادا کی تھیں اور عشاء کی دو رکعات ادا کی تھیں۔

سعید بن جبیر کے متعلق مروی ہے، کہ انہوں نے
مزدلفہ میں ایک ہی اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی
نماز ادا کی اور پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
متعلق یہ بتایا کہ انہوں نے بھی اسی طرح نماز ادا کی تھی اور
یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

765- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ:
صَلَّاهُمَا بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

766- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُنِيرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ،
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَمَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ
رَكْعَتَيْنِ بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

767- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ
جُبَيْرٍ: "أَفْضُنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا جَمْعًا،
فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ
انْصَرَفَ، فَقَالَ: هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ"

44- بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ
بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ،
وَالْمُبَالِغَةِ فِيهِ بَعْدَ تَحَقُّقِ طُلُوعِ الْفَجْرِ

768- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ
يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ
عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی
نماز ایک ساتھ ادا کی تھی، مغرب کی نماز میں آپ نے تین
رکعات ادا کی تھیں اور عشاء کی نماز میں دو رکعات ادا کی
تھیں ایک ہی اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ واپس آئے اور مزدلفہ پہنچ
گئے۔ انہوں نے ایک ہی اقامت کے ساتھ ہمیں مغرب
اور عشاء کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد
انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس جگہ اسی
طرح نماز پڑھائی تھی۔

قربانی کے روز مزدلفہ میں صبح کی

نماز اندھیرے میں پڑھ

لینا مستحب ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
میں نے کبھی بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت سے بت کر نماز ادا
کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے آپ نے مزدلفہ میں
مغرب اور عشاء کی نماز اور اس روز فجر کی نماز سے پہلے ادا

قَالَ: " مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ: صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَجْتَمِعُ، وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا "

769- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ

45- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ

الضَّعْفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةٍ إِلَى مَنَى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ، وَاسْتِحْبَابِ الْبُكْتِ لِبَعْضِهِمْ حَتَّى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمُزْدَلِفَةٍ

770- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ

قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: " اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ، تَدْفَعُ قَبْلَهُ، وَقَبْلَ حَظْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتْ امْرَأَةً ثَبِطَةً - يَقُولُ الْقَاسِمُ: وَالشَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ - قَالَ: فَأَذِنَ لَهَا، فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ، وَحَبَسْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ " وَلَئِنْ أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ، فَأَكُونُ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں، اندھیرے میں ادا کی۔

کمزور لوگوں اور خواتین
وغیرہ کو لوگوں کا ہجوم ہونے
سے پہلے ہی رات کے آخری
حصے میں مزدلفہ سے منی روانہ
کر دینا مستحب ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مزدلفہ کی رات میں سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ آپ سے پہلے، لوگوں کا ہجوم ہونے سے پہلے چلی جائیں کیونکہ وہ بھاری جسم والی خاتون ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عطا فرمادی اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے قبل ہی چلی گئیں۔ ہم لوگ صبح تک مزدلفہ میں ہی رہے اور آپ کے ساتھ روانہ ہوئے سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح اگر میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی اور آپ کی اجازت سے پہلے ہی روانہ ہو جاتی تو یہ میرے لیے سب سے زیادہ خوشی کی بات ہوتی۔

771- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحَمَّادُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً صَحْبَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفَيْضَ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ، فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفَيْضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ.

772- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُكَيَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا اسْتَأْذَنْتُهُ سَوْدَةُ، فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمَنًى، فَأُزِيهِ الْجَمْرَةَ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ، فَقِيلَ لِعَائِشَةَ: فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنْتُهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِنَّهَا كَانَتْ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا "

773- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھاری بھر کم خاتون تھیں، انہوں نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ رات کے وقت ہی مزدلفہ سے روانہ ہو جائیں تو آپ نے انہیں اجازت عطا فرمادی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جس طرح سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی تھی، کاش! میں بھی آپ سے اجازت مانگ لیتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ معمول تھا کہ وہ امام کے ساتھ ہی مزدلفہ واپس جایا کرتی تھیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میری یہ خواہش تھی کہ جس طرح سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی تھی اسی طرح میں بھی آپ سے اجازت مانگ لیتی اور فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنے کے بعد لوگوں کے پہنچنے سے پہلے ہی ”رمی جمار“ کر لیتی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا، کیا سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے اجازت حاصل کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! کیونکہ وہ بھاری بھر کم خاتون تھیں اس لیے انہوں نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی اور آپ نے انہیں اجازت عطا فرمادی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ
 774- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْهَقْدَرِيُّ،
 حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي
 عَبْدُ اللَّهِ، مَوْلَى أَهْمَاءَ، قَالَ: قَالَتْ لِي أَهْمَاءُ: وَهِيَ
 عِنْدَ دَارِ الْمُرْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا،
 فَصَلَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ
 الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: ارْحَلْ بِي، فَارْتَحَلْنَا
 حَتَّى رَمَتِ الْجُمُرَةَ، ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ
 لَهَا: أَيْ هُنَاكَ لَقَدْ غَلَسْنَا، قَالَتْ: كَلَّا، أَيْ بُنَيَّ،
 إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعْنِ

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام عبداللہ بیان
 کرتے ہیں، مزدلفہ میں سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 مجھ سے عرض کی کہ کیا چاند غروب ہو گیا ہے؟ میں نے کہا،
 نہیں! وہ کچھ دیر نوافل پڑھتی رہیں پھر انہوں نے
 دریافت کیا، کیا چاند غروب ہو چکا ہے؟ میں نے کہا، جی
 ہاں! انہوں نے فرمایا، میرے ساتھ چل پڑو، ہم روانہ
 ہوئے حتیٰ کہ انہوں نے ”ری جمار“ کی اور واپس اپنی
 قیام گاہ پر آکر نماز ادا کی۔ میں نے ان سے کہا، محترم
 خاتون! ہم زیادہ جلدی روانہ ہو گئے تھے؟ تو وہ بولیں، ہر
 گز نہیں! اے بیٹے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی
 اجازت عطا کی ہے۔

775- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا
 عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ،
 وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَتْ: لَا، أَيْ بُنَيَّ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعْنِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
 اس میں یہ الفاظ ہیں کہ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 کہا، نہیں، اے بیٹے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ کو اس کی
 اجازت دی تھی۔

776- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى
 بْنُ سَعِيدٍ، ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا
 عِيسَى، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ، أَنَّ
 ابْنَ شَوَّالٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ
 فَأَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
 بِهَا مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ

ابن شوال بیان کرتے ہیں، وہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ابن
 شوال کو بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مزدلفہ سے رات کے
 وقت ہی بھجوا دیا تھا۔

777- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُغْلِسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغْلِسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہم اندھیرے میں ہی مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو گئی تھیں۔

778- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: بُعِثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّقْلِ - أَوْ قَالَ فِي الضَّعْفَةِ - مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سامان یا ضعیف لوگوں کے ساتھ رات کے وقت روانہ فرما دیا۔

779- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت سے جن ضعیف لوگوں کو پہلے بھجوا دیا تھا، ان میں، میں بھی شامل تھا۔

780- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَنَى قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ میں سے جن لوگوں کو پہلے روانہ فرمایا تھا، ان میں، میں بھی شامل تھا۔

781- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ ابْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزدلفہ کی شب صبح کے وقت

عَبَّاسٍ قَالَ: "بَعَثَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَعْرِ مِنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: أَبْلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ فِي يَلِيلٍ طَوِيلٍ؛ قَالَ: لَا، إِلَّا كَذَلِكَ بِسَعْرِ. قُلْتُ لَهُ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَمَيْنَا الْجَهْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ. وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا كَذَلِكَ"

سامان کے ساتھ روانہ فرما دیا۔ میں نے اپنے استاد سے عرض کی، کیا آپ کو اس روایت کا علم ہے جس کے مطابق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ یہ ہیں، نبی ﷺ نے مجھے طویل رات میں روانہ فرما دیا تھا؟ تو استاد نے جواب دیا، نہیں! بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ یہ ہیں کہ سحری کے وقت روانہ فرمایا تھا۔ میں نے استاد سے عرض کی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم نے فجر کی نماز سے پہلے ہی ”ری جمار“ کر لی تھی تو انہوں نے فجر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ تو استاد نے جواب دیا صرف یہی بات مروی ہے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اہل خانہ میں سے کمزور لوگوں کو پہلے ہی روانہ فرما دیتے تھے، وہ لوگ مزدلفہ میں رات کے وقت مشعر حرام کے نزدیک وقوف کرتے، اللہ کا ذکر کرتے اور امام کے وقوف کرنے سے پہلے ہی اور روانہ ہونے سے پہلے ہی وہ لوگ روانہ ہو جاتے، ان میں سے بعض لوگ فجر کی نماز کے وقت منیٰ پہنچتے اور بعض اس کے بعد ”ری جمار“ بھی کر لیتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے، ان لوگوں کے متعلق نبی ﷺ نے رخصت عطا فرمائی ہے۔

782- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يُقَدِّمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ، فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ لَهُمْ، ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدِمُ مِنِّي لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدِمُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوْا الْجَهْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: أُرْخَصَ فِي أَوْلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

46- بَابُ رَفِي جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ مِنْ

بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ

يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

783- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو

كَرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ،

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، قَالَ:

رَفَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ مِنْ بَطْنِ

الْوَادِي بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

قَالَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَنْاسًا يَزُمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا.

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هَذَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ

غَيْرُهُ، مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

784 - وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ

التَّيْمِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ:

سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُونُسَ، يَقُولُ: وَهُوَ يَخْطُبُ

عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلِفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَفَهُ جَبْرِيلُ،

السُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي

يُذَكَّرُ فِيهَا النِّسَاءُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا آلُ

عِمْرَانَ. قَالَ: فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ.

فَسَبَّهُ وَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدٍ، أَنَّهُ

كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَأَتَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ،

فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي، فَاسْتَعْرَضَهَا، فَرَمَاهَا مِنْ

بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ

حَصَاةٍ. قَالَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ

وادی کے درمیان میں سے جمرہ عقبہ کو ایسی جگہ

سے کنکریاں مارنا کہ مکہ بائیں جانب ہو اور ہر

کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہنا

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بطن وادی سے جمرہ عقبہ کو

سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہی۔

ان سے کہا گیا، لوگ تو اوپر سے اسے کنکریاں مارتے ہیں،

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب

دیا، اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے

جن ہستی پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے انہوں نے یہیں

کھڑے ہو کر۔

اعمش بیان کرتے ہیں، میں نے حجاج بن یوسف کو

منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا ہے، قرآن کو

اس طرح جمع کرو جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے

اسے جمع کیا تھا۔ (یعنی سورتوں کے نام نہ رکھو) وہ سورۃ

جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورۃ جس میں خواتین کا ذکر

ہے، وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر ہے۔ راوی کہتے

ہیں بعد میں میری ملاقات ابراہیم نخعی سے ہوئی، میں نے

یہ بات انہیں بتائی تو انہوں نے حجاج کو برا کہتے ہوئے کہا،

مجھے عبدالرحمن بن یزید نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ حضرت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے،

انہوں نے بطن وادی سے جمرہ کی جانب رکھ کر اس پر

يَزْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ: هَذَا. وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

بطن وادی سے ہی سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہی۔ میں نے کہا، لوگ اس پر اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور موجود نہیں ہے جن ہستی پر ”سورہ بقرہ“ نازل ہوئی ہے انہوں نے یہیں کھڑے ہو کر کنکریاں ماریں۔

اعمش بیان کرتے ہیں، میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا ”سورہ بقرہ“ نہ کہو اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

785- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ حج کیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمرہ کو سات کنکریاں ماریں، جہاں بیت اللہ ان کے بائیں جانب تھا اور منیٰ ان کے دائیں جانب تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے جن ہستی پر ”سورہ بقرہ“ نازل ہوئی ہے انہوں نے یہیں کھڑے ہو کر۔

786- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ سَجَّ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ: هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

787- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

788- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاتِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ مذکور ہے کہ ”جب وہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے۔“

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا، لوگ عقبہ کے اوپر

سے جمرہ میں کنکریاں پھینکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطنِ وادی سے اس پر کنکریاں پھینکیں اور بولے، اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے جن ہستی پر ”سورۃ بقرہ“ نازل ہوئی انہوں نے یہیں سے اس پر کنکریاں پھینکی تھیں۔

قربانی کے روز سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا مستحب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وضاحت ”تمہیں مجھ سے مناسک سیکھ لینے چاہئیں“

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قربانی کے روز سواری پر سے کنکریاں پھینک رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے، تمہیں مناسک حج سیکھ لینے چاہیے کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ اس حج کے بعد میں دوبارہ حج کر سکوں گا؟

حضرت ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ جب آپ جمرہ عقبہ کی رمی کر کے واپس ہوئے تو آپ اس وقت اپنی سواری پر سوار تھے، آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، ان میں سے ایک سواری کو چلا رہا تھا اور دوسرے نے

وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاتِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا يَزُمُونَ الْجُمُرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ: مِنْ هَا هُنَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ، رَمَاهَا الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

47- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمِي جُمُرَةِ الْعَقَبَةِ

يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا، وَبَيَانِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ

789- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ

خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيحُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُولُ: لَتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ، فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَجُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ

790- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ، قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ، وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى

789- سنن ابوداؤد: 1970، سنن نسائی: 3062، مسند احمد: 14459، سنن بیہقی: 9334

790- سنن ابوداؤد: 1834، مسند احمد: 27300، صحیح ابن خزيمة: 2688، معجم الکبیر: 380

رَاجِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ
رَاجِلَتَهُ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّسِيسِ، قَالَتْ:
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا
كَثِيرًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ أَمْرَ عَلَيْكُمْ عَبْدُ
مُجَدِّعٌ - حَسِبْتُهَا قَالَتْ - أَسْوَدُ، يَقُودُكُمْ
بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا

791- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ
بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصِينِ، عَنْ أُمِّ
الْحَصِينِ، حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُ
أُسَامَةَ وَبِلَالًا، وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخَطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ
مِنَ الْحَرِّ، حَتَّى رَمَى بِحُمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَالَ مُسْلِمٌ:
وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَهُوَ
خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَحُجَّاجُ
الْأَعْوُرُ

48- بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى

الْجَهَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ

792- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ

مُحَمَّدٍ، قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ،

دھوپ سے بچانے کے لیے کپڑے سے نبی ﷺ پر
سایہ کیا ہوا تھا اس وقت نبی ﷺ نے بہت سی باتیں
ارشاد فرمائیں۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا،
ایک ایسا غلام جس کی ناک کٹی ہوئی ہو اگر اسے تمہارا امیر
بنادیا جائے اور وہ اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری رہنمائی
کرے تو تم اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

حضرت ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں،
حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج
کیا، میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت
بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک نے
نبی ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکری ہوئی ہے اور دوسرے
نے اپنے کپڑے سے آپ کو دھوپ سے بچایا ہوا تھا، حتیٰ
کہ آپ نے حجرہ عقبہ کی رمی کی۔

جمرات کو مارنے کے لیے اتنی چھوٹی گنکریاں لینا

مستحب ہے جنہیں چٹکی میں پکڑا جا سکے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو ”رمی جمار“ کرتے

ہوئے دیکھا ہے جو چٹکی میں آ سکے۔

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

”رمی“ کے مستحب

49- بَابُ بَيَانِ وَقْتِ

وقت کا بیان

اِسْتِحْبَابِ الرَّهْيِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، قربانی کے روز نبی ﷺ نے چاشت کے وقت ”رمی جمار“ کی تھی اور بعد والے دنوں میں سورج ڈھل جانے کے بعد کی تھی۔

793- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضَعْفَى، وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

794- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

اس بات کا بیان کہ جمرات کو

سات کنکریاں (ماری جائیں)

50- بَابُ بَيَانِ أَنَّ حَصَى

الْجِمَارِ سَبْعُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے، پتھر طاق تعداد میں ہوں گے۔ ”رمی جمار“ طاق تعداد میں ہوگی، صفا و مروہ کے درمیان سعی طاق تعداد میں ہوگی۔ کا طواف طاق تعداد میں ہوگا اس لیے جو شخص پتھر استعمال کرے، وہ طاق تعداد میں استعمال کرے۔

795- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أُعَيْنٍ، حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا سِتْجِمَارُ تَوًّا وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوًّا، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوًّا، وَالطَّوَافُ تَوًّا، وَإِذَا اسْتَجَمَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْتَجِمِرْ بِتَوٍّ

51- بَابُ تَفْصِيلِ الْخُلُقِ عَلَى

التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ

796- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ الْخُلُقَيْنِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: وَالْمُقْصِرِينَ 797- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْخُلُقَيْنِ قَالُوا: وَالْمُقْصِرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْخُلُقَيْنِ قَالُوا: وَالْمُقْصِرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَالْمُقْصِرِينَ

798- أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُيَيْمِرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ الْخُلُقَيْنِ قَالُوا: وَالْمُقْصِرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ الْخُلُقَيْنِ قَالُوا: وَالْمُقْصِرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ الْخُلُقَيْنِ قَالُوا: وَالْمُقْصِرِينَ؟ يَا

بال کٹوانے سے، سر منڈوانا افضل ہے

تاہم بال کٹوانا جائز ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے سر مبارک منڈوالیا، آپ کے بعض صحابہ نے سر منڈوایا اور بعض نے بال کٹوائے۔ نبی ﷺ نے ایک یا شاید دو دفعہ فرمایا، اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے پھر فرمایا: بال کٹوانے والوں پر بھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! سر منڈوانے پر رحم کر۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! بال کٹوانے والوں آپ نے دعا کی، اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم کر، لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! بال کٹوانے والوں تو آپ نے کہا، بال کٹوانے والوں پر بھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے دعا کی، اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! بال کٹوانے والوں پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! بال کٹوانے والوں پر آپ نے دعا کی اور بال کٹوانے والوں پر۔

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: وَالْمُقْصِرِينَ

799- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ
فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ، قَالَ:
وَالْمُقْصِرِينَ

800- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ

بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ مُكْرِمٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ
فُضَيْلٍ، قَالَ زُهَيْرُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ،
حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
وَالْمُقْصِرِينَ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالْمُقْصِرِينَ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
وَالْمُقْصِرِينَ؟ قَالَ: وَالْمُقْصِرِينَ

801- وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بِنْتُ إِسْطَاطَمَ، حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

802- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ، وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ
يَحْيَى بْنِ الْحَصِينِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس میں یہ مروی ہے کہ چوتھی دفعہ آپ نے دعا کی اور
بال کٹوانے والوں پر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! سر منڈوانے
والوں کو بخش دے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے والوں کو۔ آپ نے دعا کی، اے
اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔ لوگوں نے عرض
کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے والوں کو۔ آپ نے
دعا کی، اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔
لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے
والوں کو۔ تو آپ نے دعا کی اور بال کٹوانے والوں کو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

یحییٰ بن حصین اپنی دادی کا یہ بیان روایت کرتے
ہیں، انہوں نے حجۃ اوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا
کہ آپ نے سر منڈوانے والوں کے لیے تین دفعہ دعا
فرمائی اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک دفعہ دعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَسْمَعُوهُ لَعَلَّكُمْ يَكُونُوا قُلُوبُهُمْ غَافِلِينَ عَنِ ذِكْرِ اللَّهِ وَلَعَلَّكُمْ كُفَرَاءٌ ۚ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الودع کے موقع پر سر مبارک
منڈوایا تھا۔

803- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي، ح
وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ
إِسْمَاعِيلَ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

قربانی کے روز پہلے رمی کرنا پھر قربانی کرنا
اور پھر سر منڈوالینا سنت ہے، سر منڈواتے
وقت پہلے دائیں طرف کو
منڈوایا جائے۔

52- بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ
أَنْ يَرْمِيَ، ثُمَّ يَنْحَر، ثُمَّ يَخْلُقُ وَالْإِبْتِدَاءُ
فِي الْخَلْقِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ
مِنْ رَأْسِ الْمَخْلُوقِ

804- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا حَفْصُ
بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَى مِنًى، فَأَتَى الْجُمُرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى
مَنْزِلَهُ يَمْنَى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْخَلْقِ خُذُوا أَشَارًا إِلَى
جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ
النَّاسَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے پھر جمرہ تشریف
لائے، ان کی رمی کی پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر واپس
تشریف لائے وہاں قربانی دی پھر حجام سے اپنے سر مبارک
کے دائیں جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہاں سے پھر
بائیں جانب سے بال مبارک صاف کروائے پھر وہ لوگوں
کو عطا فرما دیئے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
ایک روایت میں یہ بات زائد ہے، آپ نے دست
مبارک سے دائیں جانب اشارہ فرمایا یہاں سے وہ آپ

805- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ
مُيَرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ
غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

803- صحیح بخاری: 4148، موطا امام مالک: 938، صحیح ابن خزیمة: 2930، معجم الکبیر: 13412

804- سنن البوداؤد: 1981، صحیح ابن حبان: 1371، سنن بیہقی: 9183، معجم الکبیر: 12088

فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ لِلْخَلْقِ مَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا، فَقَسَمَ شَعْرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْخَلْقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ، فَخَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشَّقِ الْأَيْمَنِ، فَوَزَعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ، فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ

نے اپنے پاس حاضر لوگوں میں تقسیم فرمادیتے پھر آپ نے حجام کو اشارہ فرمایا کہ بائیں جانب، اس نے وہ بال صاف کیے تو نبی ﷺ نے وہ بال سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمادئے۔ ایک روایت میں یہ ہے، آپ نے دائیں جانب سے ابتداء فرمائی اور انہیں ایک، ایک دو، دو کر کے لوگوں میں تقسیم فرمایا پھر بائیں جانب والے حصے میں بھی ایسا کیا پھر فرمایا: یہاں ابو طلحہ حاضر تھے۔ پھر آپ نے وہ بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے جمرہ عقبہ میں رمی کی، پھر قربانی کے جانوروں کے پاس تشریف لا کر انہیں قربان کیا، حجام تیار تھا، آپ نے ہاتھ سے اپنے سر مبارک کی جانب اشارہ کیا، اس نے آپ کے دائیں جانب کے بال صاف کر دیئے، وہ آپ نے پاس حاضر لوگوں میں تقسیم فرما دیئے پھر حکم فرمایا، بائیں جانب کے بال بھی صاف کر دو آپ نے دریافت فرمایا، ابو طلحہ کہاں ہیں؟ آپ نے انہیں عطا فرمادئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ نے جمرہ کی رمی کر لی اور قربانی بھی کر لی تو آپ نے دائیں طرف کو حجام کے آگے کیا اس نے صاف کر دیئے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ عطا فرما دیئے پھر آپ نے بایں حصہ حجام کے آگے کیا اور اسے ختم

806- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُئَيْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ، وَقَالَ: بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ، فَخَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ"، ثُمَّ قَالَ: اخْلُقِ الشَّقَّ الْآخَرَ فَقَالَ: أَتَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

807- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ، يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسْكَهَ وَخَلَقَ نَاقِلَ الشَّقِ الْأَيْمَنِ فَمَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاقَلَهُ الشَّقَّ

الْأَيْتَرُ. فَقَالَ: اخْلُقْ فَخَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ،
فَقَالَ: أَقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ

53. بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّجِّ عَلَى الرَّهْيِ
وَالْخُلُقِ عَلَى الذَّجِّ وَعَلَى الرَّهْيِ وَتَقْدِيمِ
الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا

808- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ
بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ،
قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حُجَّةِ الْوَدَاعِ، يَمْنَى، لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ أَشْعُرْ، فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ
أُحْرَجَ، فَقَالَ: اذْجِعْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ،
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَمْ أَشْعُرْ فَتَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ
أُزْمَى، فَقَالَ: ازِمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ: فَمَا سِئَلُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ
وَلَا أُخْرٍ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

809- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ
وُهَيْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي
عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّمِيمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَطَفِقَ نَاسٌ

فرمایا، اسے صاف کر دو، اس نے صاف کر دیا تو آپ نے
وہ بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما دیئے اور
انہیں حکم فرمایا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو!

ری سے پہلے قربانی اور قربانی اور رمی سے
پہلے سرمند والینا جائز ہے اور ان
سب سے پہلے طواف کر لینا بھی

حضرت عبداللہ بن عمرہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں، حجتہ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ منیٰ
میں ٹھہر گئے تاکہ لوگ آپ سے سوال کر سکیں۔ ایک شخص
حاضر ہوا اس نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے علم
نہیں تھا اور میں نے قربانی سے قبل ہی سرمند والیا۔ آپ
نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب قربانی کر لو پھر ایک اور
شخص حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے
معلوم نہیں تھا، میں نے رمی سے قبل ہی قربانی کر لی ہے۔
آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب رمی کر لو۔ غرضیکہ
نبی ﷺ سے جس بھی عمل کے مقدم یا موخر ہو جانے کے
متعلق عرض کی گئی، آپ نے یہی فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم
اب کر لو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، آپ
رک گئے، لوگوں نے آپ سے سوال کرنے شروع کر
دیئے، ان میں سے ایک نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ!
مجھے علم نہیں تھا کہ قربانی سے قبل رمی کی جاتی ہے، میں نے

يَسْأَلُونَهُ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمِيَّ قَبْلَ النَّخْرِ، فَتَنَحَّرْتُ قَبْلَ الرَّمِيِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَارِمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ: وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ: إِنِّي لَمْ أَشْعُرُ أَنَّ النَّخَرَ قَبْلَ الْحُلِيِّ، فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْخَرَ، فَيَقُولُ: الْخَرُّ وَلَا حَرَجَ قَالَ: فَمَا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ، هَكَذَا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ، مَنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ، وَأَشْبَاهُهَا، إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلُوا ذَلِكَ، وَلَا حَرَجَ

810- حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ

811- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّخْرِ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسِبُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَّ كَذَا وَكَذَا، قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا، قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، لِيَهْؤُلَاءِ الثَّلَاثُ، قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

812- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ،

رمی سے قبل ہی قربانی مروی ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں ہے، تم اب رمی کرو۔ ایک اور نے عرض کی، مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ منہ دوانے سے قبل قربانی جاتی ہے، میں نے قربانی سے قبل ہی یہ منہ دیا، تو نبی ﷺ نے جواب دیا، کوئی حرج نہیں، تم اب قربانی کرو۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں) انسان کے بھول جانے یا لاپرواہی کے سبب سے امور میں سے کسی کو مقدم و غیرہ کرنے کے متعلق، اس روز نبی ﷺ سے جو بھی سوال کیا گیا، آپ نے یہی جواب دیا، کوئی حرج نہیں، اب کرو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، قربانی کے دن نبی ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے علم نہیں تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہوگا، پھر ایک اور حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ خیال تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہوگا۔ نبی ﷺ نے ان تینوں کو یہی جواب دیا، کوئی حرج نہیں، تم اب یہ کرو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم

اس کے الفاظ میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

مَدَنِي أَبِي، بِجَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ
أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكِرَ وَآيَةُ عَيْسَى، إِلَّا قَوْلَهُ:
لَهُوَ لَا الثَّلَاثَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ، وَأَمَّا يَحْيَى
الْأُمَوِيُّ فِي رِوَايَتِهِ: خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُنْخَرَّ.
نَخَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ

813- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ
مُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبَحَ، قَالَ:
فَأَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمَى، قَالَ:
ارْمِ وَلَا حَرَجَ

814- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَعَبْدُ بْنُ مُنْيَدٍ،
عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ يَمْنَى، فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ
ابْنِ عُيَيْنَةَ

815- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذٍ،
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ،
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ
الْجُبَّةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي خَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کی، میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی
منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب
قربانی کر لو اس نے عرض کی، میں نے رمی سے پہلے ہی
قربانی کر لی، آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب رمی
کر لو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس کی ابتداء میں یہ الفاظ ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ
میں دیکھا، آپ اونٹنی پر سوار تھے، ایک شخص آپ کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد حسب سابق روایت
ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے روز جمرہ کے پاس
ٹھہرے ہوئے تھے، ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمی کرنے
سے قبل ہی سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا، کوئی حرج
نہیں، تم اب رمی کر لو۔ ایک اور شخص حاضر ہوا اور عرض کی،
میں نے رمی سے قبل ہی طواف افاضہ کر لیا ہے۔ آپ نے

أُرْمِي، فَقَالَ: أُرْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخِرُ فَقَالَ: إِنِّي
ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِي، قَالَ: أُرْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ
آخِرُ، فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أُرْمِي،
قَالَ: أُرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهُ سِوَلِ
يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ

816- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بِهِزُ،
حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ: فِي الدُّجَى وَالْحَلَقِ، وَالرَّهْيِ
وَالْتَّقْدِيمِ، وَالتَّأَخِيرِ، فَقَالَ: لَا حَرَجَ

54- بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ

الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

817- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ
ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَنَى
قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ
يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمَنَى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

55- بَابُ اسْتِحْبَابِ نُزُولِ

الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفَرِ

818- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب رمی نہ کرو۔ اس، اور ابی حجاز سے
سے ہر مل کے متعلق بھی سوال کیا گیا، میں نے یہی
دیکھا کہ آپ نے یہی جواب دیا، کوئی حرج نہیں، تم اب
کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی، سرمنڈوانے اور رمی کے مقدمہ
یا موخر ہو جانے کے متعلق عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا،
کوئی حرج نہیں۔

قربانی کے روز طوافِ افاضہ کرنا

مستحب ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی قربانی کے روز
طوافِ افاضہ کرتے تھے اور پھر واپس آ کر منیٰ میں ظہر کی
نماز ادا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

روانگی کے روز وادی محصب میں

پڑاؤ کرنا مستحب ہے

عبدالعزیز بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس

عَنْ أَبِي يُونُسَ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَخِيهِ نَافِعٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّسَّ بْنَ مَرْثَدَةَ: أَخْبِرْنِي عَنْ شَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "أَتَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّزْوِيَةِ" قَالَ: بَعْدَ. قُلْتُ: فَأَتَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ: أَفْعَلْ مَا تَفْعَلُ أَمْرًاؤُكَ"

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اُمر آپ کو یاد ہو تو مجھے بتائیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "تزویر" کے روز ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دیا، منیٰ میں، میں نے پوچھا روانگی کے روز آپ نے عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، "وادی ابطح" میں۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم وہی کرو جو تمہارے امراء کرتے ہیں۔

819- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا "وادی ابطح" میں پڑاؤ کرتے تھے۔

820- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً، وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ، قَالَ نَافِعٌ: قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک "وادی محصب" میں قیام کرنا سنت تھا، وہ قربانی کے روز ظہر کی نماز "حصہ" میں ادا کرتے تھے۔ نافع بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء نے بھی وادی حصہ میں پڑاؤ کیا ہے۔

821- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: نَزَلَ الْأَبْطَحَ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، وادی ابطح میں پڑاؤ کرنا سنت نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اس لیے پڑاؤ کیا تھا کیونکہ آپ کے لیے وہاں سے نکلنا آسان تھا۔

819- سنن ابوداؤد: 2009، سنن ابن ماجہ: 3069، صحیح ابن حبان: 3895، سنن بیہقی: 9516

821- صحیح بخاری: 1676، سنن ترمذی: 923، مسند احمد: 25616، صحیح ابن خزیمہ: 2987، معجم الکبیر: 916

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ بِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ

822- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، ح وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

823- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلْ ذَلِكَ، وَقَالَتْ: إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ كَانَ مَنُزِلًا أَسْمَحَ بِخُرُوجِهِ

824- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنُزَلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

825- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

سالم بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وادی ابطح میں پڑاؤ کرتے تھے۔ زہری کہتے ہیں، عروہ نے مجھے بتایا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایسا نہیں کرتی تھیں، وہ فرماتی تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اس لیے پڑاؤ کیا تھا کیونکہ اس مقام سے نکلنا آپ کے لئے سہل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، وادی حصہ میں پڑاؤ کرنا رکن نہیں ہے، بس وہ ایک جگہ ہے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ فرمایا تھا۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے روانہ ہوئے تو آپ نے مجھے یہ

824- صحیح بخاری: 1677، سنن ترمذی: 921، مسند احمد: 3289، صحیح ابن خزمہ: 2990، معجم الکبیر: 916

825- صحیح بخاری: 1677، سنن ترمذی: 921، مسند احمد: 3289، صحیح ابن خزمہ: 2990

عِيْنَةُ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ،
عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،
قَالَ: قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَمَّا يَأْمُرُنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ
مِنَى، وَلَكِنِّي جِئْتُ فَضْرَبْتُ فِيهِ قُبَّتَهُ، فَجَاءَ فَانْزَلَ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ
سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: عَنْ أَبِي
رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

826- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:
نُزِلُ غَدَا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ
تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

827- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي
الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ،
قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
وَنَحْنُ بِمِنَى: نَحْنُ نَازِلُونَ غَدَا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ،
حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ إِنْ قُرِئْنَا وَبَنِي
كِنَانَةَ تَخَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ
لَا يُنَاجِيَهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ، حَتَّى يُسَلِّمُوا
إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي

حکم نہیں فرمایا کہ میں وادی ابطح میں پڑاؤ کروں بلکہ میں
خود وہاں آیا اور میں نے وہاں خیمہ لگا لیا۔ نبی ﷺ وہاں
تشریف لائے اور آپ نے وہاں پڑاؤ فرمایا۔ ایک
روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت ابو رافع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے سامان کے محافظ تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ
ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، کل ان شاء اللہ ہم بنو کنانہ
کے ”خیف“ میں پڑاؤ کریں گے جہاں (کفار نے) کفر پر
قسم اٹھائی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، ہم منیٰ میں تھے جب نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا،
کل ہم بنو کنانہ کے ”خیف“ میں پڑاؤ کریں گے جہاں بنو
کنانہ نے کفر پر قسم اٹھائی تھی۔ وہ قسم یہ تھی کہ قریش اور بنو
کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے متعلق قسم اٹھائی تھی کہ
وہ ان دونوں خاندانوں کے ساتھ رشتہ مناکحت قائم نہیں
کریں گے، ان سے لین دین نہیں کریں گے جب تک وہ
نبی ﷺ کو ان کے حوالے نہیں کر دیتے۔ بنو کنانہ کے
”خیف“ سے مراد محصب ہے۔

بِذَلِكَ، الْمُخَصَّصَ "

828- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

56- بَابُ وَجُوبِ الْمَبِيتِ بِمَنَى لِيَالِي

أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، وَالتَّرْخِصِ فِي

تَرْكِهِ لِأَهْلِ السَّقَايَةِ

829- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ مُيَمَّرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُيَمَّرٍ، - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لِيَالِي مَنَى، مِنْ أَجْلِ سَقَايَتِهِ، فَأُذِنَ لَهُ

830- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، جب اللہ فتح عطا فرمائے گا تو ہمارے پڑاؤ کی جگہ ”خیف“ ہوگی جہاں ان لوگوں نے زمانہ کفر میں قسم اٹھائی تھی۔

ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا

واجب ہے، پانی پلانے والوں کے

لیے رخصت ہے کہ وہ نہ ٹھہریں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ منیٰ میں بسر کرنے والی راتیں مکہ میں بسر کریں کیونکہ انہوں نے پانی پلانا ہوتا ہے، تو نبی ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمادی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

57- بَابُ فَضْلِ قِيَامٍ بِالسَّقَايَةِ وَالشَّاءِ

عَلَى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا

831- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ الصَّرِيرُ.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الطَّوِيلُ، عَنْ

بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَزَنِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ

ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَأَتَاكَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَا

لِي أَرَى بَيْنِي عَمَلَكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ

وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ؛ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ

بُخْلِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، مَا بَيْنَا مِنْ

حَاجَةٍ وَلَا بُخْلِ. قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ، فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ

بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ، وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ،

وَقَالَ: أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ، كَذَا فَاصْنَعُوا فَلَا

تُرِيدُ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

58- بَابُ فِي الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ

الْهَدْيِ وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا

وَلَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْهَا شَيْئًا

وَجَوَازِ الْإِسْتِثَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا

832- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو

حَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ

پلانے کی فضیلت، ان پلانے والوں کی

تعریف اور ان سے پینے کا استحباب

بکر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، میں خانہ کعبہ کے

پاس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ

بیٹھا ہوا تھا، ایک اعرابی ان کے پاس آیا اور بولا، آپ

کے چچا زاد تو دودھ اور شہد پلاتے ہیں جبکہ آپ لوگ ”نبیذ“

پلاتے ہیں۔ غربت کے سبب یا بخل کے سبب؟ تو حضرت

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، الحمد للہ! نہ تو ہم

غریب ہیں اور نہ ہی بخیل، نبی ﷺ اپنی سواری پر

تشریف لائے تھے، آپ کے پیچھے اسامہ تھے، آپ نے

پینے کے لیے کچھ طلب فرمایا، ہم نے ایک برتن میں نبیذ

پیش کی، آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور باقی اسامہ کو

عطا فرمادی اور فرمایا، تم نے بہت اچھا اور عمدہ بنایا، تیار

کرتے رہنا۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں

جو حکم فرمایا ہے، ہم اس میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔

قربانی کے جانوروں کے گوشت، ان کی کھال

اور جھول کو صدقہ کرنا، قصاب کو اس میں سے

کوئی چیز نہیں دی جائے گی ایسا کرنے کے

لیے کسی کو اپنا نائب بنانا جائز ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

نبی ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں قربانی کے جانوروں کی

نگرانی کروں، ان کا گوشت، ان کی کھالیں اور ان کے

831- سنن ابوداؤد: 2021، صحیح ابن خزیمہ: 2947، معجم الکبیر: 1284

832- صحیح بخاری: 1482، سنن ابن ماجہ: 3099، مسند احمد: 1002، صحیح ابن خزیمہ: 2919، مسند ابویعلیٰ: 269

جہول صدقہ کردوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دیں۔
قصاب کی اجرت ہم ادا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنْ اَقُوْمَ عَلٰی بُدْنِہِ،
وَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْیَہَا وَ جُلُوْدِہَا وَ اَجْلَیْہَا، وَ اَنْ لَا
اُعْطٰی الْجَزَارَ مِنْہَا، قَالَ: نَحْنُ نُعْطِیْہِ مِنْ عِنْدِنَا
833- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ،
وَ عَمْرُو النَّاقِدُ، وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا
ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ الْجَزَرِیِّ، بِہَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَہُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس میں قصاب کی اجر کا ذکر نہیں ہے۔

834- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ، أَخْبَرَنَا
سُفْیَانُ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ: أَخْبَرَنَا
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، كِلَاهُمَا عَنْ
ابْنِ أَبِي نَجِیْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَیْلَى، عَنْ
عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَلَیْسَ فِی
حَدِیثِہُمَا أَجْرُ الْجَارِ.

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ آپ کے
قربانی کے جانوروں کا خیال رکھیں اور ان کو یہ بھی حکم دیا
کہ قربانی کے ان تمام جانوروں کا گوشت، کھالیں اور
جھولیں، مساکین میں تقسیم کر دیں اور قصاب کو اس میں
سے کچھ نہ دیں۔

835- وَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَیْمُونٍ،
وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ، - قَالَ عَبْدُ:
أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ،
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیجٍ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّ
مُجَاهِدًا، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَیْلَى،
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْمَ عَلٰی بُدْنِہِ،
وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّہَا، لِحُومِہَا وَ جُلُوْدِہَا
وَ جِلَالِہَا، فِی الْمَسَاكِیْنِ وَلَا يُعْطٰی فِی جِزَارِہَا
مِنْہَا شَیْئًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

836- وَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا

مُتَّحِدُ بْنُ بَكْرِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ
الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزْرِيُّ، أَنَّ مُجَاهِدًا، أَخْبَرَهُ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ

59- بَابُ الْإِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ

837- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، - وَاللَّفْظُ لَهُ -

قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيدِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ،

وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

838- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو

خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ،

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ: فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ

وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ

839- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ،

قربانی کے جانور میں اشتراک کا جواز

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

کرتے ہیں، حدیبیہ کے سال ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ سات لوگوں کی جانب سے ایک اونٹ اور سات

لوگوں کی جانب سے ایک گائے قربان کی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم

لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ

ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ایک اونٹ اور

ایک گائے (کی قربانی) میں ہم سات، سات لوگ شریک

ہو جائیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

کرتے ہیں، ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا، ہم

نے سات لوگوں کی جانب سے ایک اونٹ اور سات

لوگوں کی طرف سے ایک گائے قربان کی۔

وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

840- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلِّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِحَابِرٍ: أَيُّ شَرِّكَ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجُزُورِ؟ قَالَ: "مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُذْنِ، وَحَضَرَ جَابِرُ الْحُدَيْبِيَّةَ، قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرے کے سات آدمیوں کی جانب سے ایک اونٹ کی قربانی پیش کی۔ ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی، جس طرح قربانی کے اونٹ میں سات حصہ دار ہوں گے اسی طرح خریدے ہوئے اونٹ میں بھی سات حصہ دار ہو سکتے ہیں؟ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، صرف قربانی کے اونٹ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلح حدیبیہ کے موقع پر شریک تھے، وہ فرماتے ہیں، ہم نے اس دن ستر اونٹ ذبح کیے تھے اور ہر اونٹ میں سات حصہ دار تھے۔

841- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُحَدِّثُ عَنْ حُجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَمَرْنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ، وَيَجْتَبَعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدْيَةِ وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحْلُوا مِنْ حَجَّتِهِمْ، فِي هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں، آپ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ جب ہم احرام کھولیں تو قربانی کریں اور ایک قربانی کے جانور میں کچھ لوگ اکٹھے ہو جائیں۔ یہ حکم آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب آپ نے انہیں حج کا احرام کھولنے کا حکم فرمایا تھا۔

842- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَتَمَتُّعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ، فَتَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عمرہ کیا اور سات حصہ داروں کی جانب سے ایک گائے قربان کی۔

843- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً يَوْمَ النَّحْرِ
844- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
لِلَّهِ يَقُولُ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً
فِي نَحْيِهِ

60- بَابُ نَحْرِ الْبُذْنِ قِيَامًا مُقَيَّدَةً

845- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ، أَلَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارَكَةً، فَقَالَ:
ابْعَثْنَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً، سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

61- بَابُ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى

الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ
وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ
وَأَنْ بَاعِثُهُ لَا يَصِيرُ مُحَرَّمًا وَلَا
يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ

846- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُفَيْعٍ،

قربانی کے روز نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کی جانب سے ایک گائے قربان کی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنی ازواج کی جانب سے
قربانی کی تھی۔ اور ایک روایت کے مطابق آپ نے سیدہ
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب سے ایک گائے
قربان کی۔

اونٹ باندھ کر اسے کھڑا کر کے نحر کرنا مستحب ہے
زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما ایک شخص کے پاس آئے جو اپنے بیٹھے ہوئے
اونٹ کو نحر کر رہا تھا تو آپ نے اسے فرمایا، اسے کھڑا کر
کے باندھ کر ہمارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

جو شخص خود جانا چاہتا ہو اس کے لیے یہ مستحب ہے
کہ وہ قربانی کا جانور حرم بھجوادے اس کے گلے
میں ہار پہنانا اور وہ بار خود بنانا مستحب ہے البتہ
اسے بھیجنے والا حالت احرام میں شمار نہیں ہوگا اور
اس سبب سے اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوگی
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

845- صحیح بخاری: 1626، سنن ترمذی: 1494، سنن ابن ماجہ: 3120، سنن دارمی: 1945، صحیح ابن حبان: 5900

846- صحیح بخاری: 1609، سنن ترمذی: 908، سنن ابن ماجہ: 3094، مسند احمد: 24130، صحیح ابن خزییمہ: 2573، مسند ابویعلیٰ: 4659

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھجوا کر لے گئے تھے، میں اس جانور کا ہار بنایا کرتی تھی لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کسی چیز سے پرہیز نہیں فرماتے تھے جس سے حالت احرام والا شخص بچتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہ الفاظ بھی مروی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بنانے کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے ہار اپنے ان دونوں ہاتھوں سے بنایا کرتی تھی لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے علیحدگی اختیار نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی کسی چیز کو ترک فرماتے تھے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار میں نے اپنے

قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعُمَرَةُ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَقْتُلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا حَتَّى يَجْتَنِبَ الْمُحْرَمُ

847- وَحَدَّثَنِيهِ حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا

ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

848- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَزُهَيْرُ

بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَقْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

849- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: كُنْتُ أَقْتُلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ

850- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ

قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ،

قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَدَهَا، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ، فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا

851- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ، وَبُغْيُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ ابْنُ مُحْجَرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَأَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ أَفْتِلَ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ، ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ

852- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عَهْدِ كَانَ عِنْدَنَا، فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا، يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ، أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ

853- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلَ الْقَلَائِدَ لِهُدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ، فَيَبْعَثُ بِهِ، ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا

ان ہاتھوں سے بنائے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نشان لگائے اور انہیں وہ ہار پہنا دیئے اور پھر انہیں بیت اللہ کی جانب بھجوا دیا۔ آپ خود مدینہ منورہ میں قیام فرما رہے، آپ نے اپنے اوپر کوئی ایسی چیز حرام نہیں کی جو آپ کے لئے حلال تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے جانور بھجوا کر دیتے تھے، میں اپنے ہاتھوں سے ان کے ہار بناتی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کسی عمل سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے حالت احرام والا شخص بچتا ہو۔

ام المؤمنین بیان کرتی ہیں، میں نے اپنے پاس موجود ”اون“ سے وہ ہار بنائے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے جو احرام کے بغیر ہوتی ہے۔ آپ اپنی ازواج کے ساتھ اسی طرح تعلق قائم کرتے تھے جیسے حالت احرام کے علاوہ کوئی شخص کرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے یاد ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے ہار بھیر سے بنایا کرتی تھی۔ آپ وہ جانور روانہ فرما دیا کرتے تھے اور پھر ہمارے درمیان اسی حالت میں رہتے تھے جو حالت احرام کے علاوہ ہوتی ہے۔

854- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ
الْأَخْرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رُبَّمَا
قَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيُقْلَدُ هَدْيُهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ، ثُمَّ يُقِيمُ لَا
يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحَرَّمُ

855- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ
الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا،
فَقَلَدَهَا

856- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الصَّمدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ،
عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ
عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نُقْلَدُ الشَّاءَ، فَتُرْسَلُ بِهَا
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ، لَمْ
يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ

857- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ
بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ
كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ:
مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنایا کرتی
تھی، آپ وہ ہار انہیں پہنا دیتے اور پھر روانہ فرما دیتے۔
آپ خود قیام فرما رہتے، حالت احرام والا شخص جن چیزوں
سے پرہیز کرتا ہے آپ ان سے پرہیز نہیں فرماتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک

دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی جانب بھیڑ بکریاں روانہ
فرمائی تھیں اور انہیں ہار پہنائے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

ہم بھیڑ بکریوں کو ہار پہنا کر انہیں روانہ فرمایا کرتے تھے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم عام حالت میں رہتے تھے اور اپنے اوپر کوئی
چیز حرام نہیں کرتے تھے۔

عمرہ بنت عبد الرحمن بیان کرتی ہیں، ابن زیاد نے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا، حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ کہتے ہیں، جو شخص قربانی کا
جانور روانہ کرے گا اس پر ہر وہ چیز حرام ہو جائے گی جو
حاجیوں پر حرام ہوتی ہے اور اس وقت تک حرام رہے گی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يُعْتَبَرُ بِهِ هَدْيِي. مَا كُنْتُ إِلَى
قَالَتْ غَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَا فَتَلْتُ فَلَا يَدُ هَدْيِ رَسُولِ
لِللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ. ثُمَّ قَلَّدَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ. ثُمَّ بَعَثَ
بِمَعِ أَبِي فَلَمْ يُحْرَمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ. حَتَّى يُحْرَ الْهَدْيُ

جب تک وہ جانور قربان نہ ہو جائے۔ میں نے بھی قربانی
کا جانور روانہ کیا ہے، آپ مجھے خود یرق طور پر اپنی رائے
سے آگاہ کریں؟ عمرہ بنت عبد الرحمن کہتی ہیں، سیدہ عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہا جو کہتے ہیں ایسا نہیں ہے، میں نے خود اپنے
ہاتھوں سے نبی ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے لیے
ہار بنائے پھر نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے وہ ہار ان
جانوروں کو پہنائے اور پھر انہیں میرے والد کے ساتھ
بھجوا دیا۔ نبی ﷺ نے ان کے قربان ہونے تک ایسی
کسی چیز کو حرام قرار نہیں دیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے
حلال قرار دی ہے۔

858- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا
فُضَيْمٌ. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ
الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَهِيَ
مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ، وَتَقُولُ: كُنْتُ أَفْتِلُ
فَلَا يَدُ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمَسِّكُ عَنْ شَيْءٍ، هَمَّا
يُمَسِّكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ. حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ

مَسْرُوقُ بَيَان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پردے کی آڑ سے یہ بیان
کرتے ہوئے سنا ہے، میں نے اپنے ہاتھوں سے
نبی ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنائے،
پھر آپ نے انہیں روانہ فرما دیا اور آپ نے قربانی کے
روز تک ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں فرمایا جس سے
حالت احرام میں اجتناب کیا جاتا ہے۔

859- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ مُنِيرٍ،
حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ،
عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

62- بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

الْمُهْدَاةِ لِمَنْ احْتَسَبَ إِلَيْهَا

860- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

861- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا

الْمُعِيزَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقْلَدَةً

862- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقْلَدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ، ارْكَبْهَا فَقَالَ: بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَيْلَكَ، ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ، ارْكَبْهَا

863- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، وَسُرَيْجُ بْنُ

بوقت حاجت قربانی کے لیے بھیجے جانے والے

اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا، آپ نے اسے حکم فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے حکم فرمایا، تم اس پر سوار ہو جاؤ اور دوسری یا شاید تیسری دفعہ فرمایا تمہارا برا ہو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں جو احادیث سنائی تھیں، ان میں ایک یہ حدیث تھی۔ ایک دفعہ ایک شخص قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا، اس اونٹ کے گلے میں ہار بھی تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا، تمہارا برا ہو اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا برا ہو، تم اس پر سوار ہو جاؤ، تمہارا برا ہو، تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

860- صحیح بخاری: 1604، سنن ترمذی: 911، سنن ابن ماجہ: 3103، سنن دارمی: 1913، صحیح ابن حبان: 4014، سنن بیہقی: 9984، معجم

الکبیر: 7127

863- صحیح بخاری: 1604، سنن ترمذی: 911، سنن ابن ماجہ: 3103، سنن دارمی: 1913، صحیح ابن حبان: 4014، سنن بیہقی: 9984، معجم

الکبیر: 7127

ابن انس قال: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ
ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: وَأُظُنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ
أَنَسٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، - وَاللَّفْظُ لَهُ -
أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ
أَنَسٍ، قَالَ: مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا فَقَالَ: إِنَّهَا
بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

864- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ
الْأَخْنَسِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَرَّ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ،
فَقَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ، فَقَالَ:

وَأَنْ

865- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ
بَشِيرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ،
قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

866- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ،
قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ
الْهُدْيِ، فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ، إِذَا أُلْحِضَتْ
إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا

نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو قربانی کے
اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس پر
سوار ہو جاؤ، تو اس نے عرض کی، یہ قربانی کا اونٹ ہے۔
آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے پھر عرض کی،
یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ
اس نے پھر عرض کی، یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دویا
شاید تین دفعہ فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ کے پاس ایک شخص قربانی کے اونٹ کے ساتھ
گزرا آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کی
یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

ابو زبیر بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے
متعلق دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا، میں نے
نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جب تمہیں
مجبوراً اس پر سوار ہونا پڑے تو جب تک کوئی اور سواری
نہیں مل جاتی اس پر مناسب طریقے سے سواری کرو۔

867- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أُعْيَنَ، حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،
قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا، عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ، فَقَالَ:
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
ارْكَبُهَا بِالْمَعْرُوفِ، حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا

ابو زبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قربانی کے جانور پر سوار
ہونے کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے اس پر مناسب
طریقے سے سواری کرو! حتیٰ کہ تمہیں کوئی اور سواری مل
جائے۔

63- بَابُ مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ

إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ

868- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ،
حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهَذَلِيُّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ
أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ، مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ: وَانْطَلَقَ
سِنَانٌ مَعَهُ بِبَدَنَةٍ يَسُوقُهَا، فَأَزْحَفْتُ عَلَيْهِ
بِالطَّرِيقِ، فَعَيَى بِشَأْنِهَا إِنْ هِيَ أَبْدَعَتْ كَيْفَ، يَأْتِي
بِهَا فَقَالَ: لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيزَنَّ عَنْ
ذَلِكَ، قَالَ: فَأَضْحَيْتُ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ، قَالَ:
انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ، قَالَ:
فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتِّ
عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرَهُ فِيهَا، قَالَ: فَمَضَى
ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا
أُبْدِعَ عَلَى مِنْهَا، قَالَ: انْحَرِّهَا، ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا
فِي دَمِهَا، ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا

اگر قربانی کا جانور راستے میں تھک جائے

تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں، میں اور سنان بن
سلمہ عمرہ ادا کرنے کے لیے روانہ ہوئے، سنان کے ساتھ
قربانی کا اونٹ بھی تھا جسے وہ ہانک کر لے جا رہے تھے جو
راستے میں تھک کر رک گیا، وہ پریشان ہو گئے کہ اگر اس
کی یہی حالت رہی تو اسے کیسے لے کر جائیں گے۔ انہوں
نے سوچا مجھے شہر جا کر اس کے متعلق مسئلہ معلوم کرنا چاہیے،
چاشت کے وقت جب ہم نے وادی بطحاء میں پڑاؤ کیا، تو
وہ کہنے لگے، چلو پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے قربانی کے اونٹ کے
معاملے ذکر کیا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
فرمایا، تم اس شخص کے پاس آئے ہو جسے یہ مسئلہ معلوم
ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ قربانی کے اونٹ
راستے میں تھک جائے تو اسے ان کا نگران بنایا۔ وہ گیا اور پھر
واپس آیا اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں
سے کوئی اونٹ تھک جائے تو میں کیا کروں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ

نے حکم فرمایا، تم اسے ذبح کر کے اس کی جوتیاں اس خون میں بھگو کر اس کی کوبان پر رکھ دینا، تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی اس کا گوشت نہ کھائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ قربانی کے اٹھارہ اونٹ روانہ کیے۔

869- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلْيَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابو قیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں یہ حدیث سنائی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ بھجوائے اور انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے اور تمہیں اس کے مر جانے کا خوف ہو تو اسے ذبح کر لینا اور کے جوتیاں اس کے خون میں بھگو کے ان جوتیوں سے اس کی کوبان پر نشان لگانا، تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی اس کا گوشت نہ کھائے۔

870- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَبِّحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ دُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ، فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَأَمَحَرَهَا، ثُمَّ اغْمَسَ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اضْرِبْ بِهَ صَفْحَتَهَا، وَلَا تَطْعَمَهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ

طواف افاضہ واجب ہے، البتہ یہ

حائضہ کے لیے واجب نہیں ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

64- بَابُ وَجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ

وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ

871- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ

870- سنن ابوداؤد: 1762، سنن ابن ماجہ: 3105، سنن دارمی: 1909، صحیح ابن حبان: 4023، مستدرک للحاکم: 1640، معجم اربعہ: 4212

871- سنن ابوداؤد: 2002، سنن ابن ماجہ: 3070، سنن دارمی: 1932

ہیں، لوگ کہیں سے بھی واپس چلے جایا کرتے تھے تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا، کوئی بھی شخص اس وقت تک روانہ نہ ہو جب تک سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کریں، البتہ حائضہ عورت کو اس حکم میں تخفیف دی گئی ہے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ وہاں موجود تھا جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دریافت کیا، کیا آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس جاسکتی ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے فرمایا کہ اگر آپ کو اعتبار نہیں ہے، تو آپ فلاں انصاری خاتون سے معلوم کریں، کہ کیا نبی ﷺ نے انہیں یہ حکم فرمایا تھا؟ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہتے ہوئے واپس گئے، مجھے یقین ہے کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

حَرْبٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. عَنْ سُفْيَانَ الْأَحْوَلِ. عَنْ طَاوُسٍ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدٍ بِالْبَيْتِ. قَالَ زُهَيْرٌ: يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ. وَلَمْ يَقُلْ: فِي

872- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ. وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ. عَنْ أَبِيهِ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ. إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ

873- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ. عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ. عَنْ طَاوُسٍ. قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: تَفْتِي أَنْ تَصُودَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِمَّا لَا. فَسَلْ فَلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ. هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ: مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ

874- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَابِسْتُنَا هِيَ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْتَنْفِرْ.

875- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَأُمُّهُدُ بْنُ عَيْسَى، قَالَ أُمُّهُدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَتْ: طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيٍّ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا، يَمْثِلُ حَدِيثَ اللَّيْثِ.

876- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنی کو طواف افاضہ کر لینے کے بعد حیض آگیا، میں نے انہیں حیض آنے کا ذکر نبی ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: کیا ان کے سب ہمیں رکنا پڑے گا؟ تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، طواف افاضہ کر لینے کے بعد انہیں حیض آیا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تو وہ روانہ ہو سکتی ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنی کو حالت طہر میں طواف افاضہ کر لینے کے بعد حیض آگیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حیض آگیا ہے۔

صَفِيَّةٌ قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنَى الرَّهْرِ

877- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ

قَعْنَبٍ. حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ: كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةٌ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ. قَالَتْ: فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحَابِسْتُنَا صَفِيَّةُ؟ قُلْنَا: قَدْ أَفَاضَتْ. قَالَ: فَلَا إِذَنْ

878- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى. قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ. أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا. أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُمْ بِالْبَيْتِ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَاخْرُجْنَ

879- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي يَحْيَى

بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، لَعَلَّهُ قَالَ: عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقَالُوا: إِنَّهَا حَائِضٌ. يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَإِنَّهَا لَحَابِسْتُنَا؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ

880- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں

یہ خوف تھا کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طواف افاضہ کر لینے کے بعد ہی حیض آجائے گا۔ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیا صفیہ کے سبب ہمیں رکنا پڑے گا؟ ہم نے عرض کی، وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر کچھ نہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں

نے نبی ﷺ سے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حبی کو حیض آگیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: شاید ان کے سبب ہمیں بھی رکنا پڑے گا، کیا انہوں نے تمہارے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟ عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو جاؤ۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

نبی ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ اسی کام کا ارادہ فرمایا جو کوئی بھی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ حالت حیض میں ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ نے فرمایا: شاید ان کے سبب ہمیں رکنا پڑے گا۔ لوگوں نے عرض کی، وہ قربانی کے روز طواف زیارت کر چکی تھیں تو نبی ﷺ نے فرمایا پھر وہ تمہارے ساتھ روانہ ہو سکتی ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح
وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا
أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ
الْأُسُودِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ، إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ
خَبَائِهَا كَتِيبَةً حَزِينَةً، فَقَالَ: عَقْرَى حَلَقَى،
إِنَّكَ لَتَحَابِسْتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا: أَكُنْتَ أَفْضَتْ يَوْمَ
النَّحْرِ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْفِرِي.

881- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ
الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ
الْأُسُودِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّ هُمَا لَا يَذْكُرَانِ:
كَتِيبَةً حَزِينَةً

882- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّبَرِيُّ، قَالَ
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ
هُوَ وَأُسَامَةُ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ،
فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ:
فَسَأَلْتُ بِلَالَ، حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: جَعَلَ عُمُودَيْنِ عَنْ
يَسَارِهِ، وَعُمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کا ارادہ فرمایا، تو سیدہ صفیہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا اپنے خیمے کے دروازے پر افسردہ اور پریشان
کھڑی تھیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک بخت تمہارے
سبب ہمیں رکنا پڑے گا، پھر آپ نے ان سے دریافت
فرمایا، کیا تم نے قربانی کے روز طواف افاضہ کر لیا تھا؟
انہوں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: پھر تم روانہ
ہو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس میں سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے افسردہ اور
پریشان ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان
بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے پھر اس
کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر اس میں قیام
فرما رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں،
جب آپ باہر آئے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا؟ حضرت بلال
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

-وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ- ثُمَّ صَلَّى

طرح نماز پڑھی کہ دو ستون آپ کے بائیں طرف تھے۔ ایک ستون آپ کے دائیں طرف تھا اور تین ستون آپ کے پیچھے کی طرف تھے۔ (راوی کہتے ہیں) اس زمانے میں بیت اللہ میں چھ ستون ہوا کرتے تھے۔

883- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَانْزَلَ بِفِنَاءِ الْكُعْبَةِ، وَأُرْسِلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، فَجَاءَ بِالْفُتُوحِ، فَفَتَحَ الْبَابَ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ، فَلَبِثُوا فِيهِ مَلِيًّا، ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَتَلَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِثَرِهِ، فَقُلْتُ لِبِلَالٍ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعُودَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، قَالَ: "وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى؟".

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز نبی ﷺ تشریف لائے تو کعبہ کے حتم میں اترے۔ آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا، وہ چابی لے کر آئے اور دروازہ کھول دیا۔ پھر نبی ﷺ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ نبی ﷺ کے حکم سے دروازہ بند کر دیا گیا، آپ کچھ دیر اس میں قیام فرما رہے پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے تھے، میں لپک کر آگے بڑھا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی، کیا نبی ﷺ نے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! میں نے دریافت کیا، کہاں؟ انہوں نے جواب دیا، دو ستون آپ کے سامنے تھے، ان دونوں کے درمیان حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اس وقت مجھے یہ پوچھنے کا خیال نہیں رہا کہ آپ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

884- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز نبی ﷺ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ

قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، حَتَّى أَتَاخَ
بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَقَالَ:
الَّتِي بِالْبُفْتَاخِ، فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ، فَأَبَتْ أَنْ
تُعْطِيَهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ، لَتُعْطِيَنِي أَوْ لَيُخْرِجَنَّ هَذَا
السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، قَالَ: فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ
الْبَابَ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

تعالیٰ عنہا کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے، آپ نے
اسے کعبہ کے صحن میں بٹھایا، پھر آپ نے حضرت عثمان بن
طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر حکم فرمایا کنجی میرے پاس لاؤ،
عثمان بن طلحہ اپنی والدہ کے پاس گئے، ان کی والدہ نے
نبی ﷺ کے لیے کنجی دینے سے انکار کر دیا، وہ بولے،
اللہ کی قسم! یا تو آپ ان کے لیے کنجی دیں گی یا میری یہ
تلوار میان سے باہر آ جائے گی۔ ان کی والدہ نے انہیں
کنجی دے دی، وہ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور آپ کو پیش کر دی، آپ نے دروازہ کھولا
اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، آپ کے
ساتھ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تھے، ان لوگوں نے دروازہ بند کر دیا، جو خاصی دیر بند
رہا۔ پھر دروازہ کھولا، سب سے پہلے میں داخل ہوا۔ میں
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی،
نبی ﷺ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب
دیا، آگے والے دوستوں کے درمیان، حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے ان سے یہ پوچھنا یاد
نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں۔

885- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى
وَهُوَ الْقَطَّانُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيَّرٍ، وَاللَّفْظُ
لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ
ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، وَمَعَهُ أُسَامَةُ، وَبِلَالٌ، وَعُمَانُ بْنُ
طَلْحَةَ، فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا، ثُمَّ فُتِحَ،
فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا، فَقُلْتُ:
أَيُّنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟
فَقَالَ: بَيْنَ الْعُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، فَتَسَيَّتُ أَنْ
أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
وہ خانہ کعبہ کے پاس پہنچے، تو نبی ﷺ، حضرت بلال رضی

886- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا
خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ یہ حضرات کافی دیر اندر رہے پھر دروازہ کھول دیا گیا، نبی ﷺ باہر تشریف لائے، میں سیرھی چڑھ کر خانہ کعبہ میں داخل ہوا اور دریافت کیا، نبی ﷺ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ جواب دیا، یہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس وقت مجھے ان سے یہ پوچھنا یاد نہیں رہا کہ آپ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں۔

سالم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، پھر انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ جب انہوں نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا، میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کی، کیا نبی ﷺ نے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! آپ نے دویمانی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی ہے۔

سالم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو خانہ کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا، آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کوئی دوسرا اندر داخل نہیں ہوا پھر دروازہ بند کر دیا گیا۔

عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِلَالٌ، وَأُسَامَةُ، وَأَجَافٌ عَلَيْهِمُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ، قَالَ: فَتَكُونُوا فِيهِ مَلِيًّا، ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ، فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ، فَقُلْتُ: أَيُّنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: هَاهُنَا، قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ: كَمْ صَلَّى؟

887- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُحْمٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَجَّ، فَلَقِيتُ بِلَالًا، فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

888- وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ، ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ، أَوْ
عُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ
الْإِمَامَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا شاید حضرت عثمان بن
طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ
کے درمیان میں دو ایمانی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی
تھی۔

889- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ
بُنِ مُخَيَّدٍ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ بَكْرٍ، قَالَ عَبْدُ
مُتَّئِدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ
لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّمَا أَمْرُكُمْ
بِالْظُّوْفِ، وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ
يَنْتَهِي عَنْ دُخُولِهِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي
أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ، دَعَا فِي تَوَاجِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ
يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبْلِ
الْبَيْتِ رُكْعَتَيْنِ، وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ، قُلْتُ لَهُ:
مَا تَوَاجِيهَا؟ أَيْ زَوَايَاهَا؟ قَالَ: بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ
مِنَ الْبَيْتِ

ابن جریج بیان کرتے ہیں، میں نے عطاء سے
دریافت کیا، کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: تمہیں خانہ کعبہ
کے طواف کا حکم دیا گیا ہے اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں
دیا گیا، عطاء نے جواب دیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کعبہ میں داخل ہونے سے منع نہیں فرماتے تھے
بلکہ میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت
اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتایا کہ جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے
تمام کونوں میں دعا مانگی، لیکن اس میں نماز نہیں پڑھی، حتیٰ
کہ آپ باہر تشریف لے آئے، باہر آنے کے بعد آپ
نے بیت اللہ کی جانب رخ کر کے دو رکعات ادا کیں اور
ارشاد فرمایا، یہ قبلہ ہے میں نے دریافت کیا، اس کے
کناروں کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ اس کے زاویوں میں شامل
ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا، خانہ کعبہ کا ہر حصہ قبلہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس میں
چھ ستون تھے، آپ نے ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر

890- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ

سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا، وَلَمْ يُصَلِّ

891- وَحَدَّثَنِي سُرُجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنِي

هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ:

قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَذْخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِي عُمَرَتِهِ؟ قَالَ: لَا

66- بَابُ نَقْضِ الْكُعْبَةِ وَبِنَائِهَا

892- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ

لَنَقَضْتُ الْكُعْبَةَ، وَجَعَلْتُهَا عَلَى أَيْسَاسِ

إِبْرَاهِيمَ، فَإِنْ قُرِئْنَا حِينَ بَنِيَ الْبَيْتَ

اسْتَقْصَرْتُ، وَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا.

893- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو

كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ مُكَيْمٍ، عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا

الْإِسْنَادِ

894- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ،

أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دعا کی، نماز نہیں پڑھی۔

اسماعیل بن خالد بیان کرتے ہیں، میں نے صحابی

رسول حضرت عبداللہ بن ابی اویسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

دریافت کیا، کیا عمرے کے موقع پر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ

کعبہ میں داخل ہوئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا،

نہیں!

خانہ کعبہ کو مسمار کرنا اور اسے تعمیر کرنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک

دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر تمہاری قوم نبی نبی

مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں کعبہ کو مسمار کر کے حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر اسے تعمیر کرتا، کیونکہ قریش

نے جب کعبہ کی تعمیر کی تھی تو اسے چھوٹا کر دیا تھا اور

میں پیچھے کی جانب بھی اس کا دروازہ بناتا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سیدہ عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں،

ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کیا تمہیں معلوم

نہیں کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تھی تو اسے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا تھا، تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ حِينَ هَبُوا
الْكُفْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ:
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ
إِبْرَاهِيمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَوْلَا جِدَّتَانِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ .
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَيْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ
سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلْيَانِ الْحِجْرَ، إِلَّا
أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمِّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

895- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ
سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ
بْنُ بَكْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، مَوْلَى ابْنِ
عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَبِي
لُحَاظَةَ، يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَوْلَا
أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُوا عَهْدَ بِجَاهِلِيَّةٍ - أَوْ قَالَ: بِكُفْرٍ -
لَأَنْفَقْتُ كَثْرَ الْكُفْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَتَجَعَلْتُ
بَابَهَا بِالْأَرْضِ، وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ"

896- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ
مُهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سَعِيدِ
يَعْنَى ابْنَ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر دوبارہ اسے کیوں نہیں
بناتے، تو نبی ﷺ نے فرمایا، اگر تمہاری قوم نئی نئی
مسلمان نہ ہوئی ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے واقعی یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہوگی، اس لیے کہ حجر
اسود کے قریب والے دونوں ارکان کا استلام نبی
اکرم ﷺ نے شاید اسی لیے کیا ہوگا، کیونکہ بیت اللہ،
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ بنیادوں کے مطابق
پورا بنا ہوا نہیں تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدہ عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں،
میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، اگر
تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں کعبہ کا تمام
خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا، اس کے دروازے کو
زمین کے ساتھ بناتا اور حطیم کو خانہ کعبہ میں شامل کر دیتا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
کرتے ہیں، مجھے میری خالہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے
فرمایا اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی

الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي خَالَتِي، يَعْنِي عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَائِشَةُ، لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُوا عَهْدِي بِشِرْكِ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ"

897- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، حِينَ غَزَاهَا أَهْلُ الشَّامِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُونَ أَنْ يُجَرِّعَهُمْ - أَوْ يُجَرِّبَهُمْ - عَلَى أَهْلِ الشَّامِ، فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَشِيدُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ، أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا، أَوْ أَصْلِحْ مَا وَهَى مِنْهَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيِي فِيهَا، أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا، وَتَدْعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَأَعْجَازًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا، وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: "لَوْ كَانَ أَحَدُكُمْ احْتَرَقَ بَيْتَهُ، مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ، فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ؟ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا، ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي، فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيُهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا، فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ

تو میں کعبہ کو مسمار کرتا اس کو زمین کے برابر کرتا اس کے دروازے بناتا، ایک مشرقی دروازہ اور ایک مغربی دروازہ چھ ذراع کے برابر حطیم کا حصہ خانہ کعبہ میں شامل کرتا، کیونکہ جب قریش نے بنایا تھا تو انہوں نے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا۔

عطاء بیان کرتے ہیں، یزید بن معاویہ کے زمانہ حکومت میں جب اہل شام نے جنگ کی اور اس میں خانہ کعبہ جل گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے اسی حالت میں رہنے دیا، حتیٰ کہ جب حج کے موقع پر لوگ مکہ آئے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ ارادہ کیا کہ اہل شام کے خلاف ان کے جذبات بھڑکائیں، انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا، اے لوگو! مجھے کعبہ کے متعلق مشورہ دو، میں اسے منہدم کر کے دوبارہ تعمیر کروں یا جو حصہ متاثر ہو چکا ہے، اسے درست کر دوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میری یہ رائے ہے کہ کعبہ کا جو حصہ متاثر ہوا ہے، آپ صرف اسے درست کر دیں اور کعبہ کو اسی حالت میں رہنے دیں جیسا کہ یہ اس وقت تھا جب لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا اور انہی پتھروں کو رہنے دیں کہ جو لوگوں کے اسلام قبول کرنے اور بعثت کے وقت تھے، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اگر آپ میں سے کسی شخص کا گھر جل جائے تو وہ اس وقت تک

النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أُمُورٌ مِنَ السَّمَاءِ. حَتَّىٰ صَعِدَهُ
 رَجُلٌ. فَأَلْقَىٰ مِنْهُ حِجَارَةً. فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ
 أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَتَنَقَّضُوهُ حَتَّىٰ بَلَغُوا بِهِ
 الْأَرْضَ. فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أُعْمِدَةً. فَسَتَّرَ عَلَيْهَا
 السُّتُورَ حَتَّىٰ ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنِّي
 سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ
 بِكُفْرٍ. وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ التَّفَقُّهِ مَا يَقْوِي عَلَى
 بِنَائِهِ. لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ
 أَذْرُعٍ. وَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ. وَبَابًا
 يُخْرَجُونَ مِنْهُ. قَالَ: فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أَنْفَقُ.
 وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ. قَالَ: "فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ
 أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّىٰ أَبْدَىٰ أَشًّا نَظَرَ النَّاسُ
 إِلَيْهِ. فَبَنَىٰ عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِي
 عَشْرَةَ ذِرَاعًا. فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ. فَزَادَ فِي
 طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ. وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ: أَحَدُهُمَا
 يَدْخُلُ مِنْهُ. وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ." فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ
 الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحِجَابُ إِلَىٰ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ
 يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ
 الْبِنَاءَ عَلَىٰ أُيُسٍ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ.
 فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ: إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِیْخِ
 ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ. أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ.
 وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَىٰ بِنَائِهِ. وَسَدِّ
 الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ. فَتَنَقَّضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَىٰ بِنَائِهِ

داخل نہیں ہوگا جب تک اسے دوبارہ تعمیر نہ کر لے تو اپنے
 رب کے گھر کے ساتھ ایسا کیوں نہ کریں؟ میں اپنے رب
 کی بارگاہ میں تین دفعہ استخارہ کروں گا اور پھر اس بات کا
 پختہ عزم کروں گا۔ راوی کہتے ہیں، تین دفعہ استخارہ کرنے
 کے بعد حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فیصلہ کیا کہ
 کعبہ کو مسمار کر دیں، لوگ اس بات سے خوف زدہ ہو گئے
 جو شخص اسے مسمار کرنے کے لیے اس پر چڑھے گا تو اس پر
 کوئی آسمانی آفت نازل ہوگی پھر ایک شخص اس پر چڑھا
 اس نے ایک پتھر توڑا جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی
 مصیبت نازل نہیں ہوتی تو ان سب نے مل کر اسے مسمار کر
 دیا حتیٰ کہ وہ زمین کے برابر ہو گیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا نے کچھ ستون بنا کر اس پر پردے ڈال دیے
 حتیٰ کہ اس کی تعمیر مکمل ہوتی چلی گئی پھر حضرت ابن زبیر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی سنی ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے
 ہوئے سنا ہے اگر لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے
 اور میرے پاس اتنا خرچ ہوتا جس سے میں کعبہ کو دوبارہ
 تعمیر کر سکتا۔ اور اس کا ایک دروازہ اس لیے بناتا کہ لوگ
 اس میں داخل ہوں اور دوسرا دروازہ ان کے نکلنے کے لیے
 بنایا۔ آج میرے پاس خرچ بھی ہے اور مجھے لوگوں کے
 متعلق کوئی اندیشہ بھی نہیں ہے۔ پھر حضرت ابن زبیر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا کو شہید کر دیا گیا تو حجاج نے خلیفہ عبد الملک
 بن مروان کو خط لکھا جس میں اسے بتایا کہ حضرت عبد اللہ
 بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خانہ کعبہ کو اس کی اصل

بنیادوں پر تعمیر کیا تھا اور مکہ کے عادل شہریوں نے یہ گوانی دی کہ انہوں نے خود اس کی بنیادیں دیکھی ہیں، تو عبدالملک بن مروان نے اس کی جوابی خط میں اسے جواب دیا کہ ہمیں ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تبدیلیوں سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ انہوں نے کعبہ کی لمبائی میں جو اضافہ کیا ہے، اسے کم کرو اور انہوں نے حطیم کا جو حصہ اس میں شامل کیا ہے، اسے باہر نکالو اور اسے پہلے کی طرح تعمیر کر دو۔ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کا جو دورازہ کھولا تھا، اسے بند کر دو۔ (راوی کہتے ہیں) کہ حجاج نے اس تعمیر کو ڈھا کر اسے دوبارہ پہلے کی طرح تعمیر کر دیا۔

حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بیان کرتے ہیں، وہ ایک وفد کے ساتھ خلیفہ عبدالملک بن مروان سے ملنے گئے، عبدالملک بولا، میرا یہ خیال ہے ابو حنیبلہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنی نہیں ہے۔ بلکہ اپنی طرف سے بیان کر دی ہے، تو حارث نے کہا میں نے بھی یہ روایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنی ہے، تو عبدالملک سے عرض کی، تم سناؤ کہ وہ کیا روایت ہے؟ تو حارث نے کہا، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کے دوران اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا، اگر یہ لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے تو جو حصہ انہوں نے چھوڑا تھا، میں اسے دوبارہ تعمیر کر دیتا۔ اگر میرے بعد تمہاری قوم اسے دوبارہ تعمیر کرنا چاہے، تو میرے ساتھ آؤ تاکہ میں دکھاؤں کہ انہوں نے کون سا حصہ چھوڑا ہے۔“

898- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدٍ بْنَ عُمَيْرٍ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ، يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ: وَقَدْ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: مَا أَظُنُّ أَبَا حُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ، سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، قَالَ الْحَارِثُ: بَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا، قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمَكَ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ، وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ، أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَإِنْ بَدَأَ لِقَوْمِكَ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلْ لِي لِأَرْيَاكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ،

قَالَ اِمَّا قَرِيبًا مِنْ سَنَةِ اَلْكَرْبِ هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ
لِلْوَيْهِ عَنِ بْنِ وَرَادَةَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ
: رَأَيْتُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ
مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ
تَذَرِينَ لِمَنْ كَانَ قَوْمُكَ رَفَعُوا بَابَهَا ، قَالَتْ :
قُلْتُ : لَا ، قَالَ : تَعَزَّزَا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ
أَرَادُوا ، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا
يَدْعُوهُ يَزْتَعِي حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ
فَسَقَطَ ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، لِلْحَارِثِ : أَنْتَ
سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَتَكُنَّ
سَاعَةً بِعَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ : وَدِدْتُ أَلِيَّ تَرْكُتُهُ وَمَا
تَحْتَمِلُ

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو
وہ حصہ دکھایا جو تقریباً سات ذراع کے برابر تھا۔ ایک اور
روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ میں اس کے دروازے
بناؤں گا، جو زمین کے برابر ہوں گے، ایک مشرقی اور دوسرا
مغربی۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے
کہ تمہاری قوم کے لوگوں نے اس کا دروازہ اونچا کیوں بنا
دیا تھا۔ میں نے عرض کی، نہیں! تو آپ نے فرمایا: اپنی
شان و شوکت کے اظہار کے لیے تاکہ صرف ان کی پسند
کے لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جب کوئی شخص خانہ کعبہ
میں داخل ہونا چاہتا تو یہ اسے آگے آنے کے لیے کہتے،
جب وہ سیزھیاں چڑھ کر اندر داخل ہونے لگتا تو یہ اسے
دھکا دیتے تو وہ نیچے گر پڑتا۔ خلیفہ عبد الملک بن مروان
نے حارث بن عبد اللہ سے عرض کی، کیا آپ نے خود سیدہ
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا
ہے؟ حارث نے جواب دیا، جی ہاں! تو عبد الملک کچھ دیر
تک اپنے عصا سے زمین کو کریدتا رہا اور پھر بولا،
کاش! میں نے ایسے ہی رہنے دیا ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

899- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ

900- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي
صَغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي قَرْعَةَ ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ

ابو قزعة بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ عبد الملک بن
مروان بیت اللہ کا بطواف کر رہا تھا، اسی اثناء کہنے لگا، اللہ
تعالیٰ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ناراضگی کا اظہار

بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ ابْنَ
الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ. يَقُولُ:
سَمِعْتُهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حَدَّثَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ
لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ. فَإِنَّ
قَوْمَكَ قَصَرُوا فِي الْبِنَاءِ. فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ: لَا تَقُلْ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.
فَأَنَا سَمِعْتُ أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هَذَا قَالَ: لَوْ
كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ. لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى
ابْنُ الزُّبَيْرِ

کرتے، کیونکہ انہوں نے سیدہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ
عنها کی جانب جھوٹی بات منسوب کر کے بیان کرتے
ہوئے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا ہے، اسے
عائشہ! اگر تمہاری قوم نبی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں
بیت اللہ کو توڑ کر اس میں حطیم بھی شامل کر دیتا کیونکہ تمہاری
قوم نے بیت اللہ کی تعمیر کے دوران اسے چھوڑ دیا تھا۔ تو
حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے کہا، امیر المومنین! ایسے
نہ کہیں کیونکہ میں نے بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، تو عبد الملک
بولاء، اس کی تعمیر مسمار کرنے سے قبل مجھے اس بات کا حکم
ہو جاتا تو میں اسے باقی رہنے دیتا۔

901- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعَثَاءِ، عَنِ
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنْدَرِ أَمِنَ
الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَلِمَ لَمْ يَدْخُلُوهُ
فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكَ قَصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ
، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ
قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مِنْ شَاءُوا، وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا،
وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ،
فَأَخَافُ أَنْ تُنْكَرَ قُلُوبُهُمْ، لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ
الْجَنْدَرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أَلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا حطیم کی دیوار بیت اللہ
کا حصہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا، ہاں! میں نے پوچھا،
لوگوں نے اسے بیت اللہ میں شامل کیوں رکھا گیا؟ تو آپ
نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے لوگوں کے پاس خرچ ختم
ہو گیا تھا، میں نے دریافت کیا، کعبہ کے دروازے کو اونچا
کیوں رکھا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: کہ تمہاری قوم کے
لوگوں نے ایسا اس لیے کیا تا کہ وہ جسے چاہیں اندر داخل
ہونے اور جسے چاہیں، اندر داخل نہ ہونے دیں اگر تمہاری
قوم نبی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی اور مجھے ان کے انکار کا
خوشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کی دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر
دیتا اور اس کے دروازے کو سطح زمین کے ساتھ بناتا۔

902- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجْرِ؛ وَسَأَقِ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَقَالَ فِيهِ: فَقُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا، لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ، وَقَالَ: مَخَافَةٌ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ سے عظیم کے متعلق دریافت کیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، اس روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ جملہ ہے، ان لوگوں نے دروازے کو اتنا اونچا کیوں رکھا کہ سیزھی کے بغیر اس پر چڑھنا نہیں جاسکتا، یہ اندیشہ ہے کہ ان کے قلوب متفرق نہ ہو جائیں۔

67- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لَزِمَانَةٍ

وَهَرَمٍ وَنَحْوَهُمَا، أَوَّلُ لِمَوْتٍ

903- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

زمانہ بڑھاپا، ان دونوں کی طرح کسی اور کے سبب عاجز ہونے والے کا یا کسی مرحوم کو طرف سے حج کرنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی اثناء ”شعم“ قبیلہ کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے مسئلہ پوچھنے لگی، حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب دیکھا، تو وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ نبی ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسرے جانب کر دیا اس عورت نے یہ مسئلہ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، میرے والد اتنے ضعیف ہو چکے ہیں کہ اب وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتی ہوں، تو آپ نے فرمایا، ہاں! یہ حجتہ الوداع کا واقعہ ہے۔

عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خُثَعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، أَذْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأُحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

904- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خُسْرٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ، وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحُجِّي عَنْهُ

68- بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ

905- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: مَنْ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ، فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ

906- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ

907- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان روایت کرتے ہیں کہ ”جشم“ قبیلے کی ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد ضعیف ہو چکے ہیں، ان پر حج کرنا فرض ہے، لیکن وہ اونٹ کی پشت پر بیٹھ ہی نہیں سکتے تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم ان کی جانب سے حج کرلو۔

بچے کا حج درست ہوتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ”روحا“ کے مقام پر نبی ﷺ کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا، تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کی، مسلمان! پھر انہوں نے عرض کی، آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول! ان میں سے ایک عورت نے اپنے بچے کو بلند کرتے ہوئے عرض کی، کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت نے اپنے بچے کو اوپر اٹھا کر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

کریب بیان کرتے ہیں، ایک خاتون نے اپنے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلْهَذَا حَجٌّ، قَالَ: نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ.

908- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِهِ

69- بَابُ فَرَضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ

909- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ"، ثُمَّ قَالَ: فَذُرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ

بچے کو اوپر اٹھا کر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

زندگی میں ایک ہی دفعہ حج کرنا فرض ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا۔ پس تم حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال؟ نبی ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ اس شخص نے تین دفعہ عرض کی، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو فرض ہو جاتا اور تم ایسا نہ کر سکتے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں جو چیز چھوڑ دیتا ہوں، اسے رہنے دیا کرو کیونکہ تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سوال اور ان سے اختلاف کرنے کے سبب ہلاک ہوئے، جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے روک دوں تو اس سے باز رہو۔

70- بَابُ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ

مَحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ

910- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.

911- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَقَالَ ابْنُ مُمَيَّرٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ أَبِيهِ: ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.

912- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ، تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.

913- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزْعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا

عورت حج وغیرہ کا سفر اپنے
محرم کے ساتھ کرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن تک سفر نہ کرے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین راتوں کی مسافت کا سفر کسی محرم کے بغیر کرے۔

قرعہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی، میں نے ان سے عرض کی، کیا آپ نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ تو انہوں نے دریافت کیا، کیا میں

فَأُجِبَنِي فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى"

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ النَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا، أَوْ زَوْجُهَا.

914- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَزْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا فَأَعْجَبَنِي وَأَنْقَنِي، نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

915- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مَنجَابٍ، عَنْ قَزْعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

916- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَبِّحِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ أَبُو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات بیان کروں گا جو میں نے آپ سے نہ سنی ہو؟ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہوئے سنا "ثواب کے لیے صرف تین مساجد کی جانب سفر کیا جائے۔ میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔"

بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی عورت اپنے محرم یا شوہر کے بغیر دو روز سے زیادہ لمبا سفر نہ کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بہت پسند ہیں کوئی عورت اپنے شوہر یا محرم کے بغیر دو روز سے زیادہ لمبا سفر نہ کرے۔ اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی عورت محرم کے بغیر تین روز کا سفر نہ کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، عورت محرم کے ساتھ

غَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ
قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ
ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا مَعَ ذِي مُحَرَّمٍ.

917- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَشَّيْ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ: أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِي مُحَرَّمٍ

918- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ
لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا

919- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلَّا مَعَ
ذِي مُحَرَّمٍ

920- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ

ہی تین روز سے زیادہ لمبا سفر کرے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کسی مسلمان عورت کے
لیے کسی محرم مرد کی ہمراہی کے بغیر ایک رات سفر کرنا جائز
نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور آخرت کے
روز پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے کسی محرم کے
بغیر ایک روز سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے
روز پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں
ہے کہ وہ کسی محرم کے بغیر ایک روز اور ایک رات سفر

918- صحیح بخاری: 1036، سنن ترمذی: 1170، مؤطا امام مالک: 1766، مسند احمد: 3221، صحیح ابن خزيمة: 2521، سنن ترمذی: 5188، تہذیب

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ
ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: کسی محرم کے بغیر تین روز سفر
کرنا کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے۔

921- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا
بِشْرُ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي
صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ
تُسَافِرَ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اور
آخرت کے روز پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ
جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے والد، بیٹے، شوہر، بھائی یا کسی اور
محرم کے بغیر ایسا سفر کرے جو تین روز یا اس سے زیادہ
ہو۔

922- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو
كَرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ:
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُفُّ بِاللهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا، أَوْ ابْنُهَا، أَوْ
زَوْجُهَا، أَوْ أَخُوهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

923- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو
سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ بات بیان
کرتے ہوئے سنا ہے، عورت کے محرم کی غیر موجودگی میں

924- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ
بْنِ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

922- صحیح بخاری: 1036، سنن ترمذی: 1170، موطا امام مالک: 1766، مسند احمد: 3221، صحیح ابن خزیمہ: 2521، سنن بیہقی: 5188، معجم

الکبیر: 12202

924- صحیح بخاری: 1036، سنن ترمذی: 1170، موطا امام مالک: 1766، مسند احمد: 3221، صحیح ابن خزیمہ: 2521، سنن بیہقی: 5188، معجم

الکبیر: 12202

کوئی اس کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے، میرا فلاں جنگ میں شریک ہونے کا ارادہ ہے، تو آپ نے فرمایا: تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لیے جاؤ۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ روایت نہیں ہے ”عورت کے محرم کی غیر موجودگی میں کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے۔“

انسان سوار ہو کر سفر حج یا کسی اور سفر کے لیے روانہ ہونے لگے تو اس وقت ذکر کرنا مستحب ہے، افضل دعا کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کا اونٹ سفر کے لیے روانہ ہونے لگتا تو آپ تین دفعہ تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: ”پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کیا ورنہ ہم تو اسے قابو میں نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں واپس لوٹ جائیں گے۔ اے اللہ! میں اپنے اس سفر کے دوران تجھ سے نیکی، تقویٰ اور اس عمل کا

دینا، عَنْ أَبِي مُعَبَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ: لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ. وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ. فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَإِنِّي اكْتَتَبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: انْطَلِقْ فَحَجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

925- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
926- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْخَزْزُومِيَّ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.

71- بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ إِذَا رَكِبَ دَابَّتَهُ مُتَوَبِّهًا سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ وَبَيَانِ الْأَفْضَلِ مِنْ ذَلِكَ

927- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا، وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اللَّهُمَّ

إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنْ
الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا،
وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ،
وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
وَعَثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي
الْمَالِ وَالْأَهْلِ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ:
أَيُّونَ تَأْتِيُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

سوال کرتا ہوں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! اس
سفر کو ہمارے لیے آسان کر دے اور ہمارے لیے اس کی
مسافت کو کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا رفیق
ہے (اور ہماری غیر موجودگی میں) ہمارا گھر والوں کا تو ہی
نگران ہے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے (اور
ہماری غیر موجودگی میں) ہمارا گھر والوں کا تو ہی نگران
ہے۔ اے اللہ! سفر کی تکلیف، پریشانی اور واپسی پر مال یا
اہل و عیال کے نقصان سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ سفر
سے واپسی پر بھی نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور
اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے: ”(ہم) واپس
آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے
والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی
تکلیف، کسی بری صورت حال کا سامنا کرنے، راحت کے
بعد تکلیف، مظلوم کی بددعا اپنے اہل و عیال کے متعلق
کسی برے منظر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

928- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عُلَيْيَةَ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرِّجٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعَثَاءِ
السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ،
وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ
وَالْمَالِ.

929- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَزُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ، جَمِيعًا، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ
بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمِ،
بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ

الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ، وَفِي رِوَايَةٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ، وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ

72- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَفَلَ

مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ

930- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجِيُوشِ، أَوْ السَّرَايَا، أَوْ الْحَجِّ، أَوْ الْعُمْرَةِ، إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفِدٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

931- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، إِلَّا حَدِيثَ

حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر

کیا دعا پڑھی جائے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر، جنگ، حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے تو جب کسی ٹیلے یا ہموار میدان میں پہنچتے تو تین دفعہ تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: ”اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے، ہر طرح کی حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتے ہیں۔ (ہم) لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے خاص بندے کی مدد کی اور اسی نے (کفار کے) لشکروں کو ہزیمت سے دوچار کیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

أَيُّوبَ فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ

932- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ،
قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ، وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ
عَلَى نَاقَتِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ، قَالَ:
أَيُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، فَلَمْ
يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ واپس آرہے تھے، میں اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سوار تھیں۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے، تو آپ نے دعا کی: ”واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے۔“ (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) مدینہ منورہ میں داخل ہونے تک آپ متواتر یہی کلمات ادا فرماتے رہے۔ یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

933- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا
بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ، عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
بِمِثْلِهِ

حج یا عمرہ کرنے کے لیے یا اس کے علاوہ جب کوئی شخص ذوالحلیفہ سے گزرے تو وہاں پڑاؤ کر کے نماز پڑھنا مستحب ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں اپنی سواری کو بٹھایا اور وہاں نماز ادا کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

73- بَابُ التَّعْرِيسِ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ، وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا
صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ

934- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاخَ بِالْبَطْحَاءِ
الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَصَلَّى بِهَا، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

935- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ

الْبَضْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ:
كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ
الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ
بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا

936- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ يَعْنَى أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ
الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَتَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي
الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

937- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا
حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ
عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فِي مَعْرَسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءٍ مُبَارَكَةٍ"

938- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرَّيَّانِ
وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ "أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى وَهُوَ فِي مَعْرَسِهِ مِنْ ذِي
الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءٍ
مُبَارَكَةٍ" قَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَتَاخَ بِهَا سَالِمٌ

تعالیٰ عنہا ذوالحلیفہ میں وقت اپنی سواری کو بٹھا دیتے
تھے جہاں نبی ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھا کر نماز پڑھائی
تھی۔

نافع بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبداللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ حج یا عمرے کے سفر کے دوران ذوالحلیفہ سے
گزر رہے تھے تو اپنی سواری کو وہاں بٹھاتے جہاں نبی ﷺ
اپنی سواری کو بٹھایا کرتے تھے۔

سلم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک
دفعہ نبی ﷺ رات کے آخر حصے میں ذوالحلیفہ پہنچے، تو
آپ کو بتایا گیا کہ آپ برکت والی زمین میں پہنچے ہیں۔

سلم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے
ہیں۔ نبی ﷺ رات کے وقت ذوالحلیفہ پہنچے، تو آپ کو
بتایا گیا کہ آپ مبارک سرزمین پر ہیں۔ سلم نے ہمارے
ساتھ اپنے اونٹ کو اسی جگہ بٹھایا، جہاں حضرت عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹ کو بٹھایا کرتے تھے اور بطور
خاص اس جگہ کو تلاش کرتے تھے جہاں نبی ﷺ رات
کے وقت ٹھہرے تھے، وہ جگہ اس مسجد سے کچھ نیچے ہے

بِالنَّاحِيَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُدِيحُ
بِهِ يَتَخَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ. وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ
الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ "

74- بَابُ لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ،

وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ،

وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

939- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ،

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي شَهَابٍ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح

وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

قَالَ: "بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي

أَمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ، يُؤَدُّونَ فِي النَّاسِ

يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا

يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَكَانَ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ يَوْمَ النَّحْرِ: يَوْمُ

الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ "

75- بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ

940- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ،

جو مسجد وادی کے درمیان میں موجود ہے اور وہ جگہ مسجد اور
قبلہ کے بالکل درمیان میں ہے۔

مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکتا

اور برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف

نہیں کر سکتا، حج اکبر کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، حجۃ الوداع سے پچھلے سال جب نبی ﷺ نے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر حج بنا کر

روانہ فرمایا تھا، اس سال حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے قربانی کے روز مجھے اور چند دیگر افراد کو لوگوں کے

درمیان یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد

سے کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا اور نہ ہی کوئی برہنہ شخص

بیت اللہ کا طواف کر سکے گا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حمید، حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث کے سبب یہ فرمایا کرتے

تھے کہ قربانی کا دن ہی حج اکبر ہے۔

عرفہ کے روز کی فضیلت

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عرفہ کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سب سے زیادہ تعداد میں جہنم سے آواز دے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان بندوں پر فخر کا اظہار فرماتا ہے اور کہتا ہے، ان لوگوں کا کیا مقصد ہے؟

وَأَحْمَدُ بْنُ عِمْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي قُحْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُونُسَ، يَقُولُ: عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟"

حج اور عمرے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج "مبرور" کا بدلہ صرف جنت ہے۔

76- باب فضل الحج والعمرة

941- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّيْتَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

942- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مُنِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، تَجْمِيعًا عَنْ

سُفْيَانُ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
حَدِيثِ مَالِكٍ

943- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَزُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ
أَتَى هَذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ
كَأَنَّهُ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

944- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي
عَوَانَةَ، وَأَبِي الْأَحْوَصِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَسُفْيَانُ، ح
وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ،
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مَنْصُورٍ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: مَنْ رَجَعَ
فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ.

945- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

77- بَابُ النُّزُولِ الْحُجَّاجِ

بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ دُورِهَا

946- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس گھر تک
آئے اور اس دوران کوئی بیہودہ بات نہ کرے، کوئی گناہ نہ
کرے تو وہ اس حالت میں واپس لوٹتا ہے جیسے جب اس
کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

یہی روایت ایک ورسند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس کے ابتداء میں یہ الفاظ ہیں جو شخص حج کرے اور اس
میں کوئی بیہودہ بات نہ کرے اور کوئی گناہ نہ کرے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حاجیوں کا مکہ میں پڑاؤ کرنا ورمکہ کے
گھروں کی وراثت کا حکم

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

943- صحیح بخاری: 1449، سنن نسائی: 2627، سنن دارمی: 1796، صحیح ابن حبان: 3694، سنن بیہقی: 8950، سنن دارقطنی: 213

946- صحیح بخاری: 4032، سنن ترمذی: 2108، مؤطا امام مالک: 1083، سند احمد: 21800، مستدرک للحاکم: 8008، معجم الکبیر: 391

قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، أَخْبَرَهُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رَبَاعٍ، أَوْ دُورٍ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ، وَلَا عَلِيُّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ

947- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَعَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ، فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنَزَلًا

948- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ؟ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ، قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنَزِلٍ

ہیں، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں قیام کریں گے؟ تو آپ نے دریافت فرمایا، کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی جائیداد یا گھر چھوڑا ہے؟ عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث بن گئے تھے، جبکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو طالب کی وراثت نہیں ملی کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے، جبکہ عقیل اور طالب کافر تھے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر جب ہم لوگ مکہ کے قریب پہنچتے، تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کل آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ تو آپ نے دریافت فرمایا، کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کل ان شاء اللہ آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ تو آپ نے دریافت فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟

78- بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ

949- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ

قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةٌ ثَلَاثَ بَعْدَ الصُّبْرِ بِمَكَّةَ، كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا

950- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِحُلَسَائِهِ: مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؟ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، - أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قِضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا

951- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْخَلَوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ

مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باہر سے آنے والے شخص کا مکہ میں سکونت اختیار کرنا عمر بن عبدالعزیز نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا، کیا آپ نے مکہ میں سکونت اختیار کرنے کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ تو سائب نے جواب دیا، میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے، آپ نے فرمایا ہے: باہر سے آنے والا شخص واپس آنے کے بعد مکہ میں تین روز تک سکونت اختیار کر سکتا ہے۔ گویا آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: وہ اس سے زیادہ سکونت اختیار نہ کرے۔

عمر بن عبدالعزیز نے حاضرین سے دریافت فرمایا، مکہ میں اقامت اختیار کرنے کے متعلق آپ حضرات نے کوئی حدیث سنی ہے؟ تو سائب بن یزید نے جواب دیا، میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے، آپ نے فرمایا ہے: باہر سے آنے والا شخص حج کر لینے کے بعد مکہ میں تین روز تک ٹھہر کر سکتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سائب بن یزید سے دریافت فرمایا، تو سائب نے جواب دیا، میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے واپس آنے کے بعد باہر سے آنے والا شخص مکہ میں تین راتوں تک ٹھہر کر سکتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ
الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ

952- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَأَمْلَأَهُ عَلَيْنَا
إِمْلَاءً، أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ
السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ،
أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
قَالَ: مَكُثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قِضَاءِ نُسُكِهِ
ثَلَاثٌ.

953- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا
الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

79- بَابُ تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا

954- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،
أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ
طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ - فَتَحَ مَكَّةَ - لَا
هَجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفِرْتُمْ
فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ - فَتَحَ مَكَّةَ - إِنَّ هَذَا
الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمٍ

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: باہر سے آنے والا
شخص اپنے مناسک ادا کر لینے کے بعد مکہ میں تین روز تک
قیام کر سکتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

مکہ وغیرہ میں شکار کرنا حرام ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں، فتح مکہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب
ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت باقی ہے جب
تمہیں جہاد کے لیے پکارا جائے تو روانہ ہو جاؤ۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ
نے جس دن آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا اس دن اس شہر کو
قابل احترام قرار دیا لہذا اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ قیامت
تک قابل احترام رہے گا، مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی

954- صحیح بخاری: 1510، سنن ترمذی: 2159، سنن ابن ماجہ: 3931، صحیح ابن حبان: 3720، مستدرک للحیثمی: 2327، سنن

ابویعلیٰ: 1622، سنن دارقطنی: 224

الْقِيَامَةِ. وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ إِلَّا حَدِّ قَبْلِي.
وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُزْمَةٍ
اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنْفَرُ
صِنْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى
خَلَاهَا. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا
الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لَقَيْنِهِمْ وَلَبَّيْوْهُمْ، فَقَالَ: إِلَّا
الْإِذْخِرَ.

اس میں جنگ کرنا جائز نہیں تھا اور میرے لیے بھی دن
کے ایک خاص حصے میں اسے جائز قرار دیا گیا اب یہ اللہ
کے حکم سے قیامت تک قابل احترام ہے اس کے کانٹوں کو
توڑا نہیں جاسکتا اس کا شکار کو بھگایا نہیں جاسکتا اور اس
میں گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جاسکتا البتہ اعلان کر کے
اسے اٹھایا جاسکتا ہے اس کی گھاس نہیں کاٹی جاسکتی۔
حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول
اللہ ﷺ! ”اذخر“ کیونکہ یہ لوہاروں وغیرہ کے کام آتی
ہے اور گھروں میں استعمال ہوتی ہے، تو آپ نے فرمایا:
”اذخر“ کاٹنے کی اجازت ہے۔

955- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، فِي هَذَا
الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: يَوْمَ خَلَقَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ. وَقَالَ: بَدَلَ الْقِتَالِ:
الْقَتْلَ وَقَالَ: لَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا

سعید کہتے ہیں، جب عمرہ بن سعید مکہ مکرمہ کی جانب
روانہ کرنے لگا، تو حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے اس سے کہا، اے امیر! آپ مجھے اجازت دیں تاکہ
میں آپ کو ایک بات بتاؤں، فتح مکہ کے روز نبی ﷺ
نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی جسے میرے کانوں نے سنا اور
ذہن نے محفوظ کر لیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے آپ کو یہ
کہتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ نے پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان
کی اور پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم قرار دیا

956- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ
الْعَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ
الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذِنْ لِي أَيْهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثُكَ
قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْغَدَمِ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعْتُهُ أُذْنًا، وَوَعَاةَ قَلْبِي،
وَأُبْصَرْتُهُ عَيْنًا، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنَّهُ حَمَدَ اللَّهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ

يُحَرِّمُهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَغْضَدَ بِهَا
شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ
لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً
مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا
بِالْأَمْسِ، وَلِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ". فَقِيلَ لِأَبِي
شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عُمَرُو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ
مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا، وَلَا
فَارًّا بِدَمٍ، وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

ہے، اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا، اس لیے اللہ تعالیٰ
اور آخرت کے روز پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کے لیے
یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ یہاں خون بہائے یا یہاں کا
درخت کاٹے، اگر کوئی شخص اللہ کے رسول کا یہاں جنگ
کرنے کو اپنے لیے دلیل بناتا ہے تو تم اسے بتا دینا کہ اللہ
تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ اجازت عطا کی تھی، تمہیں
اجازت عطا نہیں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی روز کے
ایک خاص حصے میں یہ اجازت عطا کی تھی لہذا آج اس کی
وہی حرمت واپس آگئی ہے جو کل تھی، ہر موجود شخص غیر
موجود تک یہ پیغام پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے عرض کی گیا، عمرو بن سعید نے آپ کو کیا
جواب دیا؟ تو انہوں نے فرمایا، عمرو بولا، اے ابو شریح!
مجھے اس بات کا تم سے زیادہ پتہ ہے، لیکن حرم کسی گناہ گار،
مغرور، قاتل اور مفرور چور کو پناہ نہیں دیتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ کی فتح عطا فرمائی
تو آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء
بیان کی پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کو مکہ میں
داخل نہیں ہونے دیا، لیکن اپنے رسول اور اہل ایمان کو
جائز ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہوگا، لہذا
یہاں شکار نہ کیا جائے، یہاں کے کانٹے نہ توڑے جائیں،
یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہ جائے البتہ اگر کسی شخص کا
کوئی عزیز قتل ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ وہ فدیہ وصول

957- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبِيدُ اللَّهِ
بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ. حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ،
قَامَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ
اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا
رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ

قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُجِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُحْتَلَى شَوْكُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَاقِطُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يَفْدَى، وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ". فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِدْخَرِيَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِدْخَرِيَا فَقَامَ أَبُو شَاهٍ - رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ - فَقَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ، قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

958- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَكِبَ رَاجِلَتَهُ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، إِلَّا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، إِلَّا وَإِنَّهَا أُجِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ النَّهَارِ، إِلَّا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْبِطُ شَوْكُهَا، وَلَا يُعْصَدُ

کرے یا قتل کر دیا جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! "اذخر"۔ کیونکہ ہم اسے قبروں پر اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا، "اذخر"۔ یمن کے رہنے والے ایک صاحب "ابو شاہ" کھڑے ہوئے اور درخواست کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ احکام میرے لیے لکھوا دیں، تو آپ نے حکم دیا: انہیں ابو شاہ کے لیے لکھ دو۔ ولید کہتے ہیں، میں نے امام اور زاعی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی، ابو شاہ نے کیا چیز لکھنے کی فرمائش کی تھی؟ تو امام اور زاعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا، وہ خطبہ جو انہوں نے نبی ﷺ کی زبانی سنا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے اپنے ایک مقتول کے بدلے میں بنو لیس کا ایک شخص قتل کر دیا اس کی خبر نبی ﷺ کو ملی تو آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا اور اپنے رسول اور اہل ایمان کو اس پر تسلط عطا فرما دیا"۔ خبردار! مجھ سے پہلے کسی کے لئے جائز نہیں تھا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا اور میرے لیے بھی یہ صرف روز کے ایک خاص حصے میں جائز ہوا تھا اب اس وقت یہ قابل احترام ہے یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جاسکتا یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جا

شَجَرُهَا، وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَمَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُعْطَى - يَعْنِي الدِّيَّةَ -، وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ - أَهْلُ الْقَتِيلِ -، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ.

سکتا یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جاسکتا البتہ اگر کسی کا کوئی عزیز قتل ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ اسے (دیت) ادا کر دی جائے یا وہ قصاص لے۔ یمن کے ایک صاحب جن کا نام ”ابو شاہ“ تھا انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے یہ احکام لکھوادیں تو آپ نے حکم دیا، ابو شاہ کو لکھ کر دے دو۔ قریش کے کسی صاحب نے عرض کی ”اذخر“ کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں میں اور قبروں پر استعمال کرتے ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا ”اذخر“۔

بلا حاجت مکہ میں ہتھیار

لے کر جانے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مکہ میں ہتھیار اٹھا کر چلنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔

بغیر احرام مکہ میں

داخل ہونا جائز ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ فتح مکہ کے سال جب نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر مبارک پر ”خود“ پہن رکھی تھی جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی، ”ابن حنظل“ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے، تو

80- بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ

السِّلَاحِ بِمَكَّةَ بِلَا حَاجَةٍ

960- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَغَيْنٍ، حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ

84- بَابُ جَوَازِ دُخُولِ

مَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ

961- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ، فَقَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَأَمَّا قُتَيْبَةُ، فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَقَالَ يَحْيَى: وَاللَّفْظُ لَهُ، قُلْتُ لِمَالِكٍ: أَحَدَثَكَ ابْنُ شَهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

960- صحیح بخاری: 1771، سنن ترمذی: 2127، مؤطا امام مالک: 1578، صحیح ابن حبان: 3738، مسند ابویعلی: 296

961- صحیح بخاری: 2879، سنن نسائی: 2868، سنن دارمی: 1938، صحیح ابن حبان: 3719، سنن بیہقی: 9621

آپ نے حکم فرمایا، اسے قتل کر دو!

مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ، فَلَمَّا نَزَعَهُ
جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: ابْنُ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأُسْتَارِ
الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ، فَقَالَ مَالِكٌ: نَعَمْ

962- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَقُتَيْبَةُ

بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ
قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ، عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، " أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ -
وَقَالَ قُتَيْبَةُ: دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ - وَعَلَيْهِ
عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ "، وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ،
قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

963- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ،

أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
سَوْدَاءُ

964- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَإِسْحَاقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُسَاوِرٍ
الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ
النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں
داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور آپ
نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان

کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں
داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

جعفری بن عمرہ بن حرث اپنے والد سے، اپنے

والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو
خطبہ دیا، آپ نے اس وقت سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

962- صحیح بخاری: 3242، سنن ترمذی: 1735، سنن ابن ماجہ: 3585، مسند احمد: 12704، سنن بیہقی: 9622، معجم النبیر: 856

963- سنن ابوداؤد: 4077، سنن ابن ماجہ: 3587، مسند ابویعلیٰ: 1460

965- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنِي، وَفِي رِوَايَةِ الْحُلَوَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى الْمِنْبَرِ

جعفر بن عمرو بن حرث اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے، آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا جس کے دونوں کنارے آپ کے دونوں نشانوں پر لٹک رہے تھے۔

82- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا، وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا، وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا

966- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّارِزِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمْرِو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ.

مدینہ منورہ کی فضیلت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں برکت کے لئے دعا کرنا، اس کے حرم ہونے کا بیان، اس میں شکار کرنے کے حرام ہونے اور اس کے ”حرم“ کی حد کا بیان

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، بے شک حضرات ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو، ”حرم“ قرار دیا تھا اور وہاں رہنے والوں کے لیے دعا کی تھی۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اسی طرح میں مدینہ کو ”حرم“ قرار دیتا ہوں میں یہاں کے ”صاعی“ اور ”مد“ میں اس سے دگنی کی دعا کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی۔

967- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔ ایک روایت میں ”دگنی“ کا لفظ مروی ہے اور دوسری میں اس کی طرح مروی ہے۔

فَلَوْلَا حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هُوَ الْمَازِنِيُّ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا حَدِيثُ وَهَيْبٍ فَكَرِوَايَةُ
الَّذِأُورَدِي: يَمْثَلُ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ. وَأَمَّا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِي
رِوَايَتِهِمَا: مِثْلُ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ

968- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي
أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ

969- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ

قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ
مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ
خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا
وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ: مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ
مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ
وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا "وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي
أَدِيمِ خَوْلَانِي إِنْ شِئْتَ أَقْرَأُكَهُ قَالَ: فَسَكَتَ
مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ"

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: بے شک حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں ان
دونوں کناروں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد "مدینہ منورہ" ہے۔

نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں، مروان بن حکم نے،

لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے مکہ اور اہل مکہ اور مکہ کی حریم کا ذکر
کیا۔ تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند
آواز سے، اس سے کہا، یہ میں کیا سن رہا ہوں؟ کہ تم نے
مکہ، اہل مکہ اور مکہ کی حریم کا ذکر کیا ہے۔ لیکن مدینہ
منورہ، اہل مدینہ اور مدینہ کی حریم کا ذکر نہیں کیا۔ جبکہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کناروں کے درمیانی حصے کو
"حرم" قرار دیا ہے اور یہ حکم ہمارے پاس خولانی چڑے
پر، تحریر کی حالت میں موجود ہے۔ اگر تم چارہ تو میں اسے
پڑھ کر سنا دوں مروان خاموش ہو گیا۔ پھر بولا میں نے بھی
اس کے متعلق کچھ سنا ہوا ہے۔

970- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو
النَّاقِدُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُسْدِيُّ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ
مَكَّةَ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، لَا
يُقْطَعُ عِضَاهُهَا، وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا

971- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ،
عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ
يُقْطَعَ عِضَاهُهَا، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا، وَقَالَ:
الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، لَا يَدْعُهَا
أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ
مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا
كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

972- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ
بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ،
أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ بِنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثُمَّ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: نے ٹلک حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو "حرم" قرار دیا تھا اور بے شک
میں مدینہ کو "حرام" قرار دیتا ہوں، اس کے دونوں کناروں
کے درمیان موجود کسی درخت کا ٹاٹا نہیں جاسکتا اور اس کے
کسی جانور کو شکار نہیں کیا جاسکتا۔

عامر بن سعد اپنے والد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
پاک روایت کرتے ہیں: میں اس بات کو حرام قرار دیتا
ہوں کہ مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کسی
درخت کا کاٹا جائے یا کسی شکار کو قتل کیا جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ بھی ارشاد فرمایا مدینہ لوگوں کے لیے "خیر" ہے کاش!
انہیں اس بات کا علم ہو جائے، جو شخص اس سے منہ موڑ کر
اسے چھوڑ دے گا، اللہ تعالیٰ اس میں، اس کی جگہ دوسرے
شخص کو لے کر آئے گا، جو اس سے بہتر ہو اور جو شخص یہاں
کی بھوک پیاس اور پریشانی پر صبر کرے گا میں اس کی
شفاعت کروں گا یا شاید آپ نے یہ کہا تھا، میں اس کے حق
میں گواہی دوں گا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس میں یہ الفاظ زائد ہیں جو شخص اہل مدینہ کو کوئی ایذا،
پہنچانے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ جہنم میں اسے اس طرح
پگھلا دے گا۔ جیسے سیسہ پگھل جاتا ہے یا جیسے نمک پانی

970- صحیح بخاری: 1774، مسند احمد: 7740، سنن بیہقی: 9737، معجم الکبیر: 4327

971- صحیح بخاری: 1771، سنن ابن ماجہ: 3114، صحیح ابن حبان: 3737، مسند ابویعلیٰ: 448

میں حل ہو جاتا ہے۔

ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُثَنَّى، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَلَا يُرِيدُ أَحَدُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ سُوءَ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرِّصَاصِ، أَوْ ذُوبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ

973- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ مُنْيَدٍ، بِمِثْلِهِ عَنِ الْعَقَدِيِّ، قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ، فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا، أَوْ يَحْبِطُهُ، فَسَلَبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ، جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ - أَوْ عَلَيْهِمْ - مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَلَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ

عامر بن سعد بیان کرتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”عقیق“ اپنے گھر گئے، راستے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک غلام درخت کاٹ رہا ہے یا کانٹے توڑ رہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے سامان چھین لیا جب حضرت سعد واپس آئے اس غلام کے مالک آپ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کی کہ آپ وہ سامان اس غلام یا اس کے مالکوں کو واپس کر دیں جو آپ نے اس غلام سے چھینا تھا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، معاذ اللہ! میں اسے وہ چیز واپس کر دوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کی ہے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا مجھے کوئی بچہ لا کر دو جو میری خدمت کیا کرے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ساتھ لے کر آگئے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر پڑاؤ میں خدمت کرنا شروع کر دی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے آئے حتیٰ کہ احد پہاڑ نظر آنے لگا، تو آپ نے

974- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ حُجْرٍ، بِمِثْلِهِ عَنِ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: الْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي، فَخَرَجَ

بْنِ أَبِي طَلْحَةَ يُزِدُنِي وَرَأَاهُ، فَكُنْتُ أَلْخُذُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ، وَقَالَ بِي
الْحَدِيثِ: ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ، قَالَ:
هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى
الْمَدِينَةِ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا
مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ
لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَصَاعِهِمْ.

975- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ،
وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو،
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ
لَا بَتَّيْهَا.

976- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ: أَلْخُذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، فَمَنْ
أُحْدِثَ فِيهَا حَدَّثًا، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: هَذِهِ
شَدِيدَةٌ مَنْ أُحْدِثَ فِيهَا حَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ
أَنَسٍ: أَوْ أَوْى مُحَدِّثًا.

977- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ، قَالَ: سَأَلْتُ

فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت
کرتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تک ایسا کرتے
آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں
کی درمیان جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جیسا حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ! ان
لوگوں کے "مد" "صاع" میں برکت عطا کر!

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس میں "دو پہاڑوں" کی بجائے "دو کناروں" کا لفظ
روایت کیا گیا ہے۔

عاصم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
منورہ کو حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! پھر
انہوں نے مجھ سے فرمایا، یہ بہت اہم ہے کیونکہ جو شخص
یہاں کوئی جرم کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام
لوگوں کو لعنت ہوگی اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی
کوئی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔ جو شخص کسی
مجرم کو پناہ دے۔

عاصم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ نے مدینہ منورہ

أَنَّكَ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ، قَالَ: نَعَمْ، هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خِلَافُهَا.
فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

978- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ
بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي
مَكِّيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ
فِي مُدِّهِمْ

979- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِبْرَاهِيمُ
بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ،
حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ، يُحَدِّثُ عَنِ
الرُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ
بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيَّ مَا يَمْكُةُ مِنَ الْبَرَكَاتِ

980- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ
بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ،
قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ
خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: مَنْ رَعِمَ أَنَّ
عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ

کو حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ حرم ہے جس
کی گھاس کو بھی کاٹنا نہیں جاسکتا اور جو ایسا کرے گا اس پر
اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اے اللہ! ان کے
پیمانوں میں برکت عطا فرما! ان کے ”صاع“ میں برکت
عطا فرما! اور ان کے ”مد“ میں برکت عطا فرما!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی، اے اللہ! مدینہ
میں، مکہ سے دگنی برکت فرمادے۔

ابراہیم تیمی اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے
فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ ہمارے پاس کچھ ہے اس
کا یہ خیال غلط ہے، ہمارے پاس صرف اللہ کی کتاب ہے
اور تلوار کی میان میں موجود یہ صحیفہ ہے۔ جس میں اونٹ
کے دانتوں اور چند دیگر زخموں سے متعلق۔ اس میں یہ بھی

الصَّحِيفَةُ - قَالَ: وَصَحِيفَةُ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ - فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبْلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ، وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدَلًا، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ، وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدَلًا، وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ، وَزُهِيرٌ عِنْدَ قَوْلِهِ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ.

981- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

982- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

تحریر ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”غیر“ سے لے کر ”ثور“ تک مدینہ حرم ہے جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی جانب سے لعنت ہوگی۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔ تمام مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے۔ ان کا کوئی عام شخص بھی ایسا کر سکتا ہے جو شخص اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی جانب منسوب ہونے، یا جو غلام اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کی جانب خود کو منسوب کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور انسانوں کی جانب سے لعنت ہوگی۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔ (امام مسلم فرماتے ہیں:) ایک اور سند میں اس روایت کا آخری حصہ مروی نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ بات زائد ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی جانب سے لعنت ہوگی بروز قیامت اس کی کوئی فرضی یا نفلی عبادت مقبول نہیں ہوگی۔ ان دو روایات میں، خود کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی جانب منسوب کرنے کا ذکر نہیں ہے اور ایک روایت میں ”قیامت کے دن“ کا ذکر نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم

اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ، وَوَ كَيْفٍ، إِلَّا قَوْلَهُ: مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ، وَذَكَرَ اللَّعْنَةَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، مدینہ حرم ہے۔ جو شخص یہاں کوئی جرم کرے یا کسی مجرم کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرح سے لعنت ہوگی بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفعی عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

983- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ، وَلَا صَرْفٌ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں ”قیامت کے دن“ کا ذکر نہیں ہے اور یہ اللہ عز و جل زائد ہیں کسی کو پناہ دینے میں تمام مسلمان یکساں حیثیت کے مالک ہیں کوئی عام مسلمان بھی ایسا کر سکتا ہے جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی جانب سے لعنت ہوگی۔ بروز قیامت اس کی کوئی فرضی یا نفعی عبادت مقبول نہیں ہوگی۔

984- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّظَرِ بْنِ أَبِي النَّظَرِ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّظَرِ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ: وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَلٌ، وَلَا صَرْفٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر میں مدینہ منورہ میں، ہرن چرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں شکار کرنے کی کوشش نہیں کروں گا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس کے دونوں کناروں

985- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الطَّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا دَعَرْتُهَا، قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ
لَا بَتَّيْهَا حَرَامٌ

986- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَهُمَّادُ
بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَرَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَا بَتَّيْ
الْمَدِينَةِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَوْ وَجَدْتُ الظَّبَاءَ مَا
بَيْنَ لَا بَتَّيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا، وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا
حَوْلَ الْمَدِينَةِ حَتَّى

987- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ
بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ
إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الشَّعْرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا،
وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا،
وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ
وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ
دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا
دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَمِثْلِهِ مَعَهُ، قَالَ: ثُمَّ يَدْعُوا أَصْغَرَ
وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الشَّعْرَ

988- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ،

کے درمیان والی جگہ ”حرم“ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے
درمیان والی جگہ کو ”حرم“ قرار دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اگر میں ان دونوں کناروں
کے درمیان ہر بھی دیکھ لوں گا تو اس کا شکار کرنے کی
کوشش نہیں کروں گا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ
کے ارد گرد بارہ میل تک کے خطے کو ”حرم“ قرار دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، لوگوں کا یہ معمول تھا کہ پیداوار میں جو پہلے پھل پک
کر تیار ہوتا اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا
کرتے تھے آپ اسے قبول فرما کر یہ دعا دیتے: ”اے
اللہ! ہمارے پھل میں برکت عطا فرما! ہمارے شہر میں
برکت عطا فرما! ہمارے ”صاع“ میں برکت عطا فرما!
ہمارے ”مد“ میں برکت عطا فرما! اے اللہ! بے شک
حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، خلیل اور تیرے
نبی ہیں اور بے شک میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں،
انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے
لیے اس سے دُعا کرتا ہوں۔“ پھر نبی ﷺ کسی بچے
کو بلا کر وہ پھل اسے عطا فرما دیتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، سب سے پہلا پھل، نبی ﷺ کی خدمت میں پیش

کیا جاتا تو آپ یہ دعا دیتے: اے اللہ! ہمارے شہر میں اور ہمارے پہلوں میں اور ہمارے ”مد“ میں اور ہمارے ”صاع“ میں برکت ہی برکت عطا فرما! پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ پھل وہاں موجود کسی چھوٹے بچے کو عطا فرما دیتے تھے۔

ابو سعید، جو مہری کے آزاد کردہ غلام تھے، بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ اہل مدینہ قحط اور تنگی کا شکار ہو گئے تو ”مہری“ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، میرے بال بچے بہت زیادہ ہیں اور ہم سب تنگی کا شکار ہیں اس لیے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اپنے بال بچوں سمیت کسی سرسبز و شداب مقام پر منتقل ہو جاؤں تو حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایسا نہ کرو! مدینہ منورہ میں ہی رہو۔ کیونکہ ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”عسفان“ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں چند راتوں کا قیام فرمایا، تو بعض لوگ کہنے لگے، اللہ کی قسم! ہمارے پاس یہاں کوئی چیز نہیں ہے اور ہمارے بال بچے ہمارے پیچھے ہیں۔ جن کا کوئی نگران نہیں ہے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا، یہ کیسی بات مجھ تک پہنچی ہے؟ پھر آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا ہے۔ یا میں اونٹنی تیار کرنے کا حکم دیتا ہوں اور پھر میں اس وقت تک اس کی گرہ نہیں کھولوں گا جب تک مدینہ نہیں پہنچ جاتا۔ پھر آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم

عَنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِأَوَّلِ الثَّمَرِ، فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَفِي ثَمَارِنَا، وَفِي مُدِينَتِنَا، وَفِي صَاعِنَا بِرَكَّةٍ مَعَ بَرَكَةٍ، ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَخْضَرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ

989- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ عَلِيَّةٍ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ، أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمُهَرِّجِ، أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ، وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ، وَقَدْ أَصَابْتُنَا شِدَّةٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُنْقِلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرَّيْفِ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا تَفْعَلْ، الزَّمِ الْمَدِينَةَ، فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ - حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَأَقَامَ بِهَا لَيْالِي، فَقَالَ النَّاسُ: وَاللَّهِ مَا نَحْنُ هَا هُنَا فِي شَيْءٍ، وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ؟ - مَا أَذْرِي كَيْفَ قَالَ - وَالَّذِي أَحْلَفُ بِهِ - أَوْ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ - لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ إِن شِئْتُمْ لَا أَذْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ - لَا مَرْنَ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ، ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتَّى أَقْدِمَ الْمَدِينَةَ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا زِمْنَهَا، أَنْ لَا يُهْرَاقَ

فِيهَا دَمٌ، وَلَا يُحْمَلُ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا تُخَبَّطُ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ. اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ الْمَدِينَةِ شَعْبٌ، وَلَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ارْجِعُوا، فَارْتَحَلْنَا، فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَالَّذِي تُخَلِّفُ بِهِ أَوْ يُخَلِّفُ بِهِ - الشُّكُّ مِنْ حَمَادٍ - مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمَا يَهِيْجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ

قرار دیا تھا اور اسے حرم بنا دیا تھا اور بے شک میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان خون نہیں بہایا جاسکتا، یہاں جنگ کے لیے ہتھیار نہیں اٹھائے جاسکتے، صرف چارے کے طور پر استعمال کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے نہیں، توڑے جاسکتے۔ اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما! اے اللہ! ہمارے ”صاع“ میں برکت عطا فرما! اے اللہ! ہمارے ”مد“ میں برکت عطا فرما! اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما! اے اللہ! اس برکت کے ساتھ مزید دو گناہ برکت عطا فرما! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی ہر گھائی اور ہر درے پر دو فرشتے مقرر ہیں جو مدینہ کی حفاظت کرتے ہیں، حتیٰ کہ تم وہاں پہنچ جاؤ۔ پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا، کوچ کرو! ہم لوگ روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ آگئے۔ اس ذات کی قسم! جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو بنو عبد اللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا حالانکہ پہلے ان میں کوئی بے چینی موجود نہیں تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! ہمارے ”مد“ اور ہمارے ”صاع“ میں برکت عطا فرما! اور اس برکت کے ساتھ مزید دو برکتیں عطا فرما۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

990- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمُهَرَّبِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ، 991- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، ح
وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ،
حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلُهُ

992- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ،
مَوْلَى الْمُهَرِّبِيِّ، أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لِيَأْتِيَ
الْحَرَّةَ، فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَشَاكَ
إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ
لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَا وَائِيَهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيَحْتَكَ
لَا أَمْرُكَ بِذَلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِيهَا،
فَيَمُوتَ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا - أَوْ شَهِيدًا - يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا

993- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَ مُحَمَّدٌ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي
أَسَامَةَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، وَابْنِ مُمَيَّرٍ، قَالَا:
حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي
حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّم

ابو سعید، جو مہری کے غلام ہیں بیان کرتے ہیں،
جنگ حرم کے زمانے میں مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ منورہ
سے سکونت ترک کرنے کے متعلق مشورہ کیا انہوں نے
مہنگائی اور اپنے اہل و عیال کی کثرت کی شکایت کی اور
انہیں بتایا کہ اب وہ مدینہ میں دشواریوں پر صبر نہیں کر سکتے
تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے
فرمایا تمہارا برا ہو۔ میں تمہیں یہ مشورہ نہیں دوں گا۔ کیونکہ
میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو
شخص مدینہ منورہ کی دشواریوں پر صبر کرتے ہوئے فوت ہو
جائے گا اگر وہ مسلمان ہو تو میں قیامت کے روز اس کی
شفاعت کروں گا۔ اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا
ہے: میں مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو
اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اسی لیے حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر کسی شخص کے ہاتھ میں پرندہ دیکھتے تو
اس کے ہاتھ سے چھین کر اس پرندے کو آزاد فرما دیتے۔

إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ. قَالَ: ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَأْخُذُ
وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الْقَلْبُورَ. فَيُفَكُّهُ
مِنْ يَدِهِ. ثُمَّ يُزِيلُهُ

994- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ
بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْنِيفٍ، قَالَ: أَهْوَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى
الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ

995- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،
قَالَتْ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبَيْئَةٌ، فَاشْتَكَى أَبُو
بَكْرٍ، وَاشْتَكَى بِلَالٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَى أَصْحَابِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ
حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ،
وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَحَوِّلْ
حُمَاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ.

996- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ، وَابْنُ ثُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے
مدینہ منورہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک
یہ حرم ہے اور امن کی جگہ ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب
ہم مدینہ منورہ آئے تو وہاں دبا پھیلی ہوئی تھی حضرت ابو بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے اور حضرت بلال رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بھی بیمار ہو گئے جب نبی ﷺ نے اپنے اصحاب
کو بیمار دیکھا تو یہ دعا دی: اے اللہ! جس طرح تو نے مکہ کو
ہمارے لیے محبوب کیا تھا اسی طرح مدینہ کو ہمارے لیے
محبوب کر دے بلکہ اس سے زیادہ محبوب کر دے۔ اس کو
صحت افزاء مقام بنادے اور یہاں کے ”صاع“ اور
یہاں کی ”مد“ میں ہمارے لیے برکت عطا کرو اس کے
بخار کو ”جحفہ“ کی جانب منتقل فرما دے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

83- تَابَ التَّوَّعُّبُ فِي سَكَنِي الْهَدْيَةِ

وَفَضْلُ الصَّدْرِ عَلَى لَلَاوَايْهَا وَشَفَعَتِهَا

997- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عُمَانُ

بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَفْصٍ بَنِ عَاصِمٍ،

حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى

لَاوَايْهَا، كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ

998- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ قُطَيْبِ بْنِ وَهَبٍ بَنِ عُوَيْمِرٍ بَنِ

الْأَجْدَعِ، عَنْ يُحْنَسٍ، مَوْلَى الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَنَا أَنَّهُ

كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِئْتَةِ،

فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَدْتُ

الْخُرُوجَ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ،

فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ: اقْعُدِي لَكَاعِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا

يُصْبِرُ عَلَى لَاوَايْهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ

شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

999- وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

فَدْيِكَ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، عَنْ قُطَيْبِ بْنِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ

يُحْنَسٍ، مَوْلَى مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنے کی ترغیب اور

یہاں کی دشواریوں اور سختیوں پر صبر کرنے کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،

میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو

شخص یہاں کی دشواریوں پر صبر کرے گا میں قیامت کے

روز اس کی شفاعت کروں گا یا میں اس کے حق میں گواہی

دوں گا۔

یحنس بیان کرتے ہیں، فتنے کے دور کی بات ہے

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا

ہوا تھا ان کی آزاد کردہ کنیز ان کے پاس آئی اور انہیں سلام

کرنے کے بعد کہنے لگی۔ اے ابو عبد الرحمن! میں نے

مدینہ منورہ چھوڑ کر جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ یہ بہت دشوار

وقت ہے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کہا:

بے وقوف عورت! یہیں رہو! کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ”جو شخص یہاں کی

دشواریوں کی شدت پر صبر کرے گا۔ قیامت کے روز میں

اس کی شفاعت کروں گا یا میں اس کے حق میں گواہی دوں

گا۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

ہے: جو شخص یہاں کی دشواریوں اور سختیوں پر صبر کرے گا

قیامت کے روز میں اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی

شفاعت کروں گا یعنی مدینہ منورہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مدینہ کی دشواریوں اور
تختی پر، میری امت کا جو بھی شخص صبر کرے گا قیامت کے
روز میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی
دوں گا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

طاعون اور دجال کے داخلہ سے

مدینہ منورہ کی حفاظت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مدینہ کے راستوں پر
فرشتے مقرر ہیں۔ اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو

يَقُولُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأَوَائِهَا وَشِدَّتِهَا، كُنْتُ لَهُ
شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الْمَدِينَةَ
1000 - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ، وَقُتَيْبَةُ،

وَابْنُ مُحَجَّرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا
يُضِيرُ عَلَى لَأَوَائِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي،
إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا،

1001 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عَيْسَى، أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ،

1002 - وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَيْسَى، حَدَّثَنَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ
صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَضِيرُ
أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِ الْمَدِينَةِ بِمِثْلِهِ

84 - بَابُ صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ

الطَّاعُونِ، وَالذَّجَالِ إِلَيْهَا

1003 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى

أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الظَّالِمُونَ، وَلَا الدَّجَالُ.

1004- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ،

وَأَبْنُ مُجَرٍّ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أَحَدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ

85- بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي خَبَثِهَا

وَتُسَمَّى طَابَةً وَطَيِّبَةً

1005- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُخْرَجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ، إِلَّا إِنْ الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ، تُخْرَجُ الْخَبِيثُ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةُ شَرَّارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، دجال مشرقی سمت سے آئے گا۔ اس کا مقصد مدینہ منورہ میں داخل ہونا ہوگا جب وہ احد پہاڑ کے پیچھے پڑاؤ کرے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی جانب کر دیں گے اور وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

مدینہ، خبیث چیزوں کا باہر نکال دیتا ہے،

اس کا نام "طابہ" اور "طیبہ" ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب کوئی شخص اپنے چچا زاد بھائی اور قریبی رشتہ داروں کو جدید علاقوں کی طرف بلائے گا کہ جدید مقامات کی طرف آجاؤ۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جو شخص مدینہ سے منہ موڑ کر چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس شخص کو لائے گا جو اس سے زیادہ بہتر ہو۔ خبردار! مدینہ بھٹی؟ کی طرح ہے۔ جو "خبیث" کو باہر نکال دیتا ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک یہ شریر لوگوں کو اسی طرح باہر نہیں نکال دے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔

1006- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ بِقَرِيَّةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ".

1007- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عَمْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ الْخَبَثَ، لَمْ يَذْكُرَا: الْحَدِيدَ

1008- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعُكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَقْلَنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: أَقْلَنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ: أَقْلَنِي بَيْعَتِي فَأَبَى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَبِيبُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بستی کا حکم دیا گیا ہے جو سب پہ حاوی آجائے گی لوگ اسے "یثریب" کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ "مدینہ" ہے جو بُرے لوگوں کو اس طرح نکال باہر کرے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس میں صرف یہی ذکر ہے جیسے بھٹی میل کو نکال باہر کرتی ہے۔ اس روایت میں "لوہا" ذکر نہیں ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی، مدینہ میں اسے شدید بخار رہنے لگا، تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے محمد! میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمادیا، وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ آپ نے پھر انکار فرما دیا، وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے محمد! میری بیعت مجھے واپس کر دیں آپ نے انکار فرمادیا تو وہ اعرابی چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھٹی کی

طرح مدینہ میل کو باہر نکال دیتا ہے اور صاف چیز کو خالص کر دیتا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: یہ ”طیبہ“ ہے یہ میل کو اسی طرح نکال باہر کرتا ہے۔ جیسے آگ چاندی کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ”طابہ“ رکھا ہے۔

اہل مدینہ کے لیے برائی کا ارادہ کرنا حرام ہے اور جو شخص ان کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گھول دے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس شہر کے رہنے والوں کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھول دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

1009- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ الْعَنْبَرِيُّ. حَدَّثَنَا أَبِي. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي طَيْبَةٌ - يَعْنِي - الْمَدِينَةَ، وَإِنَّهَا تُنْفَى الْخَبَثَ، كَمَا تُنْفَى النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

1010- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهَذَا أَبُو الشَّرْحِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ

86- بَابُ تَحْرِيمِ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ وَإِنْ مَنْ أَرَادَهُمْ بِهِ أَذَابَهُ اللَّهُ

1011- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْنَسَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطِ، أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو

الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ
هَذِهِ الْبَلَدَةِ بِسُوءٍ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللَّهُ
كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

1012 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ،
وَأَبِرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ح
وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،
جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى
بْنِ عُمَارَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاطَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
أَبِي هُرَيْرَةَ - يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ
أَهْلَهَا بِسُوءٍ - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا
يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي
حَدِيثِ ابْنِ يَحْنَسَ: بَدَّلَ قَوْلَهُ بِسُوءٍ: شَرًّا،

1013 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عَيْسَى، ح
وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطَ،
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ

1014 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهِ،
أَخْبَرَنِي دِينَارُ الْقَرَّاطِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي
وَقَاصٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص یہاں کے
رہنے والوں کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ
اسے اس طرح گھول دے گا۔ جیسے نمک پانی میں گھل جاتا
ہے۔ ایک روایت میں ”برائی“ کی بجائے ”شر“ کا لفظ
روایت کیا گیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اہل مدینہ
کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح
گھول دے گا۔ جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

کَمَا يَذُوبُ الْبَلَحُ فِي الْمَاءِ.

1015- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهِ
الْكَعْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: يَذُوبُ أَوْ يَسُوءُ

1016- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ
زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ
يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَعْدًا، يَقُولَانِ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ
لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينِهِمْ وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَفِيهِ:
مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ
الْبَلَحُ فِي الْمَاءِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا
کی۔ اے اللہ! اہل مدینہ کے ”مد“ (رزق) میں برکت
عطا فرما، اس کے بعد حدیث کا کچھ حصہ ہے۔ اس کے آخر
میں یہ الفاظ ہیں ”جو شخص یہاں کے رہنے والوں کے لیے
برائی کا ارادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھول
دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔“

دوسرے شہر فتح ہو جانے کے وقت، لوگوں کو

مدینہ میں سکونت کی ترغیب دینا

حضرت سفیان بن ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: شام فتح ہو جائے
گا اور کچھ لوگ اپنے اہل خانہ کو لے کر شام چلے جائیں
گے۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ وہ
بہتر ہے۔ جب یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے اہل خانہ کے
ساتھ وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو
مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ جب عراق فتح ہوگا تو

87- بَابُ التَّرْغِيبِ النَّاسِ فِي سُكْنَى

الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ

1017- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ،
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ
بِأَهْلِيهِمْ يَبْشُونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تَفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ

قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبْشُونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ
كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تَفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَخْرُجُ مِنَ
الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبْشُونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ
لَهُمْ لَوْ كَانَوَا يَعْلَمُونَ

1018- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يُفْتَحُ الْيَمَنُ،
فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْشُونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ
أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانَوَا يَعْلَمُونَ،
ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْشُونَ،
فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ
خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانَوَا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ،
فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْشُونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ
أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانَوَا يَعْلَمُونَ

88- بَابُ إِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ

1019- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ

بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي

يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

کچھ لوگ اپنے اہل خانہ کے ساتھ وہاں چلے جائیں گے۔
حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت سفیان بن ابر زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے
ہوئے سنا ہے: یمن فتح ہو جائے گا کچھ لوگ اونٹ لائیں
گے اور اپنے اہل خانہ اور جوان کی اطاعت کرے گا انہیں
ان پر بٹھا کر وہاں لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو
مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ جب شام فتح ہوگا کچھ
لوگ اونٹ لے کر آئیں گے اور اپنے اہل خانہ اور جوان
کی اطاعت کرے گا۔ انہیں ان پر بٹھا کر وہاں لے
جائیں گے۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے
زیادہ بہتر ہے جب عراق فتح ہو جائے گا۔ کچھ لوگ اونٹ
لائیں گے اور اپنے اہل خانہ اور جوان کی اطاعت کرے
گا۔ انہیں ان پر بٹھا کر وہاں لے جائیں گے۔ حالانکہ اگر
انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی خبر فرمانا کہ تمام تر بھلائی

کے باوجود لوگ اسے چھوڑ جائیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اہل مدینہ اس کی تمام تر
بھلائی کے باوجود اسے درندوں کے لیے چھوڑ جائیں
گے۔

الْمُسْتَبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمَدِينَةِ لَيُتْرَكَتْهَا
أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّةً لِلْعَوَافِي يَغْنِي
السَّبَاعَ وَالطَّيْرَ. قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو صَفْوَانَ هَذَا
هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجٍ
عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي تَحْرِيرِهِ

1020- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
الَلَيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ
خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ
بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَتْرُكُونَ
الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا
الْعَوَافِي- يُرِيدُ عَوَافِي السَّبَاعِ وَالطَّيْرِ- ثُمَّ يَخْرُجُ
رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ
بِغَنِيهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ
الْوَدَاعِ خَرَا عَلَى وُجُوهِهِمَا

89- بَابُ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْبَرِهِ

وَفُضِّلَ مَوْضِعُ مَنْبَرِهِ

1021- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ

بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ،
عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا
ہے: اہل مدینہ اس میں موجود تمام تر بھلائی کے باوجود
اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اور یہاں صرف درندوں کا
قبضہ ہوگا۔ پھر ”مدینہ“ کے دو چرواہے مدینہ آنے کے
لیے، اپنی بکریوں کے ساتھ آئیں گے تو اسے بالکل خالی
پائیں گے حتیٰ کہ جب وہ ”وداع“ پہاڑی کے پاس پہنچیں
گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور آپ کے منبر مبارک
کے درمیان والی جگہ اور وہ مقام جہاں آپ کا منبر
مبارک رکھا ہوا ہے اس کی فضیلت

حضرت عبداللہ زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے فرمایا میرے گھر اور میرے
منبر کے درمیان والی جگہ جنت کا ایک باغ ہے۔

بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنَ رِيَاضِ الْجَنَّةِ
 1022- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ
 الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ
 أَبِي بَكْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ
 الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا بَيْنَ مَنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنَ
 رِيَاضِ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے مروی ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے
 ہوئے سنا ہے۔ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان
 والی جگہ جنت کا ایک باغ ہے۔

1023- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ
 الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ
 اللَّهِ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا
 عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ
 حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي
 وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنَ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْبَرِي عَلَى
 حَوْضِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ
 ارشاد روایت کرتے ہیں، میرے منبر کے درمیان والی جگہ
 جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہو ہوگا۔

90- بَابُ فَضْلِ أَحَدٍ

1024 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
 الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
 يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي
 مُحَمَّدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ، ثُمَّ
 أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرَى، فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُسْرِعٌ، فَمَنْ شَاءَ
 مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ .

احد کی فضیلت

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
 ہم نبی ﷺ کے ساتھ، غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے
 اس کے بعد حدیث کا کچھ حصہ جس میں یہ روایت ہے،
 جب ہم واپس آئے اور وادی قریٰ میں پہنچے، تو نبی ﷺ
 نے ارشاد فرمایا: میں جلدی جانا چاہتا ہوں تم میں سے جو
 جلدی جانا چاہے وہ میرے ہمراہ چلے اور جو چاہے وہ
 اطمینان سے آئے ہم لوگ آپ کے ہمراہ آگے جب ہم
 مدینہ کے نزدیک پہنچے، تو آپ نے فرمایا: یہ ”طابہ“ ہے اور

لَمْ يَجْعَلْنَا حَتَّى أَلْشَرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: هَذِهِ
طَابَةُ. وَهَذَا أَحَدُ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

1025- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا
أَبِي، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحَدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

1026- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنِي حَرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ،
عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَدًا جَبَلٌ
يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

یہ احداًم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے
ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: بے شک احداًم
سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی جانب دیکھ کر ارشاد فرمایا: بے شک
احد پہاڑ ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت
کرتے ہیں۔

مکہ اور مدینہ کی دو مسجدوں میں

نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، ان تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے میری اس
مسجد میں ایک نماز پڑھنا، مسجد حرام کے علاوہ کسی بھی مسجد
میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اس مسجد میں ایک
نماز پڑھنا، مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک

91- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ

بِمَسْجِدِي مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

1027- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ، وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ
أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

1028- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ
مُحَمَّدٍ، قَالَ عَبْدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ: ابْنُ رَافِعٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

1025- صحیح بخاری: 3855، سنن ابن ماجہ: 3115، مسند احمد: 8431، سنن بیہقی: 9737، معجم الکبیر: 5720

1027- صحیح بخاری: 1133، سنن نسائی: 2897، سنن دارمی: 1418، صحیح ابن حبان: 1623، سنن بیہقی: 10058، معجم الکبیر: 1604

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

1029- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ الْهَنْدِ الْخُصِصِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ، مَوْلَى الْجُهَيْنِيِّينَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ الْأَنْبِيَاءَ، وَإِنَّ مَسْجِدَهُ أَخْرَجَ الْمَسَاجِدَ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَمْ نَشْكْ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَشْبِثَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ، حَتَّى إِذَا تَوَفَّى أَبُو هُرَيْرَةَ، تَذَاكُرْنَا ذَلِكَ، وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسَيِّدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ، جَالَسْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ قَارِظٍ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ، وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ، فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں، ان دونوں حضرات نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد سب سے آخری مسجد ہے۔ ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ کہتے ہیں ہمیں اس بات کا یقینی علم نہیں تھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے طور پر بیان کرتے ہیں؟ ہم اس کی تحقیق بھی نہیں کر سکے۔ حتیٰ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ پھر ہمیں یہ روایت یاد آئی تو ہمیں اس بات کا افسوس ہوا کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے متعلق بات چیت کیوں نہیں کی؟ تاکہ اگر انہوں نے یہ روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی تھی تو آپ کے حوالے سے بیان کر دیتے۔ اسی اثناء ایک دفعہ ہم حضرت عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم نے ان سے اس روایت کا ذکر کیا اور اس بات کا ذکر کیا کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح طور پر یہ معلوم نہ کر سکے کہ آیا یہ حدیث ہے؟ تو عبد اللہ بن ابراہیم نے ہم سے

أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْتِيَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنْ مَسَجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ

1030- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ، هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ - أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ - فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامَ.

1031- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُבَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ 1032- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

کہا: میں حلفاً یہ بات کہتے ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک میں سب سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد سب سے آخری مسجد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں میری اس مسجد میں ایک دفعہ نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ یا شاید آپ نے یہ فرمایا: ایک ہزار نمازیں پڑھنے کی طرح ہے۔

یہی روایت ایک ورسند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

1033- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ مُيَيْمٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُيَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1034- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1035- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1036- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُفْعٍ، بِجَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَمْرًا أَشْتَكْتُ شَكْوَى، فَقَالَتْ: إِنَّ شَفَانِي اللَّهُ لَا أُخْرَجَنَّ فَلَا صَلَاحَ فِي بَيْتِ الْمُقَدِّسِ، فَبَرَأْتُ، ثُمَّ تَجَهَّزْتُ تُرِيدُ الْخُرُوجَ، فَجَاءَتْ مَيْمُونَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرْتَهَا ذَلِكَ، فَقَالَتْ: اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتُ، وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ایک عورت بیمار ہو گئی اس نے نذرمانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی تو میں بیت المقدس جا کر وہاں نماز پڑھوں گی وہ صحت یاب ہوئی تو روانگی کی تیاری کرنے لگی۔ اسی دوران وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی انہیں سلام کیا اور انھیں اس بات کی خبر دی تو سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا، تم یہیں رہو جو کھانا وغیرہ تیار کیا ہے۔ اسے کھا لو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھ لو کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس میں ایک نماز پڑھنا، مسجد کعبہ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ
فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ

92- بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ

1037- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ، بِجَمِيعَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُشَدُّ
الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا،
وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى".

1038- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى
ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ

1039- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ،
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ،
أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي أُنَيْسٍ، حَدَّثَهُ، أَنَّ سَلْمَانَ الْأَعْرَجَ،
حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى
ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، وَمَسْجِدِي،
وَمَسْجِدِ إِبِلْيَاءَ"

93- بَابُ بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِي

أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

1040- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا

کے علاوہ، اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے
سے زیادہ فضیلت رکھا ہے۔

تین مساجد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، ان تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے صرف تین
مساجد کی جانب سفر کیا جائے۔ میری یہ مسجد، مسجد حرام اور
مسجد اقصیٰ۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ابشار روایت کرتے ہیں، صرف تین مساجد کی جانب سفر
کیا جائے گا۔ مسجد کعبہ، میری مسجد اور مسجد ایلہاء۔

اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد

تقویٰ پر رکھی گئی ہے

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، عبدالرحمن بن ابوسعید خدری

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَرَّاطِ، قَالَ: سَمِعْتُ
أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: مَرَرْتُ بِعَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ:
كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي
أُتِيَ عَلَى الثَّقَوَى؟ قَالَ: قَالَ أَبِي: دَخَلْتُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَعْضِ
نِسَائِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْ الْمَسْجِدَيْنِ
الَّذِي أُتِيَ عَلَى الثَّقَوَى؟ قَالَ: فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ
حَصْبَاءٍ، فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ
مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَقُلْتُ:
أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ.

1041- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ، قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا،
وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ

94- بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ،

وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ، وَزِيَارَتِهِ

1042- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ،

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ،
عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

میرے پاس ہے لڑکے تو میں نے اس سے کہا کہ آپ نے اپنے والد سے اس کے تعلق کیا کیا ہے؟ تو وہ اس مسجد ہے؟ جس کی بنیاد پر ہیزگاری پر رکھی گئی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا میرے والد نے مجھے بتایا تھا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کے حجرے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! وہ مسجد کون سی ہے؟ جس کی بنیاد پر ہیزگاری پر رکھی گئی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں کچھ نکر بھرے اور پھر انہیں زمین پر پھینک کر ارشاد فرمایا وہ تمہاری یہ مسجد ہے، مدینہ کی مسجد۔ میں نے عبدالرحمن سے کہا، میں حلفا کہتا ہوں میں نے بھی آپ کے والد کو یہی بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

مسجد قباء کی فضیلت، اس میں نماز پڑھنے

اور اس کی زیارت کرنے کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم، قباء کی زیارت کے لیے، کبھی سوار ہو کر اور کبھی
پیدل تشریف لے جایا کرتے تھے۔

1043- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا

أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي

مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا، فَيُصَلِّي فِيهِ

رَكْعَتَيْنِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ مُمَيَّرٍ:

فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

1044- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَشَّيْ، حَدَّثَنَا

يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا،

1045- وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ

يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ بَصْرِيُّ ثِقَةٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ

الْحَارِثِ، عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ

يَحْيَى الْقَطَّانِ

1046- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

1047- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ،

وَأَبْنُ حُجْرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر اور پیدل مسجد قباء تشریف لایا کرتے
تھے اور وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر اور پیدل قباء تشریف لے جایا کرتے
تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر اور پیدل قباء تشریف لے جایا کرتے
تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر اور پیدل قباء تشریف لے جایا کرتے
تھے۔

اللَّهُ بْنُ عُمَرَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا

1048 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ، وَكَانَ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ

1049 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ - يَعْنِي - كُلَّ سَبْتٍ، كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا، قَالَ ابْنُ دِينَارٍ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

1050 - وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ،

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الرِّضَاعِ

1051 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے روز قباء تشریف لاتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ ہر ہفتے یہاں تشریف لایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے روز قباء تشریف لایا کرتے تھے، آپ یہاں سواری پر آتے تھے اور کبھی پیدل آتے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس میں ”ہر ہفتے کے دن“ مذکور نہیں ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رضاعت کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں قیام فرما تھے۔ اسی دوران سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک شخص کی آواز سنی جو سیدہ حفصہ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایک شخص آپ کے گھر میں داخل ہونے کی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَاهُ فَلَانًا -
لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ - فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ كَانَ فَلَانٌ حَيًّا - لِعَبَّهَا مِنَ
الرِّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، إِنَّ الرِّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ
الْوِلَادَةُ

1052 - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ الْهَذَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ
الْبَرِيدِ، بِمَجْمَعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحْرُمُ مِنَ
الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

1053 - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ،
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

1054 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ،
عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي
الْقُعَيْسِ، جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ
الرِّضَاعَةِ، بَعْدَ أَنْ أُتِرَ الْحِجَابُ، قَالَتْ: فَأَبَيْتُ
أَنْ أَذِنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اجازت مانگ رہا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: میرا خیال
ہے۔ یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضائی چچا ہے۔ سیدہ
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر میرا
فلاں رضائی چچا زندہ ہوتا تو کیا وہ بھی میرے گھر آ جاتا
ہے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! رضاعت ان سب
کو حرام کر دیتی ہے جنہیں ولادت حرام کر دیتی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے،
نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولادت سے جو حرام ہوتا
ہے۔ رضاعت سے بھی وہ حرام ہو جاتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، افلح جو
ابو القعیس کا بھائی تھا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
رضائی چچا تھا۔ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
ہاں آنے کی اجازت مانگی یہ پردہ کا نازل ہونے کے بعد
کی بات ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں
میں نے اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب

وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ: فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِنَ لَهُ عَلَى.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں اسے اپنے ہاں آنے کی اجازت دیدوں۔

1055- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ، فَذَكَرَ مَعَتَى حَدِيثَ مَالِكٍ، وَزَادَ: قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: تَرَبَّتْ يَدَاكَ أَوْ يَمِينُكَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میرے رضاعی چچا، ^{فلح} ابن ابوالقعیس میرے ہاں آئے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کی، مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا، مرد نے نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہوں۔

1056- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّه جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ، وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَذِنُ لِأَفْلَحٍ، حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعْتَنِي أُمْرَأَتُهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ، قَالَتْ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذِنِي لَهُ، قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ابوالقعیس کے بھائی، ^{فلح} آئے اور ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی۔ یہ پردہ نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ ابوالقعیس، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی والد تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک ^{فلح} کو اندر آنے کی اجازت نہیں دوں گی جب تک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہیں لے لیتی کیونکہ مجھے ابوالقعیس نے دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ ان کی اہلیہ نے مجھے دودھ پلایا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابوالقعیس کے بھائی ^{فلح} آئے تھے اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے۔ مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ سے اجازت لینے سے پہلے انہیں اجازت دوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انہیں اجازت دے دینا۔ عروہ کہتے ہیں اسی لیے سیدہ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ فرمایا کرتی تھیں، رضاعت کے سبب تم ان تمام رشتوں کو حرام سمجھو جو جنہیں نسب کے سبب حرام سمجھتے ہو۔

1057- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَفِيهِ: فَإِنَّهُ عَمَّكَ تَرَبَّثَ يَمِينُكَ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعْتَ عَائِشَةَ

1058- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ عَمُّكَ، قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: إِنَّهُ عَمُّكَ، فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ،

1059- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ کہ ابو القعیس کے بھائی افلح آئے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اجازت مانگی تاہم اس میں یہ بات زائد ہے تمہارا بایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ وہ تمہارا چچا ہے ابو القعیس اس خاتون کے شوہر تھے۔ جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے رضاعی چچا آئے اور انہوں نے مجھ سے آنے کی اجازت مانگی میں نے انہیں اس وقت تک اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب تک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی، میرے رضاعی چچا نے مجھ سے اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے چچا اندر آ سکتے ہیں۔ میں نے عرض کی، مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں اور اندر آ سکتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ روایت ہے کہ ابو القعیس نے اندر آنے کی اجازت مانگی تھی۔

قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ

1060- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ

وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ
الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ
عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ، فَرَدَدْتُهُ - قَالَ لِي
هَاشِمٌ: إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ - فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِذَلِكَ، قَالَ: فَهَلَّا
أَذْنَبَ لَهُ تَرَبُّتٌ يَمِينُكَ أَوْ يَدُكَ

1061- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

لَيْثٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ،
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَّالِ، عَنْ عُرْوَةَ،
عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ
يُسَمَّى أَفْلَحَ. اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَبَّبَتْهُ، فَأَخْبَرَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: لَا
تَحْتَجِي مِنْهُ، فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ
مِنَ النَّسَبِ

1062- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ

الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْحَكَمِ،
عَنْ عِرَّالِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،
قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ، فَأَبَيْتُ
أَنْ أَذْنَ لَهُ، فَأَرْسَلَ: إِنِّي عَمُّكَ، أَرْضَعْتُكِ أُمِّراً
أَخِي، فَأَبَيْتُ أَنْ أَذْنَ لَهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لِيَدْخُلْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
میرے رضاعی چچا ابو الجعد نے مجھ سے آگے کی اجازت
مانگی تو میں نے انہیں واپس کر دیا یا ابو القعیس تھے۔ جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں نے آپ کو اس کے
متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو کر
نے انہیں اجازت کیوں نہیں دی؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ان
کے رضاعی چچا جن کا نام افلح تھا۔ انہوں نے اجازت مانگی
تو میں نے پردہ کر لیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق
بتایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے فرمایا، تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ رضاعت سے وہ
تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے
ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، افلح
بن القعیس نے مجھ سے اجازت مانگی تو میں نے انہیں
اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے پیغام بھجوایا میں
تمہارا چچا ہوں۔ میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ
پلایا ہے لیکن میں نے پھر بھی انہیں اجازت دینے سے
انکار کر دیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں نے
اس بات کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا: وہ تمہارے

عَلَيْكَ فَإِنَّهُ عَمَّكَ

پاس آسکتے ہیں کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

1063 -- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدْعُنَا؟ فَقَالَ: وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، بِنْتُ حَمْزَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ آپ قریش کی طرف مائل ہیں لیکن ہمیں آپ نے چھوڑ دیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا کوئی رشتہ ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1064 - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، الْبُقْدَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی کا ارادہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور رضاعت سے وہ تمام حرام ہو جاتے ہیں جو رحم سے حرام ہوتے ہیں۔

1065 - وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ، وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ.

1063 - صحیح بخاری: 2502، سنن ترمذی: 1146، سنن ابن ماجہ: 1937، سنن داری: 2249، صحیح ابن حبان: 4223، سنن بیہقی: 12388

معجم الکلبی: 1432

1065 - صحیح بخاری: 2502، سنن ترمذی: 1150، سنن ابن ماجہ: 1940، مسند احمد: 24416، سنن بیہقی: 15390

1066- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا
يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ
مِهْرَانَ الْقُطَيْبِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ
شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ،
كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، بِإِسْنَادٍ هَمَامٍ سَوَاءٍ، غَيْرَ أَنَّ
حَدِيثَ شُعْبَةَ، انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ: ابْنَةُ أَخِي مِنَ
الرَّضَاعَةِ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: "وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ
الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ"، وَفِي رِوَايَةِ بِشْرِ
بْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ

1067- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ،
وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
مُسْلِمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ عَنِ ابْنَةِ
حَمْزَةَ - أَوْ قِيلَ: أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ؟ - قَالَ: إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ

1068- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ،
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنِي أَبِي،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم
اس میں رحم کے بجائے لفظ نسب روایت کیا گیا ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ حمزہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کے متعلق کیوں نہیں سوچتے؟ یا
شاید کہا گیا۔ آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی صاحبزادی کو پیغام نکاح کیوں نہیں بھیجتے؟ تو آپ
نے فرمایا: بے شک حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوسفیان بیان
کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں

1067- صحیح بخاری: 2502، سنن ترمذی: 1150، سنن ابن ماجہ: 1940، مسند احمد: 24416، سنن بیہقی: 15390

1068- صحیح بخاری: 4813، سنن نسائی: 3284، مسند احمد: 26536، سنن بیہقی: 13215، معجم الکبیر: 412

عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ. عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ: أَفْعَلُ مَاذَا؟ قُلْتُ: تَنْكِحُهَا. قَالَ: أَوْ تُحِبِّينَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ. وَأَحَبُّ مِنْ شَرِكْنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي. قَالَ: فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي. قُلْتُ: فَإِنِّي أُخْبِرُكَ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَيْبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي. إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ. أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا ثَوْبَةُ. فَلَا تَعْرِضَن عَلَيَّ بَنَاتِيكَ وَلَا أَخَوَاتِيكَ.

نے عرض کی، آپ میری بہن، جو ابو سفیان کی صاحبزادی ہیں، پسند کریں گے؟ آپ نے دریافت فرمایا میں کیا کروں؟ میں نے عرض کی، آپ اس کے ساتھ شادی کر لیں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا یہ تمہاری خواہش ہے؟ میں نے عرض کی، میں آپ سے علیحدگی اختیار کرنا نہیں چاہتی بلکہ میری یہ خواہش ہے کہ میری بہن کو بھی یہ شرف حاصل ہو جائے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہو میرے لیے جائز نہیں ہے۔ میں نے عرض کی، مجھے تو یہ معلوم ہے کہ آپ نے ابو سلمہ کی صاحبزادی ”دُرّہ“ کو نکاح کا پیغام بھجوایا ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا ام سلمہ کی بیٹی میں نے عرض کی، جی ہاں! تو آپ نے فرمایا، اگر وہ میری سوتیلی بہن نہ ہوتی تو بھی میرے لیے جائز نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے والد کو ثوبہ نے دودھ پلایا ہے تم لوگ میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1069- وَحَدَّثَنِيهِ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ سِوَاءَ 1070- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ أَبِي مُهَاجِرٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شَهَابٍ، كَتَبَ يَذْكُرُ، أَنَّ عُرْوَةَ، حَدَّثَهُ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا، أَنَّهَا

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ میری بہن ”عذہ“ کے ساتھ شادی کر لیں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا یہ تمہاری خواہش ہے؟ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، جی ہاں! یا رسول اللہ! میں آپ

قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ تَحْبِبِينَ ذَلِكَ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِیَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِکَتِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ كُرَّةَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رِبِیْبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ، أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةَ فَلَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتُكَ وَلَا أَخَوَاتُكَ.

1071- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْهُ نَحْوُ حَدِيثِهِ، وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ، غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ.

1072- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، ح وَحَدَّثَنَا

سے محدثی اختیار نہیں کرتا چاہتی تھی میری یہ خواہش ہے کہ میری بہن کو بھی یہ شرف حاصل ہو تو انہی سہ سہارے سے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: رسول اللہ! ہم یہ باتیں کر رہی تھیں کہ آپ ابو سلمہ کی صاحبزادی ”کرہ“ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا، کیا ابو سلمہ کی بیٹی؟ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے جائز نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اس کے والد ابو سلمہ کو ”ثویبہ“ نے دودھ پلایا تھا تم لوگ اپنی بیٹیوں اور اپنی بہنوں کو میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم ایک روایت کے علاوہ کسی اور سند میں ”عزہ“ کا نام مذکور نہیں ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک یا دو بار دودھ چوس لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ،
كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: - وَقَالَ سُوَيْدُ بْنُ زُهَيْرٍ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: - لَا تُحَرِّمُ
الْمِصَّةَ وَالْمِصَّتَانِ

1073 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَعَمْرُو

النَّاقِدُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كُلُّهُمَا عَنْ
الْمُعْتَمِرِ، وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، قَالَتْ:
دَخَلَ أَغْرَابِيُّ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
وَهُوَ فِي بَيْتِي، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ،
فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى، فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولَى
أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْخُدْنَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ،
فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُحَرِّمُ
الْإِمْلَاجَةَ وَالْإِمْلَاجَتَانِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ زُوَيْدٍ: رَوَيْتُهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ

1074 - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ،

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ وَهَبٍ، وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ
بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي،
عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَبِي الْخَلِيلِ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، أَنَّ

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک
دفعہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔
آپ اس وقت میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ اس نے
عرض کی، اے اللہ کی نبی! پہلے میری ایک بیوی تھی پھر میں
نے دوسری شادی کر لی۔ میری پہلی بیوی کا یہ کہنا ہے کہ
اس نے میری نئی والی بیوی کو ایک یا دو چسکیاں، دودھ پلایا
ہے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایک یا دو دفعہ دودھ
چوس لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، بنو
عامر کے ایک شخص نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! کیا ایک
چسکی سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا،
نہیں!

رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ،
هَلْ تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ الْوَاحِدَةَ؟ قَالَ: لَا

1075 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي
عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ، حَدَّثَتْ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ أَوْ
الرِّضْعَتَيْنِ، أَوِ الْمَصَّةَ أَوِ الْمَصَّتَيْنِ.

1076 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا
إِسْحَاقُ، فَقَالَ كِرَوَايَةِ ابْنِ بِشْرِ، أَوِ الرِّضْعَتَيْنِ أَوْ
الْمَصَّتَيْنِ، وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، فَقَالَ:
وَالرِّضْعَتَيْنِ وَالْمَصَّتَيْنِ

1077 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ
بْنِ الشَّرِيحِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ،
عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
تَوْفَلٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةَ وَالْإِمْلَاجَتَانِ
1078 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ،

حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ
أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ
الْفَضْلِ، سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةَ؟ فَقَالَ: لَا

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی ﷺ کا یہ
ارشاد پاک روایت کرتی ہیں، ایک یا دو چسکیوں یا ایک یا
دو گھونٹ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ
اس میں کچھ لفظی فرق ہے۔

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی ﷺ کا یہ
ارشاد پاک روایت کرتی ہیں، ایک یا دو گھونٹ حرمت
ثابت نہیں کرتے۔

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک
شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی، کیا ایک چسکی حرمت
ثابت کر دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں!

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، پہلے قرآن مجید میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس گھونٹ سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ پھر یہ حکم پانچ گھونٹوں کے ساتھ منسوب ہو گیا اور نبی ﷺ کے وصال ظاہری تک یہ قرآن کی قرات میں شامل تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، پہلے قرآن میں دس گھونٹوں کا حکم نازل ہوا اور پھر پانچ گھونٹوں کا حکم بھی نازل ہوا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سہل بنت سہیل نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، یا رسول اللہ! سالم کے ہمارے ہاں آنے جانے کے سبب مجھے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرے

1079- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى. قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: "كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ، بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ"

1080- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُولُ: - وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ: عَائِشَةُ - نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسُ مَعْلُومَاتٍ.

1081- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرْتَنِي عَمْرَةُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِمِثْلِهِ

1082- حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

1079- صحیح بخاری: 2504، سنن نسائی: 3307، مؤطا امام مالک: 1270، مسند احمد: 25117، سنن بیہقی: 15398، سنن دارقطنی: 30

1082- سنن نسائی: 3320، مسند احمد: 24154، مستدرک للحاکم: 5002، معجم الکبیر: 6376

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ خَلِيفُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ. قَالَتْ: وَكَيْفَ أَرْضِعُهُ؟ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ. زَادَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

1083 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الْحَنْظَلِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: ابْنُ أَبِي عُمَرَ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ سَالِمًا، مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حَذِيفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ، فَأَتَتْ - تَعْنِي ابْنَةَ سُهَيْلٍ - النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ. وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا. وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا. وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ تَحْرِيًى عَلَيْهِ، وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ. فَذْهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ.

1084 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

و مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا

پہ ناگواری نظر آتی ہے، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو۔ سہلہ نے عرض کی، میں اسے دودھ پلا سکتی ہوں؟ وہ جوان آدمی ہے۔ نبی ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا: مجھے پتا ہے کہ وہ جوان آدمی ہے۔ ایک روایت میں راوی کے یہ الفاظ زائد ہیں کہ اس کو غزوہ بدر میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے اور ایک روایت میں نبی ﷺ کے ”مسکرائے“ کی جگہ آپ کے ”بوس دینے“ کا ذکر ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ابو حذیفہ کا آزاد کردہ غلام ”سالم“ ان کے ساتھ رہتا تھا اور ان کی اہلیہ بھی اس گھر میں رہتی تھیں۔ ایک دفعہ یعنی بنت سہیل، نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، سالم اب بالغ اور سمجھدار ہو گیا ہے۔ وہ ہمارے گھر میں آتا جاتا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ ابو حذیفہ کی ناگواری بھی ختم ہو جائے گی پھر وہ دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، میں نے اسے دودھ پلایا تھا اور ابو حذیفہ کی ناگواری ختم ہو گئی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سہیل

بن عمرہ کی صاحبزادی سہلہ ”نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، یا رسول اللہ! ابو حذیفہ کا آزاد کردہ

ابن ابی ملیکہ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سَهْلٍ، بِنْتُ عَمْرِو جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِيًا - لِسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ - مَعَنَا فِي بَيْتِنَا. وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ، وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ. قَالَ: أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ قَالَ: "فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَهَبْتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ. قَالَ: فَمَا هُوَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدَّثَهُ عَنِّي. أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ

1085- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، لِعَائِشَةَ، إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ، الَّذِي مَا أَحَبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ. قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَةٌ؟ قَالَتْ: إِنَّ أَمْرًا أَهْلِي حَذِيفَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ سَالِيًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ، وَفِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ

1086- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ، وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ، قَالَا: حَدَّثَنَا

علامہ سالم ہمارے ساتھ رہتا رہا ہے اب وہ بالغ اور سمجھدار ہو گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو یوں تم اس پر حرام ہو جاؤ گی۔ میں نے سنا تو الجھن کے سبب تقریباً ایک سال تک اسے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا۔ پھر میری ملاقات قاسم سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا آپ نے مجھے ایسی حدیث سنائی ہے جو میں نے کسی اور کو نہیں سنائی اور اس سے خوفزدہ رہا۔ انہوں نے دریافت کیا، کونسی؟ میں نے انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا۔ تم اسے میرے حوالے سے بیان کر سکتے ہو کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: تمہارے ہاں ایک نو جوان لڑکا آتا ہے مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ وہ میرے ہاں بھی آئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، کیا ہمارے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ نہیں ہے۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابو حذیفہ کی اہلیہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! سالم ہمارے ہاں آتا جاتا ہے وہ نو جوان ہے اور ابو حذیفہ کو اس سے ناگواری ہوتی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو تا کہ وہ تمہارے ہاں آجاسکے۔

سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ عائشہ

ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ نَافِعٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُولُ لِعَائِشَةَ: وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدْ اسْتَغْنَى عَنِ الرِّضَاعَةِ، فَقَالَتْ: لِمَ، قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ ذُو لَحْيَةٍ فَقَالَ: أَرْضِعِيهِ يَذْهَبَ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ

1087- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ، أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ تَقُولُ: "أَبِي سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلَنَّ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا يَتْلُكَ الرِّضَاعَةَ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً،

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے کوئی ایسا لڑکا دیکھے جو دودھ پینے کی عمر گزار چکا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کیوں؟ سلمہ بنت سہیل نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور اس نے عرض کی، یا رسول اللہ! سالم کے آنے جانے کے سبب مجھے ابو حذیفہ کے چہرے میں ناگواری دکھائی دیتی ہیں تو نبی ﷺ نے اسے ہدایت فرمائی تم اسے دودھ پلا دو۔ اس نے عرض کی، اس کی تو داڑھی بھی آچکی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو۔ ابو حذیفہ کی ناگواری ختم ہو جائے گی بتاتی ہیں اللہ کی قسم! مجھے ابو حذیفہ کے چہرے پر پھر کچھ محسوس نہیں ہوا۔

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ان کی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتایا کرتی تھیں کہ نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات نے اس طرح کی رضاعت سے کسی کے آنے جانے کو تسلیم نہیں کیا۔ ہم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، اللہ کی قسم! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف ایک رخصت تھی جو نبی ﷺ نے اسی کو سالم کے لئے بطور خاص عطا کی تھی۔ اس طرح کی رضاعت سے کوئی ہمارے ہاں نہیں آسکتا اور نہ ہی ہم سمجھتی ہیں۔

فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرِّضَاعَةِ، وَلَا رَأَيْنَا

1088- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ أَخْبَى مِنَ الرِّضَاعَةِ، قَالَتْ: فَقَالَ: انْظُرْنَ إِخْوَتُكُنَّ مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ.

1089- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَا: جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَجَاعَةِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ میرے پاس ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بات آپ کو ناگوار محسوس ہوئی میں نے آپ کے چہرے پہ خفگی دیکھ کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ میرا رضاعی بھائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے رضاعی بھائیوں کی تحقیق کر لیا کرو۔ کیونکہ رضاعت بھوک کے سبب ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

۱- بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ

الْإِسْتِبْرَاءِ، وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ

انْفَسَخَ نِكَاحُهَا بِالسَّبْيِ

1090- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ

مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ،

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى

أَوْطَاسٍ، فَلَقُوا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا

عَلَيْهِمْ، وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَانَ نَاسًا مِنْ

أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَحَرَّجُوا مِنْ غَشْيَانِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِمْ مِنَ

الْمُشْرِكِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ:

{وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ

أَيْمَانُكُمْ} [النساء: 24]، أَيْ: فَهِنَّ لَكُمْ حَلَالٌ

إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ."

1091- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي

الْخَلِيلِ، أَنَّ أَبَا عُلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ، حَدَّثَ، أَنَّ أَبَا

سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، حَدَّثَهُمْ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً، بِمَعْنَى

استبراء کے بعد قیدی عورت کے ساتھ صحبت کرنا

جائز ہے، اگر وہ عورت شادی شدہ تھی تو قیدی بننے

کے سبب اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، غزوہ حنین کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر "اوطاس"

کی جانب روانہ فرمایا، ان کا دشمن سے سامنا ہوا۔ انہوں

نے اس کے ساتھ جنگ کی اور اس پر غالب آگئے۔ انہوں

نے ان کے بہت سے لوگوں کو قیدی بنالیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہ نے عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے اس لیے

پرہیز کیا کیونکہ ان کے شوہر مشرک تھے۔ ان کے متعلق

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور حرام

ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک

میں آجائیں۔ (پ ۵ النساء آیت ۲۴) یعنی جب ان کی

عدت گزر جائے تو وہ تمہارے لیے حلال ہو جائے گی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے روز ایک سریہ روانہ

فرمایا البتہ اس میں عدت گزر جانے کا ذکر نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَّا مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُمْ فَحَلَالٌ لَكُمْ، وَلَمْ يَذْكُرْ
إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُمْ.

1092- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ،
حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،
عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

1093- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ،
حَدَّثَنَا خَالِدٌ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ
قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: "أَصَابُوا سَبِيًّا يَوْمَ أُوطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ
فَتَخَوُّوا، فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} (النساء: 24)".

1094- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا
خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ
قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

2- بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ،

وَتَوَقَّى الشُّبُهَاتِ

1095- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا
لَيْثٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ،
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا
قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، مسلمانوں نے جنگ اوطاس کے روز کچھ عورتوں کو
قیدی بنایا۔ جن کے شوہر تھے۔ وہ خوفزدہ ہوئے، یہ آیت
نازل ہوئی ترجمہ کنز الایمان: اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں
مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں۔
(پ ۵ النساء آیت ۲۴)

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

بچہ بستر والے کی طرف منسوب

ہوگا اور شبہات سے بچنا چاہیے

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،
حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عبد بن
زمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان ایک بچے کے متعلق
اختلاف ہو گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض

1095- صحیح بخاری: 6369، سنن ترمذی: 1157، سنن ابن ماجہ: 2005، سنن دارمی: 2236، صحیح ابن حبان: 4104، مسند ابویعلیٰ: 5148،

زَمْعَةَ فِي غَلَامٍ. فَقَالَ سَعْدُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُثْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ. انْظُرْ إِلَيَّ شَبِيهٍ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَلَدَ عَلَى فِرَاشٍ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ. فَتَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبِيهٍ. فَرَأَى شَبِيهًا بَيْنَنَا بِعُثْبَةَ. فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. وَاحْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ. قَالَتْ: فَلَمْ يَرِ سَوْدَةَ قَطُّ. وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُفْعٍ قَوْلَهُ: يَا عَبْدُ.

کی، یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابوقحاص کا بیٹا ہے جس نے میرے سامنے یہ حلف اٹھایا تھا کہ یہ اس کا بیٹا ہے آپ اس کی، اس کے ساتھ مشابہت ملاحظہ کریں۔ عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے جو میرے باپ کے بستر پر کنیز کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا جائزہ لیا تو وہ واضح طور پر عتبہ کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عبد! یہ تمہارا ہے بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو رسوائی ملتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، اس کے بعد اس لڑکے نے کبھی سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہیں دیکھا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں صرف یہ الفاظ مذکور ہیں کہ بچہ بستر سے منسوب ہوتا ہے یہ مذکور نہیں ہے کہ زنا کرنے والے کو رسوائی ملتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، بچہ بستر سے منسوب ہوتا ہے یہ مذکور نہیں ہے کہ زنا کرنے والے کو رسوائی ملتی ہے۔

1096- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا، وَابْنَ عُيَيْنَةَ، فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. وَلَمْ يَذْكُرَا: وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

1097- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ.

1098- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَمْرُو النَّاقِدُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ ابْنَ مَنْصُورٍ، فَقَالَ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَمَّا عَبْدُ الْأَعْلَى، فَقَالَ: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَوْ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ زُهَيْرٌ: عَنْ سَعِيدٍ، أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَحَدُهُمَا - أَوْ كِلَاهُمَا - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، مَرَّةً عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ، أَوْ أَبِي سَلَمَةَ، وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْبَرٍ.

3- بَابُ الْعَمَلِ بِالْحَقِّ الْقَائِفِ الْوَلَدِ

1099- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُفْعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا، تَبَرَّقَ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: " أَلَمْ تَرَمِي أَنَّ مُجَزَّزًا نَظَرَ أَنْفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَيَمُنُّ.

قیافہ شناسی سے بچے کے نسب بتانا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں شریف لائے تو بہت مسرور تھے اور آپ کا چہرہ انور چمک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہوا؟ ابھی کچھ دیر قبل ایک قیافہ شناس نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں دیکھ کر یہ کہا ہے۔ ان دونوں پاؤں والوں میں سے ایک دوسرے کی اولاد ہے۔

بعض

1100- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرِو. قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا. فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، أَلَمْ تَرَي أَنَّ مُجَزَّاءَ الْمُدَلِّجِي دَخَلَ عَلَى فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا. وَعَلَيْهَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّتَا رُءُوسَهُمَا. وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ"

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ بہت سوس تھے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تمہیں معلوم نہیں! بنو مدجن کا ایک قیافہ شناس میرے پاس آیا۔ اس نے اسامہ اور اس کے والد زید کو دیکھا۔ وہ دونوں چادر اپنے سروں پر چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے لیکن ان کے پاؤں باہر تھے تو اس قیافہ شناس نے کہا ان دونوں پاؤں والوں میں سے ایک دوسرے کی اولاد ہے۔

1101- وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. فَسَرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ. وَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ."

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک قیافہ شناس آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور زید بن حارثہ لیٹے ہوئے تھے ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے وہ قیافہ شناس کہنے لگا ان دونوں پاؤں والوں میں سے ایک دوسرے کی اولاد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت مسرور ہوئے اور آپ کو یہ بات اچھی لگی آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی اس کے متعلق فرمایا۔

1102- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ. ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ. وَابْنُ جُرَيْجٍ. كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ. بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: وَكَانَ مُجَزَّاءَ قَائِفًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

4- بَابُ قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبَكْرُ

وَالثَّيْبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ

عِنْدَهَا عَقَبَ الزَّفَافِ

1103- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَ مُحَمَّدُ

بْنُ حَاتِمٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي

بَكْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا،

وَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتَ

سَبَعْتُ لَكَ، وَإِنْ سَبَعْتُ لَكَ، سَبَعْتُ لِنِسَائِي

1104- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ،

وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، قَالَ لَهَا: لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ

هَوَانٌ، إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ عِنْدَكَ، وَإِنْ شِئْتَ

ثَلَّثْتُ، ثُمَّ دُرْتُ، قَالَتْ: ثَلَّثْتُ

1105- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي

اگر بیوی کنواری ہو اور اگر بیوہ یا مطلقہ ہو تو شادی

کی رات کے بعد شوہر کو کتنے روز مزید اس کے

ساتھ رہنا چاہیے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب

نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ

شادی کی تو ان کے ہاں تین دن قیام فرمایا اور فرمایا اپنے

شوہر کی نظر میں تمہاری حیثیت کم نہیں ہوئی۔ اگر تم چاہو تو

میں سات دن تمہارے ساتھ رہوں لیکن اگر میں سات

دن تک تمہارے ساتھ رہا تو اپنی دوسری بیویوں کے ساتھ

بھی سات سات دن رہوں گا۔

ابو بکر بن عبد اللہ الرحمن بیان کرتے ہیں، جب

نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ

شادی کی تو اگلے روز ان سے کہا۔ اپنے شوہر کی نظر میں

تمہاری حیثیت کم نہیں ہوئی۔ اگر تم چاہو تو میں سات دن

تک تمہارے ساتھ رہوں اور اگر چاہو تو تین دن تک

تمہارے ساتھ رہوں اور پھر دورہ کروں تو سیدہ ام سلمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، آپ تین دن قیام فرما

رہے۔

ابو بکر بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں، جب

نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ

شادی کی اور ان کے ہاں رہے تو جب آپ وہاں سے

بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شِئْتَ زِدْتُكَ، وَحَاسِبُتُكَ بِهِ، لِلْبَكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيْبِ ثَلَاثٌ.

1106- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو صَمْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

1107- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هَذَا فِيهِ، قَالَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَبِّحَ لَكَ، وَأُسَبِّحَ لِنِسَائِي، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكَ، سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

1108- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ الْبَكْرَ عَلَى الثَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ عَلَى الْبَكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ كَذَلِكَ

تشریف لے جانے لگے تو انہوں نے آپ کا دائمن تمام لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اضافہ کر دیتا ہوں اور پھر اسی کے مطابق تمہاری باری آئے گی۔ کنواری دلہن کے پاس سات روز اور بیوہ یا طلاق یافتہ کے ساتھ تین روز رہنا چاہیے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا تذکرہ کیا تو اس میں دوسری باتوں کے ساتھ یہ بات بھی بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں (لگاتار) سات روز تمہارے ساتھ رہوں اور سات روز اپنی دوسری بیویوں کے ساتھ رہوں۔ اگر میں تمہارے ساتھ سات دن رہوں گا تو دوسری بیویوں کے ساتھ بھی سات، سات دن رہوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص کسی ثیبہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن متواتر رہے اور اگر کسی کنواری کی موجودگی میں کسی ثیبہ کے ساتھ شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن رہے۔ خالد کہتے ہیں اگر میں کہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے تو بات درست ہوگی۔ انہوں نے یہ کہا تھا، ایسا کرنا سنت ہے۔

1109- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، وَخَالِدٍ
الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مِنْ
السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبَكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ:
وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
کنواری کے ساتھ سات دن رہنا سنت ہے۔ خالد کہتے
ہیں۔ اگر میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں، حضرت انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات مرفوع حدیث کے طور پر بیان کی
ہے۔

5- بَابُ الْقَسَمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ،

وَبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ

وَاحِدَةٍ لَيْلَةٍ مَعَ يَوْمِهَا

1110- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
الْمُعِيزَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "كَانَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ، فَكَانَ إِذَا قَسَمَ
بَيْنَهُنَّ، لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ،
فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الْيَتِيمِ، فَكَانَ
فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَجَاءَتْ زَيْنَبُ، فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا،
فَقَالَتْ: هَذِهِ زَيْنَبُ، فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدَهُ، فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَخَبَّتَا، وَأُقِيمَتِ
الصَّلَاةُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ، فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا،
فَقَالَ: اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ، وَاحْثُ فِي
أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ

بیویوں کے درمیان تقسیم اور اس بات کا

بیان کہ سنت یہ ہے ہر بیوی کے ہاں

ایک روز اور ایک رہا جائے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ کی ”نو“ ازواج مطہرات تھیں۔ آپ نے ان
کے درمیان یوں تقسیم فرمائی تھی، آپ ”نو“ روز بعد پہلے
والی زوجہ محترمہ کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ البتہ آپ کی
ازواج مطہرات روزانہ رات کے وقت اس گھر میں اکٹھی
ہوتی تھیں۔ جہاں آپ نے قیام فرمانا ہوتا تھا۔ ایک دفعہ
آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف فرما
تھے۔ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں آئیں۔ آپ
نے اپنا دست مبارک ان کی جانب بڑھایا تو سیدہ عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یہ زینب ہیں دونوں خواتین کے
درمیان بحث ہوئی اور ان کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ اسی
اثناء نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وہاں سے گزرے۔ انہوں نے دونوں خواتین کی آوازیں
سنی تو عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نماز کیلئے تشریف لے

بِي وَيَفْعَلُ. فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ. أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا. وَقَالَ: أَتَصْنَعِينَ هَذَا؟

آئیں اور ان منہ پر منی ڈالیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اب جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تشریف لائیں گے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آئیں گے اور وہ مجھے ڈانیں گے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور انہیں شدید سرزنش کی اور فرمایا، کیا تم ایسا کرتی ہو؟

6- بَابُ جَوَازِ هِبَتِهَا تَوْبَتِهَا لِضُرَّتِهَا

1111- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مَسْلَاحِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ. قَالَتْ: فَلَمَّا كَبُرْتُ، جَعَلْتُ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ، يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

اپنے حصے کی باری اپنی سوکن کو دینا جائز ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے سب سے زیادہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پسند تھیں اور میری یہ تمنا تھی کہ کاش! ان کی، جگہ میں ہوتی۔ ان کا مزاج کچھ سخت تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں جب وہ بوڑھی ہو گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاں تشریف آوری کا روز انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کر دیا اور عرض کی، یا رسول اللہ! میں اپنے حصے کا روز عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیتی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں دو روز قیام فرمایا کرتے تھے۔ ایک سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخصوص دن اور دوسرا سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخصوص دن۔

1112- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ میرے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

سب سے پہلے انہی (سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ساتھ شادی کی۔

حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، ح
وَحَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا
الْإِسْنَادِ، أَنَّ سَوْدَةَ لَهَا كِبَرَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ
جَرِيرٍ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ، قَالَتْ: وَكَانَتْ
أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي

1113- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ،

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ، قَالَتْ: " كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبَن
أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
وَأَقُولُ: وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ: {تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مَنْ
تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِنْهُنَّ عَزَلْتَ} [الأحزاب: 51]
" قَالَتْ: قُلْتُ: وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا
يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ

1114- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: " أَمَا تَسْتَحْيِ
امْرَأَةً تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ: {تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مَنْ
تَشَاءُ} [الأحزاب: 51]، فَقُلْتُ: إِنَّ رَبَّكَ

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں، پہلے مجھے ان عورتوں پر
بہت غصہ آتا تھا جو خود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دینے
کیلئے پیش کر دیتی تھیں۔ میں کہا کرتی تھی کہ کیا کوئی عورت
اپنے آپ کو بھی پیش کر سکتی ہے؟ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں
سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے
کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے۔ (پ ۱۲۲)
[احزاب آیت ۵۱] سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات دیکھی
ہے کہ آپ کا رب آپ کی خواہش بہت جلد پوری فرما دیتا
ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، پہلے وہ
کہا کرتی تھیں کہ اس عورت کو حیا نہیں آتی جو اپنے آپ کو
مرد کے ساتھ شادی کیلئے پیش کر دیتی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں
سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو
(پ ۱۲۲) [احزاب آیت ۵۱] تو میں نے عرض کی: ب

لَيْسَ رِغْلُكَ فِي هَوَاكَ

شک آپ کا رب آپ کی خواہش بڑی جلدی پوری فرماتا ہے۔

1115- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ

بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا، فَلَا تُزْعِرُوا، وَلَا تُزْلِلُوا، وَارْفُقُوا، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ، فَكَانَ يَقْسِمُ لثَمَانٍ، وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: "الَّتِي لَا يَقْسِمُ لَهَا: صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بْنِ أَخْطَبٍ".

عطاء کہتے ہیں "شرف" کے مقام پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ شریک ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں۔ جب تم ان کی میت اٹھاؤ تو اسے زیادہ نہ ہلانا اور جھٹکے نہ دینا بلکہ آرام سے اٹھانا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی "نو" ازواج تھیں جس میں سے آٹھ کی آپ نے باری مقرر فرمائی تھی اور ایک زوجہ محترمہ کی کوئی باری مقرر نہیں فرمائی۔ عطاء کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی باری مقرر نہیں فرمائی تھی وہ سیدہ صفیہ بنت حی رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

1116- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ

مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ، قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتْ آخِرُهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں عطاء کے یہ الفاظ زائد ہیں۔ عطاء کہتے ہیں سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے، مدینہ منورہ میں تمام ازواج مطہرات کے بعد وصال فرمایا۔

7- بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ

1117- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

الْمُبَشَّيْ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ

دین دار عورت کے ساتھ شادی کرنا مستحب ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، کسی بھی عورت کے ساتھ چار وجوہات کے سبب شادی کی جاسکتی ہے۔ اس کے مال کے سبب، اس کے خاندان کے سبب، اس کی خوبصورتی کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ
لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا.
فَاطْفَرُ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ "

8- بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ

1118- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ،
حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْهَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ،
عَنْ عَطَاءٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَقَالَ: يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بَكَرًا
أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَا بَكَرًا
تُلَاعِبُهَا؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ،
فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ، قَالَ: فَذَلِكَ
إِذَنْ، إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا، وَمَالِهَا،
وَجَمَالِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ

سبب اور اس کے دین کے سبب، تمہارے ہاتھ خاک آلود
ہوں تم دین دار عورت کی کوشش کرو۔

کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا مستحب ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں، میں نے
ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی۔ جب میری ملاقات
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا، اے
جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں!
آپ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا بیوہ کے ساتھ؟ میں
نے عرض کی، بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا: تم نے کسی
کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی؟ تاکہ تم اس
کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ میں نے عرض
کی، یا رسول اللہ! میری بہنیں بھی ہیں۔ مجھے یہ خدشہ تھا
کہ یہ میرے اور ان کے درمیان آجاتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: پھر ٹھیک ہے کسی عورت کے ساتھ اس کے دین یا
اس کے مال یا اس کی خوبصورتی کے سبب شادی کی جاتی
ہے۔ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار عورت کو ترجیح
دو۔

1119- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا

أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللّٰهِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ:
نَعَمْ، قَالَ: أَبْكَرًا، أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
کرتے ہیں، میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے شادی کر
لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دریافت
فرمایا۔ وہ کنواری تھی یا بیوہ؟ میں نے عرض کی بیوہ۔ آپ

فَأَيُّنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى، وَلِعَايَهَا، قَالَ شُعْبَةُ:
فَدَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ
جَابِرٍ، وَإِنَّمَا قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا
وَتُلَاعِبُكَ

نے دریافت کیا تم نے کنواری لڑکی اور اس سے نمینے کے
متعلق کیوں نہ سوچا۔ (راوی) شعبہ کہتے ہیں۔ میں نے
عمرو بن دینار کو اس کے متعلق بتایا میں نے یہ روایت
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہے، لڑکی کے ساتھ
کیوں نہیں کی؟ کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے
ساتھ کھیلتی۔

1120- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الرَّبِيعِ
الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ هَلَكَ، وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ - أَوْ قَالَ سَبْعَ -
فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ، تَزَوَّجْتُ؟ قَالَ: قُلْتُ:
نَعَمْ، قَالَ: فَبِكْرٌ، أَمْ ثَيِّبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ
ثَيِّبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا
وَتُلَاعِبُكَ، أَوْ قَالَ: تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ،
قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ، وَتَرَكَ تِسْعَ
بَنَاتٍ - أَوْ سَبْعَ - وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ
أَجِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ
تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، وَتُضِلُّهُنَّ، قَالَ: فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ
أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ: تُلَاعِبُهَا
وَتُلَاعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ ان کی نو
یا شاید سات بیٹیاں تھیں۔ میں نے ایک بیوہ کے ساتھ
شادی کر لی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، اے
جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں!
آپ نے دریافت فرمایا۔ کنواری کے ساتھ یا بیوہ کے
ساتھ؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! بیوہ کے ساتھ۔
آپ نے دریافت فرمایا، لڑکی کے ساتھ کیوں نہیں کی؟ کہ
تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ تم اس
کے ساتھ ہنستے اور وہ تمہارے ساتھ ہنستی۔ میں نے عرض
کی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے اور
ان کی نو بیٹیاں ہیں۔ مجھے یہ مناسب نہیں لگا کہ میں ان کی
ہم عمر لڑکی ان کے ہاں لے آؤں۔ میں نے چاہا کہ میں
ایسی عورت بیاہ کر لاؤں جو ان کی نگران ہو اور ان کا خیال
رکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی۔ اللہ تمہیں برکت عطا
فرمائے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعائے خیر دی۔ ایک
روایت میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1121- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟ وَسَأَقُ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ: أَمْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْسُطُهُنَّ، قَالَ: أَصَبْتُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

1122 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا

هَشِيمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِي لِيَقْطُوفَ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي، فَتَخَسَّ بَعِيرِي بِعَنْزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَأَنْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجُودٍ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ الْإِبِلِ، فَالْتَفَتْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٍ بِعُزْسٍ، فَقَالَ: أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا، أَمْ ثَيِّبًا؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: هَلَّا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا - أُمِّي عِشَاءً - كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ: وَقَالَ: إِذَا قَدِمْتَ فَالْكِيسَ الْكِيسَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ وہ عورت ان کا خیال رکھے اور ان کے بال وغیرہ سنوارے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں شریک ہوئے جب ہم واپس آرہے تھے۔ تو میں اپنے ست رفتار اونٹ کو تیز چلانا چاہ رہا تھا۔ میرے پیچھے سے ایک سوار آیا اس نے میرے اونٹ کو اپنی چھڑی ماری۔ پھر تو وہ اونٹ اتنی تیز چلا کہ تم نے کسی اونٹ کو اتنا چیز چلتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ میں نے توجہ کی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، اے جابر! تمہیں جلدی کسی بات کی ہے؟ میں نے عرض کی، میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، تم نے کنواری کے ساتھ شادی کی ہے یا بیوہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی، بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے دریافت فرمایا: لڑکی کے ساتھ کیوں نہیں کی؟ کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب ہم مدینہ منورہ آئے اور اپنے گھروں میں جانے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات آنے تک رک جاؤ تا کہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت نے کنگھی کرنی ہو تو کر لے اور جس نے بال صاف کرنے ہوں وہ کر لے۔ جب تم (جاؤ) تو سمجھداری سے کام لینا۔

1123- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي، فَأَتَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: أَبْطَأَ بِي جَمَلِي، وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ فَحَجَّنَهُ بِمَحْجَنِهِ، ثُمَّ قَالَ: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَكْفُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَتَزَوَّجْتُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَبْكَرًا، أَمْ ثَيِّبًا؟ فَقُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ، وَتَمْشِي طُهُنَّ، وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ، ثُمَّ قَالَ: أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَوْقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعُ جَمَلَكَ، وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أَوْقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ، قَالَ: ادْعُ لِي

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کیلئے گیا۔ میرا اونٹ آہستہ چل رہا تھا۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے آواز دی۔ میں نے عرض کی، حاضر ہوں! آپ نے دریافت فرمایا، کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، میرا اونٹ آہستہ چل رہا ہے اور میں تھک گیا ہوں اور پیچھے رہ گیا ہوں۔ آپ نیچے تشریف لائے اور آپ نے اپنی ڈھال سے اسے مارا اور حکم دیا اب سوار ہو، میں سوار ہوا تو میں نے دیکھا کہ میں اسے نبی ﷺ سے آگے نکلنے سے روک رہا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا کنواری کے ساتھ یا بیوہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی، بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا تم نے کسی لڑکی کے ساتھ کیوں نہیں کی؟ تاکہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ میں نے عرض کی، میری کچھ بہنیں ہیں۔ اس لیے میری خواہش تھی کہ میں کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کروں جو ان کا خیال رکھے اور ان کے بال وغیرہ سنوارے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اب تم جا رہے ہو۔ واپس جا کر سمجھداری دکھانا۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! نبی ﷺ نے وہ مجھ سے ایک اوقیہ کے عوض میں خرید لیا۔ نبی ﷺ پہنچ گئے اور میں اگلے روز پہنچا میں مسجد میں آیا تو آپ مسجد کے دروازے پر کھڑے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم اب پہنچے ہو میں نے عرض کی، جی

جَابِرًا. قَدِ عَيْتُ، فَقُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَى الْجَمَلِ،
وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، فَقَالَ: خُذْ جَمَلَكَ
وَلَكَ ثَمَنُهُ

1124 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى،

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو
نُظْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا عَلَى
نَاضِجٍ، إِثْمًا هُوَ فِي أُخْرِيَاتِ النَّاسِ، قَالَ: فَضَرَبَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: مُخَسَّهُ،
أَرَاهُ قَالَ: بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ - قَالَ: فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ
يَتَقَدَّمُ النَّاسُ يُنَازِعُونِي، حَتَّى إِنِّي لَأَكْفُهُ، قَالَ:
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ؟ قَالَ:
قُلْتُ: هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا
وَكَذَا، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ
اللَّهِ، قَالَ: وَقَالَ لِي: أَتَزَوَّجْتُ بَعْدَ أَبِيكَ؟ قُلْتُ:
نَعَمْ، قَالَ: ثَيِّبًا، أَمْ بِكَرًّا؟ قَالَ: قُلْتُ: ثَيِّبًا،
قَالَ: فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكَرًّا تُضَاجِكَ

ہاں! آپ نے فرمایا اونٹ چھوڑو! اور اندر جا کر دو نفل
پڑھ لو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی جب واپس آیا تو آپ
نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک
اوقیہ تول کر دیدیں۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
میرے لیے وزن کیا تو بھاری تھا۔ پھر میں چل پڑا۔ ابھی
میں مڑا ہی تھا کہ آپ نے حکم دیا، جابر کو میرے پاس بلا کر
لاؤ! مجھے بلایا گیا تو میں نے سوچا اب آپ وہ اونٹ مجھے
واپس کر دیں گے اور مجھے یہ بات پسند نہیں تھی لیکن آپ
نے حکم دیا تم اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی تمہاری ہوئی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
کرتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک
تھے۔ میں جس اونٹ پر سوار تھا۔ وہ سب سے پیچھے تھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارا تو وہ سب سے آگے نکل گیا۔ حتیٰ
کہ میں نے اسے مشکل سے روکا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کیا تم اتنی رقم کے عوض میں۔ یہ ہمیں فروخت کر دو گے؟
اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے۔ میں نے عرض کی، یہ آپ ہی کا
ہے۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے اپنے
والد کے بعد شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں!
آپ نے دریافت فرمایا، بیوہ کے ساتھ یا کنواری کے
ساتھ؟ میں نے عرض کی، بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے
دریافت فرمایا، تم نے کسی کنواری کے ساتھ شادی کیوں
نہیں کی تاکہ وہ تمہارے ساتھ ہنستی اور تم اس کے ساتھ
ہنستے۔ وہ تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم اس کے ساتھ کھیلتے۔
ابونضرہ کہتے ہیں: مسلمانوں کا تکیہ کلام یہی ہوا کرتا تھا کہ تم

وَتُضَاحِكُهَا، وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا . قَالَ أَبُو
نَضْرَةَ: فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ أَفْعَلُ
كَذًا وَكَذًا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ

ایسا ایسا کرنا اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا۔

خواتین کے متعلق نصیحت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کو پسلی سے پیدا کیا
گیا ہے۔ اس لیے وہ اپنی مخصوص حالت سے سیدھی نہیں
ہوگی۔ اگر تم اس کی اس کجی سمیت اس سے نفع اٹھا سکتے ہو
تو اٹھا لو لیکن اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو
گے۔ اسے توڑنے کا مطلب اسے طلاق دینا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد روایت کرتے ہیں، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے
دن پر ایمان رکھتا ہو تو جب وہ کوئی چیز دیکھے تو اچھی بات
کرے یا پھر خاموش رہے۔ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک
کی نصیحت پر عمل کرو کیونکہ عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا
ہے اور پسلی کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر والا
حصہ ہوتا ہے جسے اگر تم سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو
گے اور اگر اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھا رہے گا۔
عورتوں کے لئے اس نصیحت پر عمل کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مومن مرد کسی مومن
عورت سے نفرت نہ کرے کیونکہ اگر اسے اس عورت کی
کوئی ایک بات پسند نہیں آئے گی تو کوئی دوسری پسند

9- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

1125- حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ،
وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ
أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ
خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ،
فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ
وَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا، كَسَرْتَهَا وَكَسَرُهَا ظَلَامُهَا
1126- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ،
عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ، فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ
لَيْسَ كُنْ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ
خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ
أَعْلَاهُ، إِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ
يَزَلْ أَعْوَجَ، اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

1127- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى
الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَيْسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي الْأَنْبَسِ،
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْرَكُ
مُؤْمِنٌ مُؤِمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا
آخَرَ أَوْ قَالَ: غَيْرَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1128- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا
عِمْرَانُ بْنُ أَبِي النَّسِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد روایت کرتے ہیں، اگر ”حوا“ نہ ہوتیں، تو کوئی
عورت کبھی بھی اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کرتی۔

1129- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ
أَبَا يُونُسَ، مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا
حَوَاءُ، لَمْ تَخُنْ أَنْتِ زَوْجَهَا الدَّهْرَ

ہمام بن منہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث سنائی
تھیں ان میں آپ کا ایک یہ ارشاد بھی ہے: اگر بنی
اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت خراب نہ
ہوتا اور اگر ”حوا“ نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی بھی اپنے شوہر
کے ساتھ خیانت نہ کرتی۔

1130- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ:
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا بَنُو
إِسْرَائِيلَ، لَمْ يَخْبِثِ الطَّعَامُ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ،
وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْتِ زَوْجَهَا الدَّهْرَ

حضرت عبداللہ بن عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، دنیا مال و متاع
ہے اور دنیا کی سب سے بہتر متاع نیک عورت ہے۔

1131- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا
حَيُّوَةُ، أَخْبَرَنِي شَرْحَبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمَرُوا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
«الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ
الصَّالِحَةُ»

1132- وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،
حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ
كَالضِّلَعِ، إِذَا ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا كَسَرَتْهَا، وَإِنْ
تَرَكَتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ»

1133- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ بْنُ
مُحَمَّدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ،
عَنِ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ،
مِثْلَهُ سَوَاءً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّعَانِ

1134- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ
السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ، جَاءَ إِلَى
عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ يَا
عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ،
فَتَقَتْلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَسَلَّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،
نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورت پہلی کی مانند ہے۔
اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر
اسے اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو اس سے نفع حاصل
کرتے رہو گے۔ اگرچہ اس میں کجی موجود ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لعان کا بیان

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں: عویمر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس
آئے اور ان سے کہا، اے عاصم! آپ کا کیا خیال ہے کہ
اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور مرد کو پائے تو کیا وہ
اسے قتل کر دے؟ اس طرح تو لوگ اسے قتل کر دیں گے تو
پھر وہ شخص کیا کرے اے عاصم! آپ میرے لیے، یہ

1132- صحیح بخاری: 3153، سنن دارمی: 2221، صحیح ابن حبان: 4178، سنن بیہقی: 14499

1133- مسند احمد: 8345، مسند ابویعلیٰ: 6418

1134- صحیح بخاری: 4469، سنن نسائی: 3466، مؤطا امام مالک: 1416، صحیح ابن حبان: 4284، مسند ابویعلیٰ: 5772

عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ
عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَّرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ
وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَبَّاهُ رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى
أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عَاصِمٌ
لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا،
قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لَا أَنْتَهَى حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا،
فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ
فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي
صَاحِبَتِكَ، فَادْهَبْ فَأْتِ بِهَا»، قَالَ سَهْلٌ:
فَتَلَاَعْنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَبَّاهُ فَرَّغَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ
عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا
قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: «فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنِينَ».

سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کریں! حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال سے ناراضی کا اظہار فرمایا۔ جس سے حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت صدمہ ہوا، جب عاصم اپنے گھر واپس آئے تو عویمیر ان کے پاس آئے اور عرض کی، اے عاصم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا جواب ارشاد فرمایا؟ عاصم نے عویمیر سے کہا: آپ کے لیے اچھی خبر نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے جب نبی ارکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کی تو آپ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ عویمیر نے کہا، اللہ کی قسم! اب میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال عرض کروں گا۔ پھر عویمیر لوگوں کی موجودگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے خیال میں، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ تاکہ لوگ اسے بھی قتل کر دیں؟ یا پھر کیا کرے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل ہو گیا ہے۔ تم جاؤ! اور اسے لے آؤ! حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر ان دونوں نے لعان کیا میں بھی اس وقت، لوگوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو عویمیر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر میں اس عورت کو اب بھی اپنے ساتھ رہنے دوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارشاد فرمانے سے پہلے ہی انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں۔ ابن شہاب

کہتے ہیں ان کے بعد لعان کرنے والوں نے یہی طہر بہت اپنالیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے عویمر انصاری، عاصم بن عدی کے پاس آئے جس میں ابن شہاب کا یہ بیان بھی ہے ان کا اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جانا بعد میں لعان کرنے والوں کا معمول بن گیا۔ اس میں یہ بات بھی زائد ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ خاتون حاملہ تھی اور اس کے بیٹے کو اس کی ماں کی نسبت سے بلایا جاتا تھا اس کے بعد یہ معمول بھی بن گیا ایسا بچہ اپنی ماں کا وارث ہوتا ہے یا اس کی ماں اس کی وارث ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جو حصہ مقرر کیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن کا تعلق بنو ساعدہ سے ہے، بیان کرتے ہیں، کہ ایک انصاری نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے خیال میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور مرد کو پائے ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا۔ میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ اس روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ نبی ﷺ کے کوئی ہدایت کرنے سے قبل ہی عویمر نے اس خاتون کو تین طلاقیں دیدیں اور نبی ﷺ کی موجودگی میں اس عورت سے علیحدگی کی تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو لعان کرنے والوں کے درمیان اسی طرح تفریق ہوگی۔

1135- وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدَ سُنَّةٍ فِي الْمُتَلَاعِنِينَ، وَزَادَ فِيهِ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ حَامِلًا، فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ، ثُمَّ جَرَتْ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا.

1136- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ قَتَلَا عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنَا شَاهِدٌ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكُمْ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنِينَ

1137- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَنِ الْمُتَلَا عَيْنَيْنِ فِي امْرَأَةٍ مُضْعَبٍ أُيْفَرَقُ بَيْنَهُمَا، قَالَ: فَمَا كَرَيْتُ مَا أَقُولُ، فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَأْذِنْ لِي، قَالَ: إِنَّهُ قَائِلٌ، فَسَمِعَ صَوْتِي، قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَوَاللَّهِ، مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةً، فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرُذَعَةٍ مُتَوَسِّدٌ وَسَادَةً حَشَوْهَا لَيْفٌ، قُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَا عَيْنَانِ أُيْفَرَقُ بَيْنَهُمَا، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، نَعَمْ، إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ، كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ؟ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ، فَقَالَ: "إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ: {وَالَّذِينَ يَزْمُونَ أَرْوَاجَهُمْ} النور: 16 فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ، وَوَعَظَهُ، وَذَكَرَهُ، وَأَخْبَرَهُ: أَنَّ

سعید بن جبیر فرماتے ہیں، جب معصب گورز تھا تو مجھ سے لعان کرنے والوں کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے گی؟ تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں کیا جواب دوں؟ میں، مکہ میں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر گیا اور خادم سے کہا، میرے لیے اجازت طلب کرو۔ اس نے جواب دیا وہ آرام کر رہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سن لی تھی، دریافت فرمایا، ابن جبیر؟ میں نے کہا، جی ہاں! فرمایا، اندر آ جاؤ! تم اس وقت کسی ضروری کام سے ہی آئے ہو گے، میں اندر آیا تو وہ کھجور کی چھال والے تکیے سے ٹیک لگا کر، ایک کمر پر لیٹے ہوئے تھے، میں نے عرض کی، اے عبدالرحمن! دولعان کرنے والوں کے درمیان کیا تفریق کر دی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ہاں۔ اس کے متعلق سب سے پہلے فلاں شخص نے سوال کرتے ہوئے عرض کی تھی، یا رسول اللہ! آپ کے خیال میں اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو کوئی فحش کام کرتے ہوئے پائے تو وہ کیا کرے، اگر وہ بات کرتا ہے تو یہ بہت بڑا الزام ہوگا اور اگر وہ خاموش رہے تو اتنی بڑی پر خاموش رہے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہیں فرمایا۔ بعد میں وہ شخص پھر آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی، میں نے آپ سے جو سوال کیا اس میں، میں خود مبتلا ہوں

عَذَابِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، قَالَ: لَا
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ دَعَاهَا
فَوَعَّظَهَا وَذَكَّرَهَا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابِ الدُّنْيَا
أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. قَالَتْ: لَا، وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ، فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ، فَشَهِدَ
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ،
وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ
الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ، فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ
شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةَ أَنَّ
غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ
فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیات نازل کی۔
نبی ﷺ نے یہ آیات اس شخص کو پڑھ کر سنائیں اسے
نصیحت فرمائی، اسے سمجھایا اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب،
آخرت کے عذاب، آخرت کے عذاب کے مقابلے میں
نہایت ہلکا ہے، اس نے عرض کی، اس ذات کی قسم! جس
نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں نے اس
عورت پر جھوٹا الزام نہیں لگایا پھر نبی ﷺ نے اس
عورت کو بلایا اسے نصیحت کی، اسے سمجھایا اور یہ بتایا کہ دنیا
کا عذاب، آخرت کے عذاب کے مقابلے میں نہایت ہلکا
ہے۔ اس عورت نے عرض کی، اس ذات کی قسم! جس نے
آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے وہ جھوٹ بول رہا ہے۔
پھر نبی ﷺ نے پہلے مرد سے یہ اقرار کروایا اس نے اللہ
کی چار مرتبہ یہ گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اور پانچویں
دفعہ یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹ بول رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر
لعنت کرے، پھر نبی ﷺ نے اس عورت سے یہ اقرار
کر دیا اس عورت نے اللہ کی چار دفعہ یہ گواہی دی کہ وہ
شخص جھوٹ رہا ہے اور پانچویں دفعہ یہ کہا کہ اگر وہ شخص
سچ کہہ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس عورت پر غضب نازل کرے،
پھر نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان تفریق فرمادی۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں، معصب بن زبیر کے
زمانے میں مجھ سے لعان کرنے والے کے متعلق پوچھا گیا
تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں کیا جواب دوں؟ میں حضرت
عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور
عرض کی، آپ کے خیال میں لعان کرنے والے کے

1138۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ،
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ:
سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُضْعَبِ بْنِ
الزُّبَيْرِ، فَلَمْ أَذِرْ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

عُمَرُ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ الْهُتْلَاعَيْنِ أَيْفَرَّقَ
بَيْنَهُمَا، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُثَنَّى
1139- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَ
يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرُو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ
ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلْهُتْلَاعَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ،
أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا»، قَالَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، مَالِي، قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ
صَدَقْتَ عَلَيْهَا، فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا،
وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَاكَ أَبْعَدُكَ مِنْهَا»
. قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ
عُمَرُو، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ
عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ:

1140- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ،
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ،
عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ:
«اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا
تَائِبٌ؟»

1141- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ:

درمیان تفریق کروادی اجائے گی اس کے بعد حسب سابق
حدیث ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ نے لعان کرنے والے سے کہا تھا کہ تم دونوں کا
حساب اللہ کے سپرد ہے۔ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا
ہے اب تم اس عورت کیساتھ نہیں رہ سکتے۔ اس نے عرض
کی، یا رسول اللہ! میرا مال تو آپ نے فرمایا تمہیں وہ رقم
نہیں مل سکتی کیونکہ اگر اب تم سچ کہہ رہے ہو تو وہ (رقم) اس
چیز کا معاوضہ ہوگی جو تم اس عورت کی شرمگاہ سے لطف
حاصل کرتے رہے تو اور اگر تم نے اس پر جھوٹا الزام عائد
کیا ہے تو پھر تو اس کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں،
نبی ﷺ نے بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے میاں بیوی
کی تفریق فرمادی تھی اور یہ فرمایا تھا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم
دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں سے
کوئی توبہ کرے گا؟

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کے متعلق

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ الْلَعَانِ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

پوچھا۔

1142 - وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ السُّسَّيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَ ابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِلْمُسْنَدِ وَ ابْنُ الْمُثَنَّى - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتْلَاعَيْنِ، قَالَ سَعِيدٌ: فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: «فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ»

1143 - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، «أَنَّ رَجُلًا لَا عَنْ أَمْرَأَتِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَآلَحَقَّ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ»؟

1144 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُمَيَّرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «لَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا».

1145 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَ عُبَيْدُ

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، مصعب نے لعان کرنے والے کے درمیان تفریق نہیں کی۔ سعید کہتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے میاں بیوی کے درمیان تفریق فرمادی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کروادی اور بچے کو اس کی والدہ سے منسوب کر دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے، انصاری تعلق رکھنے والے ایک صاحب اور ان کی اہلیہ کے درمیان لعان کروایا اور ان دونوں میں تفریق فرمادی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

اللہ بن سعید، قال: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ

1146- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُمَانُ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِيُحْيَى،
قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّا لَنِلَّةُ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ

جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ

مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَتَكَلَّمَ، جَلَدُ ثَمُوءَ، أَوْ قَتَلَ،

قَتَلْتُ ثَمُوءَ، وَإِنْ سَكَتَ، سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ، وَاللَّهُ

لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ

امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ، جَلَدُ ثَمُوءَ، أَوْ قَتَلَ،

قَتَلْتُ ثَمُوءَ، أَوْ سَكَتَ، سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ، فَقَالَ:

«اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجْعَلْ يَدْعُو» ، فَتَزَلَّتْ آيَةُ

الْبَعَانِ: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ

لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ الْآيَاتُ، فَأَبْتُلِيَ بِهِ

ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَا عَنَّا

فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ

الصَّادِقِينَ، ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ

إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ، فَقَالَ لَهَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،
جمعہ کی شب میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک
انصاری آیا اور اس نے دریافت کیا، اگر کوئی شخص بیوی
کے ساتھ کسی اور مرد کو پائے اور یہ بات کہہ دے تو آپ
لوگ اسے کوڑے لگائیں گے۔ اگر وہ اس شخص کو قتل کر
دے تو آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے اور اگر وہ خاموش
رہے تو انتہائی غضب میں خاموش رہے گا۔ اللہ کی قسم! میں
اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور سوال کروں گا۔ حضرت
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، اگلے روز وہ شخص
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض
کی۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو
پائے تو اگر وہ الزام لگائے تو آپ اسے کوڑے لگائیں گے
اور اگر وہ قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیں گے اور اگر وہ
خاموش رہے تو سخت غضب میں خاموش رہے گا؟
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! ظاہر فرما نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا
کرتے رہے حتیٰ کہ لعان والی آیت نازل ہوگئی۔ (ارشاد
باری تعالیٰ ہے)۔ ”جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام عائد
کرتے ہیں اور صرف وہ خود ہیں اس کے گواہ ہوں۔“
(کنز الایمان) الی آخرہ۔ سب سے پہلے وہی شخص مبتلا ہوا
وہ اور اس کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ ان دونوں نے لعان کیا۔ مرد نے اللہ کی چار مرتبہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَهْ فَأُبَيِّتُ
فَلَعَنْتُ. فَلَمَّا أَدْبَرَا، قَالَ «لَعَلَّهَا أَنْ تُجِئَ بِهِ
أَسْوَدَ جَعْدًا». فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

یہ عوامی دینی کہ وہ سچا سب اور پھر پانچویں مرتبہ لعان کرتے
ہوئے یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر
وہ عورت لعان کرنے لگی تو نبی ﷺ نے اس سے کہہ
ٹھہرو! اس نے انکار کیا اور لعان کر لیا۔ جب وہ دونوں
چلے گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس عورت کے ہاں
گھنگریالے بالوں والا سیاہ فام بچہ پیدا ہوگا۔ اس عورت
کے ہاں گھنگریالے بالوں والا سیاہ فام بچہ پیدا ہوا۔
یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1147- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،
أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ
الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

1148- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ:
سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ
عِلْمًا، فَقَالَ: إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ
بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ
لِأُمِّهِ، وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ، قَالَ:
فَلَاعَنَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: «أَبْصِرْ وَهَذَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضُ سَبْطًا
قَضِيَّ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ، وَإِنْ جَاءَتْ
بِهِ أَكْحَلُ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ
سَحْمَاءَ». قَالَ: فَأُبَيِّتُ أَتَمَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ
جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ

محمد بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا۔ میرا یہ خیال تھا کہ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں جانتے
ہوں گے۔ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی سے الزام لگایا کہ
اس کے شریک بن سحماء کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں۔
شریک، ماں کی جانب سے براء بن مالک کے سوتیلے بھائی
تھے۔ ہلال بن امیہ نے اسلام میں سب سے پہلے لعان
کیا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے لعان کر لیا تو نبی ﷺ نے
فرمایا۔ اس عورت کا اسلام میں سب سے پہلے لعان
کیا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے لعان کر لیا تو نبی ﷺ نے
فرمایا۔ اس عورت کا دھیان رکھنا اگر اسکے ہاں گوری
رنگت، سیدھے بالوں اور سرخ آنکھوں والا بچہ پیدا ہوا تو

وہ بلال بن امیہ کی اولاد میں سے ہوگا اور اگر سرنگی آنکھوں، گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ ہوا تو شریک بن حماء کا بچہ ہوگا۔ مجھے معلوم ہوا کہ اس عورت کے ہاں سرنگیں آنکھوں، گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا۔

1149- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ الثَّلَاثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمٌ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلَيْتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدًّا، أَدَمَ، كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ»، فَوَضَعَتْ شَبِيهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، لعان کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا۔ عاصم بن عدی نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا۔ پھر وہ چلے گئے تو ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور یہ شکایت کی کہ اس نے پانی بیوی کے ساتھ ایک اجنبی شخص کو پایا ہے تو عاصم کہنے لگے میں اپنی بات کے سبب ہی اس آزمائش میں مبتلا ہوا ہوں۔ پھر وہ اس شخص کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی کہ ان صاحب نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک اجنبی شخص کو پایا۔ ان صاحب کی رنگت زرد تھی۔ اس کا گوشت کم تھا۔ اس کے بال سیدھے تھے جبکہ جس شخص کے متعلق انہوں نے یہ الزام عائد کیا تھا کہ وہ ان کی بیوی کے پاس موجود تھا۔ وہ شخص بھری ہوئی پنڈلیوں والا گندی رنگت کا مالک مونا تازہ شخص تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ظاہر فرما دے! اس عورت کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا اس شخص سے مشابہت رکھتا تھا جس پر اس عورت کے شوہر نے یہ الزام لگایا تھا کہ اس نے اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس پایا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان لعان کروادیا۔ اس محفل میں ایک صاحب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

بَيْتَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ» : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ الشُّوْءَ».

تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کیا یہ وہی عورت تھی جس نے متعلق نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اگر میں کسی کو گواہوں کے بغیر رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا نہیں وہ عورت تو اسلام قبول کر لینے کے باوجود کھلے عام گناہ کا کام کرتی تھی۔

1150- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ، قَالَ: جَعْدًا قَطَّأَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے سامنے لعان کرنے والے کا ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ آدمی موٹا تازہ اور سخت گھنگریالے بالوں والا شخص تھا۔

1151- وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَاللَّفْظُ لِعُمَرُو، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ: وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ شَدَادٍ: أَهْمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِعًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيْتَةٍ لَرَجَمْتُهَا» : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَغْلَنْتُ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: فِي رِوَايَتِهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

عبد اللہ بن شداد بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے لعان کرنے والے کا ذکر کیا گیا تو ابن شداد نے عرض کی، کیا یہ دونوں وہی تھے جن کے متعلق نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اگر میں اس کی گواہی کے بغیر کسی کو رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا۔ نہیں! وہ اعلانیہ کرتی تھی۔

1152- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّارُورِدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقُتْلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا»، قَالَ سَعْدٌ: بَلَى، وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ»

1153- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي

إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، أَوْ مَهْلَةً حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»

1154- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسَهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ»، قَالَ: كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ، إِنَّهُ لَغَيُورٌ، وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي»

مِثْلِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے خیال میں، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت عطا کی۔ اس شخص کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ تم لوگ سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاؤں تو کیا اس شخص کو اتنی مہلت دوں کہ میں چار گواہ اکٹھے کر کے لاؤں؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو پاؤں تو کیا اسے اس وقت تک ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لاؤں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو انہوں نے عرض کی، نہیں! میں اس شخص کو فوراً تلوار سے قتل کر دوں گا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ یہ غیرت مند شخص ہے لیکن میں اس سے زیادہ غیرت رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

1155 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

الْقَوَارِيرِيُّ، وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ
الْجَحْدَرِيُّ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ،
كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:
قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي
لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:
«أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، قَوْلَهُ لَأَنَا أَغَيْرُ مِنْهُ،
وَاللَّهُ أَغَيْرُ مِنِّي، مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ
الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ
أَغَيْرَ مِنَ اللَّهِ، وَلَا شَخْصَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُدُوِّ مِنَ
اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ،
مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
الْبِدْعَةُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ».

1156 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: غَيْرُ
مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ

1157 - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرُو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ، وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ
فرمایا۔ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پاؤں تو
درگزر کیے بغیر اپنی تلوار سے اسے قتل کر دوں پھر اس بات
کی خبر نبی ﷺ کو ملی تو آپ نے فرمایا، کیا تم سعد کی
غیرت پر حیران ہو اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت
مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔ اللہ نے
غیرت کے سبب ہی ظاہری اور چوری چھپے بدکاری کو حرام
قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عذر قبول فرمانے
والا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے
جو بشارت دیتے ہیں اور ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب
سے زیادہ اپنی حمد پسند فرماتا ہے اور اسی کے سبب اللہ تعالیٰ
نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم

اس میں الفاظ کا کچھ فرق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں، بنو فزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، میری بیوی کے ہاں سیاہ
فام بچہ پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا

الْمُسْتَب. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: إِنَّ
أَمْرًا آتَى وَلَدْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ.
قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: «هَلْ فِيهَا
مِنْ أَوْرَقٍ؟» قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: «فَأَنَّى
أَتَاهَا ذَلِكَ؟» قَالَ: عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعُهُ عِرْقُ
قَالَ: «وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعُهُ عِرْقُ».

1158 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ.
وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ. وَعَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ ابْنُ رَافِعٍ:
حَدَّثَنَا. وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ.
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ. ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ. حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي قُدَيْكٍ. أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ. جَمِيعًا عَنْ
الزُّهْرِيِّ. بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.
غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ.
وَلَدْتُ أَمْرًا آتَى غُلَامًا أَسْوَدَ. وَهُوَ حِينَنِيذٍ يُعْرِضُ
بِأَنْ يَنْفِيَهُ. وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ. وَلَمْ يُرْخِصْ لَهُ
فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ

1159 - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ. وَحَرَمَلَةُ بْنُ
يَحْيَى. وَاللَّفْظُ لِحَرَمَلَةَ. قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ.
أَخْبَرَنِي يُونُسُ. عَنِ ابْنِ شَهَابٍ. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ. إِنَّ أَمْرًا آتَى وَلَدْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ. وَإِنِّي

تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ اس نے عرض کی جی ہاں!
ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے عرض کی،
سرخ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس میں خاک کی رنگ کا
اونٹ بھی ہے؟ اس نے عرض کی، ان میں خاک کی رنگ کا
اونٹ بھی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، وہ خاک کی اونٹ
ان میں کیسے آئے؟ اس نے عرض کی، ہو سکتا ہے کسی رگ
نے اسے کھینچ لیا ہو تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے کہ
کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو؟

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ معمر کی
روایت میں ہے کہ اس شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ!
میری بیوی نے سیاہ فام بچے کو جنم دیا ہے۔ وہ شخص اشارۃً
اپنی ذات سے بچے کے نسب کی نفی کرنا چاہ رہا تھا۔ ایک
سند میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ نبی ﷺ نے اس شخص کو یہ
اجازت دی کہ وہ بچے کے نسب کی اپنی ذات سے نفی
کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں، ایک اعرابی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
عرض کی، یا رسول اللہ! میری بیوی نے سیاہ فام بچے کو جنم
دیا ہے۔ میں اس بچے کا انکار کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے
اس سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس
نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا، اس کا

رنگ کیا ہے؟ اس نے عرض کی سرخ، آپ نے دریافت فرمایا، کیا ان میں کوئی خاک بھی ہے؟ اس نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا، وہ کہاں سے آگیا؟ اس نے عرض کی، ہو سکتا ہے کہ کسی رنگ نے اسے کھینچ لیا ہو؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: یہاں بھی ایسا ہو سکتا ہے کہ اسے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

أَنْكَرْتُهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا أَلَوْنَهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: «فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَأَنَّى هُوَ؟» قَالَ: لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزْعُهُ عِرْقٌ لَهُ»

1160- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا

مُجَيِّبٌ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ

حَدِيثِهِمْ



علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری